بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۲۵۲/۲، ۱۰۸/۳، ۶/۴۵

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں۔

فیوض القرآن

یعنی

اشاریۂ مضامین قرآن

جو پانچ ابواب: توحید[۱]، رسالت[۲]، عبادت[۳]، احکام[۴] اور آخرت[۵] پر مشتمل ہے

اور جس میں ہر باب کی مناسبت سے بکثرت ذیلی عنوانات کے تحت

آیاتِ مقدسہ جمع کردی گئی ہیں

مرتبہ

محمد علی

ناشر

ادارۂ مجددیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

نام کتاب — فیوض القرآن

یعنی انشائیہ مضامینِ قرآن

تعداد — ایک ہزار

مطبع — احمد برادرس پرنٹرس، ناظم آباد ۲ کراچی

مئی ۱۹۹۹ء

ملنے کے پتے

ادارۂ مجددیہ

۲/۵ - ایچ - ناظم آباد ۳ کراچی

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز

الفضل، اے - ۴/۱۷ - ناظم آباد ۴ - کراچی ۱۸

قرآنِ کریم کی سورتوں کی فہرست

قرآنِ کریم کی سورتوں کی فہرست حروفِ تہجّی کے اعتبار سے مع نمبر و پارہ نمبر

سورۃ نمبر	نام سورۃ و پارہ نمبر	نمبر سورۃ	نام سورۃ و پارہ نمبر	نمبر سورۃ	نام سورۃ و پارہ نمبر
	-:(الف):-	۶۴	التغابن ۲۸		-:(ر):-
۳	آلِ عمران ۳، ۴	۱۰۲	التکاثر ۳۰	۵۵	الرحمٰن ۲۷
۱۴	ابراھیم ۱۳	۸۱	التکویر ″	۱۳	الرعد ۱۳
۳۳	الاحزاب ۲۱، ۲۲	۹	التوبہ ۱۰، ۱۱	۳۰	الروم ۲۱
۴۶	الاحقاف ۲۶	۹۵	التین ۳۰		-:(ز):-
۱۱۲	الاخلاص ۳۰		-:(ج):-	۴۳	الزخرف ۲۵
۷	الاعراف ۸، ۹	۴۵	الجاثیہ ۲۵، ۲۶	۹۹	الزلزال ۳۰
۸۷	الاعلیٰ ۳۰	۶۲	الجمعہ ۲۸	۳۹	الزمر ۲۴
۲۱	الانبیا ۱۷	۷۲	الجن ۲۹		-:(س):-
۹۴	الانشراح ۳۰		-:(ح):-	۳۴	سبا ۲۲
۸۴	الانشقاق ″	۶۹	الحاقہ ۲۹	۳۲	السجدہ ۲۱
۶	الانعام ۷، ۸	۲۲	الحج ۱۷		-:(ش):-
۸	الانفال ۹، ۱۰	۱۵	الحجر ۱۴	۲۶	الشعراء ۱۹
۸۲	الانفطار ۳۰	۴۹	الحجرات ۲۶	۹۱	الشمس ۳۰
	-:(ب):-	۵۷	الحدید ۲۷	۴۲	الشوریٰ ۲۵
۸۵	البروج ۳۰	۵۹	الحشر ۲۸		-:(ص):-
۲	البقرۃ ۱، ۲، ۳	۴۱	حمٓ سجدہ ۲۴، ۲۵	۳۸	ص ۲۳، ۲۴
۹۰	البلد ۳۰		-:(د):-	۳۷	الصافات ۲۳
۱۷	بنی اسرائیل ۱۵	۴۴	الدخان ۲۵	۶۱	الصف ۲۸
۹۸	البینہ ۳۰	۷۶	الدھر ۲۹		-:(ض):-
	-:(ت):-		-:(ذ):-	۹۳	الضحیٰ ۳۰
۶۶	التحریم ۲۸	۵۱	الذاریات ۲۶، ۲۷		

نمبر سورة	نام سورة وپاره نمبر		نمبر سورة	نام سورة وپاره نمبر		نمبر سورة	نام سورة وپاره نمبر	
	-:(ط):-		۲۸	القصص	۲۰	۴۰	المؤمن	۲۴
۸۶	الطارق	۳۰	۶۸	القلم	۲۹	۲۳	المؤمنون	۱۸
۶۵	الطلاق	۲۸	۵۴	القمر	۲۷		-:(ن):-	
۵۲	الطور	۲۷	۷۵	القیامه	۲۹	۷۹	النازعات	۳۰
۲۰	طٰہٰ	۱۶		-:(ک):-		۱۱۴	الناس	″
	-:(ع):-		۱۰۹	الکافرون	۳۰	۷۸	النباء	″
۱۰۰	العادیات	۳۰	۱۰۸	الکوثر	″	۵۳	النجم	۲۷
۸۰	عبس	″	۱۸	الکهف	۱۵،۱۶	۱۶	النحل	۱۴
۱۰۳	العصر	″		-:(ل):-		۴	النساء	۴،۵،۶
۹۶	العلق	″	۳۱	لقمان	۲۱	۹۴	الانشراح	۳۰
۲۹	العنکبوت	۲۰-۲۱	۱۱۱	اللهب	۳۰	۱۱۰	النصر	″
	-:(غ):-		۹۲	اللیل	″	۲۷	النمل	۱۹،۲۰
۸۸	الغاشیه	۳۰		-:(م):-		۷۱	نوح	۲۹
	-:(ف):-		۱۰۷	الماعون	۳۰	۲۴	النور	۱۸
۱	الفاتحه	۱	۵	المائده	۶-۷		(و)	
۳۵	الفاطر	۲۳	۵۸	المجادله	۲۸	۵۶	الواقعه	۲۷
۴۸	الفتح	۲۶	۴۷	محمد	۲۶		-:(ه):-	
۸۹	الفجر	۳۰	۷۴	المدثر	۲۹	۱۰۴	الهمزه	۳۰
۲۵	الفرقان	۱۸،۱۹	۷۷	المرسلات	″	۱۱	هود	۱۱،۱۲
۱۱۳	الفلق	۳۰	۱۹	مریم	۱۶		-:(ی):-	
۱۰۵	الفیل	″	۷۳	المزمل	۲۹	۳۶	یٰسٓ	۲۲،۲۳
	-:(ق):-		۸۲	المطففین	۳۰	۱۲	یوسف	۱۲-۱۳
۵۰	ق	۲۶	۷۰	المعارج	۲۹	۱۰	یونس	۱۱
۱۰۱	القارعه	۳۰	۶۷	الملک	″		تمت بالخیر	
۹۷	القدر	″	۶۰	الممتحنه	۲۸			
۱۰۶	القریش	″	۶۳	المنافقون	″			

فہرست مضامین

رسالت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ وَنَحْنُ عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَالشَّاکِرِیْنَ۔ امّا بعد حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا بے حد و بے انتہا شکر و احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت میں پیدا فرمایا جیسا کہ وہ خود (سورۃ آل عمران ۳ ع ۱۶۴ میں) احسان کے طور پر ارشاد فرماتا ہے۔ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِھِمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا کہ اُن میں انہی میں کا رسول بھیجا جو اُن پر اُس (اللہ تعالیٰ) کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کو (برائیوں سے) پاک کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

یہ عاجز ہر چند ایک بے نوا اور ضعیف و ناتواں ہے لیکن حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے جب حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ السامی کے مکتوباتِ شریفہ کی کتابت و اشاعت سے فارغ ہوا تو خیال آیا کہ مکتوباتِ شریفہ کا اشاریہ بھی شائع کرنا چاہئے تا کہ وہ "اشاریہ" اصل فارسی، اُردو اور عربی مکتوبات کے ترجموں میں مضامین کی نشاندہی کرنے میں کارآمد ہو سکے، چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل و کرم سے وہ بھی شائع کر دیا گیا۔ بعد ازاں یہ خیال پختہ ہوا کہ اب بوڑھا ہو چکا ہوں لہٰذا قرآن کریم اور اس کے ترجمہ و تفاسیر کو اپنا محبوب مشغلہ بنانا چاہئے چنانچہ کئی ماہ قرآن کریم کے مطالعہ میں گزر گئے اور ذوق و شوق میں اضافہ ہوتا رہا، حتیٰ کہ ۲۱ شوال ۱۴۱۵ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۹۵ء جمعرات کی شب عشاء کی نماز میں خیال آیا کہ "جس طرح تو نے مکتوباتِ مجددؒ کا اشاریہ تیار کر کے شائع کیا ہے اسی طرح قرآنِ کریم کا اشاریہ بھی تیار کر"۔ اس خیال کے آتے ہی عاجز کے دل و دماغ میں

خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی اور صبح ہوتے ہی بِسْمِ اللہ کردی۔ کام شروع کرتے ہی تفاسیر کا نام "فیوض القرآن" بھی ذہن میں آگیا۔ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے انعامات پر جس قدر شکر ادا کروں کم ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۰

بلبل کو دیا نغمہ تو پروانے کو جلنا ! شوق ایسا دیا مجھ کو جو بہتر نظر آیا (پر میم)

عاجز نے ۱۹۷۰ء میں ایک کتاب "مفتاح القرآن" مولانا محمد مظہر الدین ملتانی خریدی تھی جو قرآنِ کریم کی آیاتِ مبارکہ نکالنے میں بہت عمدہ ہے اور قرآن کے مضامین کی مختصر فہرست بھی ہے نیز مفید مضامین کے علاوہ "اشاریہ قرآن" بھی دیا ہے۔ یہ کتاب بڑے سائز کے تین کالم میں ۶۳۶ صفحات پر مشتمل ہے عاجز نے اس کو سامنے رکھ کر کام شروع کر دیا۔

چند دن گزرے تھے کہ محترم مولانا ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے جب آں موصوف سے تذکرہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ میرے چھوٹے بھائی حاجی مظفر لطیف کے پاس "اقتباس الانوار" نامی ایک کتاب ہے وہ بھی اسی سے متعلق ہے اس کو بھی حاصل کرلو چنانچہ چند دن بعد جب حاجی صاحب موصوف تشریف لائے تو عاجز کی درخواست پر حاجی صاحب موصوف نے چند دن میں ہی وہ کتاب عنایت فرمادی۔ اس کتاب کا نام "اقتباس الانوار من کلام الغفار فہرس المضامین من کلام رب العالمین" ہے۔ مولوی محمد عبید اللہ نومسلم کی تالیف ہے اور مطبع صدیقی لاہور نے شائع کی، درمیانی سائز کے ۶۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ تاریخ طباعت درج نہیں البتہ حاشیہ پر تاریخ خرید ۱۹ رمضان المبارک مطابق ۱۱ فروری ۱۸۹۸ء درج ہے۔ یہ کتاب بھی اس موضوع پر بہت اچھی ہے، عاجز نے اس کتاب سے بھی استفادہ کیا۔

اسی دوران ایک دن محترم مولانا حکیم محمود احمد برکاتی صاحب مدظلہ العالی تشریف لے آئے آں موصوف سے بھی تذکرہ آیا تو آپ نے بھی ایک کتاب دینے کا وعدہ کیا اور دو چار یوم بعد ۳ محرم الحرام ۱۴۱۷ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۹۶ء کو ایک صاحب کے ذریعے وہ کتاب بھیج دی جس کا نام "الجامع لمواضیع آیات القرآن الکریم" اعنی بجمعہ وتفصیلہ محمد فارس برکات مطبع ہاشمیہ بدمشق ۱۳۷۹ھ ۱۹۵۹ء درج ہے اور بڑے سائز کے ۶۶۰ صفحات پر مشتمل ہے یعنی حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے محمد فارس برکات کی تالیف محترم مولانا حکیم برکاتی مدظلہ العالی سے وصول ہو کر باعثِ صد برکات ہوئی۔

اس کتاب کے مطالعہ سے عاجز کو بہت خوشی حاصل ہوئی کیونکہ یہ کتاب عربی زبان میں اسی انداز میں مرتب کی گئی ہے جیسا کہ عاجز چاہتا تھا۔

نیز عاجز ایک دن ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء شام کے وقت محترم مولانا محمد طاہر مکی مدظلہ العالی مہتمم جامعہ مدینۃ العلوم اورنگ آباد ناظم آباد کراچی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ادھر اُدھر کی باتوں کے علاوہ کام کا تذکرہ بھی آگیا۔ مولانا موصوف نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور جلدی سے اپنے کتب خانے کی ایک کتاب عاجز کو عنایت فرمائی جس کا نام "تفصیل البیان فی مقاصد القرآن" ہے جو شمس العلماء مولانا سید ممتاز علی دیوبندی کی تالیف ہے دو جلدوں میں بڑے سائز کے ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل ہے۔ قرآن مرکز لال کنواں دہلی سے ۱۳۵۰ھ میں شائع ہوئی۔ بعدازاں بھی کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں، یہ کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے بہت عمدہ ہے اور مقاصد القرآن کی جامع تفصیل علاوہ ازیں بھی مولانا موصوف نے بعض رسائل عنایت فرمائے جو کام میں سہولت کا باعث ہوئے۔

اسی طرح محترم ڈاکٹر حاجی حافظ محمد عادل مدظلہ العالی نے جو پندرہ روزہ رسالہ "الیقین" کے ایڈیٹر ہیں اپنے ادارہ "دار التصنیف" سے بھی بعض کتابیں اور مختلف حضرات کے ترجمہ والے قرآن کریم لاکر دیئے تاکہ کام میں سہولت ہو، نیز اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔

عاجز سب سے پہلے تو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے حضور میں بے حد و بے شمار حمد و ثنا پیش کرتا ہے اور بے انتہا شکر گزار ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھ جیسے بے علم و عمل ضعیف و ناتواں کو ایسے عمدہ کام کی توفیق بخشی اور کام سے متعلق عمدہ سے عمدہ کتابیں کسی کوشش و کاوش کے بغیر حاصل ہوتی رہیں، الحمد للہ۔ نیز یہ عاجز ان سب حضرات کا بھی بہت ممنون و مشکور ہے جنھوں نے اپنی نادر و نایاب کتابیں مخلصانہ طور پر عنایت فرمائیں اور مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے نیز جن حضرات نے تصحیح وغیرہ میں مدد فرمائی عاجز ان سب حضرات کا بھی ممنون و مشکور ہے حق تعالیٰ ان سب کو دونوں جہان کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے، آمین

نیز قرآن کریم سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی بھی ملاحظہ ہو: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن کو خود بھی سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا۔

قرآن کریم کی اہمیت سے متعلق ایک اہم واقعہ بھی ملاحظہ ہو۔

سوالات اور قرآنی آیاتِ مقدسہ سے جوابات

قرآنِ کریم سے انتہائی درجہ شغف اور تعلق کا ایک حیرت انگیز واقعہ

(مندرجہ ذیل واقعہ غالباً ۱۹۵۰ء میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی علیہ الرحمہ نے اپنے وعظ میں مختصراً بیان کیا تھا، اب یہ واقعہ متعدد کتابوں کی زینت ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر یہاں بھی درج کیا جاتا ہے، امید ہے کہ اس واقعہ کو کہانی کے طور پر پڑھنے کی بجائے عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے تاکہ سعادتِ دارین حاصل ہو۔)

حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے شاگرد حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ جا رہا تھا، راستہ میں اچانک ایک نحیف و ناتواں خاتون چادر میں لپٹی ہوئی نظر آئی، حضرت عبداللہؒ جنگل میں تنہا عورت کو دیکھ کر حیران رہ گئے اور اس کے قریب جا کر سلام کیا تو خاتون نے جواب میں یہ آیت پڑھی: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (۵۸/۳٦) (مہربان رب کی طرف سے سلام کہا جائے گا)۔

حضرت عبداللہؒ نے یَرْحَمُكَ اللّٰہُ کہا اور پوچھا کہ آپ اس ویرانے میں کیوں بیٹھی ہیں؟ خاتون مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ (۱۸٦/۹) (جس کو اللہ تعالیٰ گمراہ کردے اس کو کوئی راہ پر لانے والا نہیں)۔

حضرت عبداللہؒ کہتے ہیں میں سمجھ گیا کہ یہ قافلہ سے بچھڑ گئی ہیں چنانچہ میں نے دریافت کیا کہ آپ کہاں جانا چاہتی ہیں؟۔ خاتون: سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (۱/۱۵) (پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو ایک رات میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ لے گیا)۔

حضرت عبداللہؒ خاتون کے اس جواب سے سمجھ گئے کہ خاتون حج سے فارغ ہو کر بیت المقدس جانا چاہتی ہیں لہٰذا انھوں نے دریافت کیا کہ اس جنگل میں کب سے پھر رہی ہیں؟۔ خاتون: ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا (۱۰/۱٦) (پوری تین راتیں)۔

حضرت عبداللہؓ: کیا آپ کے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ ہے؟ خاتون: ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ (۷۹/۲٦) (وہی (اللہ تعالیٰ) مجھ کو کھانے پینے کو دیتا ہے)۔

حضرت عبداللہؒ وضو کس چیز سے کرتی ہیں؟ خاتون: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا (۴۳

(پھر تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔

حضرت عبداللہؒ: میرے پاس کھانا ہے اگر خواہش ہو تو پیش کروں؟ ۔ خاتون: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (۱۸۷/۲ پھر تم روزوں کو رات تک پورے کرو)۔

حضرت عبداللہؒ: اب تو رمضان نہیں ہے؟ خاتون: وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ٥ (اور جو کوئی خوشی سے نیک کام کرے تو بیشک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے)۔

حضرت عبداللہؒ: حالتِ سفر میں تو فرض روزے بھی قضا کر سکتے ہیں ۔ خاتون: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ (۱۸۴/۲) اور اگر تم روزے رکھو تو یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے)۔

حضرت عبداللہؒ: آپ اپنی مادری زبان میں گفتگو کیوں نہیں کرتیں؟ ۔ خاتون: مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (۱۸/۵۰) جو بات بھی زبان سے نکلتی ہے اس کے لئے ایک نگہبان (فرشتہ) مقرر ہے (یعنی وہ لکھ لیتا ہے)

حضرت عبداللہؒ: آپ کس قبیلہ سے تعلق رکھتی ہیں؟ ۔ خاتون: وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ (۳۶/۱۷) اور اس بات کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں)۔

حضرت عبداللہؒ: معاف کرو مجھ سے غلطی ہو گئی ۔ خاتون: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (۹۲/۱۲) آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے)۔

حضرت عبداللہؒ: کیا آپ میری اونٹنی پر سوار ہو کر قافلہ تک جانا پسند کریں گی؟ ۔ خاتون: وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ (۱۹۷/۲) اور تم جو نیکی بھی کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے)۔

حضرت عبداللہؒ: یہ سن کر میں نے اونٹنی کو بٹھا دیا، مگر سوار ہونے سے پہلے خاتون نے کہا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (۳۰/۲۴) ایمان والے لوگوں سے کہدو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی کر لیا کریں)۔ حضرت عبداللہ نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں اور خاتون سے کہا کہ سوار ہو جاؤ۔ لیکن جونہی وہ سوار ہونے لگیں تو اچانک اونٹنی بدک گئی اور خاتون کا کپڑا کجاوے میں الجھ کر پھٹ گیا اس پر خاتون کی زبان سے نکلا: وَمَا اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (۳۰/۴۲) جو مصیبت بھی تم کو پہنچتی ہے وہ تمہارے اعمال کے سبب ہوتی ہے)۔

حضرت عبداللہؒ: ذرا ٹھہرو، میں اونٹنی کو باندھ دوں پھر سوار ہونا ۔ خاتون:

فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ (۷۹/۲۱) پس ہم نے سلیمانؑ کو سمجھا دیا۔

حضرت عبداللہؒ: میں نے اونٹنی کو باندھا اور خاتون سے کہا سوار ہو جاؤ، انہوں نے سواری پر سوار ہونے کی آیتِ مقدسہ پڑھی: سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ۝ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ (۱۳،۱۴/۴۳) پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر کر دیا (ورنہ) ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے، اور بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

حضرت عبداللہؒ: جب خاتون سوار ہو گئیں تو میں نے اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عدی (شاعر) کا نغمہ پڑھتے ہوئے تیز رفتاری سے چلنا شروع کر دیا تو خاتون نے کہا: وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۝ (۱۹/۳۱) اور اپنی چال میں اعتدال سے کام لو اور اپنی آواز کو پست رکھو۔

پھر خاتون نے یہ آیت پڑھی: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ (۲۰/۷۳) پس قرآن میں سے پڑھو جس قدر بھی تم آسانی سے پڑھ سکو"۔ (یعنی عدی کی شاعری کی بجائے قرآن کریم پڑھو)۔

حضرت عبداللہؒ نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا تو خاتون نے خوش ہو کر کہا: وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ (۲۶۹/۲) صرف اہلِ عقل و دانش ہی نصیحت حاصل کر سکتے ہیں۔

حضرت عبداللہؒ: کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد خاتون سے دریافت کیا، کیا آپ کے شوہر (زندہ) ہیں؟ - خاتون: لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (۱۰۱/۵) ان چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو اگر تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تم کو ناگوار ہوں"۔

حضرت عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ اب میں خاموش ہو گیا اور چلتے چلتے جب ہم ایک قافلے کے قریب پہنچے تو میں نے خاتون سے کہا کہ اس قافلے میں آپ کا کوئی عزیز ہے؟ - خاتون: اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا (۴۶/۱۸) مال اور بیٹے دنیوی زندگی کی زینت ہیں)۔

حضرت عبداللہؒ: میں سمجھ گیا کہ اس قافلے میں ان کے بیٹے موجود ہیں لہذا میں نے دریافت کیا کہ قافلے میں وہ کس کام پر مامور ہیں؟ - خاتون: وَعَلٰمٰتٍ ؕ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (۱۶/۱۶) اور وہ علامات ہیں اور ستاروں سے بھی راستہ معلوم کر لیتے ہیں"۔

حضرت عبداللہؒ اس جواب سے سمجھ گئے کہ خاتون کے لڑکے غیر معمولی طور پر مشہور ہیں پھر آپ نے خاتون سے کہا کہ کس نام سے ان کو پکاروں؟ - خاتون نے جواب دیا: وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا

(125/4) اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو خلیل (دوست) بنالیا۔" وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (164/4) اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے کلام کیا) اور يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ (12/19) اے یحییٰ کتاب کو قوت سے پکڑ لو)۔

حضرت عبداللہؓ نے تینوں کے نام لے کر پکارنا شروع کیا تو تینوں نوجوان قافلے سے نکل کر سامنے آگئے اور اپنی والدہ کو دیکھ کر خوش ہوگئے۔

جب ہم اطمینان سے بیٹھ گئے تو خاتون نے اپنے لڑکوں سے کہا: فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ (19/18) پس اپنے میں سے کسی کو یہ روپیہ (سکہ) دیکر شہر کی طرف بھیجو پھر وہ تحقیق کرے کہ کونسا کھانا زیادہ پاکیزہ ہے، پس وہ اس میں سے تمہارے لئے کھانا لے آئے۔

یہ سن کر ان میں سے ایک لڑکا بازار گیا اور کھانا لے آیا پھر میرے سامنے رکھا تو اس خاتون نے کہا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ (24/69) مزے سے کھاؤ پیو اُن اعمال کی وجہ سے جو تم نے گذشتہ ایام میں کیے تھے)۔

حضرت عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ان لڑکوں سے دریافت کیا کہ اس حالت میں ان کو کتنا عرصہ ہوگیا؟ اُن میں سے ایک لڑکے نے کہا کہ ہماری والدہ محترمہ کو اس ڈر سے کہ میری زبان سے کوئی غلط یا نامناسب بات نہ نکل جائے جو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے نزدیک بُری ہو، تقریباً چالیس سال سے آیاتِ قرآنی کے علاوہ ہر قسم کی باتوں سے اجتناب کیا ہوا ہے اور آج تک اسی پر قائم ہیں۔ میں نے کہا: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (4/62) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرے، اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔"

(واللہ اعلم بالصواب)

| قدرا تہ للہ فی اللہ | ایک دلچسپ اور حقیقت و معرفت آمیز شعر ملاحظہ ہو:

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دارد آرزویم در سخن بیند مرا

(یعنی میں اپنے کلام میں اسی طرح پوشیدہ ہوں جس طرح پھول کی خوشبو اس کی پتیوں میں (پوشیدہ) ہوتی ہے لہٰذا جو بھی میری ملاقات کا آرزومند ہو وہ میرے کلام میں مجھ کو دیکھ لے")

مذکورہ بالا شعر بہت مشہور ہے اس لئے اس کے تعارف کی ضرورت نہیں لیکن اس شعر میں جو

حقیقت و معرفت پنہاں ہے اس کا اظہار کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے، اگرچہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی شان اس سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ اور نور علیٰ نور ہے اور لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ (۱۱؍۴۲) اس کی مثل تو کوئی شے ہے ہی نہیں، تمام کائنات کا خالق و مالک اور موجود ہی تو ہے لیکن اگر ہم اپنی بساط کے مطابق یہ خیال کر لیں کہ جس طرح پھول کی خوشبو اس کی پتیوں میں پوشیدہ ہوتی ہے اسی طرح اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب و معرفت بھی اس کے کلام (قرآن کریم) میں پوشیدہ ہے سبحان اللہ۔ لہٰذا جو کوئی حق تعالیٰ کے قرب و معرفت کا آرزومند ہو اس کو چاہئے کہ قرآنِ کریم کو نہایت ادب و احترام، خوش الحانی اور قرأت کے ساتھ اس کے معنی کا خیال کرتے ہوئے پڑھے اور یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس کا کلام پڑھ رہے ہیں تاکہ حق تعالیٰ کا زیادہ سے زیادہ قرب حاصل ہو سکے اور قرآن کریم کی تلاوت کا حق بھی ادا ہو جائے۔ اسی طرح نماز کو بھی بڑی احتیاط سے ادا کرنا چاہئے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم کو "پس خرابی ہے ان نمازیوں کی جو اپنی نماز سے غافل ہیں (۱۰۷؍۵)" کے مصداق سے بچائے۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ

رسالہ ہٰذا کو پانچ ابواب میں مرتب کیا گیا ہے: توحید، رسالت، عبادات، احکام اور آخرت اور قرآنِ کریم کی آیاتِ مقدسہ کے حوالے بھی دیدیئے گئے ہیں۔ نیز عاجز کو اپنی نااہلی کی وجہ سے احساس ہے کہ رسالہ ہٰذا کی تیاری میں نہ جانے کس قدر غلطیاں ہوئی ہوں گی عاجز ان پر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے حضور میں معافی کا خواستگار ہے اگر حق تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے اس کوشش کو قبول کر لے تو یہ اس کا کرم بالائے کرم ہوگا، نیز قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ جو غلطی یا قابلِ اصلاح بات نظر آئے اس کی نشاندہی سے مطلع فرمائیں عاجز ممنون و مشکور ہوگا۔

نیز حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (۱۶۲؍۶) کہہ دو بیشک میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور مرنا سب اللہ تعالیٰ رب العلمین کے لئے ہے، لہٰذا اس ارشادِ مقدسہ کے تحت پیش نظر رسالہ کی تالیف کے جملہ حقوق سے دستبردار ہوتا ہوں جو صاحب بھی شائع کرنا چاہیں وہ شائع کر سکتے ہیں: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۝

طالب دعا

احقر محمد اعلیٰ عفی عنہ

جمعہ ۲۵ شوال ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۲ فروری ۱۹۹۹ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

توحید ۱

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں)

(سورۃ صٰفٰت ۳۵، محمد ۱۹/۴۷)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ : اَمَّا بعد

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے: اَللّٰہُ نُوۡرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ مَثَلُ نُوۡرِہٖ کَمِشۡکٰوۃٍ فِیۡہَا مِصۡبَاحٌ ؕ اَلۡمِصۡبَاحُ فِیۡ زُجَاجَۃٍ ؕ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوۡکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوۡقَدُ مِنۡ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیۡتُوۡنَۃٍ لَّا شَرۡقِیَّۃٍ وَّ لَا غَرۡبِیَّۃٍ ۙ یَّکَادُ زَیۡتُہَا یُضِیۡٓءُ وَ لَوۡ لَمۡ تَمۡسَسۡہُ نَارٌ ؕ نُوۡرٌ عَلٰی نُوۡرٍ ؕ یَہۡدِی اللّٰہُ لِنُوۡرِہٖ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَ یَضۡرِبُ اللّٰہُ الۡاَمۡثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ ۙ (النور ۳۵/۲۴)

"اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک طاق ہو، جس میں چراغ رکھا ہوا ہو، وہ چراغ ایک شیشے کی قندیل میں ایسا ہو جیسا کہ ایک چمکتا ہوا ستارہ اور وہ (چراغ) مبارک درخت زیتون کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو، جو نہ مشرق کی طرف (واقع) ہو نہ مغرب کی جانب، قریب ہے کہ اُس کا تیل (خود بخود) روشن ہو جائے اگرچہ آگ نے اس کو چھوا بھی نہ ہو، نورٌ علیٰ نور ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اور اللہ تعالیٰ لوگوں کو (سمجھانے) کے لئے ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے۔"

---

۱ توحید سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کو حق تعالیٰ کے علاوہ ہر شے سے خالی کر کے اس کی طرف متوجہ رکھے، اور وحدت بھی حق تعالیٰ کی ایک صفت ہے یعنی وہ اپنی ذات میں بھی ایک ہی ہے اور صفات میں بھی یکتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا خوب علم ہے"۔

اگرچہ قرآن کریم کا ہر جملہ بلکہ ہر حرف معرفتِ الٰہی کا خزینہ اور منبع العلوم ہے لیکن مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ حق سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت سے متعلق بہت ہی جامع ہے کیونکہ تمام کائنات حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہی کے انوار سے منور ہے اور بلا شبہ وہ ذاتِ اقدس وراء الوراء ثم وراء الوراء ہے، اور ہر چیز کا حسن وجمال اور لطف وکمال بھی اسی سبحانہ وتعالیٰ کے جمال وکمال کا آئینہ ہے۔ نیز اسی آیۂ مبارکہ سے حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی وحدانیت اور توحید بھی لطیف انداز میں واضح ہے، لہٰذا توحید سے متعلق چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:-

بقرہ ۲/۱۶۳ وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ "اور تمہارا معبود، معبودِ واحد (ایک) ہے، اس بے حد مہربان نہایت رحم والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں" ——— ۲/۲۵۵: اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ "(صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ قائم رہنے والا ہے"۔ اللہ لا الٰہ الا ھو قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۳/۲، ۴/۸۷، ۲۰/۸، ۶۴/۱۳۔

آل عمران ۳/۱۸: شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ "اللہ تعالیٰ خود ہی اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ بیشک اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور فرشتے اور اہلِ علم بھی جو عدل پر قائم ہیں (گواہی دیتے ہیں) کہ اس غالب حکمت والے کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔ لا الٰہ الا ھو بھی قرآن کریم میں بکثرت آیا ہے: مثلاً

(الانعام ۶/۱۰۲) ذَٰلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوهُ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ "یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی ہر شے کا خالق ہے پس اسی کی عبادت کرو اور وہی ہر شے کا کارساز ہے"۔

(التوبہ ۹/۳۱) وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَٰهًا وَاحِدًا ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ "اور ان (مسیح ابنِ مریم) کو یہی حکم ہوا تھا کہ ایک معبود (اللہ تعالیٰ) کی عبادت کریں، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ان کے شریک بتانے سے پاک ومنزہ ہے۔

(۹/۱۲۹) فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(اے رسول) تم کہدو، مجھ کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔" نیز ۱۴/۱۱، ۳۰/۱۳، ۹۸/۲۰، ۱۱۶/۲۳، ۲۶/۲۷

(القصص ۷۰/۲۸) وَهُوَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ہ اور وہی اللہ تعالیٰ ہے اس کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں، اول و آخر (دنیا و آخرت میں) تمام تعریف اسی کے لئے ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔" نیز ۸۸/۲۸، ۳/۳۵

(الصّٰفّٰت ۳۵/۳۷) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

(المؤمن ۳/۴۰) غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ہ جو گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے، سخت عذاب دینے والا صاحب انعام ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ نیز ۶۲ و ۶۵/۴۰، ۸/۴۴،

(سورہ محمد ۱۹/۴۷) فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ: پس خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ نیز ۲۲ تا ۲۴/۵۹

(المزمل ۹/۷۳) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ہ (وہی) مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بنالو۔"

(النساء ۱۷۱/۴) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: "بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے۔" اِلٰهٌ وَّاحِدٌ بھی اکثر جگہ آیا ہے، مثلاً ۷۳/۵، ۱۹/۶،

(التوبہ ۳۱/۹) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ہ اور ان کو یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک ہی معبود کی عبادت کریں۔" نیز ۴۶/۲۹، ۴/۳۷،

(ابراہیم ۵۲/۱۴) وَلِيَعْلَمُوْٓا اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: اور تاکہ وہ جان لیں کہ وہی معبود واحد ہے

(النحل ۲۲/۱۶) اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ: تمہارا معبود، معبود واحد ہے۔" نیز ۵۱/۱۶، ۱۱۰/۱۸، ۱۰۸/۲۱، ۴۶/۲۹،

(الصّٰفّٰت ۴/۳۷) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ: بیشک تمہارا معبود، معبود واحد ہے۔" نیز ۳۵/۳۷

(الاخلاص ۱/۱۱۲) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ہ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ہ (اے رسول) کہدو، وہ اللہ تعالیٰ یکتا و ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا، اور کوئی اس کا ہمسر بھی نہیں۔"

حمد و ثناء

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا ہے: وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا (۳۴/۱۴ و ۱۸/۱۶) "اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو (شمار) نہیں کرسکو گے"۔ سبحان اللہ۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ وہ (اللہ تعالیٰ) کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ (۲۹/۵۵) "وہ ہر آن نئی شان میں ہے"۔ اور یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابدالآباد تک جاری رہے گا جب ایسا ہے تو پھر اس کی حمد و ثنا بیان کرنے کا حق کسی طرح بھی ادا نہیں ہوسکتا۔ لیکن اس عاجزی کے باوجود دل چاہتا ہے کہ جسقدر بھی ممکن ہوسکے اُس سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل وکرم اور انعامات واحسانات کو اسی کے کلامِ مقدس سے شکریہ کے طور پر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے۔

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن کریم کی مسید ہے پہلی سورت (سورۂ فاتحہ) کو اپنی حمد وثنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے مقدس جملہ سے شروع کیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت وبزرگی اور اس سورۂ مبارکہ کی اہمیت کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ نیز سورہ حجر ۸۷/۱۵ میں ارشاد ہے: "وَلَقَدْ اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ" (اے رسول) بلاشبہ ہم نے تم کو سات آیتیں ایسی دی ہیں جو (ہر نماز میں) بار بار دہرائی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ) اور قرآن عظیم عطا کیا۔ نیز حدیث شریف سے بھی اس کی اہمیت ملاحظہ ہو: لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (صحیحین) یعنی یہ وہ سورۃ ہے جس کے بغیر نماز (ادا) نہیں ہوتی۔ علماءِ مفسرین نے احادیث شریفہ کی روشنی میں اس سورۃ کے چند نام تحریر فرمائے ہیں مثلاً فاتحہ، سبع مثانی، ام القرآن، الکافیہ، الکنز اور اساس القرآن۔ اس سورۂ شریفہ کی دو آیتوں میں حمد ہے، تیسری آیت میں قیامت کے منظر کی جھلک ہے تاکہ انسان خیال کرے کہ اسی طرح ہم کو حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے حضور میں ایک دن کھڑا ہونا ہے۔ پھر تین آیتیں دعائیہ ہیں اور آخری آیت گمراہ لوگوں سے بچنے کیلئے التجا ہے۔ مختصراً ملاحظہ ہو:۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" حمد کے معنی ثناءِ جمیل کے ہیں یعنی تمام حسین وجمیل تعریفیں، خوبیاں اور کمالات سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں۔ "رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" رب کے معنی پالنے، پرورش کرنے والے کے ہیں، یعنی وہ اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا رب ہے (یعنی تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے۔)

"اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" دونوں کا مادّہ "رحم" ہے۔ پس رحمت میں محبت، شفقت، فضل اور احسان سب کا مفہوم شامل ہے، یعنی جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔ ربوبیت اور رحمت کے بعد جس صفت کا ذکر کیا گیا ہے وہ عدالت ہے "مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ" وہ روزِ جزا کا مالک ہے۔ "دِین" کے معنی بدلہ، انصاف اور مکافات کے ہیں، یعنی وہ دن جزا اور بدلہ کا ہوگا اور کسی متنفس پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا جیسا کیا ہوگا ویسا پائے گا۔ اس کے بعد اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ یعنی ہم تو تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے (عبادت کرنے اور ہر نیک کام کی توفیق کے لئے مدد چاہتے ہیں"۔ پھر ایک بہت عمدہ دعا عطا فرمائی: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ "ہدایت کے معنی رہنمائی کرنے، راہ دکھانے اور راہ پر لگا دینے کے ہیں اور بعض علماء نے اس کے معنی "تو ہم کو سیدھے راستے پر چلا" بھی لکھے ہیں۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ "ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا" (یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کا راستہ) اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ "ان لوگوں کا (راستہ) نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا (راستہ)۔

الفاتحہ ۱/۱: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کا مبارک جملہ قرآنِ کریم میں کئی جگہ آیا ہے: مثلاً ۴۵/۶، ۱۰/۱۰، ۱۸۲/۳۷، ۷۵/۳۹، ۶۵/۴۰۔

آلِ عمران ۴۱/۳: وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْكَارِ "اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور شام و صبح اس کی تسبیح کرو"۔ نیز ۱۹۱/۳، ۱۱۶/۵

الانعام ۱/۶: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ "تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے"۔ یہ جملہ بھی کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۱۰۰/۶، ۴۳/۷، ۳۹/۱۴، ۷۵/۱۶، ۱۱۱/۱۷، ۱/۱۸، ۲۸/۲۳، ۱۵/۲۷، ۶۳/۲۹، ۲۵/۳۱، ۱/۳۴، ۱،۳۴/۳۵، ۷۴/۳۹، ۳۶/۴۵۔

الاعراف ۵۴/۷: تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ "اللہ تعالیٰ رب العالمین نہایت بابرکت ہے" نیز یونس ۱۸/۱۰: سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِكُوْنَ "وہ (اللہ تعالیٰ) پاک و منزہ ہے اور (اس کی شان) ان کے شرک کرنے سے بہت بلند ہے"۔ یہ جملہ ۱/۱۶، ۶۸/۲۸، ۴۰/۳۰، ۶۲/۳۹ میں بھی ہے۔

الحجر ۹۸/۱۵: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِیْنَ "پس تم اپنے رب کی حمد و ثنا کی تسبیح کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ"۔ بِحَمْدِ رَبِّكَ کا جملہ بھی قرآن کریم میں کئی جگہ آیا ہے، مثلاً ۱۳۰/۲۰، ۵۵/۴۰، ۳۹/۵۰، ۴۸/۵۲، ۳/۱۱۰،

بنی اسرائیل $\frac{44}{17}$: تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ "ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان (دونوں) میں ہیں سب اسی کی تسبیح کر رہے ہیں اور کوئی شے بھی ایسی نہیں جو اس کی حمد کی تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم اس کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بیشک وہ بڑا ہی بردبار بخشنے والا ہے۔ نیز $\frac{52}{17}$، ۱۱۱

طٰہٰ $\frac{130}{20}$: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ۝ "اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح کیا کرو طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل، اور رات کے کچھ حصہ میں اور دن کے اطراف میں بھی تسبیح کرو تاکہ تم راضی (مطمئن) ہو جاؤ۔" $\frac{17\text{و}18}{30}$

الفرقان $\frac{58}{25}$: وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ "اور (اے رسول) اس (اللہ تعالیٰ) پر بھروسہ (توکل) کرو جو زندہ ہے جس کو کبھی موت نہیں اور اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو۔"

النمل $\frac{59}{27}$: قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ "(اے رسول) کہدو تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کے اُن بندوں پر سلام ہے جن کو اس نے منتخب فرما لیا۔" نیز $\frac{93}{27}$، $\frac{63}{29}$، $\frac{25}{31}$،

الاحزاب $\frac{41\text{و}42}{33}$: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کیا کرو، اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔"

صٰفّٰت $\frac{180}{37}$: سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ "تمہارا رب بڑی عظمت والا ہے ان باتوں سے پاک و منزہ ہے جو یہ بیان کرتے ہیں۔" نیز آیت $\frac{159\text{-}166}{37}$، $\frac{18}{38}$، $\frac{82}{43}$،

الزمر $\frac{4}{39}$: سُبْحٰنَهٗ ؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝ "(وہ ان باتوں سے) پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ یکتا غالب ہے۔" نیز $\frac{74}{39}$: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ "تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔" نیز $\frac{29}{39}$

المؤمن $\frac{55}{40}$: فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ "پس صبر کرو، بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ برحق (سچا) ہے، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح شام کو اور صبح کو کرتے رہو۔" نیز $\frac{13\text{،}53}{43}$

الجاثیہ $\frac{36}{45}$: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَرَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ "پس تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور تمام جہانوں کا رب ہے۔" $\frac{70}{28}$، $\frac{18}{30}$، $\frac{1}{64}$،

ق ۳۹ و ۴۰/۵۰: وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ "اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو طلوعِ شمس سے پہلے اور غروبِ (شمس) سے پہلے، اور رات کے کچھ حصہ میں بھی اس کی تسبیح کرو اور سجدوں میں بھی نیز ۴۸ و ۴۹/۵۲۔

واقعہ ۷۴/۵۶: فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ پس اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔

یہی جملہ ۹۶/۵۶ میں بھی ہے۔

الحدید ۱/۵۷: سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ "اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں" نیز ۲۴ و ۱/۵۹، ۱/۶۱، ۱/۶۲، ۱/۶۴

الملک ۱/۶۷: تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ "نہایت بابرکت ہے وہ (ذات) جس کے دستِ قدرت میں بادشاہت ہے۔

المدثر ۳/۷۴: وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو۔

الدھر ۲۵ و ۲۶/۷۶: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا ۝ اور صبح و شام اپنے رب کا نام لیتے رہو اور راتوں کو اس کے لئے سجدے کرو اور رات کو اس کی تسبیح بیان کرتے رہو۔

الاعلیٰ ۱/۸۷: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ (اے رسول) اپنے بڑی شان والے رب کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔

النصر ۳/۱۱۰: فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ۝ پس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہو اور اسی سے مغفرت مانگو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

نیز بحمدہ بھی ۱۵/۳۲، ۱۱/۴۲، اور بحمدہ ۳/۱۳، ۵۸/۲۵، ۱۳/۱۳، اور لہ الحمد ۱۸/۳۰، ۹/۴۸، ۳۹ و ۴۰/۵۰ میں آیا ہے۔ علاوہ ازیں سبح، سبحان، سبحوہ، تسبیح، تسبحون، تسبیحھم وغیرہ بکثرت الفاظ قرآن کریم میں وارد ہیں جن سے حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی حمد و ثنا کا ثبوت ظاہر و واضح ہوتا ہے۔

اسماء الحسنیٰ

اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے اسماءِ مقدسہ میں صرف "اللہ" اسمِ ذات اور "اسمِ اعظم" ہے جو اپنی عظمت و جامعیت اور فضیلت کی وجہ سے تمام اسماءِ صفاتی کا جامع و مظہر ہے، اور یہ مقدس اسم قرآن کریم میں تقریباً ۲۶۹۷ جگہ آیا ہے۔ نیز "لِلّٰہِ" بھی تقریباً ۱۳۸ جگہ آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف ۱۸۰/۷) "اور اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء حُسن و خوبی والے ہیں پس ان کے ساتھ اس کو پکارو"۔ اسماء الحسنیٰ کا جملہ قرآن کریم میں چار جگہ آیا ہے: ۱۸۰/۷، ۱۱۰/۱۷، ۸/۲۰، ۲۴/۵۹ ـــ عام طور پر اللہ تعالیٰ کے اسماءِ صفاتی کی تعداد ننانوے ۹۹ بیان کی جاتی ہے ورنہ اس کی تمام صفات بھی ذاتِ حق کی طرح بیچون و بیچگون ہیں۔ بہرحال حدیث شریف سے جو اسماءِ الٰہی ثابت ہیں ان کو درج ذیل کیا جاتا ہے: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ "حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد کرلے گا (اور ان پر پختہ یقین رکھے گا) وہ جنت میں داخل ہوجائے گا۔ وہو هذا:

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

۱۔ الرَّحْمٰنُ (بے حد مہربان) ۲/۱ بکثرت جگہ
۲۔ الرَّحِیْمُ (نہایت رحم والا) ۲/۱ بکثرت
۳۔ الْمَلِكُ (حقیقی بادشاہ) ۲۴۶/۲ تقریباً ۱۲ جگہ
۴۔ الْقُدُّوْسُ (پاکیزہ) ۲۳/۵۹، ۱/۶۲
۵۔ السَّلَامُ (سلامتی والا) ۱۶/۵ تقریباً ۴۰ جگہ
۶۔ الْمُؤْمِنُ (امن دینے والا) ۲۳/۵۹ ۷ جگہ
۷۔ الْمُهَیْمِنُ (نگہبان) ۲۳/۵۹ ۷ جگہ
۸۔ الْعَزِیْزُ (غالب زبردست) ۱۰۳/۲ ۱۰۰ جگہ
۹۔ الْجَبَّارُ (طاقتور) ۲۳/۵۹ ۸ جگہ
۱۰۔ الْمُتَكَبِّرُ (بڑائی والا) ۲۳/۵۹ ۳ جگہ
۱۱۔ الْخَالِقُ (پیدا کرنے والا) ۲۴/۵۹ ۸ جگہ

۱۲- اَلْبَارِئُ (بنانے والا) ۲۴/۵۹ ،

۱۳- اَلْمُصَوِّرُ (صورت بنانے والا) ۲۴/۵۹

۱۴- اَلْغَفَّارُ (بخشنے والا) ۸۲/۲۰ بکثرت

۱۵- اَلْقَهَّارُ (زبردست غلبہ والا) ۳۹/۱۲ ۶ جگہ

۱۶- اَلْوَهَّابُ (بہت دینے والا) ۸/۳ ۳ جگہ

۱۷- اَلرَّزَّاقُ (رزق دینے والا) ۵۸/۵۱

۱۸- اَلْفَتَّاحُ (کھولنے والا) ۲۶/۳۴

۱۹- اَلْعَلِيمُ (بہت علم والا) ۲۹/۲ تقریباً ۱۵۰ جگہ

۲۰- اَلْقَابِضُ (قبض و تنگی کرنے والا)

۲۱- اَلْبَاسِطُ (فراخ کرنے والا) ۱۴/۱۳ ۳ جگہ

۲۲- اَلْخَافِضُ (جھکا دینے والا) ۳/۵۶ ،

۲۳- اَلرَّافِعُ (بلند کرنے والا) ۳/۵۶ ،

۲۴- اَلْمُعِزُّ (عزت دینے والا)

۲۵- اَلْمُذِلُّ (ذلت دینے والا)

۲۶- اَلسَّمِيعُ (سننے والا) ۱۲۷/۲ ۴۵ جگہ

۲۷- اَلْبَصِيرُ (دیکھنے والا) ۹۶/۲ ۵۰ جگہ

۲۸- اَلْحَكَمُ (فیصلہ کرنے والا)

۲۹- اَلْعَدْلُ (انصاف کرنے والا) ۹۵/۵ ۲۰ جگہ

۳۰- اَللَّطِيفُ (لطف و مہربانی کرنے والا) ۱۰۳/۶ ۷ جگہ

۳۱- اَلْخَبِيرُ (خبردار، دانا) ۲۳۴/۲ تقریباً ۴۰ جگہ

۳۲- اَلْحَلِيمُ (بردبار، تحمل والا) ۸۷/۱۱ ۸ جگہ

۳۳- اَلْعَظِيمُ (عظمت والا) ۲۵۵/۲ ۴۰ جگہ

۳۴- اَلْغَفُورُ (بہت بخشنے والا) ۱۷۳/۲ ۱۰۰ جگہ

۳۵- اَلشَّكُورُ (بڑا قدردان) ۳۰/۱۷ ۱۲ جگہ

۳۶- اَلْعَلِيُّ (بلند مرتبے والا) ۲۵۵/۲ ۱۰ جگہ

۳۷- اَلْكَبِيرُ (بڑا بزرگ) ۲۸۴/۲ ۳۰ جگہ

۳۸- اَلْحَفِيظُ (حفاظت کرنے والا) ۱۰۴/۶ ۱۰ جگہ

۳۹- اَلْمُقِيتُ (قدرت رکھنے والا) ۸۵/۴

۴۰- اَلْحَسِيبُ (حساب لینے والا) ۶/۴ ۳ جگہ

۴۱- اَلْجَلِيلُ (بزرگی والا)

۴۲- اَلْكَرِيمُ (کرم کرنے والا) ۴/۸ ۲۵ جگہ

۴۳- اَلرَّقِيبُ (نگران) ۱۱۷/۵ ۵ جگہ

۴۴- اَلْمُجِيبُ (قبول کرنے والا) ۶۱/۱۱

۴۵- اَلْوَاسِعُ (بڑی وسعت والا) ۱۱۵/۲ ۸ جگہ

۴۶- اَلْحَكِيمُ (حکمت والا) ۳۲/۲ ۹۰ جگہ

۴۷- اَلْوَدُودُ (بڑی محبت والا) ۹۰/۱۱ ۲ جگہ

۴۸- اَلْمَجِيدُ (بڑی شان والا) ۷۳/۱۱ ۳ جگہ

۴۹- اَلْبَاعِثُ (اٹھا کھڑا کرنے والا)

۵۰- اَلشَّهِيدُ (گواہ) ۱۴۳/۲ ۳۰ جگہ

۵۱- اَلْحَقُّ (ثابت، سچ ہونا) ۴۲/۲ ۲۰۰ جگہ

۵۲- اَلْوَكِيلُ (بہترین کارساز) ۱۷۳/۲ بکثرت

۵۳- اَلْقَوِيُّ (بہت طاقتور) ۵۲/۸ بکثرت

۵۴- اَلْمَتِينُ (مضبوط، قوی) ۱۸۳/۷ ۲ جگہ

۵۵- اَلْوَلِيُّ (دوست، مددگار) ۱۹۶/۷

۵۶- اَلْحَمِيدُ (مستحقِ تعریف) ۱۳۱/۴ ۱۵ جگہ

۵۷- اَلْمُحْصِي (ہر چیز کا شمار کرنے والا)

۵۸- المُبْدِئُ (عدم سے وجود میں لانے والا)

۵۹- المُعِیْدُ (معدوم کو پھر موجود کرنے والا)

۶۰- المُحْیِیْ (زندہ کرنے والا) ۵۰/۱۳۰

۶۱- المُمِیْتُ (مارنے والا)

۶۲- الحَیُّ (ہمیشہ زندہ) ۲۷/۳ ۲۰ جگہ

۶۳- القَیُّوْمُ (قائم کرنے والا) ۲۵۵/۲ ۳ جگہ

۶۴- الوَاجِدُ (پانے والا)

۶۵- المَاجِدُ (بزرگی اور بڑائی والا)

۶۶- الوَاحِدُ (اکیلا) ۱۳۳/۲ بکثرت

۶۷- الاَحَدُ (یکتا) ۱/۱۱۲ ۵۰ جگہ

۶۸- الصَّمَدُ (بے نیاز، بے پرواہ) ۲/۱۱۲

۶۹- القَادِرُ (قدرت والا) ۳۷/۶ ۷ جگہ

۷۰- المُقْتَدِرُ (ہر طرح کی قدرت والا) ۴۲/۵۴ ۳ جگہ

۷۱- المُقَدِّمُ (آگے بڑھانے والا)

۷۲- المُؤَخِّرُ (پیچھے ہٹانے والا)

۷۳- الاَوَّلُ (سب سے پہلا) ۴۱/۲ ۲۰ جگہ

۷۴- الاٰخِرُ (سب سے آخر) ۳/۵۷ ۵ جگہ

۷۵- الظَّاهِرُ (سب پر عیاں) ۳/۵۷ ۵ جگہ

۷۶- البَاطِنُ (سب سے پوشیدہ) ۳/۵۷ ۳ جگہ

۷۷- الوَالِیْ (ہر چیز کا کارساز)

۷۸- المُتَعَالِیْ (مخلوق کی صفات سے بہت بلند) ۹/۱۳

۷۹- البَرُّ (نیک سلوک کرنے والا) ۱۸۹/۲ ۷ جگہ

۸۰- التَّوَّابُ (توبہ قبول کرنے والا) ۳۷/۲ ۱۰ جگہ

۸۱- المُنْتَقِمُ (انتقام (بدلہ) لینے والا) ۲۲/۳۲ ۳ جگہ

۸۲- العَفُوُّ (بہت معاف کرنے والا) ۴۳/۴ ۵ جگہ

۸۳- الرَّؤُوْفُ (بڑی رحمت والا) ۱۴۳/۲ ۱۰ جگہ

۸۴- مَالِکُ المُلْکِ (تمام ملک کا مالک) ۲۶/۳

۸۵- ذُوالجَلَالِ وَالاِکْرَامِ (بزرگی اور بخشش والا) ۲۷/۵۵

۸۶- المُقْسِطُ (بڑا انصاف والا) ۴۲/۵ ۳ جگہ

۸۷- الجَامِعُ (سب کو جمع کرنے والا) ۹/۳ ۳ جگہ

۸۸- الغَنِیُّ (سب سے بے نیاز) ۲۶۳/۲ ۱۵ جگہ

۸۹- المُغْنِیْ (بے نیاز کرنے والا)

۹۰- المَانِعُ (برے کاموں سے منع کرنے والا)

۹۱- الضَّارُّ (ضرر اور نقصان پہنچانے پر قادر) ۱۰/۵۸

۹۲- النَّافِعُ (نفع پہنچانے والا)

۹۳- النُّوْرُ (روشنی والا) بکثرت

۹۴- الهَادِیْ (ہدایت و رہنمائی کرنے والا) ۱۸۶/۷ ۱۲ جگہ

۹۵- البَدِیْعُ (ایجاد کرنے والا) ۱۱۷/۲، ۱۰۱/۶،

۹۶- البَاقِیْ (باقی رہنے والا)

۹۷- الوَارِثُ (سب کا وارث) ۲۳۳/۲

۹۸- الرَّشِیْدُ (نیک راہ بتانے والا) ۳ جگہ ۸۷/۱۱

۹۹- الصَّبُوْرُ (بڑا تحمل کرنے والا)

(اس حدیث کو ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے)۔

قرآن کریم اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ان اسماء مبارکہ کے علاوہ اور اسماء حسنیٰ بھی آئے ہیں، و ہو ہذا۔

اور قرآن کریم میں یہ اسماءِ حسنیٰ بھی آئے ہیں:-

۱۔ اَلرَّبُّ (رب، پروردگار، مالک) ۱۳/۲
۲۔ اَلاَکْرَمُ (بہت کرم کرنے والا) ۳/۹۶ ۴ جگہ
۳۔ اَلاَعْلیٰ (سب سے بڑا غالب) ۶/۱۶ ۹ جگہ
۴۔ اَلْحَافِظُ (حفاظت کرنے والا نگہبان) ۴/۸۶ ۳ جگہ
۵۔ اَلْخَلّاقُ (پیدا کرنے والا) ۸۶/۱۵، ۸۱/۳۶
۶۔ اَلسَّاتِرُ (چھپانے والا)
۷۔ اَلسَّتَّارُ (بڑا چھپانے والا)
۸۔ اَلشَّاکِرُ (شکر گذار، قدردان) ۱۵۸/۲ ۱۰ جگہ
۹۔ اَلْعَدْلُ (انصاف والا) ۲۸۲/۲ ۱۲ جگہ
۱۰۔ اَلْعَالِمُ (علم والا، جاننے والا) ۷۳/۶ بکثرت
۱۱۔ اَلْعَلّامُ (خوب جاننے والا) ۱۰۹/۵ ۴ جگہ
۱۲۔ اَلْغَالِبُ (قادر، قابو میں رکھنے والا) ۱۶۰/۳
۱۳۔ اَلنَّاظِرُ (دیکھنے والا) ۳۵/۲۷
۱۴۔ اَلْفَالِقُ (پھاڑنے والا) ۹۶،۹۵/۶
۱۵۔ اَلْقَدِیْرُ (زبردست قدرت والا) ۲۰/۲، ۳۹/۲۲
۱۶۔ اَلْقَرِیْبُ (بہت نزدیک) ۱۸۶/۲
۱۷۔ اَلْقَاہِرُ (زبردست غالب ہونے والا) ۶۱،۱۸/۶
۱۸۔ اَلْکَفِیْلُ (ذمہ دار، ضامن)
۱۹۔ اَلْکَافِیْ (بس)
۲۰۔ اَلْمُنِیْرُ (روشنی والا، چمکنے والا) ۱۸۴/۳
۲۱۔ اَلْمُحِیْطُ (احاطہ کرنے والا) ۱۹/۲
۲۲۔ اَلْمَلِکُ (بادشاہ، با اقتدار) ۷۲/۱۲، ۷۹/۱۸
۲۳۔ اَلْمَوْلیٰ (دوست، کارساز) ۴۰/۸
۲۴۔ اَلنَّصِیْرُ (مددگار) ۴۵/۴
۲۵۔ اَحْکَمُ الْحَاکِمِیْنَ (سب حاکموں کا حاکم) ۸/۹۵
۲۶۔ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ (سب سے زیادہ رحم کرنے والا) ۹۲/۱۲
۲۷۔ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (سب سے بہتر بنانے والا) ۱۴/۲۳
۲۸۔ ذُوالْفَضْلِ (بڑے فضل والا) ۱۰۵/۲
۲۹۔ ذُوالطَّوْلِ (بڑی بخشش و کرم والا) ۳/۴۰
۳۰۔ ذُوالْقُوَّۃِ (بڑی قوت و طاقت والا) ۵۸/۵۱
۳۱۔ ذِی الْمَعَارِجِ (بڑے درجے والا) ۳/۷۰
۳۲۔ ذُوالْعَرْشِ (بڑے عرش والا) ۱۵/۴۰
۳۳۔ رَفِیْعُ الدَّرَجَاتِ (بلند درجات والا) ۱۵/۴۰
۳۴۔ غَافِرِ الذَّنْبِ (گناہوں کو بخشنے والا) ۳/۴۰
۳۵۔ قَابِلِ التَّوْبِ (توبہ قبول کرنے والا) ۳/۴۰
۳۶۔ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ (جس کا ارادہ کرے وہ ہو جائے) ۱۰۷/۱۱
۳۷۔ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ (وہ نکالتا ہے مردہ سے زندہ) ۹۵/۶
۳۸۔ اَلْحَنَّانُ۔ (شفیق و مہربان) ۱۳/۱۹
۳۹۔ اَلْمَنَّانُ (بڑی نعمت دینے والا)
۴۰۔ اَلْمُغِیْثُ (فریادرس)
۴۱۔ اَلْمُنْعِمُ (نعمت دینے والا)۔

وجودِ باری تعالیٰ

وجودِ باری تعالیٰ کے اثبات سے متعلق اگرچہ تمام قرآن کریم معمور ہے لیکن ان میں سے چند آیاتِ مقدسہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے۔

(بقرہ ۲۹/۲) هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ وہی اللہ تعالیٰ تو ہے جس نے سب کچھ زمین میں ہے تمہارے (فائدے کے) لئے پیدا کیا، پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا پس ان کو ٹھیک سات آسمان بنادیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

(بقرہ ۱۶۴/۲) إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ بیشک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں اور رات دن کے اختلاف میں اور کشتی میں جو دریا میں چلتی ہے جس سے لوگ نفع حاصل کرتے ہیں اور پانی میں جس کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل کیا (برسایا) اور اس سے زمین کو مرنے کے بعد زندہ کیا (اس میں پھول پھل نکالے) اور اس پر ہر قسم کے جاندار پھیلاتے ہیں اور ہواؤں کے چلانے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان مسخر ہیں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو عقل مند ہیں نیز ۲۵/۲

(آل عمران ۶/۳) هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۝ وہی تو ہے جو جس طرح چاہتا ہے رحموں کے اندر تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

(الانعام ۳/۶) وَهُوَ اللَّهُ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ ۖ يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُونَ ۝ اور آسمانوں اور زمین میں وہی (ایک) اللہ تعالیٰ ہے جو تمہارے پوشیدہ اور ظاہر (سب احوال) کو جانتا ہے اور جو تم کسب کرتے ہو اس سے بھی خوب واقف ہے۔ نیز ۷۳، ۹۷، ۹۹/۶

(۱۴۱/۶) وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۔ اور وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے باغات پیدا کئے چھتریوں پر چڑھائی ہوئی (بیلیں) اور بغیر چھتریوں والے (درخت) اور کھجوریں اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہیں، اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے کے مشابہ اور بعض غیر مشابہ بھی ہیں۔

(۱۶۵/۶) وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ ۔ اور وہی تو ہے جس نے تم کو زمین میں اپنا نائب (خلیفہ) بنایا اور تم میں سے بعض کو درجات کو بعض دوسروں کے درجات سے بلند کیا تاکہ تم کو ان چیزوں میں آزمائے جو تم کو عطا کی ہیں۔

(الاعراف ۱۸۹، ۵۷-۱۰/۷) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا ۔ وہ (اللہ تعالیٰ) ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت و سکون حاصل کرے۔

(یونس ۵/۱۰) هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے سورج کو چمکتا ہوا (روشن) اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کی منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں (سالوں) کا شمار اور حساب معلوم کر لو، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے حق کے ساتھ پیدا کیا۔ ۲۲-۳۲ تا ۳۶، ۶۷ /۱۰

(الرعد ۲/۱۳) اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ اللہ تعالیٰ ہی تو ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستون کے بلند قائم کیا جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، پھر عرش پر قائم ہوا۔ نیز ۳/۱۳

(۱۲/۱۳) هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّيُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ۝ وہی تو ہے جو تم کو بجلی دکھاتا ہے جس سے خوف (معلوم) ہوتا ہے اور (بارش کی) امید بھی ہوتی ہے، اور پانی سے (بھرے ہوئے) بادلوں کو پیدا کرتا ہے۔ نیز ۳۲/۱۴ ، ۱۰، ۱۷/۱۶، ۵۳

(النحل ۷۹/۱۶) اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ۭ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کیا وہ پرندوں کو نہیں دیکھتے جو کہ آسمان کی فضاؤں میں مسخر ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی تھامے ہوئے نہیں، بیشک اس میں مومنوں کے لئے نشانیاں ہیں نیز ۶۶/۱۷

(انبیاء ۳۳/۲۱) وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

يَسْبَحُونَ ٥ "اور وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جس نے رات اور دن اور شمس و قمر بنائے یہ سب آسمان میں تیر تے پھرتے ہیں"

(الحج ۶۶/۲۲) وَهُوَ الَّذِي أَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ إِنَّ الْإِنسَانَ لَكَفُورٌ "اور وہی تو ہے جس نے تم کو زندگی عطا کی پھر تم کو موت دیگا پھر تم کو زندہ کریگا بیشک انسان بڑا ناشکرا ہے" نیز ۷۹، ۸۰/۲۳

(الفرقان ۴۷/۲۵) وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاسًا وَالنَّوْمَ سُبَاتًا وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُورًا "اور وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جس نے تمہارے لئے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو کاموں کیلئے اٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا" نیز ۴۸، ۴۹/۲۵ و ۵۳، ۵۴، ۶۲/۲۵۔ نیز ۷۳/۲۸

(الروم ۲۷/۳۰) وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْهِ "اور وہی تو ہے جو تخلیق (پیدائش) کی ابتدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کرے گا اور یہ اس کے لئے بہت آسان ہے۔

(۵۰/۳۰) فَانظُرْ إِلَىٰ آثَارِ رَحْمَتِ اللَّهِ كَيْفَ يُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا إِنَّ ذَٰلِكَ لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ "پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی نشانیوں کی طرف غور کرو کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک اسی طرح وہ مُردوں کو (بھی) زندہ کرے گا اور وہ تو ہر شے پر قادر ہے۔

(فاطر ۱۲/۳۵) وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهُ وَهَٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَمِن كُلٍّ تَأْكُلُونَ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا "اور (ایسے) دو دریا برابر نہیں ہو سکتے کہ یہ تو میٹھا ہے پیاس بجھانے والا جس کا پانی خوشگوار ہے اور (دوسرا) کھاری کڑوا ہے، مگر ہر ایک سے تر و تازہ گوشت (مچھلیاں) حاصل کرتے ہو اور پہننے کے زیورات (سونا چاندی جواہرات) نکالتے ہو، اور تم اسی پانی میں کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ (لہروں کو) پھاڑتی ہوئی چلی جارہی ہیں تاکہ تم اس (اللہ تعالیٰ) کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو" نیز ۳۹/۳۵۔

نیز المؤمن ۱۳، ۶۸، ۷۹، ۸۰/۴۰ نیز حم السجدہ ۱۰/۴۱ نیز ۲۵، ۲۸، ۲۹/۴۲

(الزخرف ۸۴/۴۳) وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَٰهٌ وَفِي الْأَرْضِ إِلَٰهٌ "اور وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جو آسمانوں میں بھی اِلٰہ (لائق عبادت) ہے اور زمین میں بھی معبود ہے اور وہی حکمت والا علم والا ہے۔

الجمعہ ۲/۶۲ التغابن ۲/۶۴ ۱۵، ۲۳، ۲۴/۶۷

صفاتِ باری تعالیٰ

(الفاتحہ ۱ تا ۳) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ o

"تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے (اور) انصاف (جزا و سزا) کے دن کا مالک ہے"۔

(البقرہ ۱۱۷) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ o وہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے اور جب وہ کسی امر (کام) کا ارادہ کر لیتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے"۔ یہ جملہ کئی جگہ آیا ہے: ۵۹/۳، ۴۷/۳، ۴۰/۱۶، ۳۵/۱۹، ۸۲/۳۶۔

(۲۵۵) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــــُٔـــوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ o اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی (ہمیشہ سے) زندہ اور قائم ہے، نہ اُس کو اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ بھی آسمانوں میں اور جو کچھ بھی زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کوئی ایسا نہیں جو اس کے حضور میں اس کی اجازت کے بغیر (کسی کی) سفارش کر سکے، ان (لوگوں) کے اگلے اور پچھلے تمام حالات کو وہی جانتا ہے، اور کوئی بھی اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتا، البتہ جس قدر وہ (اللہ تعالیٰ ہی) خود چاہے، اس کی کرسی میں آسمانوں اور زمین کی وسعت ہے اور اس کو ان دونوں (آسمان و زمین) کی حفاظت میں ذرا بھی گرانی نہیں گزرتی، اور وہ بڑا عالی شان عظمت والا ہے"۔

(آل عمران ۲۶، ۲۷) قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۗءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاۗءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۗءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o "کہہ دیجئے اے اللہ! سلطنت کے مالک

تو جس کو چاہتا ہے بادشاہی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے بادشاہی چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور بیشک تو ہی ہر چیز پر قادر ہے۔ تو ہی رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور تو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور تو ہی زندہ کو مُردے سے اور مُردے کو زندہ سے نکالتا ہے، اور جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" نیز سورۂ نساء ۸۷/۴۔

(الانعام ۶۲/۶) اَلَا لَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ○ "خوب سن لو کہ فیصلے (کے تمام اختیارات) اسی کو حاصل ہیں اور وہ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔" نیز ۴۳/۶

(یونس ۵۵/۱۰) اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "آگاہ ہو جاؤ کہ بلاشبہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔" نیز ۵۶/۱۰، ۱۱۸/۱۱

(الرعد ۴۱/۱۳) وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ وَهُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ "اور اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے کوئی اس کے حکم کو ٹالنے والا نہیں، اور وہ جلد حساب لینے والا ہے۔"

(بنی اسرائیل ۲/۱۷) اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِيْلًا ○ دیکھو! میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنانا۔

(مریم ۶۴/۱۹) وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ○ "اور (فرشتوں نے رسول سے کہا) ہم تمہارے رب کے حکم کے بغیر اتر نہیں سکتے جو کچھ ہمارے آگے ہے اور جو کچھ بھی ہمارے پیچھے ہے اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب اسی (اللہ تعالیٰ) کا ہے اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں۔" نیز ۶۵/۱۹، ۱۱۰/۲۰

(طٰہٰ ۱۱۴/۲۰) فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ "اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقی بادشاہ عالی مرتبت ہے۔"

(الحج ۶/۲۲) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ○ "یہ (اس کی قدرتوں سے ظاہر ہے) کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہی ہر شے پر قادر ہے۔" نیز ۸۲/۲۲،

(المؤمنون ۱۷/۲۳) وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِيْنَ ○ "اور بلاشبہ ہم نے تمہارے اوپر سات راستے (آسمان پر) بنائے ہیں اور ہم مخلوق سے غافل نہیں ہیں" نیز ۹۵/۲۳

(۱۱۵، ۱۱۶/۲۳) اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ○ فَتَعٰلَى اللّٰهُ

الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۝ کیا تم گمان کرتے ہو کہ ہم نے تم کو عبث (بیکار) پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر آنے والے نہیں ہو۔ پس اللہ تعالیٰ بہت ہی عالی شان ہے بادشاہت اسی کا حق ہے، اس کے سوا کوئی لائقِ عبادت نہیں وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔ نیز ۸۸/۲۶۔

(العنکبوت ۲۱/۲۹) يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ۝ وہ جس کو چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم فرمائے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔ نیز ۶۲/۲۹۔

(الروم ۵/۳۰) يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وہ (اللہ تعالیٰ) مدد کرتا ہے جس کی چاہتا ہے اور وہی غلبے والا رحم کرنے والا ہے۔ نیز ۲۶/۳۰۔

(لقمان ۱۶/۳۱) اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ بیشک اگر کوئی شے (یا عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اگرچہ وہ پتھر کے اندر ہو یا آسمانوں میں ہو تو بھی اللہ تعالیٰ اس کو لاکر موجود کرے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ باریک بیں خبردار ہے۔ ۲۷/۳۱

(۳۴/۳۱) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ ۚ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۚ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کو (قیامت کی) ساعت کا علم ہے اور وہی بارش برساتا ہے اور وہی اس کو جانتا ہے جو کچھ کہ (مادہ کے) رحموں کے اندر ہے، اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کرے گا، اور نہ ہی کوئی نفس جانتا ہے کہ کس زمین میں اس کو موت آئیگی، بیشک اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا خبردار ہے۔

(فاطر ۴۱/۳۵) اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ۚ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ بیشک اللہ ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے ہوئے ہے تاکہ اپنی جگہ سے ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل گئے تو اس کے بعد کوئی بھی ایسا نہیں جو ان کو روک سکے بیشک وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔ نیز ص ۶۶/۳۸ الزمر ۶۳/۳۹۔

(الزمر ۶۷/۳۹) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۝ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔ مزید یہ آیت مبارکہ ۹۱/۶ و ۷۴/۲۲۔

(المؤمن ۳/۴۰) غَافِرِ الذَّنۡبِ وَقَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ذِی الطَّوۡلِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ "گناہ کو بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا (اور) صاحبِ (فضل و) کرم ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔" نیز حم سجدہ ۹، ۳۷، ۵۳/۴۱

(الشوریٰ ۱۱/۴۲) لَیۡسَ کَمِثۡلِہٖ شَیۡءٌ وَھُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ "اس کے مثل (مانند) کوئی شے نہیں اور وہ سنتا دیکھتا ہے۔" نیز ۱۲/۴۲، ۲۴/۴۲

(الزخرف ۸۵/۴۳) وَتَبٰرَکَ الَّذِیۡ لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَعِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَۃِ وَاِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ "اور بڑی بابرکت ہے وہ (ذات) جس کی آسمانوں اور زمین میں اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے (سب میں) اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو ساعت (قیامت) کا علم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔" نیز دخان ۸/۴۴

(الذٰریٰت ۵۸/۵۱) اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ "بیشک اللہ تعالیٰ ہی رزق دینے والا زور آور مضبوط ہے۔"

(الرحمٰن ۲۶، ۲۷/۵۵) کُلُّ مَنۡ عَلَیۡہَا فَانٍ وَّیَبۡقٰی وَجۡہُ رَبِّکَ ذُو الۡجَلٰلِ وَالۡاِکۡرَامِ "کل کائنات فنا ہونے والی ہے اور تمہارے رب کی ذات (بابرکات) اور اکرام والی ہی باقی رہے گی۔"

(الحدید ۲، ۳/۵۷) لَہٗ مُلۡکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یُحۡیٖ وَیُمِیۡتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ھُوَ الۡاَوَّلُ وَالۡاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالۡبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ "اسی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے وہی زندہ کرتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے، وہی (سب سے) اول ہے اور وہی آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہی ہر شے کو خوب جانتا ہے۔"

نیز ۴، ۵/۵۷، ۲۳/۵۹، ۱/۶۲

(المزمل ۹/۷۳) رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا "(وہی) مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بناؤ۔" ۵

(التین ۸/۹۵) اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ "کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بہتر حاکم نہیں ہے۔"

۵ (الانفطار ۱۹/۸۲) وَالۡاَمۡرُ یَوۡمَئِذٍ لِّلّٰہِ "اور اس دن حکم اللہ ہی کا ہوگا۔"

حق تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ

(البقرہ ٢٠/٢) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ "بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے"۔ یہ جملہ بکثرت آیا ہے۔

(١٠٥/٢) وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ "اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے"۔ ٧٣/٣، ٢٩/٨، ٢١، ٢٩/٥٧، ٤/٦٢

(١١٧/٢) وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ "اور جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے پس اس کے لئے فرما دیتا ہے "ہو جا" تو وہ ہو جاتا ہے"۔ نیز ٣٥/١٩، ٤٠/١٦، ٨٢/٣٦، ٤٧، ٥٩/٣، ٧٣/٦، ٦٨/٤٠

(٢٤٧/٢) وَاللّٰهُ يُؤْتِيْ مُلْكَهٗ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ "اور اللہ تعالیٰ اپنا ملک (سلطنت) جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت و علم والا ہے"۔ ٧٨، ١٠٢، ١٦٣، ٢٨١/٢

(٢٥١/٢) وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ "اور اللہ تعالیٰ نے ان (داؤدؑ) کو بادشاہت اور حکمت (دانائی) عطا کی اور جو کچھ چاہا اُن کو سکھایا"۔ نیز ٢٥٥، ٢٦١، ٢٦٩/٢

(آل عمران ١٣/٣) وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ "اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے اپنی نصرت سے تائید فرماتا ہے"۔ نیز ٢٦، ٣٧، ٧٣، ١٢٩، ١٧٩/٣، ٢، ٥، ١٨، ١٦٠/٣،

(٤٠/٣) كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ "اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔ ١٣٣/٤

(نساء ١٤٩/٤) فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا "پس بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا قدرت والا ہے"۔

(المائدہ ٦٤/٥) بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ "بلکہ اس (اللہ تعالیٰ) کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں وہ جس طرح (اور جتنا) چاہتا ہے خرچ کرتا ہے"۔ نیز ١٢٠/٥، ١٧/٥

(الانعام ٥٩/٦) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ "اور اسی (اللہ تعالیٰ) کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا"۔ نیز ١٨، ٣٥، ٤٦، ٩٥، ١١٩، ١٣٣/٦، ٥٤/٧

(التوبہ ١١٦/٩) اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "بیشک آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی حکومت ہے"۔ نیز ٩٩/٩

(یونس ١٠٧/١٠) وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ

فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝ "اور اگر اللہ تعالیٰ تم کو کوئی ضرر (تکلیف) پہنچائے تو اس کو کوئی ٹالنے والا نہیں سوائے اس کے اور اگر وہ تمہارے لئے بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی روکنے والا نہیں، وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کو اپنے فضل سے نوازتا ہے اور وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔" نیز ہود ۱۰۷،۳۴/۱۱

(یوسف ۲۱/۱۲) وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِهٖ "اور اللہ تعالیٰ ہی اپنے امر (حکم) پر غالب ہے۔"

(الحجر ۲۱/۱۵) وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ "اور کوئی شے بھی ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس موجود نہ ہوں اور ہم ہی اس کو مناسب مقدار میں نازل کرتے ہیں۔"

نیز النحل ۴۰/۱۶، بنی اسرائیل ۱۶/۱۷، الکہف ۴۴/۱۸، المریم ۳۵/۱۹۔ انبیاء ۸۴،۲۲/۲۱

(النور ۳۵/۲۴) یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ "اللہ تعالیٰ اپنے نور کی طرف جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔" نیز ۵۵/۲۴۔

الفرقان ۲۶/۲۵) اَلْمُلْكُ یَوْمَئِذِ اِۨلْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ "اس دن (قیامت کے) حقیقی سلطنت رحمٰن کی ہوگی۔"

(الشعراء ۹/۲۶) وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ "اور بیشک تمہارا رب ہی بڑے غلبہ والا رحم والا ہے۔"

(القصص ۵۶/۲۸) اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝ "(اے رسول) تم جس کو چاہو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ تعالیٰ جس کو چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہی ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔" نیز ۶۸/۲۸، ۲۱/۲۹۔

(الاحزاب ۱۷/۳۳) قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۚ وَلَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ "کہو اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو کون تم کو اس سے بچا سکتا ہے یا اگر وہ تم پر مہربانی کرنی چاہے تو کون اس کو ہٹا سکتا ہے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کسی کو اپنا دوست پائیں گے اور نہ مددگار۔" نیز ۳۸/۳۳

(فاطر ۲/۳۵) مَا یَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا یُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ "اور اللہ تعالیٰ جو رحمت لوگوں کے لئے کھول دیتا ہے تو اس کو کوئی بند کرنے والا نہیں اور اگر بند کر دے تو اس کے بعد کوئی کھولنے والا نہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے۔"

(۱۵/۳۵) یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ "اے لوگو! تم سب

اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو، اور اللہ تعالیٰ سزاوار حمد (و ثنا) ہے۔" نیز $\frac{۴۵}{۳۵}$ $\frac{۸۲}{۳۶}$

(الزمر $\frac{۵۳}{۳۹}$) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ "(اے رسول) کہہ دو! اے میرے بندو جنھوں نے اپنے نفس پر ظلم (و زیادتی) کی ہے (ان کو) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے بیشک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے (اور) بلاشبہ وہ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔"

($\frac{۶۷}{۳۹}$) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ : "اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق ہے۔"

(الشوریٰ $\frac{۳۱}{۴۲}$) وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ښ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ "اور تم زمین میں (اللہ تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمہارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار۔"

(القمر $\frac{۵۰}{۵۴}$) وَمَآ اَمْرُنَآ اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۢ بِالْبَصَرِ ۝ "اور ہمارا حکم تو بس پلک جھپکنے میں پورا ہوتا ہے۔"

(الواقعہ $\frac{۶۰}{۵۶}$) نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ "اور ہم نے تمہارے درمیان موت کو مقدر کر دیا ہے اور ہم اس بات سے عاجز نہیں ہیں۔"

(الطلاق $\frac{۳}{۶۵}$) اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝ "بیشک اللہ تعالیٰ اپنے کام کو پورا کرنے والا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے۔"

(المعارج $\frac{۴۰}{۷۰}$) فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۝ "پس مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کہ ہم (ہر چیز پر) قدرت رکھتے ہیں۔"

(المدثر $\frac{۵۶}{۷۴}$) هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ "اسی (اللہ تعالیٰ) سے ڈرنا چاہیے اور وہی اس کا مالک ہے کہ اس سے مغفرت چاہی جائے۔"

(الدھر $\frac{۳۰}{۷۶}$) وَمَا تَشَاۗءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ "اور تمہارا چاہنا کچھ (حیثیت) نہیں مگر یہ کہ جو اللہ تعالیٰ چاہے، بیشک اللہ تعالیٰ جاننے والا حکمت والا ہے۔" $\frac{۲۹}{۸۱}$

(البروج $\frac{۱۲}{۸۵}$) اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ "بیشک تمہارے رب کی گرفت بڑی سخت ہے۔"

حق تعالیٰ کا علم و ارادہ

(البقرہ ۳۰/۲) قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ٥ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں وہ (باتیں) جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" نیز ۷۷، ۱۹۷، ۲۱۶/۲

(۲۵۵/۲) یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ۚ (اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ (لوگوں کے) آگے ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے (سب اس کو معلوم ہے)۔"

(آل عمران ۲۹/۳) قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِیْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ ۚ خواہ تم اس کو جو تمہارے سینوں میں ہے مخفی رکھو یا اس کو ظاہر کرو، اللہ تعالیٰ ہی اس کو جانتا ہے۔" نیز ۱۱۹/۳

(النساء ۴۵/۴) وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا ۚ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ٥ "اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں سے خوب واقف ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کی دوستی کافی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کافی مددگار ہے۔"

(المائدہ ۹۹/۵) وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ ٥ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو۔" نیز ۱۰۹/۵،

(الانعام ۱۱۷/۶) اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ٥ "بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں اور ان کو بھی خوب جانتا ہے جو ہدایت یافتہ ہیں۔" نیز ۱۱۹/۶۔

(الاعراف ۷/۷) فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِیْنَ ٥ "پس ہم اپنے علم سے ان کے حالات بیان کریں گے اور ہم غائب تو نہیں تھے۔" نیز ۸۹/۷ ۔ ۳۶/۱۰ ، ۶۱/۱۰ ، ۵/۱۱ ،

(الرعد ۸/۱۳) اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ۚ وَكُلُّ شَیْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ "اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے جو ہر مادہ (اپنے رحم میں) اٹھائے ہوئے ہے اور رحم کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی (واقف ہے) اور ہر شے کا اس کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔"

(الحجر ۲۴/۱۵) وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِیْنَ ٥ "اور بیشک جو لوگ تم سے پہلے گذر چکے ہم کو معلوم ہیں اور جو بعد میں آنے والے ہیں وہ بھی ہم کو معلوم ہیں۔"

(النحل ۱۹/۱۶) وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ "اور اللہ تعالیٰ کو سب معلوم ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو" نیز ۲۳، ۲۸، ۱۲۵/۱۶، نیز ۲۵، ۵۵، ۸۴/۱۷

(المریم ۹۳/۱۹) اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ "جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب (قیامت کے دن) رحمٰن کے سامنے بندے کی حیثیت سے پیش ہوں گے" نیز ۷، ۹۸، ۱۳۰/۲۰

نیز ۲۸، ۸۱، ۱۱۰/۲۱، ۷۶/۲۲، ۹۶/۲۳

(النور ۶۴/۲۴) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ "آگاہ ہو جاؤ کہ جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے بلا اشتباہ وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تم کس روش پر ہو، اور جس دن لوگ اس کی طرف لوٹائے جائیں گے تو وہ ان کو بتا دے گا جو عمل وہ کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے"

(الشعراء ۲۱۷ تا ۲۲۰/۲۶) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (اے رسول) اور (اللہ تعالیٰ) غالب مہربان پر توکل کرو جو تم کو دیکھتا ہے جب تم (شب کو) اٹھتے ہو اور سجدہ کرنے والوں میں تمہارا حرکت کرنا (بھی دیکھتا ہے) بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے" نیز النمل ۷۴/۲۷ و ۶۹/۲۸۔

(القصص ۸۵/۲۸) قُلْ رَّبِّيْٓ اَعْلَمُ مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (اے رسول) کہدو میرا رب خوب جانتا ہے جو ہدایت کے ساتھ آیا اور (اس کو بھی) جو صریح گمراہی میں ہے" نیز ۵۲، ۶۲/۲۹

(لقمان ۱۶/۳۱) اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ۝ "بیشک اللہ تعالیٰ باریک بین خبردار ہے" نیز ۲۳/۳۱ و ۵۴/۳۳

(یٰسٓ ۱۲/۳۶) وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝ "اور ہم نے لکھ لیا ہے جو انھوں نے آگے بھیجا ہے اور جو ان کے آثار پیچھے رہ گئے ہیں ان کو بھی، اور ہم نے ہر شے کو امام مبین (لوح محفوظ) میں لکھ رکھا ہے" ۷۶/۳۶۔

(المؤمن ۱۹/۴۰) يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ "وہ (اللہ تعالیٰ) آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور اس کو بھی جو (باتیں) سینوں میں پوشیدہ ہیں" نیز ۴۰، ۴۷/۴۱

(الشوریٰ ۲۴/۴۲) وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ "اور اللہ تعالیٰ باطل کو مٹا دیتا ہے اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کر دیتا ہے بیشک وہ سینوں کے احوال کا جاننے والا ہے" ۲۵، ۵۰/۴۲

(سورۂ محمد ۱۹/۴۷) وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ ؕ اور اللہ تعالیٰ تمہاری حرکات کو بھی جانتا ہے اور تمہارے ٹھہرنے کی جگہ کو بھی۔" نیز ۳۰/۴۷،

(الحجرات ۱۶/۴۹) قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِیْنِکُمْ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ (اے رسول) ان سے کہدو کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنی دینداری ظاہر ظاہر کرنا چاہتے ہو (حالانکہ) اللہ تعالیٰ کو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں کا علم ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے کو خوب جانتا

(ق ۴/۵۰) قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ ۝ بیشک ہمارے علم میں ہے کہ زمین ان کے جسم سے جو کھا کر کم کر دیتی ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس میں (یہ) سب کچھ محفوظ ہے۔" نیز ۴۵/۵۰۔

(النجم ۳۲/۵۳) فَلَا تُزَکُّوْۤا اَنْفُسَکُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی ۝ پس تم اپنے نفس کو پاک صاف نہ کہو وہی (اللہ تعالیٰ) خوب جانتا ہے کہ کون (کتنا) پرہیزگار ہے۔"

(الحدید ۴/۵۷) یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وہ (اللہ تعالیٰ) ہی خوب جانتا ہے جو کچھ بھی زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اس سے خارج ہوتا (نکلتا) ہے، اور جو کچھ آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جو کچھ اس کی طرف عروج کرتا ہے" (اس کو سب معلوم ہے)

(المجادلہ ۷/۵۸) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے۔" نیز ۷/۶۴، ۱۲/۶۵،

(الملک ۱۳/۶۷) وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ اور خواہ اپنی بات کو پوشیدہ رکھو یا اس کو ظاہر کرو، بیشک اُس کو سینوں کے احوال تک کا علم ہے۔" نیز ۱۴/۶۷

(المدثر ۳۱/۷۴) وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ۝ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا، اور یہ تو صرف بشر (انسان) کے لئے ایک نصیحت ہے۔

(الاعلیٰ ۷/۸۷) اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ۝ بیشک وہ ہر ظاہر (بات) کو اور جو کچھ پوشیدہ ہے اس کو بھی جانتا ہے۔

(العٰدیٰت ۱۱/۱۰۰) اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝ بیشک اُن کے رب کو اُس دن کی سب خبر ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی لائقِ عبادت نہیں

(البقرہ ۲۱/۲) یٰاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم متقی (پرہیزگار) بن جاؤ۔" نیز ۸۳، ۱۳۳/۲،

(۱۶۳/۲) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ "اور تمہارا معبود، معبودِ واحد (ایک) ہے، اس رحمٰن و رحیم کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" "لا الٰہ الا ہو" کا جملہ بکثرت آیا ہے، مثلاً ۲۵۵/۲، ۱۸،۲/۳، ۱۰۶،۱۰۲/۶، ۱۵۸/۷، ۳۱،۱۲۹/۹، ۱۴/۱۱، ۳۰/۱۳، ۸/۲۰، ۸۸/۲۸، ۸/۴۴، ۱۳/۶۴،

(آل عمران ۵۱/۳) اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔" نیز ۳۶/۱۹،

(۶۲/۳) وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ۝ "اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" نیز ۶۵/۳۸

(۶۴/۳) (اے رسول) کہدو کہ اے اہلِ کتاب آؤ ایک ایسی بات پر (تعاون کرلیں) جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے: اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ "یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کریں گے اور اس کے ساتھ کسی شئے کو اس کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور ہم کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ رب قرار نہ دیں گے۔" (یہ آیت مبارکہ مسلمانوں کی فرقہ بندی کے خلاف بھی تنبیہ ہو سکتی ہے)۔

(النساء ۳۶/۴) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا ۝ "اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔" نیز ۸۷/۴،

(۱۷۱/۴) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ "حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی معبودِ واحد (ایک) ہے۔"

(المائدہ ۷۳/۵) وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۝ "اور اس (اللہ تعالیٰ) ایک معبود کے علاوہ کوئی لائق عبادت نہیں۔" نیز ۱۱۷/۵، نیز ۱۹، ۱۰۲، ۱۶۳/۶،

(الاعراف ۵۹/۷) یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ۝ "اے میری قوم تمہارے لئے (اللہ تعالیٰ) کے

علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں" نیز ۶۵، ۷۳، ۸۵، ۱۵۸/۷

(التوبہ ۳۱/۹) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ "ان کو تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اُن کے شریک ٹھہرانے سے وہ پاک و منزہ ہے" ۱۲۹/۹

(یونس ۳/۱۰) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ "یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے پس اسی کی عبادت کرو، کیا تم غور نہیں کرتے" نیز ۳۲/۱۰

(ہود ۲/۱۱) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ۭ "کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو" ۱۴، ۲۶، ۳۶، ۶۱، ۸۴/۱۱

(یوسف ۴۰/۱۲) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ، "اس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلتا، اسی نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو یہی سیدھا دین ہے" نیز ۳۰/۱۳، ۵۲/۱۴، ۹۸/۲۰

(النحل ۲/۱۶) اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ "تاکہ خبردار کر دیں کہ بیشک میرے علاوہ کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو" نیز ۲۲/۱۶، ۲، ۳۹/۱۷

(الکہف ۱۴/۱۸) (اصحاب کہف نے کہا) رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا۟ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰـهًا "ہمارا رب تو آسمان و زمین کا پروردگار ہے ہم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کریں گے" ۱۱۰/۱۸

(المریم ۶۵/۱۹) رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ۝ "وہ (اللہ تعالیٰ) رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور ان (تمام چیزوں) کا جو ان کے درمیان ہے، پس تم اسی کی عبادت کرو اور اسی کی عبادت پر ثابت قدم رہو" نیز ۸/۲۰

(طٰہٰ ۱۴/۲۰) اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ: "بیشک میں ہی اللہ ہوں میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں" نیز ۹۰، ۹۸/۲۰، ۲۵، ۸۷، ۹۲/۲۱

(المؤمنون ۲۳/۲۳) (حضرت نوحؑ نے کہا) يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۝ "اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں" نیز ۳۲، ۱۱۶/۲۳، ۲۶/۲۷، ۷۰/۲۸، ۲۶/۲۹

(فاطر ۱۳/۳۵) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ "یہی اللہ تعالیٰ تمہارا رب ہے اسی کی بادشاہت ہے"

(صٰفّٰت ۴/۳۷) اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ۝ "بیشک تمہارا معبود ایک (اللہ تعالیٰ) ہی ہے" نیز ۳۵/۳۷

(ص ۶۵/۳۸) وَمَا مِنْ اِلٰہٍ اِلَّا اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ "اور سوائے اللہ تعالیٰ یکہ زبردست کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔

(الزمر ۳/۳۹) اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ "آگاہ ہو جاؤ کہ دینِ خالص (مکمل اطاعت) تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے"

(۳۶/۳۹) اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ "کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لئے کافی نہیں ہے" نیز ۶۶/۳۹

(مومن ۳/۴۰) لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ "کوئی معبود نہیں سوائے اس (اللہ تعالیٰ) کے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" ۶۲، ۶۴، ۶۵/۳۹

(حم السجدہ ۶/۴۱) اَنَّمَا اِلٰہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْٓا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ "بیشک تمہارا معبود، ایک ہی معبود (اللہ) ہے پس تم اسی کی طرف متوجہ رہو اور اسی سے مغفرت مانگو۔" ۱۴/۴۱، ۱۵/۴۲، ۸/۴۴

(سورہ محمد ۱۹/۴۷) فَاعْلَمْ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ "پس خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

(الذاریات ۵۱/۵۱) وَلَا تَجْعَلُوْا مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ "اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود قرار نہ دو۔"

(۵۶/۵۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اسی لئے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔"

(الحشر ۲۲/۵۹) ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ "وہی اللہ تعالیٰ ہے جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

(نوح ۳/۷۱) اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ "(حضرت نوحؑ نے اپنی قوم سے کہا) تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔"

(المزمل ۹/۷۳) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا "وہ (اللہ تعالیٰ) مشرق و مغرب کا رب ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں پس اسی کو اپنا کارساز بنالو۔"

(القریش ۳/۱۰۶) فَلْیَعْبُدُوْا رَبَّ ھٰذَا الْبَیْتِ "پس اس گھر (خانہ کعبہ) کے رب کی عبادت کرو۔"

تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کے آگے سجدہ ریز ہے

اس عنوان کے تحت سجدہ کی جملہ آیاتِ مبارکہ اور ان کے علاوہ بھی بعض آیاتِ شریفہ جن میں سجدہ کا ذکر ہے درج کی جاتی ہیں۔

(آل عمران ۱۱۳) لَيْسُوْا سَوَآءً ۭ مِنْ اَھْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَاۗىِٕمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَاۗءَ الَّيْلِ وَھُمْ يَسْجُدُوْنَ ۔ "(سب لوگ) ایک جیسے نہیں ہوتے اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ (حق پر) قائم بھی ہے، جو رات کے وقت اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھتا ہے اور اس کے آگے سجدہ ریز رہتا ہے۔"

(۱) (الاعراف ۲۰۶) اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ ۔ "بیشک جو لوگ تمہارے رب کے نزدیک (مقرب) ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے رہتے ہیں۔" (آیتِ سجدہ ۱)

(۲) (الرعد ۱۵) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔ "اور اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی یا ناخوشی اور ان کے سائے بھی (سب) صبح اور شام سجدہ کرتے ہیں۔" (آیتِ سجدہ ۲)

(الحجر ۹۸) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۔ "پس تم اپنے رب کی حمد و ثنا کی تسبیح کرتے رہو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔"

(۳) (النحل ۴۸ تا ۵۰) اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ يَّتَفَيَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَاۗىِٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَهُمْ دٰخِرُوْنَ ۔ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَاۗبَّةٍ وَّالْمَلٰۗىِٕكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۔ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۔ "کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں اس بات پر غور نہیں کیا کہ جن کے سائے دائیں اور بائیں جانب عاجزی کے ساتھ لوٹتے رہتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے آگے سربسجود رہتے ہیں۔ اور جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں تمام جاندار اور فرشتے سب اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے (وہ سب) اپنے رب سے ڈرتے ہیں جو ان کے اوپر ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اسی کے مطابق کرتے ہیں۔" (آیتِ سجدہ ۳)

(۴) (بنی اسرائیل ۱۰۷ تا ۱۰۹) اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖٓ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ

الْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ۝ بلاشبہ جن لوگوں کو پہلے سے علم دیا گیا ہے جب ان کے سامنے (قرآن) پڑھا جاتا ہے تو وہ اپنی ٹھوڑیوں کے بل سجدے میں گر پڑتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو پاک ہے اور بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا اور وہ ٹھوڑیوں کے بل روتے ہوئے (سجدے میں) گر پڑتے ہیں اور ان کے خشوع و خضوع میں زیادتی ہوتی ہے"۔ (آیت سجدہ ۴)

(۵) (المریم ۵۸/۱۹) وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا ۝ اور ان میں سے جن کو ہم نے ہدایت دی اور برگزیدہ کیا جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں"۔ (آیت سجدہ ۵)

(۶) (الحج ۱۸/۲۲) اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو بھی آسمانوں میں ہیں اور جو بھی زمین میں ہیں، سورج اور چاند اور ستارے اور پہاڑ اور درخت اور چوپائے (جانور) اور بہت سے انسانوں میں سے بھی اللہ تعالیٰ ہی کو سجدہ کرتے رہتے ہیں اور بہت ایسے بھی ہیں جن پر عذاب ثابت ہو چکا ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے اس کو عزت دینے والا کوئی نہیں بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔ (آیت سجدہ ۶)

(۶/۱) (نیز ۷۷/۲۲) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو! رکوع کرتے اور سجدہ کرتے رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کو فلاح حاصل ہو"۔ (آیتِ سجدہ عند الشافعیؒ)

(۷) (الفرقان ۶۰/۲۵) وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ۝ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ "رحمٰن کو سجدہ کرو" تو کہتے ہیں کہ رحمٰن کیا؟ کیا ہم اس کو سجدہ کریں جس کے لئے تم حکم دیتے ہو؟ اور اس سے ان کی نفرت میں اضافہ ہوتا ہے"۔ (آیت سجدہ ۷)

(نیز ۶۴/۲۵) وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ۝ اور (ایسے لوگ بھی ہیں) جو اپنے رب کے لئے سجدے میں اور قیام میں (کھڑے ہو کر) راتیں گزارتے ہیں"۔

۸ (نمل ۲۵، ۲۶ / ۲۷) اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۝ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ "کیوں نہ اس کو سجدہ کریں جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو ظاہر کرتا ہے اور (اس کو بھی) جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ عرش عظیم کا رب ہے۔" آیت ۸

۹ (السجدہ ۱۵ / ۳۲) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ "ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان کو آیتیں سنائی جاتی ہیں تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے۔" (آیت سجدہ ۹)

۱۰ (ص ۲۴ / ۳۸) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ۝ "اور داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے اس کو آزمایا ہے پس اس نے اپنے رب سے استغفار کی اور رکوع میں گر پڑے اور (اپنے رب کی طرف) رجوع کیا۔" (آیت سجدہ ۱۰) نیز الزمر ۹ / ۳۹

۱۱ (حم سجدہ ۳۷ / ۴۱) نیز ۳۸ / ۴۱ : فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ "پس اگر یہ لوگ تکبر کریں (تو اللہ تعالیٰ غنی ہے) جو (فرشتے) تمہارے رب کے حضور میں ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تھکتے نہیں۔" (آیت سجدہ ۱۱)

۱۲ (النجم ۶۲ / ۵۳) فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ "پس اللہ تعالیٰ ہی کے لئے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو۔" (آیت سجدہ ۱۲)

(الرحمٰن ۶ / ۵۵) وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدٰنِ ۝ "اور بوٹیاں (پودے یا ستارے) اور درخت سب (اللہ تعالیٰ کو) سجدہ کر رہے ہیں۔"

(الدھر ۲۵، ۲۶ / ۷۶) وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ۝ "اور اپنے رب کے نام کا ذکر صبح اور شام کرتے رہو اور رات کو بھی اس کے لئے سجدے کرو اور طویل رات تک اس کی تسبیح کرو۔"

۱۳ (الانشقاق ۲۱ / ۸۴) وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝ "اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔" (آیت سجدہ ۱۳)

۱۴ (العلق ۱۹ / ۹۶) کَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ "ہرگز اس کا کہنا نہ ماننا اور سجدہ کرو اور اس کا قرب حاصل

حق تعالیٰ کا خوف و خشیت

(البقرہ ۴۰/۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) وَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ: "اور صرف مجھی سے ڈرو"۔ ۱۵۰/۲، ۱۷۵/۳، ۳/۵، ۵۱/۱۶،

(۷۴/۲) وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ: اور (بعض ان میں) ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے گر پڑتے ہیں"۔ نیز ۲۸/۳، ۱۷۴، ۹/۴۔

(النساء ۷۷/۴) اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً: "جب ان پر جہاد واجب کیا گیا تو (ان) ایک گروہ لوگوں سے اس طرح ڈرنے لگا جیسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوفزدہ ہو گیا"۔

(المائدہ ۲۸/۵) اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ: "بلاشبہ میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں"۔ ۴۴/۵

(الانعام ۱۵/۶) قُلْ اِنِّیْ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ: کہدو تحقیق اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھ کو بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ نیز ۱۵/۱۰

(الانفال ۲/۸) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ: تحقیق مومن تو وہی ہیں کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں"۔

(التوبہ ۱۳/۹) اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ: کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ تعالیٰ بہت زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے اگر تم مومنوں میں سے ہو۔ نیز ۱۰۳/۱۱

(الرعد ۲۱/۱۳) وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ: اور اللہ تعالیٰ نے جن (رشتوں) کے جوڑنے کا حکم دیا ہے ان کو برقرار رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بُرے حساب سے خائف رہتے ہیں"۔

(ابراہیم ۱۴/۱۴) ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَخَافَ وَعِيْدِ: یہ اس شخص کے لئے ہے جو (قیامت کے دن) میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے (بھی) ڈرتا رہے۔ نیز ۵/۱۶، ۴۹/۲۱، ۲۸

(المومنون ۵۷/۲۳) اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ: بیشک جو لوگ اپنے رب کے خوف سے لرزاں ہیں۔ نیز ۲۷/۷۰

(المومنون ۶۰/۲۳) وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ ۝
اور وہ لوگ جو کچھ بھی (فی سبیل اللہ) دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور ان کے دل اس بات سے لرزتے رہتے ہیں کہ اُن کو اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔"

(النور ۳۷/۲۴) يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝ "وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن دل (خوف سے) اُلٹ جائیں گے اور آنکھیں چڑھ جائیں گی۔" نیز ۵۲/۲۴

(لقمان ۳۳/۳۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِي وَالِدٌ عَن وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ هُوَ جَازٍ عَن وَالِدِهِ شَيْئًا "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کے کام نہ آسکے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا اپنے باپ کے ذرا بھی کام آئے گا۔

(الاحزاب ۳۷/۳۳) وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَاهُ "اور تم لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ ہی اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔" نیز ۳۹/۳۳۔

(فاطر ۱۸/۳۵) إِنَّمَا تُنذِرُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ "بیشک تم ان ہی لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔" نیز یٰسٓ ۱۱/۳۶

(۲۸/۳۵) إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ "بیشک اللہ تعالیٰ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔"

(الزمر ۱۶/۳۹) ذَٰلِكَ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهِ عِبَادَهُ ۚ يَا عِبَادِ فَاتَّقُونِ ۝ "یہ وہ (عذاب) ہے جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (پس) اے میرے بندو مجھ ہی سے ڈرو۔"

(۲۳/۳۹) اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِينُ جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ "اللہ تعالیٰ نے نہایت اچھی باتیں کتاب میں نازل فرمائی ہیں جس کی آیتیں ملتی جلتی ہیں اور دوہرائی جاتی ہیں جن سے اپنے رب سے ڈرنے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور قلوب اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔"

(ق ۳۳/۵۰) مَّنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ "جو اللہ تعالیٰ سے بے دیکھے ڈرتا رہا اور رجوع کرنے والا دل لے کر حاضر ہوا (ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس (جنت) میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔"

(ق ۵۰/۴۵) فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ پس تم قرآن کے ذریعے اس کو نصیحت کرو جو میری وعید سے (عذاب کے وعدے) ڈرتا ہے۔

(الرحمٰن ۵۵/۴۶) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ "اور جو شخص اپنے رب کے حضور میں کھڑا ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں"۔

(الحدید ۵۷/۱۶) اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ "کیا ایمان لانے والوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی وجہ سے (عاجزی کے ساتھ) نرم ہو جائیں جو (قرآن میں) حق کے ساتھ نازل ہوا۔

(الملک ۶۷/۱۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ "بیشک جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا اجر ہے"۔

(الدھر ۷۶/۱۰) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ بیشک ہم کو تو اپنے رب سے اس دن کا خوف (لاحق) ہے جو چہروں کو بگاڑ دے گا (دلوں کو مضطر کر دے گا)۔

(النازعات ۷۹/۴۰ و ۴۱) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۝ اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو (بری) خواہشات سے روکا پس بلاشبہ اس کی قیام گاہ جنت ہے۔

(الاعلیٰ ۸۷/۱۰) سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتا ہے عنقریب وہی نصیحت حاصل کرے گا۔

(البینہ ۹۸/۸) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ "بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے، وہی لوگ بہترین خلائق ہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے پاس ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ (جزا) اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

حق تعالیٰ ہر شے کا مالک ہے

(الفاتحہ ۳/۱) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ: "روزِ جزا (قیامت کے دن) کا مالک"۔

(البقرہ ۱۱۵/۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ: "اور مشرق و مغرب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے"۔

(۱۱۶/۲) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے"۔ نیز ۲۵۵، ۲۸۴/۲، ۱۰۹/۳، ۲/۱۴، ۶۴/۲۲، ۶/۲۰، ۶۴/۲۴، ۴/۴۲،

(۲۸۴/۲) وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "اور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے"۔ نیز ۱۰۹، ۱۲۹/۳، ۱۲۶، ۱۳۱، ۱۳۲/۴، ۲۶/۳۱، ۱/۶۴، وغیرہ بقرہ ۱۶۵/۲ اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا: بیشک تمام قوت اللہ تعالیٰ ہی کی ہے

(آل عمران ۱۸۰/۳) وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "اور اللہ تعالیٰ ہی آسمان و زمین کا وارث ہے"۔ نیز ۱۰/۵۷:

(۱۸۹/۳) وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے"۔ نیز ۱۷/۵، ۱۸، ۱۲۰/۵، ۴۹/۴۲، ۲۷/۴۵، ۲ و ۵/۵۷،

(الانعام ۱۲/۶) قُلْ لِّمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلْ لِّلّٰهِ: "کہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے کس کا ہے؟ کہدو کہ اللہ تعالیٰ کا ہے"۔

(ابراہیم ۲/۱۴) اللّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ: "اللہ تعالیٰ ہی وہ (ذات) ہے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے"۔

(طٰہٰ ۶/۲۰) لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى: "جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے سب اسی کا ہے"۔

(النور ۶۴/۲۴) اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "آگاہ ہو جاؤ کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بلاشبہ وہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ہے"۔ نیز ۱۳/۳۵، ۸۵/۴۳، ۱/۶۴،

(البروج ۹/۸۵) الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ: "وہ (اللہ تعالیٰ) جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے"۔

حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے

(البقرہ ۱۱۷/۲) وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ "اور جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کو کہتا ہے "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے"۔ یہی جملہ ۴۷/۳، ۳۵/۱۹، ۶۸/۴۰ میں بھی ہے

(۲۱۰/۲) وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝ "اور تمام کاموں کا رجوع اللہ تعالیٰ ہی کی طرف ہے"۔ نیز ۱۲۶/۳

(آل عمران ۱۵۴/۳) قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ "کہہ دو بیشک کل اختیار اللہ تعالیٰ ہی کا ہے"۔

(النساء ۴۷/۴) وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ "اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے"۔

(۷۸/۴) قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ "کہہ دو، سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے"۔

(الانعام ۵۷/۶) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ "حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے"۔

(۶۲/۶) اَلَا لَهُ الْحُكْمُ "خوب سن لو کہ حکم صرف اُسی کا ہے"۔

(الاعراف ۲۹/۷) قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ "کہہ دو میرے رب نے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے"۔

(۵۴/۷) اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ "آگاہ ہو جاؤ کہ اسی کا کام پیدا کرنا اور حکم کرنا ہے"۔

(۱۵۰/۷) اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ "کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی چاہی"۔

(الانفال ۴۲/۸) وَلٰكِنْ لِّيَقْضِيَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا "اور لیکن اللہ تعالیٰ کو جو کام منظور تھا اس کی تکمیل کر دے"۔ نیز ۴۴/۸۔

(التوبہ ۴۰/۹) وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا "اور اللہ تعالیٰ ہی کا بول بالا ہے"۔

(۴۸/۹) وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ۝ "اور اللہ تعالیٰ کا حکم غالب رہا اور وہ برا مانتے رہ گئے"۔

(یونس ۳/۱۰) يُدَبِّرُ الْاَمْرَ "وہ ہر کام کی تدبیر کرتا ہے"۔

(ہود ۴۳/۱۱) قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ "(نوح نے) کہا آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہی رحم کرے"۔

(۷۶/۱۱) اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ "تحقیق (اس بارے میں) تمہارے رب کا حکم صادر ہو چکا ہے"۔

(۱۲۳/۱۱) وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ "اور تمام کاموں کا رجوع اسی کی طرف ہے"۔

(یوسف ۴۰/۱۲) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ "بیشک حکم تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے"۔ نیز ۶۷/۱۲۔

(الرعد ۳۱/۱۳) بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا: "بلکہ تمام کام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہیں"۔ نیز ۲۲/۱۴،

(بنی اسرائیل ۸۵/۱۷) قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ: "کہو کہ روح میرے رب کے حکم میں سے ہے"۔

(الکہف ۴۴/۱۸) هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ: "یہاں حکومت (صرف) اللہ تعالیٰ برحق کی ہے"۔

(مریم ۲۱/۱۹) وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا: "اور یہ کام تو مقرر ہو چکا ہے"۔ نیز ۶۴/۱۹

(الروم ۴/۳۰) لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ: "اول و آخر اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے"۔

(الاحزاب ۳۷/۳۳) وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا: "اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو ہو کر رہنے والا تھا"۔

(۳۸/۳۳) وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا: "اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو ایک طے شدہ فیصلہ ہوتا ہے"۔

(۴۸/۳۳) وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا: "اور اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے کام بنانے والا"۔

(فاطر ۴/۳۵) وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ: "اور تمام کام اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں"۔

(المومن ۷۸/۴۰) فَاِذَا جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ: "پس جب اللہ تعالیٰ کا حکم آجاتا ہے تو حق کے ساتھ فیصلہ کیا جاتا ہے"۔

(الدخان ۴/۴۴، ۵) فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا: "اس (لیلۃ القدر کی رات) میں ہر پُر از حکمت کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے (یعنی) ہمارے ہی حکم سے"۔

(الاحقاف ۲۵/۴۶) تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِاَمْرِ رَبِّهَا: "اس نے ہر شے کو اپنے رب کے حکم سے تباہ و برباد کر دیا"۔

(الحجرات ۹/۴۹) حَتّٰى تَفِيْءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ: "حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ آئے"۔

(القمر ۳/۵۴) وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ: "اور ہر کام کے لئے ایک وقت مقرر ہے"۔

(۵۰/۵۴) وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ: "اور ہمارا حکم تو بس چشم زدن (پلک جھپکنے) میں پورا ہونے والا ہے"۔

(الحدید ۱۴/۵۷) حَتّٰى جَاءَ اَمْرُ اللّٰهِ: "حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم (عذاب) آپہنچا"۔

(الطلاق ۵/۶۵) ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗ اِلَيْكُمْ: "یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو اس نے تم پر نازل کیا ہے"۔

(الانفطار ۱۹/۸۲) وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ: "اور اس (قیامت کے) دن حکم صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہوگا"۔

(القدر ۴/۹۷) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ: "اس (رات) میں ملائکہ اور روح اپنے رب کی اجازت سے ہر معاملہ کا حکم لے کر نازل ہوتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

(البقرہ ۲/۱۱۶) وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ "اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے (حالانکہ اس سے) وہ پاک ہے۔" نیز ۱۰/۶۸، ۱۹/۸۸، ۲۱/۲۶۔

(النساء ۴/۱۷۱) اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ "حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی معبود واحد ہے، وہ اس سے پاک و منزہ ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔" نیز ۵/۱۷، ۶/۱۰۰،

(الانعام ۶/۱۰۱) اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ "اس (اللہ تعالیٰ) کے کوئی بیٹا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ اس کی کوئی بیوی ہی نہیں۔" نیز ۹/۳۰، ۱۰/۶۸، ۱۶/۵۷، ۱۷/۱۱۱،

(الکہف ۱۸/۴) وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ "اور ان کو بھی ڈراؤ جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔"

(المریم ۱۹/۳۵) مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ "اللہ تعالیٰ کے شایانِ شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے، وہ (اس سے) پاک و منزہ ہے۔" نیز ۱۹/۸۸ تا ۹۲۔

(المومنون ۲۳/۹۱) مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ "اللہ تعالیٰ کے نہ کوئی اولاد ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی معبود ہے۔" نیز ۲۵/۲، ۳۷/۱۴۹ تا ۱۵۳، ۳۹/۴،

(الزخرف ۴۳/۱۶) اَمِ اتَّخَذَ مِمَّا يَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ "کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنی مخلوق میں سے اپنے لیے بیٹیاں چن لیں اور تم کو بیٹے دیدیئے۔" نیز ۵۲/۳۹۔

(۴۳/۸۱) قُلْ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ "کہدو اگر رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے عبادت گزار میں ہی ہوں۔"

(الجن ۷۲/۳) وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا "اور یہ کہ ہمارا رب بڑا عالی شان ہے اس کے کوئی بیوی نہیں اور نہ ہی کوئی بیٹا۔"

(الاخلاص) قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ "کہدو! وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر بھی نہیں۔"

حق تعالیٰ ہر شئے کا احاطہ کئے ہوئے ہے

(البقرہ ۱۹/۲) وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝ "اللہ تعالیٰ کافروں کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔ ۲/۸

(۲۵۵/۲) وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ "اور وہ (انسان) اس (حق تعالیٰ) کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتا مگر ہاں جسقدر وہ چاہے"۔

(آل عمران ۱۲۰/۳) اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ "بیشک جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔ نیز نساء ۱۰۸/۴،

(النساء ۱۲۶/۴) وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ۝ "اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(الانفال ۴۷/۸) وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۝ "اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(التوبہ ۴۹/۹) (ہود ۹۲/۱۱) اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ "بیشک میرا رب تمہارے سب اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(بنی اسرائیل ۶۰/۱۷) اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ ۭ "بیشک تمہارا رب لوگوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔ ۲۹/۱۸

(طٰہٰ ۱۱۰/۲۰) وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ۝ "اور وہ (اپنے) علم سے اس (اللہ تعالیٰ) کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے"۔

(العنکبوت ۵۴/۲۹) وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۔ "اور بیشک جہنم تو کافروں کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(حٰم السجدہ ۵۴/۴۱) اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ۝ "آگاہ ہو جاؤ، بلاشبہ وہ ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(الفتح ۲۱/۴۸) قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۝ "بیشک اللہ تعالیٰ اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(الطلاق ۱۲/۶۵) وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ "اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے علم سے ہر شے کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

(الجن ۲۸/۷۲) وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ "اور جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر شے کو اس نے شمار کیا ہوا ہے"۔

(البروج ۲۰/۸۵) وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَاۗىِٕهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ "اور اللہ تعالیٰ پیچھے سے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہے"۔

حق تعالیٰ کا قرب اور اُس کے انوار و تجلیات

اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ عالم سے قریب بھی ہے اور محیط بھی، اور اس کی اقربیت نصِ قطعی سے ثابت ہے لیکن اُس کے قرب و احاطہ اور معیت کی کیفیت سے ہماری عقل قاصر و عاجز ہے اور وہ ہمارے علم و ادراک سے وراء الورا ہے بہر حال اس سلسلہ سے متعلق چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں :۔

(البقرہ ۱۱۵/۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ "اور مشرق و مغرب (سب) اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، پس تم جس طرف بھی منہ کرو وہیں اللہ تعالیٰ کی ذات ہے"۔

(۱۸۶/۲) وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ "(اے رسول) جب میرے بندے تم سے میرے متعلق سوال کریں تو (کہدو) یقیناً میں (ان کے) قریب ہی ہوں"۔

(الانفال ۲۴/۸) وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ اور یہ بھی کہ تم اسی کے سامنے جمع کئے جاؤ گے"۔

(یونس ۶۱/۱۰) وَمَا تَكُوْنُ فِيْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِيْضُوْنَ فِيْهِ "اور تم جس حال میں کبھی ہوتے ہو، (خواہ) قرآن میں سے کچھ تلاوت کرتے ہو اور (خواہ) تم کوئی بھی کام کر رہے ہو (غرض) جس کام میں بھی مصروف ہوتے ہو تو ہم تمہارے سامنے ہوتے ہیں۔

(سورۂ محمد ۳۵/۴۷) وَاللّٰهُ مَعَكُمْ وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ "اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال کو ضائع نہیں کرے گا"۔

(ق ۱۶/۵۰) وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ "اور ہم تو اُس (انسان) کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں"

(الواقعہ ۸۵/۵۶) وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ "اور ہم تو اس (مرنے والے) سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تم (ہم کو) دیکھ نہیں سکتے"۔

(الحدید ۴/۵۷) وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ "اور وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو"۔

(العلق ۱۹/۹۶) وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ "اور سجدہ کرو اور (اللہ تعالیٰ کا) قرب حاصل کرو"۔

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے انوار و تجلیات سے متعلق مزید چند آیاتِ مقدسہ ملاحظہ ہوں:۔

(البقرہ ۲۵۷/۲) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ "اللہ تعالیٰ ایماندار لوگوں کا ولی (دوست) ہے اور ان کو تاریکیوں سے نور (روشنی) کی طرف نکالتا ہے۔" ۵/۲

(النساء ۱۷۴/۴) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا "اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی ہے، اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کر دیا ہے۔"

(المائدہ ۱۵/۵) قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ "بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور ایک واضح کتاب (قرآن کریم) آچکی ہے۔" نیز ۱۶، ۴۴، ۴۶/۵، ۹۱، ۱۰۳، ۱۵۷/۶، ۱۵۷/۷

(التوبہ ۳۲/۹) يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ "وہ (کافر) چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنے منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے (کمال تک) ضرور پہنچائے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔" نیز ۱۶/۱۳، ۵/۱۴،

(النور ۳۵/۲۴) اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔" نیز ۴۰/۲۴

(الزمر ۲۲/۳۹) اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ "بھلا جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے (احکامِ) اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب کی طرف سے نور (روشنی) پر ہو۔"

(۶۹/۳۹) وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا "اور زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔"

(الحدید ۹/۵۷) هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ "وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جو اپنے بندے پر واضح آیتیں نازل کرتا ہے تاکہ وہ تم کو اندھیروں سے نکال کر نور کی جانب لے آئے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر شفیق و مہربان ہے۔" ۱۲/۵۷

(۲۸/۵۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ وہ تم کو اپنی رحمت سے دوگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے ایک ایسا نور قرار دیگا جس میں تم چلو (پھرو) گے اور تم کو بخش دے گا۔" نیز ۸/۶۱

(التغابن ۸/۶۴) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا "پس ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ پر

اور اس کے رسول پر اور اس نور (قرآن) پر جس کو ہم نے نازل کیا۔"

(الطلاق ۱۱/۶۵) قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ۝ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ بیشک اللہ تعالیٰ نے تم پر نصیحت (قرآن) نازل کی ہے اور رسول (بھی) جو تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کی واضح آیتیں پڑھتا رہتا ہے تاکہ جو ایمان لائیں اور عمل صالح کرتے رہیں ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے آئے۔"

(التحریم ۸/۶۶) یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰهُ النَّبِیَّ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ یَسْعٰى بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ بِاَیْمَانِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَ اغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ اس (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نبی کو اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہ کرے گا (بلکہ) اُن کا نور اُن کے آگے اور داہنی طرف روشنی کرتا ہوا چل رہا ہوگا اور وہ (اللہ تعالیٰ سے) التجا کریں گے کہ اے ہمارے رب ہمارے لئے ہمارے نور کو کامل کر دے اور ہم کو بخش دے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

(الاعراف ۱۴۳/۷) (تجلی سے متعلق بھی ملاحظہ ہو) وَ لَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِیْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور جب موسیٰ ہمارے مقررہ وعدہ کے مطابق (کوہِ طور پر) پہنچے اور اُن کے رب نے اُن سے کلام کیا تو اس (موسیٰ) نے عرض کیا "اے رب مجھ کو اپنا جلوہ دکھا کہ میں تجھ کو دیکھوں" (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تم مجھ کو ہرگز نہ دیکھ سکو گے ولیکن اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو، پس اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکتے ہو پھر جب اُن کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اسی کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر جب (موسیٰ کو) افاقہ ہوا تو (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا تیری ذات پاک و منزہ ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔" نیز ۲۹/۲۸، ۷/۲۷

حاصلِ کلام

(الانعام ۱۰۳/۶) لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ؗ وَ هُوَ یُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ۚ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ۝ آنکھیں اس (اللہ تعالیٰ) کا ادراک نہیں کر سکتیں اور وہ نگاہوں کا ادراک کر سکتا ہے اور بڑا باریک بین خبردار ہے۔

حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے

(الانعام ١٢/٦) كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۔ اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے نفس (ذات) پر رحمت کو لازم کر لیا۔

(١٤٧/٦) رَبُّكُمْ ذُو رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ: تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔ نیز ٥٤/٦

(الاعراف ١٥٦/٧) وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ: اور میری رحمت تو ہر شے کو شامل ہے۔

(یوسف ٨٧/١٢) وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک کافروں کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی مایوس نہیں ہوتا۔

(الحجر ٥٦/١٥) وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ۔ اپنے رب کی رحمت سے سوائے گمراہ لوگوں کے کوئی مایوس نہیں ہوتا۔ نیز ١٤/٤٥ ، ٢٣/٣٩

(الزمر ٥٣/٣٩) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ (اے رسول) کہدو! اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ تو تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(المؤمن ٧/٤٠) رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا: اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر شے پر چھائی ہوئی ہے۔

مستقل بقا صرف حق تعالیٰ کی ذات کو ہے

(القصص ٨٨/٢٨) كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ ہر شے ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کی ذات پاک کے۔ نیز الفرقان ٥٨/٢٥

(الرحمٰن ٢٦، ٢٧/٥٥) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۔ جو کوئی بھی اس (زمین) پر ہے سب فنا ہونے والے ہیں اور صرف تمہارے رب کی ذات جو صاحب جلال واکرام والی ہے باقی رہے گی۔

حق تعالیٰ غنی ہے اور سب اُس کے محتاج ہیں

(البقرہ ۲۶۳/۲) وَاللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ۝ اور اللہ تعالیٰ بے پروا بُردبار ہے۔" نیز ۲۶۷/۲، ۹۶/۳، ۱۳۱/۴، ۶۷/۱۰

(ابراہیم ۸/۱۴) فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ بے نیاز قابلِ حمد ہے۔ نیز ۶۴/۲۲، ۴۰/۲۷

(العنکبوت ۶/۲۹) اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔ نیز ۱۲/۳۱

(فاطر ۱۵/۳۵) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝
اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ بے نیاز لائقِ حمد ہے۔" نیز ۷/۳۹

(محمد ۳۸/۴۷) وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۚ اور اللہ تعالیٰ غنی (بے نیاز) ہے اور تم اس کے محتاج ہو۔ نیز ۲۳/۵۷، ۶/۶۰، ۶/۶۴

حق تعالیٰ ہی زمین کا حقیقی وارث ہے

(المریم ۴۰/۱۹) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ۝ بیشک ہم ہی زمین کے اور جو بھی اس میں ہے ان کے وارث ہیں اور وہ سب ہماری ہی طرف لوٹ کر آئیں گے۔" نیز ۲۳/۱۵،

(القصص ۵۸/۲۸) وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا ۚ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا جو اپنی معیشت پر نازاں تھیں اور وہ ان کے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد کوئی آباد ہی نہیں ہوا مگر بہت کم اور بلاشبہ ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔" نیز ۸۹/۲۱، ۱۰ و ۱۱/۲۳

(الحدید ۱۰/۵۷) وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ اور تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمانوں اور زمین کی وراثت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔"

ہر جاندار کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے

(البقرہ ۲۱۲/۲) وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔" نیز ۳۷/۳، ۱۴، ۱۵۲/۶، ۱۳/۱۷، ۳۸/۲۴، ۱۹/۴۲، ۳۱/۱۰،

(ہود ۶/۱۱) وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا: اور زمین پر کوئی چلنے پھرنے والا ایسا نہیں مگر یہ کہ اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔"

(الرعد ۲۶/۱۳) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ: اللہ تعالیٰ ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کا چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔" نیز ۳۰/۱۷، ۲

(الحجر ۲۱/۱۵) وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ: اور کوئی شے ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور ہم ہی اس کو مناسب مقدار میں اتارتے رہتے ہیں۔"

(طٰہٰ ۱۳۲/۲۰) لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ: ہم تم سے رزق کے خواستگار نہیں (بلکہ) ہم ہی تم کو رزق دیتے ہیں۔" نیز ۶۴/۲۷،

(القصص ۸۲/۲۸) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ: اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے۔" نیز ۶۲/۲۹، ۳۷/۳۰، ۳۶،۳۹/۳۴، ۵۲/۳۹، ۱۲/۴۲۔

(العنکبوت ۱۷/۲۹) فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ: پس تم اللہ تعالیٰ ہی سے رزق کے لئے درخواست کرو۔

(۶۰/۲۹) وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ: اور کتنے ہی جاندار ایسے ہیں جو اپنا رزق اٹھائے نہیں پھرتے، اللہ تعالیٰ ہی ان کو اور تم کو رزق پہنچاتا ہے۔" نیز ۲۴/۳۴، ۳/۳۵، ۱۲/۴۲،

(الذاریات ۲۲/۵۱) وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ: اور آسمان ہی میں تمہارے لئے رزق ہے اور وہ کچھ بھی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔" نیز ۵۶ تا ۵۸/۵۱،

(الطلاق ۳/۶۵) وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ: اور (اللہ تعالیٰ) ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔"

(الملک ۲۱/۶۷) اَمَّنْ هٰذَا الَّذِيْ يَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ: اگر وہ (اللہ تعالیٰ) اپنا رزق روک لے تو کون ایسا ہے جو تم کو رزق دے سکے۔"

حق تعالیٰ ہرگز وعدہ خلاف نہیں

(نساء ۹۵/۴) وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط اور اللہ تعالیٰ کا ہر ایک وعدہ بہت اچھا ہے"۔ ۱۲۲/۴، ۱۰/۹

(یونس ۵۵/۱۰) اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ : خوب جان لو! بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے"۔

(الرعد ۳۱/۱۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ہ بیشک اللہ تعالیٰ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرتا"۔ ۲۲، ۴۷/۱۴

(بنی اسرائیل ۱۰۸/۱۷)۔ (الکہف ۲۱ و ۹۸/۱۸) ۵۵/۲۴

(المریم ۶۱/۱۹) اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا ہ بیشک اس (اللہ تعالیٰ) کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا"۔ ۹/۲۱، ۴۷/۲۲، ۸، ۱۵/۲۵

(القصص ۱۳/۲۸) اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ : بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق (سچا) ہے"۔ ۶۰، ۶/۳۰، ۳۳/۳۱، ۵/۳۵

(الزمر ۷۴/۳۹) وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ : اور (اہلِ جنت) کہیں گے کہ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنا وعدہ سچ کر دکھایا"۔ ۵۵، ۷۷/۴۰، ۱۵/۴۷، ۲۹/۴۸،

(الذاریات ۵/۵۱) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ : بیشک جو وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ سچا ہے"۔ ۱۸/۷۳

(المرسلات ۷/۷۷) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ہ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ ضرور واقع ہوگی"۔

حق و باطل

(البقرہ ۴۲/۲) وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ہ اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر حق کو نہ چھپاؤ"۔ نیز ۷۱/۳

(۱۸۸/۲) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ : اور آپس میں ایک دوسرے کے اموال ناحق نہ کھایا کرو"۔ نیز ۲۹/۴، ۱۳۹/۷، ۸/۸، ۳۴/۹، ۱۶/۱۱، ۱۷/۱۳،

(بنی اسرائیل ۸۱/۱۷) وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ہ اور کہدو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بیشک باطل تو مٹنے ہی والا ہے"۔ ۵۶/۱۸

(انبیاء ۱۸/۲۱) بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ہ بلکہ ہم تو حق کو باطل پر دے مارتے ہیں اور اس کا سر توڑ دیتے ہیں پس وہ نابود ہو جاتا ہے"۔ نیز ۶۲/۲۲، ۳۰/۳۱، ۴۸/۳۴، ۵/۴۰، ۴۲/۴۱، ۲۴/۴۲،

علمِ غیب

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ قرآنِ کریم کی سب سے بڑی سورۃ سورۂ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ "یہ کتاب (قرآن مجید) ایسی ہے جس میں شک کی گنجائش ہی نہیں (نیز) پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو روزی دی ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں"۔

(یعنی اس آیۂ مبارکہ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے "ایمان بالغیب" کی اہمیت واضح فرمائی ہے اس کے بعد نماز اور خیرات وغیرہ کا ذکر فرمایا ہے ــــ قرآنِ کریم میں لفظ "غیب" تقریباً پچاس جگہ آیا ہے لہٰذا "غیب" سے متعلق چند آیاتِ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے):-

(البقرہ ۳۳/۲): (جب حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے چیزوں کے نام بتا دیئے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۙ "کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ بیشک میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور اس کو بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو"۔

(آل عمران ۷/۳) وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ "اور اس کی تاویل (حقیقت) اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا"۔

(۴۴/۳) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ "(اے رسول) یہ باتیں غیب کی خبروں میں سے ہیں جو ہم نے تم پر وحی کی ہیں"۔ نیز ۱۷۹/۳ - نیز ۹۴/۵ - ۱۰۹/۵ -

(المائدہ ۱۱۶/۵) جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے عیسیٰ ابنِ مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰــهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ "اللہ تعالیٰ کے علاوہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود مقرر کرو"۔ (عیسیٰ) عرض کریں گے "پاک ہے تو میرے لئے کسی طرح بھی ممکن نہ تھا کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھ کو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو بیشک تجھ کو اس کا علم ہوتا۔ تو جانتا ہے

جو کچھ میرے نفس (دل) میں ہے، اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ
الْغُيُوْبِ ○ بیشک تو ہی غیب کی باتوں کو خوب جانتا ہے"۔
(الانعام ۵۹/۶) وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ
وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ
اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے علاوہ کوئی نہیں جانتا
اور اس کو خشکی (جنگل) اور تری (دریا) کی سب چیزوں کا علم ہے، اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اس کے
علم میں ہے اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ ایسا نہیں اور ہری یا سوکھی چیز ایسی نہیں مگر وہ
کتاب روشن میں (موجود) ہے"۔ نیز ۷۳/۶ ، ۱۸۸/۷ ، ۷۸ ، ۹۴ ، ۱۰۵/۹ ، ۲۰/۱۰ ، ۴۹/۱۱ ،

(ہود ۱۲۳/۱۱) وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ
وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اور آسمانوں اور زمین کی غیب (کی چیزوں کا
علم تو صرف) اللہ تعالیٰ ہی کو ہے، اور تمام امور اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں، پس تم اُسی کی عبادت
کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو اور جو کچھ تم کرتے ہو تمہارا رب اس سے بے خبر نہیں ہے"۔ نیز ۱۰۲/۱۲ ، ۷۷/۱۶

(الرعد ۹/۱۳) عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ○ وہ (اللہ تعالیٰ) ہی جانتا ہے
غیب کی اور ظاہر (کی باتوں) کو جو سب سے بڑا عالی مرتبت ہے"۔ یہی جملہ ۹۲/۲۳ ، ۶/۳۲ میں بھی ہے۔

(الکہف ۲۶/۱۸) لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وہی (اللہ تعالیٰ) آسمانوں اور زمین کے
غیب کو جانتا ہے"۔ یہی جملہ ۳۸/۳۵ اور ۱۸/۴۹ میں بھی ہے۔

(مریم ۶۱/۱۹) جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ ؕ "بہشت جاودانی کا رحمٰن
نے اپنے (نیک) بندوں سے وعدہ کیا ہے (وہ اُن کی آنکھوں سے) پوشیدہ ہے"۔ نیز ۱۱۰/۲۱ ، ۹۳/۲۳

(النمل ۶۵/۲۷) قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ؕ (اے رسول)
کہدو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو نہیں جانتے۔ نیز لقمان ۳۴/۳۱ ۔

(السجدہ ۶/۳۲) ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ○ وہی (اللہ تعالیٰ) غیب اور
ظاہر کا جاننے والا عزت والا اور مہربان ہے"۔ نیز ۶۳/۳۳ و ۲۳ ، ۱۸/۴۶ ۔

(سبا ۳/۳۴) وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ ؕ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتَاْتِيَنَّكُمْ

عٰلِمِ الْغَیْبِ " اور کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت کی گھڑی نہیں آئے گی۔ کہدو ہاں! اور میرے رب عالم الغیب کی قسم وہ تم پر ضرور آئے گی" نیز ۴۸/۳۴۔

(فاطر ۱۸/۳۵) اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ "اور تم تو صرف ایسے لوگوں کو ڈرا سکتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں"۔ یہی مضمون ۱۱/۳۶، ۳۳/۵۰ میں بھی ہے۔

(۳۸/۳۵) اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ "بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہے"۔ یہی جملہ سورہ حجرات ۱۸/۴۹ میں بھی ہے۔

(الزمر ۴۶/۳۹) قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ کہدو، اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، ظاہر و باطن کے جاننے والے۔ ۲۳،۱۸/۴۶

(الحدید ۲۵/۵۷) وَلِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ "اور تاکہ اللہ تعالیٰ ظاہر کردے کہ بغیر دیکھے کون اس کی اور اس کے رسول کی مدد کرتا ہے۔

(الحشر ۲۲/۵۹) هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی غیب اور ظاہر کو جانتا ہے وہی بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

(الجمعہ ۸/۶۲) (اے رسول) کہدو کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے مل کر رہے گی: ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ: پھر تم غیب اور ظاہر کے جاننے والے (اللہ تعالیٰ) کے حضور میں پیش کئے جاؤ گے۔ نیز ۱۸/۶۴،

(الملک ۱۲/۶۷) اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ "بیشک جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے"۔

(الجن ۲۶/۷۲) عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ۝ وہی (اللہ تعالیٰ) غیب (کی باتوں) کو جانتا ہے پس وہ کسی ایک کو بھی اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا۔"

حق تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں

(آل عمران ۵/۳) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ پر زمین اور آسمان کی کوئی چیز مخفی (پوشیدہ) نہیں۔ نیز ۱۵۴/۳

(الانعام ۳/۶) يَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَجَهْرَكُمْ وَيَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۝ وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے پوشیدہ اور تمہارے ظاہر (باتوں کا) جاننے والا اور جو تم کماتے ہو اس کو بھی جانتا ہے۔ نیز ۶۱/۱۰

(ابراہیم ۳۸/۱۴) وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ۝ اور اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مخفی نہیں خواہ وہ زمین میں ہو یا آسمان میں۔ نیز ۲/۳۴

(المؤمن ۱۶/۴۰) لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۝ ان کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہ رہے گی۔

عزت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے

(النساء ۱۳۹/۴) فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ پس بیشک تمام عزت تو (صرف) اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

(یونس ۶۵/۱۰) اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ بیشک تمام عزت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

(فاطر ۱۰/۳۵) مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ۝ جو شخص عزت کا طلبگار ہے (تو وہ جان لے کہ) تمام عزت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اسی کی طرف پاکیزہ کلمات بلند ہوتے ہیں اور وہ (خود) نیک اعمال کو رفعت (بلندی) عطا کرتا ہے۔

(الصٰفٰت ۱۸۰/۳۷) سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ پاک ذات ہے تمہارے رب کی وہی عزت کا مالک ہے (پاک ہے) ان باتوں سے جو یہ بیان کرتے ہیں۔

(المنافقون ۸/۶۳) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور عزت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے اور مومنوں ہی کے لئے ہے ولیکن منافقین (اس بات کو) نہیں جانتے۔

حق تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا

(البقرہ ۵۷/۲) وَمَا ظَلَمُونَا وَلٰكِنْ كَانُوٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ (حق تعالیٰ فرماتا ہے) انھوں نے (کافروں نے) ہم پر ظلم نہیں کیا لیکن انھوں نے اپنے اوپر ظلم کیا۔ نیز ۱۱۷/۳، ۲۸۱/۲، ۱۶۰/۷، ۷۰/۹، ۴۴، ۵۴/۱۰، ۱۰۱/۱۱، ۳۳، ۱۰۸/۱۶، ۹/۳۰، ۷۶/۴۳،

(آل عمران ۱۰۸/۳) وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اور اللہ تعالیٰ جہان (والوں) پر ظلم نہیں کرنا چاہتا۔

(۱۶۱/۳) ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ پھر ہر نفس کو جو اُس نے کمایا اس کا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ نیز ۱۸۲/۳،

(النساء ۴۰/۴) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا۔

(۴۹/۴) وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ○ اور ان پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔

(۱۲۴/۴) وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ○ اور ان پر کھجور کے چھلکے کے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔

(الانفال ۵۱/۸) وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ اور بیشک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں۔ ۶۰/۸، ۱۱۷/۱۱، ۱۱۱/۱۶، ۴۶/۴۱، ۳۱/۴۰،

(الکہف ۴۹/۱۸) وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ○ اور تمہارا رب کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرتا۔ نیز ۱۰/۲۲، ۱۹/۲۵، ۲۰۹/۲۶، ۵۹/۲۸،

(انبیاء ۴۷/۲۱) فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ○ پس کسی نفس پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ۵۴/۳۶

(المؤمن ۱۷/۴۰) لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ○ آج کے دن کوئی ظلم نہ ہوگا۔

(الجاثیہ ۲۲/۴۵) وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور تاکہ ہر نفس کو اپنے کیے کا بدلہ مل جائے اور ان پر ظلم نہ ہونے پائے۔ نیز ۱۹/۴۶

(ق ۲۹/۵۰) مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ○ میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرنے والا۔

(اب ظالموں کی مذمت ملاحظہ ہو)

(البقرہ ۲۵۸/۲) وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

۸۵/۳، ۵۱/۵، ۱۳۵/۶، ۱۹، ۱۰۹/۹، ۵۰/۲۸، ۱۰/۴۶، ۷/۶۱، ۵/۶۲۔

(آل عمران ۵۷/۳) وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ نیز ۱۴۰/۳، ۱۴۸/۴، ۴۵/۵، ۲۱، ۴۵، ۱۳۵/۶، ۴۰/۴۲۹

(المائدہ ۷۲/۵) وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

(الانعام ۲۱/۶) اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ بیشک ظالم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ ۱۳۵، ۱۴۴/۶

(الاعراف ۴۴/۷) اَنْ لَّعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے ۴۷-۱۰۹/۹، ۱۸/۱۱

نیز ۴۱/۷، ۵۲/۱۰، ۲۳/۱۲، ۳۷/۲۸

(التوبہ ۴۷/۹) وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے خوب واقف ہے۔ ۲۳/۹، ۷/۶۲

(ابراہیم ۲۷/۱۴) وَیُضِلُّ اللّٰہُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ۝ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

(۳۴/۱۴) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ کَفَّارٌ ۝ بیشک انسان بڑا ظالم اور ناشکرا ہے۔ ۸۵/۱۶، ۲۹/۱۸

(المریم ۷۲/۱۹) وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْہَا جِثِیًّا ۝ اور ظالموں کو اس (جہنم) میں گھٹنوں کے بل چھوڑ دیں گے۔ نیز ۴۴/۳۹، ۲۱/۴۲، ۳۱/۷۶

(طٰہٰ ۱۱۱/۲۰) وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ اور تحقیق جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا وہی برباد ہوا۔

نیز ۲۹، ۹۷/۲۱، ۷۱/۲۲، ۴، ۲۷، ۳۷/۲۵، ۵۹/۲۸، ۴۰/۲۹، ۲۲/۳۲

(الشوریٰ ۲۱/۴۲) وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ اور بیشک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(۴۵/۴۲) اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ ۝ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں رہیں گے۔

(الزخرف ۶۵/۴۳) فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝ پس افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے دردناک عذاب کے دن سے (لاپروا ہو کر) ظلم کیا۔

(الدھر ۳۱/۷۶) وَالظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ اور ظالموں کے لئے اس (اللہ تعالیٰ) نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(مظلوم سے متعلق)

(النساء ۱۴۸/۴) لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۝ اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا کہ کسی کی بری بات ظاہر کی جائے سوائے اس کے جس پر ظلم کیا گیا ہو۔

حق تعالیٰ کے انعامات واحسانات

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے انعامات واحسانات کا شمار کرنا بالکل ناممکن ہے، اگر انسان خود اپنے اندر اور باہر غور کرے تو ہر چیز کو اس کے انعام واحسان سے خالی نہیں پائے گا۔ بہرحال چند آیاتِ مقدسہ درج ذیل ہیں:۔

(البقرہ ۲۵/۲) وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ط: اور بشارت دیدو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے کہ یقیناً ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ نیز ۶۴/۲۔

(۱۰۵/۲) وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ o اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑے فضل والا ہے۔ نیز ۱۱۲/۲، ۷۴/۳،

(۱۴۳/۲) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ o اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کریگا بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت شفیق بڑا مہربان ہے۔ ۱۵۱، ۱۵۷، ۱۷۸/۲

(آل عمران ۳۰/۳) وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ o اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ نیز ۵۷/۳ ۱۵۹، ۱۵۷

(۱۰۳/۳) وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ: اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جو تم پر ہے۔ نیز ۱۰۷/۳، ۱۳۴/۳

(۱۶۴/۳) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ o بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا کہ ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے قبل وہ صریح گمراہی میں تھے۔ ۱۷۹/۳

(النسآء ۸۳/۴) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا o اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند (لوگوں) کے سب شیطان کے پیرو ہو جاتے۔

(النسآء ۹۶/۴) دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ط وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا o اس (اللہ تعالیٰ) کی

طرف سے درجات ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے، اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

(النساء ۱۷۵/۴) فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ○ پس جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور اس کے دین کو مضبوط پکڑے رہے پس جلد ہی وہ ان کو اپنی طرف سے رحمت و فضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی حضوری کا سیدھا راستہ دکھادے گا۔

(المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ، آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام (مکمل) کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) قبول کرلیا۔"

(۷/۵) وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ بِهٖ : اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو اور اس کے میثاق (عہد) کو بھی جس کا تم سے قول (و قرار) لیا تھا۔ نیز ۳۹،۹،۷/۵، ۵۴

(الانعام ۱۲/۶) كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ، اس (اللہ تعالیٰ) نے (تمہارے لئے) اپنے اوپر رحم و کرم کو لازم کرلیا ہے۔" نیز ۵۴/۶ ، ۹۱ ، ۱۲۵ ، ۱۲۷ تا ۱۳۳

(الاعراف ۵۶/۷) اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔" نیز ۲۶، ۳۲، ۶۳، ۷۲، ۱۵۱ تا ۱۵۶

(الانفال ۴/۸) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ، لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ○ یہی سچے مؤمن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور باعزت رزق ہے۔" ۹ تا ۱۲/۸

(التوبہ ۷۲/۹) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ، وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ، ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ اللہ تعالیٰ نے مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں سے جنتوں (باغات) کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں (وہ) اس میں ہمیشہ رہیں گے (ان کے لئے) دائمی جنتوں میں بہت عمدہ محلات ہوں گے اور سب سے بڑھ کر نعمت تو اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا خوشنودی ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔" ۱۲۲/۹ و ۲۵، ۲۶/۱۰

(یونس ۵۷، ۵۸/۱۰) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ، وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ،

هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۝ اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت (قرآن) آچکی ہے جو سینوں کے امراض کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے، کہدو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر خوشیاں مناؤ وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں" نیز ۱۰۳/۱۰

(یوسف ۶۴/۱۲) فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ پس اللہ تعالیٰ ہی بہترین محافظ ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے" ۹۲-۳۹/۱۲

(الحجر ۴۹/۱۵) نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اے رسول) میرے بندوں کو خبردار کردو کہ بیشک میں بڑا بخشنے والا مہربان ہوں" ۵۶/۱۵،

(النحل ۵۳/۱۶) وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ: اور تمہارے پاس کوئی نعمت ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نہ ہو ــــــ (۸۹/۱۶) وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور ہم نے تم پر ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جس میں ہر چیز کا واضح بیان ہے جو مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے" نیز ۵ تا ۸۱/۱۶، ۱۸، ۴۷، ۶۴، ۱۱۰، ۱۱۹

(بنی اسرائیل ۷/۱۷) اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ: "اگر تم احسان کروگے تو اپنے ہی نفسوں کے لئے احسان کروگے" نیز ۹، ۵۳، ۷۰، ۸۱/۱۷

(الکہف ۵۸/۱۸) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ: اور تمہارا رب تو بڑا بخشنے والا اور بہت رحمت والا ہے" نیز ۲۳، ۲۴، ۳۰، ۸۸، ۱۰۷/۱۸

(النور ۱۰/۲۴) وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۝ اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت تم پر نہ ہوتی (تو تمہارا کیا حال ہوتا) اور اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا حکمت والا ہے" نیز ۵، ۱۴، ۲۰، ۲۲/۲۴، ۴۳/۲۷، ۲۰/۳۱، ۵، ۴۳/۳۳، ۲۲/۳۹،

(الزمر ۵۳/۳۹) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (اے رسول) میرے اُن بندوں سے کہدو جنہوں نے اپنے نفسوں پر زیادتی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا، بیشک اللہ تعالیٰ تو تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے، بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا نہایت رحم والا ہے" نیز ۶۴، ۶۵/۴۰،

(الشوریٰ ۱۳/۴۲) اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ. اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے

اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اس کو اپنی طرف راستہ دکھاتا ہے۔

(الشوریٰ ۱۹/۴۲) اَللّٰهُ لَطِيْفٌۢ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے وہ جس کو چاہتا ہے (بہت) رزق دیتا ہے اور وہی زبردست قوت والا ہے"۔

(الجاثیہ ۲۰/۴۵) هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ "اس (قرآن) میں لوگوں کے لئے بصیرت افروز دلائل ہیں اور جو (لوگ) یقین رکھتے ہیں ان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے" نیز ۳۰/۴۵، ۲۷/۴۹

(الحدید ۲۱/۵۷) ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ "یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے" نیز ۲۹/۵۷، نیز ۵۴/۵،

(المزمل ۹/۷۳) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۝ "وہ (اللہ تعالیٰ) مشرق و مغرب کا رب ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اس کے پس اسی کو اپنا کارساز بنا لو"۔

(الانفطار ۶، ۷/۸۲) يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ الَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ "اے انسان! تجھ کو اپنے بزرگ ترین رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے؟ وہی تو ہے جس نے تجھ کو پیدا کیا اور تجھ کو ٹھیک ٹھاک اور ہر اعتبار سے موزوں بنایا"۔

(الضحیٰ ۱۱/۹۳) وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ "اور اپنے رب کی نعمتوں کا اظہار کرتے رہو"۔

(العلق ۳تا۵/۹۶) اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ "پڑھو، تمہارا رب تو بڑا ہی کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا، اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جس کا اس کو علم نہ تھا"۔

(القدر ۱تا۵/۹۷) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ "بلاشبہ ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل کیا، اور تم کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح ہر کام کے لئے اپنے رب کے حکم سے اترتے ہیں، یہ رات طلوع فجر تک سلامتی والی ہے"۔

(نوٹ) حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کا احسان ملاحظہ فرمایئے کہ لیلۃ القدر کی ایک رات کا ثواب ایک ہزار مہینوں یعنی تیس ہزار راتوں کے برابر فرما دیا۔ سبحان اللہ!۔

حق تعالیٰ مومنوں کا مددگار ہے

(البقرہ ۲۵۷/۲) اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا مددگار ہے جو ایمان لائے وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔"

(المائدہ ۵۵/۵) اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ : بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہارے مددگار ہیں ۵۶/۵

(الانعام ۱۲۷/۶) لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ان کے لئے اپنے رب کے پاس سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔"

(الاعراف ۱۹۶/۷) اِنَّ وَلِيِّۦَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ "بیشک میرا مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے کتاب (قرآن) نازل کیا اور وہی نیک لوگوں کا مددگار ہے۔" نیز ۱۹/۸

(الانفال ۴۰/۸) فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۚ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ "پس جان لو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے، وہ کیا ہی اچھا مددگار اور کیا ہی عمدہ دوست ہے۔"

(التوبہ ۵۱/۹) قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ "کہدو کہ ہم کو ہرگز کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دی ہو، وہی ہمارا مولیٰ و مددگار ہے اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔"

(یونس ۶۲/۱۰) اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ "آگاہ رہو بیشک جو اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں ان کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

(الحج ۳۸/۲۲) اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا "بیشک اللہ تعالیٰ مومنوں کا (ان کے دشمنوں سے) دفاع کرتا ہے۔"

(۷۸/۲۲) وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ ۭ هُوَ مَوْلٰىكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ "اور اللہ تعالیٰ (کے دین) کو مضبوط پکڑے رہو، وہی تمہارا مولیٰ ہے، پس کیا ہی اچھا مددگار ہے اور کیا ہی عمدہ نگہبان ہے۔"

(محمد ۱۱/۴۷) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا "یہ اس لئے کہ جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان کا مددگار (دکارساز) ہے۔"

حق تعالیٰ کی مدد

(البقرہ ۲۴۹/۲) كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِينَ ۝ بسا اوقات قلیل جماعت اللہ تعالیٰ کے اذن (حکم) سے بڑی جماعت پر غالب آگئی ہے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(آل عمران ۱۳/۳) وَاللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ "اور اللہ تعالیٰ جس کی چاہتا ہے اپنی نصرت سے مدد فرماتا ہے"

(۱۲۶/۳) وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ ۝ اور فتح و نصرت تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بڑی قدرت و حکمت والا ہے۔" نیز ۱۰/۸

(۱۶۰/۳) اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری نصرت و مدد فرمائے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا، اور اگر وہی تم کو چھوڑ دے تو پھر کون ہے جو تمہاری مدد کرے پس مؤمنوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کریں

(الانفال ۶۲/۸) وَاِنْ يُّرِيدُوا اَنْ يَّخْدَعُوكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي اَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۝ اور اگر وہ تم کو دھوکہ دینے کا ارادہ کریں تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے وہی تو ہے جس نے اپنی مدد سے اور مؤمنوں سے تم کو قوت بخشی" نیز ۲۵، ۲۶/۹

(یونس ۱۰۳/۱۰) ثُمَّ نُنَجِّي رُسُلَنَا وَالَّذِينَ اٰمَنُوا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پھر ہم بچا لیتے ہیں اپنے رسولوں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائیں، اسی طرح ہم پر یہ حق (ذمہ) ہے کہ مؤمنوں کو نجات دیں"

(الروم ۴/۳۰، ۵) وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ ۝ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ اور اس دن مؤمنین خوش ہوں گے اللہ تعالیٰ کی فتح و نصرت سے، وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے اور وہی غلبے والا نہایت مہربان ہے۔

(۴۷/۳۰) فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِينَ اَجْرَمُوا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ ۝ پس جن لوگوں نے جرم (گناہ) کیا ہم نے ان سے انتقام (بدلہ) لیا اور مؤمنوں کی مدد کرنا تو ہم پر لازم تھا

قرآنِ کریم (کلام اللہ)

قرآن کریم، اللہ تبارک و تعالیٰ کا مقدس کلام ہے اسی لئے اس کی عظمت و شان بھی بہت اعلیٰ اور بلند و بالا ہے، کلام الملوک ملوک الکلام ہونے کی وجہ سے بحر العلوم اور منبع العلوم بھی ہے اسی لئے تمام علوم اسی سے اخذ کئے گئے ہیں اور قیامت تک اسی سے اخذ کئے جاتے رہیں گے اس کے مضامین میں اسقدر لذت و چاشنی ہے کہ حفاظ ایک ہی رات میں بطورِ شبینہ پورا قرآنِ کریم پڑھ لیتے ہیں، اور اس کے اصول نہایت عمدہ معتمد اور معتبر ہیں، اس کے دلائل نہایت واضح اور روشن ہیں، اس کے احکام نہایت معقول اور فیصلہ کن ہیں، اس کے قصص عبرت انگیز، حقائق سے لبریز، نصیحت آمیز اور نہایت شگفتہ اور دلچسپ ہیں۔ لہٰذا ہمارے اندر جسقدر قرآنِ کریم کی شرف و بزرگی کا احساس و تعلق ہوگا اسی قدر ہم کو حق سبحانہٗ و تعالیٰ کا قرب اور تعلق مع اللہ حاصل ہوگا۔

قرآن کریم کے تین نام زیادہ مشہور و معروف ہیں: القرآن، الکتاب، اور الفرقان۔ نیز قرآنِ کریم میں لفظ "قرآن" تقریباً ستر جگہ آیا ہے اور "الکتاب" تقریباً دو سو پچیس ۲۲۵ جگہ، اور "الفرقان" سات جگہ آیا ہے ـــ نیز "قرآن الحکیم" (حکمت و دانائی والا) ۳۶/۲ ـــ "قرآن العظیم" (عظمت و بزرگی والا) ۱۵/۸۷ ـــ "قرآناً عربیاً" (عربی والا قرآن) ۱۲/۲، ۲۰/۱۱۳، ۴۲/۷ ـــ "قرآن کریم" (عزت والا قرآن) ۵۶/۷۷ ـــ "قرآن مبین" (واضح قرآن) ۱۵/۱، ۳۶/۶۹ ـــ قرآن المجید (بزرگی اور بڑی شان والا) ۵۰/۱، ۸۵/۲۱ - (جو لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا ہے)۔

نیز "کتاب اللہ" (اللہ تعالیٰ کی کتاب) ۴/۲۴، ۷/۴۴، ۹/۳۶ ـــ کتاب الحکیم (حکمت والی کتاب) ۱۰/۱ ـــ کتاب مبارک (برکت والی کتاب) ۶/۹۲، ۱۵۵ ـــ کتاب مبین (وضاحت والی کتاب) ۵/۱۵، ۴/۶۹، ۲۷/۱ ـــ کتاب مفصل (تفصیل والی کتاب) ۶/۱۱۴، ۷/۵۲ ـــ کتاب المنیر (روشن کتاب) ۳/۱۸۴۔

بعض بزرگوں نے قرآن کریم کے مزید چند نام بھی قرآن کریم ہی سے اخذ کئے ہیں:- بیّنات (وضاحت والی) ۲/۱۸۵ ـــ رحمت (رحمت والی) ۷/۵۲ ـــ شفاء (ظاہری اور باطنی امراض کی شفا) ۱۰/۵۷، ۱۷/۸۲، ۴۱/۴۴ ـــ نور (روشن کتاب) ۴/۱۷۴ ـــ ذکر (حق تعالیٰ کے ذکر والی) ۳/۵۸، ۱۵/۶۵، یہ تمام بکثرت آیا ہے۔

فضائلِ قرآن

جس طرح حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد وثنا کرنا بشری طاقت وفہم سے ماوراء ہے اسی طرح حق تعالیٰ کے کلام کے فضائل بیان کرنا بھی انسانی طاقت سے باہر ہے، بہرحال اس سلسلہ کی چند آیات ملاحظہ ہوں۔

(بقرہ ۲/۲) الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ یہ کتاب (قرآن کریم) جس میں کچھ شک نہیں کہ (یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے) اور متقیوں (پرہیزگاروں) کو (ہدایت کا) راستہ دکھاتی ہے۔

(۹۱/۲) وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ اور وہ (قرآن) حق ہے تصدیق کرتا ہے اس کی جو ان (اہل کتاب) کے پاس موجود ہے۔ نیز ۹۷-۹۹-۱۲۱-۱۳۶-۱۴۷-۱۷۶

(۱۸۵/۲) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں لوگوں کی ہدایت کے لئے قرآن نازل کیا گیا۔ اور (جس میں) ہدایت کی اور نیک و بد میں تمیز کی واضح نشانیاں ہیں۔ نیز ۲۳۱، ۲۶۶/۲

(آل عمران ۳/۳) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ (اے رسول) اس اللہ تعالیٰ نے تم پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی جو پہلی (آسمانی) کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

(نیز ۷/۳) هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ وہی (اللہ) ہے جس نے تم پر کتاب (قرآن مجید) نازل کی جس کی بعض آیتیں "محکمات" ہیں اور وہی کتاب کی اصل ہیں اور دوسری (آیتیں) "متشابہات" ہیں (یعنی ان کی تعبیر و تفسیر میں مختلف پہلو نکلتے ہیں) پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہات کا اتباع کرتے ہیں اور (اپنے مطلب کے مطابق) ان کی تاویلیں کرتے ہیں حالانکہ ان کی تاویل اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اور وہ جو علم میں راسخ ہیں نیز ۱۰۳-۱۰۸-۱۳۸-۱۶۴/۳

(النساء ۴۷/۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ اے لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لے آؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا، تصدیق کرتی ہے اس کی جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے۔

(النساء ۸۲) اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ؕ کیا یہ (لوگ) قرآن میں غور و تدبر نہیں کرتے؟ اور اگر یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے؟ نیز ۱۲۴

(المائدہ ۱۵ و ۱۶) يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ؕ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا جو کچھ تم کتاب (الٰہی) میں سے چھپاتے تھے وہ ان میں سے بہت سی باتوں کو واضح طور پر بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرتا ہے، بیشک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور ایک روشن کتاب (قرآن کریم) آچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نور کے ذریعے اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے اور ان کو اپنے حکم سے تاریکیوں سے نکال کر نور (روشنی) کی طرف لے آتا ہے اور ان کو صراطِ مستقیم (سیدھے راستے) پر چلاتا ہے۔ نیز ۴۸ و ۴۹ ملاحظہ ہو۔ نیز ۶۷ و ۶۸

(الانعام ۱۹) وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ ؕ (اے رسول کہو) اور یہ قرآن میری طرف اس لئے وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعے میں تم کو اور اُن لوگوں کو ڈراؤں جن تک وہ پہنچ سکے۔ نیز ۹۰

(۹۲) وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ اور یہ کتاب جس کو ہم نے نازل کیا بڑی برکت والی کتاب ہے جو تصدیق کرتی ہے اپنی پہلی کتابوں کی تاکہ تم اہلِ مکہ کو اور اس کے گرد و نواح کے لوگوں کو ڈراؤ۔ نیز ۱۱۴ - ۱۵۵، ۱۵۷

(الاعراف ۲) كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ (اے رسول) یہ کتاب جو تم پر نازل کی گئی ہے اس سے تم کو تنگدل نہیں ہونا چاہیے۔ نیز ۳۲، ۵۲، ۱۷۴، ۲۰۳ اور ۱۱/۹

(یونس ۱) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ یہ آیتیں بڑی حکمت والی کتاب کی ہیں۔ نیز ۳۷

(۵۷) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

(قرآن) آگئی ہے جو سینوں کے امراض کے لئے شفا ہے، اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے نیز ۱۰۸/۱۰

(ہود ۱/۱۱) الٓرٰ کِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝

"یہ وہ کتاب ہے جس کی آیتیں محکم ہیں پس حکمت والے خبردار (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے مفصل بیان کردی گئی ہیں۔

(یوسف ۱/۱۲) الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ یہ واضح (روشن) کتاب کی آیتیں ہیں، بلاشبہ ہم نے اس قرآن کو عربی (زبان) میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو۔ نیز ۱۱۱،۱۰۴/۱۲ مزید ۳۹،۳۷،۱/۱۳

(ابراہیم ۱/۱۴) الٓرٰ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝ (یہ) ایک کتاب ہے جو ہم نے تم پر اس لئے نازل کی کہ تم لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر ان کے رب کے حکم سے عزت والے قابل تعریف (اللہ تعالیٰ) کے راستے پر نور کی جانب لے آؤ۔ نیز ۵۲/۱۴ - نیز ۹۱/۱۵۔

(النحل ۴۴/۱۶) وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ اور ہم نے تم پر یہ ذکر اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے واضح طور پر بیان کردو، جو ان کے لئے اتارا گیا ہے اور وہ خود بھی) غور کریں۔ نیز ۱۰۲،۸۹،۶۴/۱۶۔

(بنی اسرائیل ۹/۱۷) اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا ۝ بیشک یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھا ہے اور ان مومنوں کو بشارت دیتا ہے جو نیک عمل کرتے ہیں کہ بیشک ان کیلئے بڑا اجر ہے نیز ۴۱،۷۸/۱۷۔

(۸۲/۱۷) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ اور ہم قرآن کے ذریعے جو کچھ نازل کر رہے ہیں، وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے نیز ۸۹-۱۰۵-۱۰۷/۱۷

(الکہف ۱/۱۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب (قرآن) نازل کی اور اس میں کسی طرح کی کوئی کجی نہیں رہنے دی۔ نیز ۵۴،۲۷/۱۸

(المریم ۹۷/۱۹) فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ۝ پس ہم نے اس (قرآن) کو تمہاری زبان میں آسان بنادیا ہے تاکہ تم اس سے متقی لوگوں کو خوشخبری

سناؤ اور جھگڑا کرنے والوں کو ڈراؤ - نیز سورہ طٰہٰ ۲۰/۲، ۳، ۹۹، ۱۱۳-۱۱۴

(الانبیاء ۲۱/۱۰) لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ۖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا (اصلاح کا) ذکر ہے، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

(۲۱/۵۰) وَهٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ۚ اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور یہ مبارک نصیحت ہے جس کو ہم نے نازل کیا، کیا تم اس سے انکار کرتے رہو گے۔ نیز الحج ۲۲/۱۶)

(النور ۲۴/۱) سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ یہ (ایک) سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا اور اس (کے احکام) کو فرض کر دیا۔ اس میں واضح آیتیں نازل کیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ نیز ۲۴/۵۸، ۶۱

(الفرقان ۲۵/۱) تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝ وہ (اللہ تعالیٰ) بہت ہی بابرکت ہے جس نے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا تاکہ وہ دنیا جہان کے لوگوں کو ڈرانے والا ہو۔ نیز ۲۵/۶، ۳۰، ۳۲۔

(الشعراء ۲۶/۲) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ یہ آیتیں واضح (روشن) کتاب کی ہیں

(نیز ۲۶/۱۹۲ تا ۱۹۹) (نیز ۲۷/۱، ۲، ۶، ۷۶، ۷۷)

(النمل ۲۷/۹۲) وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝ (اے رسول کہدو) اور یہ کہ میں قرآن پڑھا کروں، پس جس نے ہدایت پائی۔ اس نے اپنے ہی نفس (کے فائدے) کے لئے۔ اور جو کوئی گمراہ ہوا تو اس سے کہدو کہ میں تو صرف نصیحت کرنے والا ہوں۔ نیز ۲۸/۲، ۵۱، ۵۳ قصص)

(العنکبوت ۲۹/۴۵) اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ (اے رسول) جو کچھ تمہاری طرف کتاب میں سے وحی کی جاتی ہے اس کو پڑھا کرو۔ نیز ۲۹/۴۹ و ۵۱

(الروم ۳۰/۵۸) وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۭ اور بلاشبہ ہم نے لوگوں کو (سمجھانے) کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے۔

(لقمان ۳۱/۲ و ۳) تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ ۝ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ یہ آیتیں حکمت والی کتاب کی ہیں جو احسان (نیکی) کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔

(السجدہ ۲/۳۲) الٓمّٓ ۔ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ اس میں شک نہیں

کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے نازل کی ہوئی ہے ۔ نیز ۲/۳۲

(فاطر ۳۱/۳۵) وَالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ

یَدَیْهِ ۔ اور یہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے وہ برحق (سچی) ہے اور ان (کتابوں) کی

تصدیق کرتی ہے جو پہلے سے موجود ہیں ۔ نیز ۱تا۵ ۔ ۶۹/۳۶

(ص ۱/۳۸) صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۔ قسم ہے قرآن کی جو سراسر نصیحت ہے ۔ نیز ۲۹/۳۸

(الزمر ۱ و ۲/۳۹) تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ

بِالْحَقِّ ۔ (اس) کتاب کا نزول اللہ تعالیٰ زبردست غالب حکمت والے کی طرف سے ہے (اے رسول)

بلاشبہ ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب حق (سچائی) کے ساتھ نازل کی ۔

(۲۳/۳۹) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ

الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَی اللّٰهِ

یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ۔ اللہ تعالیٰ نے بہت اچھی بات نازل فرمائی (یعنی) کتاب جس کی آیتیں ملتی جلتی

دہرائی جاتی ہیں جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں (اس سے) ان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے

بدن اور دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ، یہی تو اللہ تعالیٰ کی ہدایت ہے وہ

اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے ۔ نیز ۲۷، ۲۸، ۴۱، ۵۵/۳۹ ۔ نیز المومن ۲/۴۰ ۔

(حٰمٓ السجدہ ۱تا۳/۴۱) حٰمٓ ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا

عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۔ یہ کتاب بڑے مہربان نہایت رحم والے (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے نازل

ہوئی ہے یہ ایسی کتاب ہے جس کی آیتیں خوب واضح بیان کی گئی ہیں (یعنی) قرآن عربی ان لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں

(۴۱، ۴۲/۴۱) وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۔ لَّا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ

خَلْفِهٖ ۔ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ۔ اور بلاشبہ یہ ایک عالی مرتبہ کتاب ہے کہ باطل (جھوٹ) نہ اس کے

آگے سے (اس میں) داخل ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے ، وہ حکمت والے لائق حمد (اللہ تعالیٰ) کی

طرف سے نازل ہوتی ہے ۔ نیز ۴۴، ۵۲/۴۱

(الشوریٰ ۳/۴۲) كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۔

"اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا اسی طرح تم پر وحی کرتا ہے (جس طرح) تم سے پہلے لوگوں پر (وحی) بھیجتا رہا ہے۔ نیز ۷، ۱۷، ۵۲/۵۲۔

(الزخرف ۱ تا ۳/۴۳) حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۚ قسم ہے اس روشن کتاب کی کہ بیشک ہم نے اس کو قرآن عربی بنا دیا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔ اور بیشک وہ بلند مرتبہ حکمت والی ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہمارے پاس ہے۔ نیز ۳۱ و ۳۲/۴۳

(۴۳ و ۴۴/۴۳) فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْــَٔــلُوْنَ ۚ پس جو کچھ تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو بیشک تم صراطِ مستقیم پر ہو اور بلا شبہ یہ (قرآن) تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے نصیحت ہے۔

(الدخان ۲ تا ۴/۴۴) حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۚ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۚ قسم ہے روشن کتاب کی کہ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا، بلاشبہ ہم ہی (لوگوں کو) ڈرانے والے ہیں اسی رات میں ہر حکمت والے امر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ نیز ۵۸/۴۴۔

(الجاثیہ ۲/۴۵) حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۚ اس کتاب (قرآن) کا نازل کرنا اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے کی طرف سے ہے۔ نیز ۶، ۱۱، ۲۰/۴۵

(الاحقاف ۱۲/۴۶) نیز ۱۲/۴۶: وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ڰ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ۚ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہبر اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) عربی زبان میں (اس کی) تصدیق کرنے والی ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنائے۔"

(۲۹/۴۶) وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۚ اور جب ہم نے کچھ جن قرآن سننے کیلئے تمہاری طرف متوجہ کئے پس جب وہ وہاں حاضر ہوئے تو (آپس میں) کہنے لگے کہ خاموش رہو، پھر جب (قراءت) تمام ہوئی تو اپنی قوم میں واپس گئے تاکہ ان کو بھی نصیحت کریں (ڈرائیں)۔ نیز ۲ و ۲۴/۴۷

(ق ۱/۵۰) قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۚ قسم ہے اس بڑی شان والے قرآن کی۔ نیز ۴۵/۵۰

(القمر ۱۷/۵۴) وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ٥ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت (حاصل کرنے والوں) کے لئے آسان کر دیا ہیں کیا کوئی ہے کہ نصیحت حاصل کرے۔ (یہ جملہ اسی سورہ میں چار جگہ آیا ہے)

(الرحمن ۱ و ۲/۵۵) اَلرَّحْمٰنُ ٥ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ٥ (اللہ تعالیٰ) نہایت مہربان نے قرآن تعلیم فرمایا۔

(الواقعہ ۷۷ تا ۸۰/۵۶) اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ٥ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ٥ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ٥ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ٥ بلاشبہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ سوائے پاک لوگوں کے اس کو کوئی چھو نہیں سکتا، تمام جہانوں کے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے (نیز ملاحظہ ہو سورۃ الحدید ۲۵/۵۷) اور

(الحشر ۲۱/۵۹) لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۚ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ٥ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے اس لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔ نیز ۸/۶۲، ۱/۶۵، ۵۲/۶۸، ۴۰ تا ۴۳، ۴۸، ۵۱/۶۹

(الجن ۱ و ۲/۷۲) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ٥ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ٥ (اے رسول) کہہ دو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے اس (قرآن) کو سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو بھلائی کا راستہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے۔

(المزمل ۴ و ۲۰/۷۳) نیز ۵۴/۷۴۔ (القیامہ ۱۶ و ۱۷/۷۵) لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ٥ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ٥ (اے رسول! نزولِ وحی کے وقت) اس کو یاد کرنے کی غرض سے تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو، بیشک اس (قرآن) کا جمع کرنا اور اس کا پڑھانا ہمارے ذمہ ہے۔ نیز ۲۳/۷۶، ۲۱/۸۰، ۱۹، ۲۵/۸۱

(البروج ۲۱، ۲۲/۸۵) بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ٥ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ٥ بلکہ یہ قرآن عظیم الشان بزرگی والا ہے جو لوحِ محفوظ میں (درج) ہے۔

(القدر ۱/۹۷) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ٥ ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا۔

(البینہ ۲، ۳/۹۸) رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ٥ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ٥ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول (تم کو) پاکیزہ صحیفے پڑھ کر سناتا ہے جس میں بیش قیمت تحریریں (احکام) ہیں۔

نزولِ قرآن

(البقرہ ۱۸۵/۲) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا جو لوگوں کا رہنما ہے اور (اس میں) واضح نشانیاں ہیں۔

(الکہف ۱/۱۸) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ؕ

تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب (قرآن) نازل کی اور اس میں کسی طرح کی بھی کجی نہ رہنے دی۔"

(الشعراء ۱۹۲/۲۶) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ "اور بیشک یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے"

(یٰس ۵/۳۶) تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ "(یہ قرآن) زبردست غالب نہایت مہربان کا نازل کردہ ہے۔"

(الدخان ۱تا۶/۴۴) حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۚ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۚ فِیْهَا یُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِیْمٍ ۚ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۚ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۚ قسم ہے واضح کتاب کی کہ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو ایک مبارک رات میں نازل کیا بالتحقیق ہم ہی ڈرانے والے ہیں، یہ وہ رات ہے جس میں ہر معاملہ کا حکیمانہ فیصلہ ہمارے حکم سے کیا جاتا ہے بیشک ہم ہی بھیجتے ہیں، یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے بیشک وہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

(واقعہ ۷۷تا۸۰/۵۶) تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ "یہ (قرآن) رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔" ۴۳/۶۹

(الدھر ۲۳/۷۶) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ۚ "بلاشبہ ہم نے تم پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا۔"

(القدر ۱تا۵/۹۷) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؕ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ؕ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۚ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو شبِ قدر میں نازل کیا اور تم کو کیا معلوم کہ شبِ قدر کیا ہے، شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں ملائکہ اور روح اپنے رب کی اجازت سے ہر معاملہ کا حکم لے کر نازل ہوتے ہیں، طلوعِ فجر تک وہ (رات) سراپا سلامتی ہے۔

کتابِ الٰہی کی مزید خصوصیات

(الانعام ۵۹/۶) وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝

اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں نہیں گرتا اور نہ کوئی تازہ ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتابِ مبین (واضح کتاب) میں درج ہیں۔"

(ہود ۶/۱۱) کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۔ ہر شے واضح کتاب میں موجود ہے۔"

(الرعد ۳۸، ۳۹/۱۳) لِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ۔ یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ ۔

ہر حکم کتاب میں لکھا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے قائم رکھتا ہے اور اسی کے پاس ام الکتاب (اصل کتاب) ہے۔ نیز ۴۳/۱۳

(القمر ۵۳/۵۴) وَکُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۔ اور ہر چھوٹا بڑا کام لکھ دیا گیا ہے۔"

دعا کرنے کا حکم

سورہ البقرہ ۱۸۶/۲: اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ ۔ (حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے) جب کوئی پکارنے والا (دعا کرنے والا) مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔"

سورۂ نساء ۳۲/۴: وَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل (وکرم) مانگتے رہو۔"

الاعراف ۵۵/۷: اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً ۔ پکارو (دعا کرو) اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے (عاجزی کے ساتھ) اور چپکے چپکے" ۔۔۔۔ ۵۶/۷: وَادْعُوْہُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۔ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو پکارو ڈرتے ہوئے اور (اچھی) امید کے ساتھ۔" ۔۔۔۔ نیز ۱۸۰/۷: وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِھَا ۔ "اور اللہ تعالیٰ کے سب نام بہت اچھے ہیں پس اس کو ان ہی ناموں سے پکارو۔"

النمل ۶۲/۲۷: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ ۔ "بھلا کون مضطر (بیقرار) کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور (اس کی) مصیبت کو دور کرتا ہے"۔

السجدہ ۱۶/۳۲: تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۔ ان کے پہلو بستر سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے رب کو ڈرتے ہوئے امید کے ساتھ پکارتے رہتے ہیں۔"

المومن ۱۴/۴۰: فَادْعُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ (پس تم اپنے دین کو (اس کے لئے) خالص کر کے اللہ تعالیٰ کو پکارو۔" ۔ ۶۰/۴۰ وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ۔ اور تمہارا رب فرماتا ہے مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔ نیز ۶۵/۴۰۔

قرآن کریم میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا

(الانعام ۳۴/۶) وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ "اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔"

(۱۱۵/۶) لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ "اس (اللہ تعالیٰ) کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا۔"

(یونس ۶۳، ۶۴/۱۰) اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ "جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگار رہے ان کے لئے دنیوی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی، اللہ تعالیٰ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، یہی عظیم الشان کامیابی ہے۔"

(الکہف ۲۷/۱۸) وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ "اور اپنے رب کی کتاب میں سے جو تم کو وحی کی گئی ہے اُن کو سنا دو، اس کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں کرسکتا، اور تم اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں پاؤ گے۔"

(الاحزاب ۶۲/۳۳) وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ اور تم اللہ تعالیٰ کی سنت میں ہرگز تبدیلی نہیں پاؤ گے۔

(فاطر ۴۳/۳۵) فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ۝ "پس تم اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقے) میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے، اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقے) کو ٹلتا ہوا پاؤ گے۔"

(الفتح ۲۳/۴۸) سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۝ "یہی اللہ تعالیٰ کی سنت (طریقہ) ہے جو بلاشبہ پہلے سے ہوتی چلی آئی ہے اور تم ہرگز اس کی سنت کو بدلتا ہوا نہ پاؤ گے۔"

قرآن کریم کی حفاظت

قرآن کریم کی حفاظت سے متعلق خود حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ حجر ۹/۱۵) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ "بیشک ہم ہی نے یہ ذکر (قرآن) نازل کیا اور بلاشبہ ہم ہی اس کے محافظ (نگہبان) ہیں ——— چنانچہ (سورۃ الانعام ۳۴/۶ میں ہے) وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ "اللہ تعالیٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کرسکتا۔" نیز ۱۱۵/۶، ۶۴/۱۰، ۲۷/۱۸، ۱۶ تا ۱۹/۷۵۔

درحقیقت قرآنِ کریم کی حفاظت تو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے کہ پندرہ سو سال گذر جانے کے باوجود اس کے زیر زبر اور پیش میں کوئی فرق نہیں آیا، نیز حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کی حفاظت کے

اسباب میں ایک تو حفاظ کی کثرت مضمر فرمائی ہے جس کا اندازہ کرنا ناممکن ہے، دوسرے اس کی بکثرت اشاعت اور ہر زبان میں بکثرت تراجم و تفاسیر ہیں۔ نیز اس وقت تک جس قدر قرآن کریم پر کام ہوچکا ہے اس کو حرف آخر نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس کی عظمت و رفعت اور اس کے اشارات و کنایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور اس کے حقائق و معارف زیادہ سے زیادہ واضح اور روشن ہوتے رہیں گے، یہ شرف کسی کتاب کو نہ حاصل ہوا اور نہ ہوگا۔

قرآن کریم کی عظمت و شان

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف ۱۰۹/۱۸) (اے رسول) کہہ دو، اگر میرے رب کی (باتیں) لکھنے کے لئے سمندر سیاہی بن جائے تو بھی میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہوجائے گا اگرچہ ہم اس کی مدد کے لئے اسی جیسا اور سمندر لے آئیں (تو بھی میرے رب کے کلمات تمام نہ ہوں)۔

لقمان ۲۷/۳۱: وَلَوْ اَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ۔ "اور اگر زمین کے تمام درخت قلم بن جائیں اور (تمام) سمندر سیاہی ا اس کے علاوہ سات اور سمندر (بھی سیاہی) ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ کے کلماتِ (صفات) ختم نہ ہوسکیں گے۔"

سورۂ حشر ۲۱/۵۹: لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ "اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے عاجزی کے ساتھ جھک جاتا اور پھٹ جاتا۔"

قرآنِ کریم کے معجزات

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ (۲۳ و ۲۴/۲ میں) ارشاد فرماتا ہے: وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ "اور اگر تم کو اس (قرآن) میں شک ہے جس کو ہم نے اپنے بندے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے تو اس کی مثل کوئی سورت لے آؤ، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ اپنے شہداء (مددگاروں) کو بھی بلا لو، اگر تم سچے ہو، پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو اور تم ہرگز ایسا نہ کرسکو گے تو پھر ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

سورۂ یونس ۳۸/۱۰: اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ یا وہ کہتے ہیں کہ اس (رسول) نے اس (قرآن) کو خود گھڑ لیا ہے کہہ دو اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ جس کو چاہو (اپنی مدد کے لئے) بلا لو، اچھا تم اس کی مثل ایک ہی سورۃ بنا کر لے آؤ۔ (یہی مضمون سورۂ ہود ۱۳/۱۱ میں بھی ہے، البتہ اس میں دس سورتیں درج ہیں)۔

سورۂ بنی اسرائیل ۸۸/۱۷: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ کہدو کہ اگر تمام انسان اور جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں۔ نیز ۴۹/۲۸ و ۳۴/۵۲ و ۱۶ تا ۱۹/۷۵

قرآنِ کریم کے آداب

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت ان آداب کو ملحوظ رکھنا چاہئے:-

سورۂ اعراف ۲۰۴/۷: وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ "اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو غور سے سنو (سمجھو) اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

سورہ النحل ۹۸/۱۶: فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ جب تم قرآن پڑھنا شروع کرو تو شیطان مردود (کے شر سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ لیا کرو"۔ نیز ۵۶/۴۰ و ۳۶/۴۱

سورہ طٰہٰ ۱۱۴/۲۰: وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ ۔"اور قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کرو"۔

سورہ واقعہ ۷۷ تا ۸۰/۵۶: اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۔ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۔ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ بلاشبہ یہ قرآن بلند مرتبہ ہے جو ایک پوشیدہ کتاب میں (لکھا ہوا) ہے، جس کو مطہر (پاک) لوگوں کے علاوہ کوئی چھو نہیں سکتا (یعنی باوضو ہونا چاہئے) وہ رب العالمین کی طرف سے نازل شدہ ہے۔

سورۂ مزمل ۴/۷۳: وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو۔ نیز ۲۰/۷۳۔

تنبیہ: قرآن کریم سے متعلق جملہ مضامین پڑھ کر ہم کو قرآن کریم کی عظمت وشان کا اندازہ ہو جانا چاہئے اس کے باوجود اگر ہم قرآن کریم کے آداب کا خیال نہ رکھیں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہوں تو یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان ۳۰/۲۵) کی وعید کے لئے تیار رہنا چاہیے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآنی دعائیں

(قرآنِ کریم کی لاانتہا ہی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں ہماری سہولت کے لئے ہر قسم کی دعائیں موجود ہیں جو حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے ادا کرائی ہیں، لہٰذا ان دعاؤں میں دو خوبیاں ہوگئیں ایک حق تعالیٰ کے کلام ہونے کی دوسرے حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے ادا ہونے کی، اس لئے ہم کو چاہیئے کہ اس مبارک تحفہ کی قدر کریں اور ان دعاؤں کو زیادہ سے زیادہ وردِ زبان رکھیں)۔

(۱) سورۂ فاتحہ ۵/۱: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ٭ ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت فرما۔

(۲) سورۂ بقرہ ۱۲۷/۲: اور جب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے تو (دعا کئے جاتے تھے) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٭ اے ہمارے رب ہم سے (یہ) قبول فرما بیشک تو ہی سنتے اور جاننے والا ہے''۔

(۳) (۱۲۸/۲) رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ٭ ''اے ہمارے رب ہم دونوں کو اپنا مطیع وفرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا فرمانبردار بنائے رکھ اور ہم کو (اپنی) عبادت کرنے کا طریقہ سکھا اور ہمارے حال پر توجہ فرما، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا اور بڑا مہربان ہے''

(۴) (دعائے ابراہیمؑ کر) (۱۲۹/۲) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٭ اے ہمارے رب ان ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب اور حکمت (دانائی) کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو زبردست حکمت والا ہے''۔

(۵) (۲۰۱/۲) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ٭ اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی نیکی کی توفیق دے اور آخرت میں بھی نیکی (نیک انجام) عطا فرما اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۶) (دعائے طالوت) (۲۵۰/۲) رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٭ اے ہمارے رب ہم کو صبر عطا فرما اور ہم کو (دشمن کے مقابلے میں) ثابت قدم رکھ اور کافروں کی قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(۷) البقرہ ۲۸۵ و ۲۸۶/۲ : وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝

"اور انھوں نے (اللہ تعالیٰ سے) عرض کیا کہ ہم نے (تیرا حکم) سُن لیا اور ہم نے اطاعت کی، اے ہمارے رب! ہم تیری مغفرت کے خواستگار ہیں اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے ـــ

(۸) (۲۸۶/۲) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ "اے ہمارے رب! ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں، اے ہمارے رب! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر بوجھ ڈالا تھا، اے ہمارے رب! ہم پر اسقدر بوجھ نہ ڈالیو جس کو اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہ ہو، اور ہم سے درگزر فرما اور ہم کو بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا مالک ہے پس کافروں کی قوم پر ہماری مدد فرما"

(۹) آل عمران ۸ و ۹/۳ : رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ "اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کرنا جبکہ تو ہم کو ہدایت عطا کر چکا اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا کرنے والا ہے"

(۱۰) (۹/۳) رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ "اے ہمارے رب! بیشک تو ایک دن سب لوگوں کو جمع کرے گا، یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا"

(۱۱) (۱۶/۳) رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ "اے ہمارے رب! بیشک ہم ایمان لے آئے، پس بخش دے ہم کو اور ہمارے گناہ (بھی) اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

(۱۲) (۳۸/۳) (حضرت زکریاؑ نے دعا کی: رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ ۝ "اے میرے رب مجھ کو اپنے حضور سے صالح اولاد عطا فرما بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے"

(۱۳) (۵۳/۳) (حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی دعا) رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ "اے ہمارے رب ہم اس پر ایمان لائے جو بھی تو نے نازل کیا، اور (تیرے) رسول کی پیروی کی پس تو ہم کو اپنے شاہدوں (ماننے والوں) میں لکھ لے"۔

(۱۴) (۱۴۷/۳) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ "اے ہمارے رب ہمارے گناہ بخش دے، اور جو ہمارے کاموں میں ہم سے زیادتی ہوئی ہے (اس کو بھی بخش دے، اور ہم کو ثابت قدم رکھ، اور قوم کفار پر ہم کو فتح و نصرت عطا فرما۔" (نیز ۱۷۳/۳) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہم کو اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ کیا خوب (اچھا) کارساز ہے۔

(۱۵) (آل عمران ۱۹۱/۳) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ "اے ہمارے رب! تونے یہ (کائنات) بیکار نہیں بنائی، توسب عیبوں سے پاک ہے پس تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔"

(۱۶) (۱۹۳/۳) رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ "اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں دور کردے اور ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات

(۱۷) (النساء ۷۵/۴) رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ "اے ہمارے رب! ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے کوئی ولی (سرپرست) مقرر فرما اور ہمارے لئے اپنے حضور سے کوئی مددگار بنادے۔"

(۱۸) (المائدہ ۸۳/۵) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ "اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو شہادت (گواہی) دینے والوں میں لکھ لے۔"

(۱۹) (۱۱۴/۵) اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ "اے اللہ اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے خوان بھرا ہوا (کھانا) نازل فرما تاکہ وہ دن ہمارے پہلے اور آخر کے لوگوں کے لئے عید کا دن قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہم کو روزی عطا فرما کیونکہ تو ہی بہترین رزاق ہے۔" (یہ دعا حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں کی ہے اور شاید اسی بنا پر اس سورہ کا نام "مائدہ" رکھا گیا ہو)

(۲۰) (الانعام ۱۶۲/۶) قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ "کہدو، بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جو رب ہے تمام جہان کا۔"

(۲۱) (الاعراف ۲۳/۷) (حضرت آدمؑ وحوا کی دعا) رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۚ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ "اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہم کو نہ بخشے

اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

۲۲ (الاعراف ۴۷) (اور جب اہلِ جنت کی نظر دوزخیوں پر پڑے گی تو وہ کہیں گے: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اے ہمارے رب! ہم کو ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کیجیو۔

۲۳ (۵۵) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ؕ اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے پکارو۔

۲۴ (۸۹) رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَیْرُ الْفٰتِحِیْنَ ۝ "اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر اور تو ہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔"

۲۵ (۱۲۶) (فرعون کے جادوگروں نے ایمان لانے کے بعد دعا کی) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ ۝ اے ہمارے رب! ہم کو بہت زیادہ صبر عطا فرما اور ہم کو مسلمان (ہونے کی) حالت میں وفات دیجیو۔"

۲۶ (۱۵۱) (جب حضرت موسیٰؑ کوہِ طور پر چلّہ پورا کر کے آئے تو قوم کے بچھڑا بنا لینے پر افسوس کر کے دعا کی: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ۖ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ "اے میرے رب مجھ کو اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل کر لے اور تو ہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

۲۷ (۱۵۵) (جب حضرت موسیٰؑ قوم کے ستر آدمیوں کو لیکر طور پر پہنچے اور گستاخی کی وجہ سے ان کو ہلاک کر دیا گیا تو حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے رب اگر تو چاہتا تو ان کو اور مجھ کو پہلے ہی ہلاک کر دیتا... یہ تو تیری طرف سے آزمائش ہے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور جس کو چاہے ہدایت دے) اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝ وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ "تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہم کو بخش دے اور تو ہی سب سے بہتر بخشنے والا ہے، اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی بھلائی لکھ دے اور آخرت میں بھی، بیشک ہم تیری ہی طرف رجوع ہو چکے۔

۲۸ (یونس ۸۶، ۸۵) (حضرت موسیٰؑ کی قوم نے دعا کی: رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ اے ہمارے رب! ہم کو ظالموں کے لئے وجہِ آزمائش نہ بنا، اور ہم کو اپنی رحمت سے کافروں کی قوم سے نجات دے۔"

(ہود ۴۷/۱۱) (جب حضرت نوحؑ نے بیٹے کو ڈوبتے ہوئے دیکھا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے درخواست کی اس پر حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے نوح وہ تیری اہل میں سے نہیں ہے اس کے عمل صالح نہیں" تو حضرت نوحؑ نے عرض کیا رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَتَرْحَمْنِیْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ "اے میرے رب! بیشک میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ایسی بات کا سوال کروں جس کا مجھ کو علم نہیں اور اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے اور رحم نہ کرے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔"

(یوسف ۱۰۱/۱۲) (حضرت یوسفؑ کی دعا: فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِيّٖ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا و آخرت میں میرا کارساز ہے اور مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دینا اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما۔

(ابراہیم ۴۰، ۴۱/۱۴) (حضرت ابراہیمؑ کی دعا: رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ڰ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو صلوٰۃ (نماز) قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب! میری دعا کو قبول فرما، اے رب ہمارے، بخش دینا مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنوں کو، جب حساب کا دن قائم ہو۔

(بنی اسرائیل ۲۴/۱۷) (حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے والدین کی مغفرت کے لئے دعا کی تاکید فرمائی ہے: وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا ۝ اور کہو، اے رب! ان دونوں (والدین) پر رحم فرما جس طرح انھوں نے بچپن میں (شفقت و محبت سے) میری پرورش کی۔

(۸۰/۱۷) (جب کسی نئے مقام پر جائے تو یہ دعا پڑھے: رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ اے رب مجھ کو (مدینے میں) سچائی (اور خوبی) کے ساتھ داخل کیجیو اور اچھائی کے ساتھ (مکہ سے) نکالنا اور میرے لئے اپنی جناب سے زور و قوت کو مددگار بنانا۔

(کہف ۱۰/۱۸) (اصحاب کہف کی دعا: رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ

اَمْرِنَا رَشَدًا ۝ اے ہمارے رب! ہم کو اپنی جناب سے رحمت عطا کر اور ہمارے کام کی درستگی کے سامان مہیا فرما۔

۳۵ (مریم ۵ و ۳، ۴ / ۱۹) حضرت زکریاؑ کی دعا: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ۝ وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ۝ (اے میرے رب! بیشک میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے سے بھڑک اٹھا (لیکن) اے میرے رب میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا۔ اور میں اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے۔ پس مجھے اپنے حضور سے وارث عطا فرما۔

۳۶ (طٰہٰ ۲۵، ۲۶ / ۲۰): حضرت موسیٰؑ کی دعا: رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۝ "اے رب میرا سینہ کشادہ کردے اور میرے کام میں آسانی فرما۔

۳۷ نیز (۱۱۴ / ۲۰) رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۝ "اے رب! میرے علم میں زیادتی فرما۔

۳۸ (انبیاء ۸۳ / ۲۱) (حضرت ایوبؑ کو جب زیادہ تکلیف ہوئی تو دعا کی: اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ تحقیق مجھ کو بہت زیادہ تکلیف ہوئی ہے اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

۳۹ (۸۷ / ۲۱) (حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں دعا کی: لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ تیرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، تو پاک و منزہ ہے بلاشبہ میں ہی ظالموں (گنہگاروں) میں سے ہوں"۔

۴۰ (۸۹ / ۲۱) (حضرت زکریاؑ نے بڑھاپے کی حالت میں دعا کی: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ۝ اے رب! مجھ کو تنہا (بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو ہی سب وارثوں سے بہتر وارث ہے۔

۴۱ (المؤمنون ۲۸، ۲۹ / ۲۳) (حضرت نوحؑ کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ "سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے ہم کو ظالم لوگوں سے نجات دی۔ اور (یہ بھی) دعا کرنا کہ اے رب مجھ کو مبارک جگہ اتارنا اور تو ہی بہترین جگہ پر اتارنے والا ہے نیز ۳۸ / ۲۳ رَبِّ انْصُرْنِیْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ اے رب میری مدد فرما کہ انھوں نے مجھ کو جھوٹا سمجھا۔

۴۲ (۹۷ و ۹۸ / ۲۳) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ

...رُوْنِ ○ اے رب میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے رب اس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(المومنون ۱۰۹/۲۳) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ اے رب ہم ایمان لے آئے پس تو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(۱۱۸/۲۳) وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ (اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو) اے رب بخش دے اور (مجھ پر) رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔

(الفرقان ۷۴/۲۵) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ○ اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہماری ازواج (بیویوں) اور ہماری ذریات (اولاد) کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دے اور ہم کو متقیوں (پرہیزگاروں) کا امام بنادے۔

(الشعراء ۸۳/۲۶) (حضرت ابراہیمؑ کی دعا) رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ○ اے رب مجھ کو حکم (علم و دانش) عطا فرما اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔

(۸۷/۲۶) وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ ○ اور جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے (اس دن) مجھے رسوا نہ کیجیو۔

(۱۶۹/۲۶) رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○ اے رب مجھ کو اور میرے اہل کو ان (کے عملوں) سے بچا (حضرت لوطؑ کی دعا)

(النمل ۱۹/۲۷) (حضرت سلیمانؑ کی دعا) رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اے رب مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کرسکوں جو تونے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کیا اور یہ کہ میں ایسے اعمال بجا لاؤں جو تیری رضاجوئی کا باعث ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔ نیز سورۃ الاحقاف ۱۵/۴۶

(قصص ۱۶/۲۸) (حضرت موسیٰؑ کی دعا) رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ۔ اے رب! بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا پس تو مجھے معاف کردے۔ نیز ۲۱/۲۸

(نیز ۲۴/۲۸) رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ۔ اے رب تو جو اچھی چیز میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

(العنکبوت ۳۰/۲۹) (حضرت لوطؑ کی دعا) رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ اے رب ان مفسد لوگوں (کے مقابلے) میں میری مدد فرما۔

۵۲ (صٰفٰت ۱۰۰/۳۷) حضرت ابراہیمؑ کی دعا رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ اے رب مجھ کو نیک ولد عطا فرما۔

۵۳ (الحشر ۱۰/۵۹) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ اے رب ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لے آئے ہیں اور ہمارے دلوں میں ان کی طرف سے کینہ نہ ہونے دے اے ہمارے رب بیشک تو مشفق رحیم ہے۔

۵۴ (الممتحنہ ۴-۵/۶۰) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اے ہمارے رب! ہم تجھ ہی پر توکل کرتے ہیں اور ہم تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی جانب ہم کو لوٹنا ہے۔ اے ہمارے رب ہم کو کافروں کے فتنے میں نہ ڈال اور ہمارے گناہ معاف کردے بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔

۵۵ (التحریم ۸/۶۶) رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اے ہمارے رب! ہمارے لئے ہمارے نور کو کامل کردے اور ہم کو بخش دے بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔

۵۶ (۱۱/۶۶) (فرعون کی بیوی کی دعا) رَبِّ ابْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِي مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِينَ ۝ اے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک مکان بنادے اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات دے۔

۵۷ (نوح ۲۸/۷۱) (حضرت نوحؑ کی دعا) رَّبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَن دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝ اے میرے رب! مجھ کو اور میرے والدین کو بخش دے اور جو کوئی ایمان کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اس کو بھی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بھی (بخش دے) اور ظالموں کی تباہی میں زیادتی فرما۔

(الزخرف ۱۳/۴۳) سواری پر سوار ہونے کی دعا سُبْحٰنَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ۝ وہ پاک ذات ہے جس نے اس (سواری) کو ہمارے لئے مسخر (قابو) کردیا اور ہم اس پر قابو نہ پا سکتے تھے۔

(الاحقاف ۱۵/۴۶) رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ اے میرے رب مجھ کو توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام (احسان) کیلئے اور میں ایسے نیک اعمال بجالاؤں جس سے تو راضی ہوجائے اور مجھ پر میری اولاد کے بارے میں احسان فرما میں تیری جانب رجوع کرتا ہوں اور یقیناً میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔

آیاتِ شفا

(توبہ ۱۴/۹) وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ ۝ اور (اللہ تعالیٰ) مومنوں کے سینوں کو شفا (اطمینان) بخشے گا۔

(یونس ۵۷/۱۰) يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ اے لوگو! تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نصیحت (قرآن) آچکی ہے وہ ان امراض کے لئے شفا ہے جو (تمہارے) سینوں میں ہیں۔

(النحل ۶۹/۱۶) يَخْرُجُ مِن بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ۝ اس (شہد کی مکھی) کے پیٹ سے پینے کی چیز نکلتی ہے جس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔

(بنی اسرائیل ۸۲/۱۷) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ۝ اور ہم قرآن کے ذریعے وہ چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

(الشعراء ۸۰/۲۶) وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی (اللہ تعالیٰ) شفا دیتا ہے۔

(حم السجدہ ۴۴/۴۱) قُلْ هُوَ لِلَّذِينَ آمَنُوا هُدًى وَشِفَاءٌ ۝ کہہ دو کہ وہ (قرآن) ایمان والوں کے لئے ہدایت اور شفا ہے۔

(نیز بعض بزرگوں نے سورہ فاتحہ، آیۃ الکرسی، یٰسین، چاروں قُل کو بھی شفا فرمایا ہے)

دیگر کتبِ آسمانی

اُن دیگر کتبِ آسمانی کا تذکرہ کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جو حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائیں۔

(۱) **توراۃ:** سب سے پہلے جس کتاب کا نام ملتا ہے وہ توراۃ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تختیوں پر تحریر شدہ عطا ہوئی، جن آیتوں میں اس کا تذکرہ آیا ہے وہ ملاحظہ ہوں:۔

سورۂ آل عمران ۳/۳، ۴۸، ۵۰، ۶۵، ۹۳، المائدہ ۵/۴۳، ۴۴، ۴۶، ۶۶، ۶۸، ۱۱۰

الاعراف ۱۵۷/۷، التوبہ ۱۱۱/۹، الفتح ۲۹/۴۸، الجمعہ ۵/۶۲

(۲) **زبور:** اس کے بعد حضرت داؤد علیہ السلام پر "زبور" نازل ہوئی، قرآن کریم کی جن آیاتِ مبارکہ میں اس کا تذکرہ آیا ہے وہ درج ذیل ہیں:۔

النساء ۱۶۳/۴، بنی اسرائیل ۵۵/۱۷، الانبیاء ۱۰۵/۲۱۔

(۳) **انجیل:**۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی، قرآنِ کریم کی جن آیاتِ مبارکہ

میں اس کا تذکرہ ہے وہ ملاحظہ ہوں: آل عمران ۳، ۴۸، ۶۵/۳، ۴۶، ۴۷، ۶۶، ۶۸، ۱۱۰/۵،

الاعراف ۱۵۷/۷، التوبہ ۱۱۱/۹، الفتح ۲۹/۴۸، الحدید ۲۷/۵۷،

زبور کے متعلق معلوم نہیں کہ اس کا نسخہ کہیں موجود ہو۔ لیکن توراۃ اور انجیل کے متعلق یہ بات تحقیق شدہ ہے کہ ان دونوں میں بہت زیادہ تحریف ہو چکی ہے اور اصل نسخہ کا دستیاب ہونا قطعاً ناممکن ہے۔

"اہلِ کتاب" کا جملہ بھی کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۱۰۵/۲، ۱۰۹، ۶۴/۳، ۶۵، ۶۹، ۷۰، ۱۱۰، ۱۵۳/۴، ۷۷/۵، ۴۶/۲۹، ۲۶/۳۳، ۲۹/۵۷، ۲/۵۹، ۱۱، ۱/۹۸، ۶

"صحف" (صحیفے، کتابیں) کا لفظ بھی کئی جگہ آیا ہے مثلاً ۱۳۳/۲۰، ۳۶/۵۳، ۵۲/۷۴، ۱۸/۸۷، ۱۹، ۱۳/۸۰، ۱۰/۸۱، ۲/۹۸

حق تعالیٰ کو کوئی عاجز نہیں کر سکتا

(الانعام ۱۳۴/۶) اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۔ "بیشک جو وعدہ (قیامت) تم سے کیا گیا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور تم (حق تعالیٰ کو) عاجز نہیں کر سکتے۔" نیز ۵۹/۸، ۵۷/۲۴،

(التوبہ ۲/۹) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ: "اور خوب جان لو کہ تم اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے۔" نیز ۵۳/۱۰، ۳۳/۱۱، ۴۶/۱۶، ۶۰/۵۶،

(العنکبوت ۲۲/۲۹) وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاۗءِ : "اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کو زمین و آسمان میں عاجز نہیں کر سکتے۔" نیز ۴/۲۹، ۴۴/۳۵، ۳۱/۴۲،

(المعارج ۴۰/۷۰، ۴۱) فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ ۙ عَلٰٓي اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۔ "پس میں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں کہ بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ ان (کفار) کے بدلے ان سے بہتر لوگوں کو لے آئیں اور ہم سے زیادہ کوئی سبقت لے جانے والا نہیں۔" —— (الجن ۱۲/۷۲) وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۔ "اور یہ کہ بیشک ہم نے جان لیا کہ زمین میں (خواہ کہیں ہوں) اللہ تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے اور نہ ہی بھاگ کر اس کو عاجز کر سکتے ہیں۔"

فرشتے مومنوں کے لئے دعا کرتے ہیں

(الاحزاب ۴۳/۳۳) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۭ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۔ وہی اللہ تعالیٰ ہے جو رحمت بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو ظلمتوں (اندھیروں) سے نور کی طرف نکالے اور وہ ایمان والوں پر بڑا مہربان ہے۔

(المومن ۷/۴۰) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۔ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الخ: جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں وہ اپنے رب کی حمد کی تسبیح کر رہے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز سے وسیع ہے پس جن لوگوں نے توبہ کر لی اور تیری راہ پر چلے ان کو بخش دے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر۔

(حم السجدہ ۳۰/۴۱) اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۔ بیشک جنھوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے پھر (اس بات پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوں گے (اور کہیں گے) کہ تم خوف کرو اور نہ ہی غمگین ہو اور جنت کی خوشخبری سنو، جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(الشوریٰ ۵/۴۲) وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۭ اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ اور فرشتے اپنے رب کی حمد (تعریف) کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں اور زمین (میں رہنے) والوں کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔ خوب سن لو! بیشک اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

رسولوں اور مومنوں سے زمین کی وراثت کا وعدہ

(آل عمران ۱۳۹/۳) وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۔
اور نہ تو ہمت ہارو اور نہ ہی غمگین ہو، اگر تم (سچے) مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔"

(الانبیاء ۱۰۵/۲۱) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۔ اور بیشک ہم نے زبور میں ذکر (نصیحت) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔"

(الحج ۴۰/۲۲) وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نہایت قوی اور غالب ہے۔

(النور ۵۵/۲۴) وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۔ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے اُن لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو اُس نے خلیفہ بنایا تھا اور ان کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً ان کے لئے مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خوف کو امن کے ساتھ بدل دے۔" نیز ۳۲/۳۵

(الصّٰفّٰت ۱۷۱-۱۷۳/۳۷) وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۔ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۔ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۔ "اور بیشک ہمارا حکم پہلے ہی ہو چکا ہے اپنے بندوں میں جو کہ رسول ہیں کہ ان کی مدد کی جائے گی اور یقیناً ہمارا لشکر ہی غالب رہے گا۔

(المؤمن ۵۱/۴۰) إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۔ "بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں دنیاوی زندگی میں اور اس دن جس دن کہ گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔"

اللہ تعالیٰ کے بعض فضیلت یافتہ اور منتخب شدہ حضرات

(البقرہ ۲۵۳/۲) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ "ہم نے ان رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی، بعض ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام (باتیں) کیا اور بعض کے درجات بلند کئے۔"

(بنی اسرائیل ۵۵/۱۷) وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ "اور بیشک ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی۔"

(البقرہ ۱۳۰/۲) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ "اور ابراہیم کی ملت (دین) سے کون روگردانی کر سکتا ہے سوائے اس کے جس نے اپنے نفس کو خود ہی بے وقوف بنالیا اور بلاشبہ ہم نے ان کو دنیا میں بھی منتخب کر لیا اور بیشک آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہوں گے۔" نیز ۲۴۷/۲

(آل عمران ۳۳/۳) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَی الْعٰلَمِيْنَ "بیشک اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو اور نوحؑ کو اور آلِ ابراہیمؑ کو اور آلِ عمرانؑ کو تمام جہانوں میں سے منتخب کیا۔" نیز ۴۲، ۴۳/۳

(الاعراف ۱۴۴/۷) قَالَ يٰمُوْسٰۤی اِنِّی اصْطَفَيْتُكَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ "اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰؑ بیشک میں نے اپنی رسالت اور ہمکلامی کے لئے لوگوں میں سے تم کو منتخب کر لیا۔"

(الحج ۷۵/۲۲) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ "اور اللہ تعالیٰ منتخب کر لیتا ہے فرشتوں اور انسانوں میں سے (جس کو چاہتا ہے) منتخب کر لیتا ہے۔" نیز ۵۹/۲۷

(الفاطر ۳۲/۳۵) ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا "پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا (اور) اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیا۔"

(ص ۴۵ تا ۴۸/۳۸) وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ الخ "اور ہمارے بندوں ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کا ذکر کرو جو صاحبِ قوت و بصیرت تھے، بیشک ہم نے ان کو ایک خاص وصف کے ساتھ مخصوص کیا تھا، وہ دارِ (آخرت) کی یاد سے ممتاز تھے، اور یقیناً وہ ہمارے برگزیدہ اور نیک بندوں میں سے تھے۔ اور اسمٰعیلؑ اور الیسعؑ اور ذوالکفلؑ کا ذکر کرو وہ سب نیک لوگوں میں سے تھے۔"

توبہ واستغفار

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی اپنے بندوں پر کسقدر شفقت ورحمت ہے کہ اُس نے قرآنِ کریم میں واضح طور پر عذاب سے بچنے کا نسخہ بھی عطا فرما دیا بلکہ مثال بھی دیدی ـــ تفصیل کے لئے حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ ملاحظہ ہو۔ نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

(البقرہ ۱۶۰/۲) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح (حالت درست) کرلی اور حق بات بیان کی، بس وہی ہیں جن کی میں توبہ قبول کرتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہوں۔"

(۱۹۹/۲) وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" نیز ۲۲۲/۲ و ۸۹/۳

(آل عمران ۱۳۵/۳) وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَن يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ اور وہ لوگ کہ جب ان سے کوئی بے حیائی کا کام سرزد ہوجائے یا اپنے نفسوں پر ظلم کر بیٹھیں تو (ان کو چاہیئے کہ) اللہ تعالیٰ کو یاد کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون گناہوں کو بخشنے والا ہے، اور جو کچھ وہ (گناہ) کر چکے ہیں اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔" نیز ۱۵۹/۳ - ۱۶/۴ - ۱۷ - ۶۴ - ۱۰۶ - ۱۱۰ - ۱۴۶

(المائدہ ۳۴/۵) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِن قَبْلِ أَن تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ مگر جن لوگوں نے تمہارے قابو میں آجانے سے قبل توبہ کرلی تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔" ۳۹/۵ - ۷۴

(الاعراف ۱۵۳/۷)

(الانفال ۳۳/۸) وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ (اے رسولؐ) اللہ تعالیٰ ان پر ہرگز عذاب نہیں بھیجے گا جبتک تم ان میں موجود ہو اور اللہ تعالیٰ ان پر ہرگز عذاب کرنے والا نہیں جبکہ وہ استغفار کرتے ہوں۔" (یعنی عذاب سے دو چیزیں مانع ہیں ایک پیغمبر کی قوم میں موجودگی دوسرے لوگوں کا توبہ استغفار کرنا) نیز ۳۸/۸ - ۱۰۴/۹ -

(ہود ۳/۱۱) وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُم مَّتَاعًا حَسَنًا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ "اور یہ کہ تم اپنے رب سے مغفرت مانگو پھر اس کے حضور میں توبہ کرو وہ تم کو ایک وقت مقررہ تک اچھی نیک متاع (ساز و سامان) سے نوازے گا اور ہر صاحبِ فضل کو اپنے فضل سے نوازے گا۔" نیز ۵۲/۱۱، ۶۱ - ۹۷/۱۲ - ۱۹/۱۶ - ۱۵/۱۷، ۲۵

(المریم ۶۰/۱۱) إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ شَيْئًا "بجز اُن کے جنھوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور عمل صالح کیے بس وہی تو جنت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ذرہ برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔" نیز ۵/۲۴، ۳۱ - ۷۰، ۷۱/۲۵ - ۶۷/۲۸ - ۵۴/۳۹ -

(المؤمن ۵۵/۴۰) وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ "اور اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور اپنے رب کی صبح و شام حمد کی تسبیح کرتے رہو۔" نیز ۶/۴۱، ۲۵/۴۲، ۱۹/۴۷ -

(الذاریات ۱۷، ۱۸/۵۱) كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ "وہ رات کو بہت کم سوتے تھے اور صبح کے وقت مغفرت طلب کرتے تھے۔" نیز ۱۲/۶

(التحریم ۸/۶۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ "اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو سچی توبہ، امید ہے کہ تمہارا رب تم سے برائیاں دور کر دے اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔"

(نوح ۱۰ تا ۱۲/۷۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ۝ (حضرت نوحؑ نے کہا پھر میں نے ان (قوم) سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو (استغفار کرو) بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ تم پر آسمان سے رحمت کی بارش برسائے گا۔ اور تمہارے اموال اور بیٹوں میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغات بنا دے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔" نیز ۲۰/۷۳

(النصر ۳/۱۱۰) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۚ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا "پس اپنے رب کی تسبیح کرو اور اسی سے مغفرت مانگو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔"

فضائلِ ذکر و شکر

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ذکر اس طرح زبان سے کیا جائے کہ دل بھی شامل رہے تاکہ حضورِ قلب حاصل ہو۔

(البقرہ ۱۵۲/۲) فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ پس تم مجھ کو یاد کرو (میرا ذکر کرو) میں تم کو یاد رکھوں گا اور میرا شکر کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔

(۱۷۲/۲) وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ۝ اور اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ نیز ۱۹۸، ۲۰۰، ۲۰۳، ۲۳۹/۲

(آل عمران ۴۱/۳) وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ ۝ اور اپنے رب کا کثرت سے ذکر کرو اور صبح و شام تسبیح کیا کرو۔

(۱۰۳/۳) وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور اللہ تعالیٰ کی نعمت جو تم پر ہے اس کو یاد رکھو۔ نیز ۱۹۱/۳

(۱۰۳/۴) فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ پس جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کے ذکر (یاد) میں مشغول رہو۔ نیز ۱۴۷/۴، ۶/۵

(الاعراف ۵۵/۷) ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً اپنے رب کو گڑگڑاتے ہوئے چپکے چپکے پکارو۔ ۱۸۰، ۲۰۵/۷

(الانفال ۴۵/۸) وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(الرعد ۲۸/۱۳) الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ جو لوگ ایمان لائے ان کے قلوب کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ خوب جان لو کہ (صرف) اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ نیز ۷/۱۴، ۲۴/۱۸، ۴۲/۲۰، ۲۵/۲۲

(النور ۳۷/۲۴) رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وہ (ایسے) مرد ہیں کہ جن کو کوئی تجارت یا خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی۔ نیز ۲۲۷/۲۶

(النمل ۴۰/۲۷) وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝ اور جو کوئی بھی شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے، اور جو ناشکری کرتا ہے تو بیشک میرا رب بے پروا کرم کرنے والا ہے۔ اسی کا مثل ۱۲/۳۱ ہے۔ نیز ۳۵/۳۴، ۱۷/۳۹

(العنکبوت ۴۵/۲۹) وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر سب سے بڑھ کر ہے۔ نیز ۴۱/۳۰، ۱۳-۳۱/۳۱

(الاحزاب ۲۱/۳۳) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ بیشک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے اور اس شخص کے لئے بھی جو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور قیامت کے دن کی (امید رکھتا ہو) اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہو۔ نیز ۲۵/۳۳، ۴۳/۳۳، ۳۵/۳۳

(۴۱، ۴۲/۳۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔ اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو"

(الزمر ۷/۳۹) وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۝ اور اگر تم شکر کروگے تو وہ تم سے راضی ہو جائیگا۔ ۳۳/۳۹

(۶۶/۳۹) بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جاؤ۔

(الحدید ۱۶/۵۷) اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ

کیا ایمان والوں کے لئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے قلوب عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس کے نازل کردہ حق (قرآن) کی جانب جھک جائیں"۔

(الجمعہ ۱۰/۶۲) فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس جب تم نماز پوری کر چکو پھر زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور بہت کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔

(المنفقون ۹/۶۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اے ایمان والو تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور جو ایسا کرے گا تو وہی خسارہ پانے والے ہیں۔

(المزمل ۸/۷۳) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ اور اپنے رب کا ذکر کیا کرو اور سب طرف سے بے تعلق ہو کر اسی (کی طرف متوجہ) ہو جاؤ"۔

(الدھر ۲۵/۷۶) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اور اپنے رب کے نام کا صبح و شام ذکر کرتے رہو۔

(الاعلیٰ ۱۴، ۱۵/۸۷) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ یقیناً اس نے فلاح پائی جس نے اپنا تزکیہ کیا اور اپنے رب کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا۔ نیز ۶/۱۰۰

صبر

(البقرہ ۴۵/۲) وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ اور (اللہ تعالیٰ کی) مدد چاہو صبر اور نماز کے ذریعے اور بیشک وہ اُن پر (گراں نہیں) جو عاجزی کرنے والے ہیں۔

(۱۵۳/۲) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ نیز ۱۵۵/۲ ۔ ۲۴۹

(آل عمران ۱۲۰/۳) وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا ؕ اور اگر صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کی چالیں تم کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ نیز ۱۲۵/۳ ۔ ۱۲۶ ۔ ۱۴۶ ۔ ۱۴۲ ۔ ۱۸۶

(۲۰۰/۳) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۫ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر کرنے میں (ایک دوسرے پر) سبقت لے جاؤ اور مستعد رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

(انفال ۴۶/۸) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ؐ کی اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ہمت ہار دو گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی، پس صبر کرو، بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ نیز ۱۰۹/۱۰ و ۱۱/۱۱ ۔ ۴۹

(ہود ۱۱۵/۱۱) وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور صبر کرو پس اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

(الرعد ۲۴/۱۳) سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ؕ (یہ کہتے ہوئے) تم پر سلامتی ہو بسبب اس صبر کے جو تم نے کیا اور آخرت کا گھر تو کیا ہی عمدہ ہے۔ ۴۲/۱۶ ۔ ۹۶ ۔ ۱۱۰

(النحل ۱۲۶/۱۶، ۱۲۷) وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور لیکن اگر تم صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لئے (بہت) بہتر ہے۔ اور صبر کرو اور تمہارا صبر کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق پر ہے اور ان کے لئے غمگین نہ ہو۔

(طٰہٰ ۱۳۰/۲۰) فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ۔ پس اس پر صبر کرو جو کچھ کہ یہ لوگ کہتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کی تسبیح کرو طلوعِ آفتاب سے قبل اور غروبِ آفتاب سے قبل اور رات کے کچھ حصہ میں اور دن کے اطراف میں بھی تسبیح کیا کرو تاکہ تم راضی (مطمئن) رہو۔"

(الحج ۳۵/۲۲) اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ "وہ لوگ کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور جو کچھ ان پر (مصیبت) پڑتی ہے وہ اس پر صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم رکھنے والے اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرنے والے ہیں۔"

(الفرقان ۷۵/۲۵) اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا۔ "ان لوگوں کو ان کے صبر کی جزا (بدلہ) میں (جنت کے) بالاخانے دیئے جائیں گے اور ان کو دعا اور سلام کہتے ہوئے (فرشتے) لینے آئیں گے۔"

(القصص ۵۴/۲۸) اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ "ایسے ہی لوگوں کو ان کے صبر کرنے کی وجہ سے دوگنا اجر دیا جائے گا اور وہ برائی کا دفاع بھلائی سے کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔" نیز ۸۰/۲۸

(الروم ۶۰/۳۰) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ۔ "پس صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق (سچا) ہے۔"

(لقمان ۱۷/۳۱) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ "اے میرے بیٹو! نماز قائم کرو، اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو اور اس (مصیبت) پر صبر کرو جو تم پر پڑے، بیشک یہ بہت ہمت کے کام ہیں۔" نیز ۳۱/۳۱، ۳۵/۲۲

ردِ شرک

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو اس کا شریک کرنا سب سے بڑا گناہ ہے:-

(البقرہ ۲۲/۲) فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۔ پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ حالانکہ تم خوب جانتے ہو۔

(۱۶۵/۲) وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس کے شریک بنا لئے ہیں جن سے وہ ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنی چاہیے اور ایمان والے اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں زیادہ شدید ہیں۔ نیز ۶۴/۳۔

(النساء ۳۶/۴) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ؕ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ نیز ۴۸، ۱۱۶۔

(المائدہ ۷۲/۵) اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۔ بلاشبہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ نیز ۷۶/۵، ۱۴/۶

(الانعام ۱۹/۶) قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۔ کہدو! اس میں شک نہیں کہ صرف وہی ایک معبود ہے اور جن کو تم شریک بناتے ہو میں اُن سے بیزار ہوں۔ نیز ۶۴/۶

(الاعراف ۱۹۰/۷) فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۔ اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۔ پس اللہ تعالیٰ اس سے بہت بلند و برتر ہے جن کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، کیا وہ ان کو (اللہ تعالیٰ کا) شریک قرار دیتے ہیں جو کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے اور خود بھی پیدا کئے ہوئے ہیں۔

(التوبہ ۳/۹) وَاَذَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ اَنَّ اللّٰهَ بَرِيْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۙ وَرَسُوْلُهٗ ؕ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن اعلان کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشرکوں سے بیزار ہے اور اس کا رسول بھی۔

(۲۸/۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ

عامھم ھٰذا o اے ایمان والو! مشرک (بالکل) نجس ہیں، پس اس سال کے بعد وہ مسجدِ حرام کے نزدیک بھی نہ آنے پائیں۔" نیز ۳ ۱۱/۹، ۳۸، ۱۰۶/۱۲،

(یوسف ۱۰۸/۱۲) وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ o اور اللہ تعالیٰ پاک و منزہ ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" نیز ۳۰/۱۴، ۱۰۰/۱۶، ۱۰۱، ۲/۱۷،

(بنی اسرائیل ۲۲/۱۷) لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ "اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبود قرار نہ دو۔"

(الکہف ۲۶/۱۸) وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖٓ اَحَدًا o اور وہ اپنے حکم میں کسی ایک کو بھی شریک نہیں کرتا۔ ۳۸/۱۸، ۱۱۰/۱۸، ۹۸، ۹۹/۲۱، ۳۱/۲۲، ۵۵/۲۴،

(الشعراء ۲۱۳/۲۶) فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ o پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو، ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔" ۸۷/۲۷، ۸/۲۹، ۴۲/۳۰، ۱۳/۳۱

(لقمان ۱۵/۳۱) وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰٓی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا "اور اگر وہ (والدین) کوشش کریں کہ تم میرے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرو جس کا تم کو علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مانو، اور دونوں کے ساتھ دنیا میں نیکی کے برتاؤ کرو۔" نیز ۲۷/۳۴ سبا، فاطر ۱۳/۳۵، یٰسٓ ۲۴، ۷۵/۳۶، ۱۴، ۶۶/۴۰ مومن، حم سجدہ ۶/۴۱،

(قٓ ۲۵، ۲۶/۵۰) مَنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ مُّرِیْبِ o الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰہُ فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ o "جو نیکیوں سے منع کرنے والا، حد سے بڑھنے والا، شک کرنے والا، (اور) جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود قرار دیتا تھا پس تم دونوں کو سخت عذاب میں ڈال دو۔" ۵۱/۵۱،

(الطور ۴۳/۵۲) اَمْ لَھُمْ اِلٰہٌ غَیْرُ اللّٰہِ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ o کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان کا کوئی اور معبود ہے، اللہ تعالیٰ ان کے شریک ٹھہرانے سے پاک ہے۔"

(الجن ۲/۷۲) (جنات کی ایک جماعت نے قرآن مجید سننے کے بعد کہا) یَّھْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا o جو نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔" نیز ۲۰/۷۲،

اقسامِ شرک

(النساء ۱۱۷/۴) اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا : وہ اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر دیویوں کو پکارتے ہیں۔

(الانعام ۴۰/۶) قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ کہدو! ذرا دیکھو تو سہی اگر تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آجائے یا قیامت کی گھڑی آموجود ہو تو کیا تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو پکارو گے؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ نیز ۲۲، ۴۱، ۸۸، ۱۰۶، ۱۲۱، ۱۳۶، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۶۱ / ۶

(الاعراف ۳۴، ۳۸، ۱۹۰، ۱۹۴، ۱۹۷ / ۷ — توبہ ۱۷، ۳۶ / ۹

(یونس ۱۸/۱۰) وَیَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ وَیَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو اُن کو نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی نفع پہنچا سکتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ نیز ۲۸، ۳۴، ۶۶، ۱۰۶ / ۱۰، ۲، ۵۴ / ۱۱

(الرعد ۱۴/۱۳) وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ ۝ اور کافروں کی دعا تو بس گمراہی ہے۔ نیز ۳۳ / ۱۳،

النحل ۱، ۳، ۲۰، ۲۷، ۳۵، ۵۴، ۷۳، ۸۶ / ۱۶ — بنی اسرائیل ۶۷ / ۱۷، ۴۲، ۵۲ / ۱۸ - ۸۱ / ۱۹ - ۲۱ تا ۲۹، ۴۳ / ۲۱

الحج ۱۲، ۲۶، ۶۲، ۷۳ / ۲۲ — المومنون ۹۲، ۱۱۷ / ۲۳ — ۳، ۱۸، ۵۵ / ۲۵ — ۶۳ / ۲۷ - ۶۲، ۸۸ / ۲۸

العنکبوت ۴۲ / ۲۹، — الروم ۱۳، ۳۳، ۳۵، ۴۲ / ۳۰

(لقمان ۳۰/۳۱) ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور جس کو وہ اس کے علاوہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔ نیز ۲۲ / ۳۴، ۴۰ / ۳۵، ۲۳ / ۳۶

(فاطر ۱۵/۳۵) یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۝ اے لوگو! تم سب اللہ تعالیٰ کے محتاج ہو اور اللہ تعالیٰ ہی بے نیاز لائق حمد ہے۔ نیز ۲۳ / ۳۶، ۱۶۱ / ۳۷،

(الزمر ۶۷/۳۹) وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کرنے کا حق تھا۔ نیز ۶۵ / ۳۹، — المومن ۱۲، ۲۰، ۷۳، ۸۴ / ۴۰ - حم السجدہ ۶، ۲۸ / ۴۱،

الشوریٰ ۹، ۲۱، ۴۶ / ۴۲، — الزخرف ۴۵ / ۴۳، — الجاثیہ ۱۰ / ۴۵

الاحقاف ۴، ۲۸ / ۴۶ — القلم ۴۱، ۴۲ / ۶۸

(الجن ۱۸/۷۲) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ اور بیشک مساجد اللہ تعالیٰ کی ہیں پس اللہ تعالیٰ کے علاوہ (اس میں) کسی کو نہ پکارو۔ نیز آیت ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالت

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) (سورہ فتح ۲۹/۲۸)

اما بعد فقال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید: اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ (الاحزاب ۵۶/۲۲) بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اُن پر درود و سلام بھیجو " لہٰذا ہم کو بھی چاہیے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود و سلام بھیجیں ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی قرآن کریم میں چار جگہ آیا ہے: آل عمران ۱۴۴/۳، احزاب ۴۰/۲۲، محمد ۲/۲۶، فتح ۲۹/۲۸ ۔

تمام تذکرہ نویسوں نے حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تذکروں کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام سے کی ہے اور یہی صحیح بھی ہے لیکن چونکہ "توحید" کے عنوان پر کلمہ طیبہ کا پہلا جزو "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" درج کر دیا گیا تو "رسالت" کے عنوان پر "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کا ہونا ضروری ہوا تاکہ کلمہ طیبہ کی تکمیل ہو جائے ۔ دوسرے یہ کہ جس طرح "قرآن کریم" حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی آخری کتاب اور تمام انسانوں کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے اسی طرح حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آخری پیغمبر اور کافۃً للناس کی ہدایت و رہنمائی کے لئے مبعوث فرمایا ۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۝ (سبا ۲۸/۲۲) اور (اے رسول) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے " نیز وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (الانبیاء ۱۰۷/۲۱) اور ہم نے تم کو (تمام) جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے "

آنحضرت

اور جس طرح حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ لیا اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال کی حفاظت کے اسباب بھی مہیا فرما دیئے، چنانچہ آپؐ کی حیاتِ طیبہ کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جو ہم تک نہ پہنچا ہو، یہ سعادت کسی پیغمبر کے حق میں نہیں پائی جاتی، غرض جو عظمت وشان آپ کو عطا ہوئی، وہ نورٌ علیٰ نور ہے۔ سبحان اللہ۔

نیز حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا کلام قرآن مجید جو کہ منبع العلوم ہے اس کی تشریح وتفسیر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ سے استفادہ کے علاوہ کوئی چارا نہیں، لہٰذا ان فضائل بزرگی کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر کو اولیت دینا ہی اپنی سعادت سمجھا اور آپ کے مقدس وجود کے تذکرے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت آدمؑ اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تذکروں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

اس باب میں قصص الانبیاء، قصص الاولیاء، تذکرۃ الاشقیاء، نیز بعض مقامات، حیوانات اور پھلوں وغیرہ کے نام بھی قرآنی اشارے کے طور پر درج کر دیئے گئے ہیں۔

قصص القرآن

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

بیشک ان قصوں میں عقلمند لوگوں کے لئے عبرت ہے

دعائے خلیل ونوید مسیحا

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب خانہ کعبہ کی تعمیر میں مصروف تھے اس وقت آپ نے دعا فرمائی تھی: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿بقرہ ۱۲۹، پ۱﴾ اے ہمارے رب! ان (اہلِ مکہ) ہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے اور ان (کے نفس) کا تزکیہ کرے، بیشک تو ہی زبردست حکمت والا ہے۔" چنانچہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے آپؑ کی دعا قبول فرمائی اور آپ ہی کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ نیز آپ کے اسمِ مبارک کی قدرو منزلت یہ ہے کہ ایک سورۃ کا نام بھی سورۃ محمد نمبر ۴۷ ہے۔

نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے متعلق ہے وہ بھی ملاحظہ ہو: يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ

التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ (سورہ صف ۶/۶۱) (اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا، اے بنی اسرائیل! بیشک میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا رسول (بھیجا ہوا) آیا ہوں، تصدیق کرتا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آچکی ہے اور خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آنے والے ہیں جن کا نام "احمد" ہوگا۔"

ولادت باسعادت

اہلِ تواریخ اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سالِ ولادت "عام الفیل" تھا (یعنی جس سال ابرہہ ہاتھیوں کا لشکر لے کر خانۂ کعبہ کی بے حرمتی کے لئے آیا تھا)۔ اسی طرح دو شنبہ (پیر) کے دن اور ربیع الاول کے مہینے میں بھی اتفاق ہے البتہ تاریخ میں اختلاف ہے کہ ربیع الاول کی ۹ تاریخ تھی یا ۱۲؟ —

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت عرب کے معزز قبیلہ "قریش" بنی ہاشم میں ہوئی جن کو عربی نژاد ہونے کے علاوہ حضرت اسمٰعیل بن ابراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام کی اولادِ امجاد ہونے کا سب سے بڑا شرف حاصل ہے — آپ کا مشہور و معروف شجرۂ نسب بھی ملاحظہ ہو:—

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن عبد اللہ[۱] بن عبد المطلب[۲] بن ہاشم[۳] بن عبدِ مناف[۴] بن قصی[۵] بن کلاب[۶] بن مرہ[۷] بن کعب[۸] بن لوی[۹] بن غالب[۱۰] بن فہر[۱۱] بن مالک[۱۲] بن نضر[۱۳] بن کنانہ[۱۴] بن خزیمہ[۱۵] ابن مدرکہ[۱۶] بن الیاس[۱۷] بن مضر[۱۸] بن نزار[۱۹] بن معد[۲۰] بن عدنان[۲۱]۔ اور عدنان حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔

اسماءِ مقدسہ

جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے "اسماء الحسنیٰ" قرآنِ کریم اور احادیثِ شریفہ سے منقول ہیں اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماءِ مقدسہ بھی منقول ہیں، جن میں "محمد[۱]" اور "احمد[۲]" کو ذاتی اور باقی کو صفاتی لکھا ہے جو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دے کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے:

(۱) مُحَمَّدٌ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ ذات جس میں بکثرت خصائلِ حمیدہ، فضائلِ جمیلہ اور اوصاف پسندیدہ ہوں۔ آپ سے پہلے اس نام سے کوئی موسوم نہیں ہوا۔ آپ کا اسمِ گرامی قرآنِ کریم میں چار[۴] جگہ آیا ہے: ۱۴۴/۳، ۴۰/۳۳، ۲/۴۷، ۲۹/۴۸، نیز قرآن کریم کی ایک سورہ کا نام بھی "محمد" ہے۔

(۲) اَحْمَدُ (۶/۶۱) بہت تعریف کئے گئے۔

آنحضرت ؐ

(۳) اُمّیٌّ (۱۵۸،۱۵۷/۷) بے پڑھے لکھے۔

(۴) اَمِیْنٌ (۶۸/۷) امانت دار۔ (بکثرت آیا ہے)

(۵) بَشِیْرٌ (۱۹/۵) خوشخبری دینے والے "

(۶) حَقٌّ (۸۳/۳) سچائی والے "

(۷) خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (۴۰/۳۳) تمام انبیاءؑ کے بعد آنے والے۔

(۸) دَاعٍ (۴۶/۳۳) (اللہ تعالیٰ کی طرف) دعوت دینے والے

(۹) رَحْمَةٌ (۱۵۷/۲) رحمت، مہربان۔ (بکثرت آیا ہے)

(۱۰) رَحِیْمٌ (۱۲۸/۹) نہایت رحم والے "

(۱۱) رَسُوْلٌ (۸/۳) رسول، پیغامبر "

(۱۲) رَءُوْفٌ (۱۲۸/۹) بڑا مہربان۔ "

(۱۳) سِرَاجٌ (۴۶/۳۳) چراغ۔ (کئی جگہ آیا ہے)

(۱۴) شَاهِدٌ (۱۲/۱۱) گواہ۔ "

(۱۵) شَهِیْدٌ (۲۸۲/۲) گواہ "

(۱۶) طٰهٰ (۱/۲) حروفِ مقطعات

(۱۷) عَبْدُ اللہِ (۶/۲) اللہ تعالیٰ کا بندہ (بکثرت آیا ہے)

(۱۸) عَزِیْزٌ (۱۲۸/۹) عزت والے، زبردست "

(۱۹) کَرِیْمٌ (۴۰/۴) بزرگی والے۔ "

(۲۰) مُبَشِّرٌ (۱۰۵/۱۷) خوشخبری دینے والے

(۲۱) مُدَّثِّرٌ (۱/۷۴) لحاف اوڑھنے والے۔

(۲۲) مُذَکِّرٌ (۲۱/۸۸) نصیحت کرنے والے۔

(۲۳) مُزَّمِّلٌ (۱/۷۳) چادر اوڑھے ہوئے۔

(۲۴) مُنْذِرٌ (۴۵/۷۹) ڈرانے والے۔

(۲۵) نَبِیٌّ (۶۸/۳) خبر دینے والے۔

(۲۶) نَذِیْرٌ (۱۹/۵) ڈرانے والے (بکثرت آیا ہے)

(۲۷) نِعْمَةٌ (۲۲/۲۶) انعام، احسان "

(۲۸) هَادٍ (۵۲/۴۲) پیشوا۔ راستہ دکھانے والے۔

(۲۹) یٰسٓ (۱/۳۶) حروفِ مقطعات۔

علاوہ ازیں بعض محدثین نے اسمائے صفات اور القاب پر مستقل تصانیف فرمائی ہیں، بہرحال بہت محتاط طریقے پر اسمائے مقدسہ جمع کر کے پیش کیے جاتے ہیں:

(۳۰) اَبُو الْقَاسِمِ (قاسم کے باپ)۔

(۳۱) اِکْلِیْلٌ (انبیاءؑ کے تاج)۔

۳۲: اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ (پرہیزگاروں کے پیشوا)۔

۳۳: جَامِعٌ (جمع کرنے والے)۔

۳۴: جَوَّادٌ (فیاض، سخی)۔

۳۵: حَاشِرٌ (سب سے پہلے حق تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہونے والے)

۳۶: حَافِظٌ (حفاظت کرنے والے)

۳۷: حَامِدٌ (حق تعالیٰ کی تعریف کرنے والے)۔

۳۸: حَبِیْبُ اللہِ (اللہ تعالیٰ کے دوست)۔

۳۹: حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ (مومنوں کے لیے حریص)۔

۴۰: حَفِیٌّ (تحقیق کرنے والے)۔

۴۱: حَفِیْظٌ (حفاظت کرنے والے)۔

۴۲: حَکِیْمٌ (حکمت و دانائی والے)

۴۳: خَلِیْلٌ (دلی دوست)

۴۴: رَشِیْدٌ (ہادی و رہنما)۔

۴۵: سَابِقٌ (سبقت لے جانے والے)۔

۴۶: سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ (رسولوں کے سردار)۔

۴۷: شَفِیْعٌ (سفارش کرنے والے)۔

۴۸: شَفِیْقٌ (مہربانی کرنے والے)۔

۴۹: شَکُوْرٌ (بہت شکر کرنے والے)۔

۵۰: صَاحِبُ الشَّفَاعَۃِ (شفاعت کرنے والے)

۵۱: صَاحِبِ مَقَامٍ مَّحْمُوْدٍ (مقام محمود والے)

۵۲: صَادِقٌ (سچے، راستباز)

۵۳: صَالِحٌ (نیکوکار)

۵۴: صِدْقٌ (سچائی، نیک نامی)

۵۵: صَفِیُّ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ)

۵۶: طَاھِرٌ (پاک صاف)

۵۷: طَیِّبٌ (پاکیزہ، حلال)۔

۵۸: عَادِلٌ (انصاف کرنے والے)۔

۵۹: عَاقِبٌ (بعد میں آنے والے)۔

۶۰: فَاتِحٌ (کھولنے والے)۔

۶۱: قَاسِمٌ (تقسیم کرنے والے)

۶۲: قَوِیٌّ (طاقتور)

۶۳: کَامِلٌ (پورا، مکمل)

۶۴: کَلِیْمُ اللّٰہ (اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے والے)

۶۵: مَامُوْنٌ (امن والے)۔

۶۶: مُبِیْنٌ (ظاہر کرنے والے)

۶۷: مُبَلِّغٌ۔ تبلیغ کرنے والے)

۶۸: مَتِیْنٌ (مضبوط، قوی، محکم)۔

۶۹: مُجْتَبٰی (برگزیدہ۔ پسندیدہ)

(۷۰) مُجِیْبٌ (قبول کرنے والے)

(۷۱) مُخْتَارٌ (اختیار و قدرت والے)۔

۷۲: مَحْمُوْدٌ (تعریف کیے ہوئے)

۷۳: مُرْتَضٰی (پسندیدہ)۔

۷۴: مُشْفِقٌ (نصیحت کرنے والے)۔

۷۵: مِصْبَاحٌ (چراغ، قندیل)۔

۷۶: مُصْطَفٰی (برگزیدہ)

۷۷: مُطَھَّرٌ (پاک کیا ہوا)

۷۸: مُطِیْعٌ (اطاعت کرنے والے)

۷۹: مِفْتَاحٌ (کنجی)

۸۰: مُقْتَصِدٌ (درمیانی راہ چلنے والے)

۸۱: مُقَدَّسٌ (پاک و پاکیزہ)

۸۲: مُکَرَّمٌ (بزرگ)

۸۳: مَنْصُوْرٌ (مدد دیئے گئے)

۸۴: مُنِیْرٌ (روشن، منور)

۸۵: نَاصِحٌ (نصیحت کرنے والے)

۸۶: نَاصِرٌ (مددگار)

۸۷: وَکِیْلٌ (کارساز)

۸۸: وَلِیٌّ (دوست، مددگار)

۸۹: یَتِیْمٌ (جس کے والد انتقال کر گئے ہوں)

بچپن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ ماجد کا اسمِ گرامی عبداللہ اور والدہ ماجدہ کا نام آمنہ تھا۔ ابھی آپ رحمِ مادر ہی میں تھے کہ والد ماجد کا انتقال ہو گیا اور آپ کی عمر تقریباً چھ سال کی ہوئی تھی کہ والدہ ماجدہ بھی رحلت فرما گئیں تو دادا عبدالمطلب کی سرپرستی میں آ گئے، اور جب عمر کے آٹھویں سال دادا صاحب بھی انتقال فرما گئے تو آپ کے چچا ابوطالب آپ کی سرپرستی کا حق ادا کرتے رہے ——— اس طرح آپؐ بچپن ہی میں یتیم و یسیر ہو گئے اور تعلیم و تربیت کچھ بھی حاصل نہ کر سکے لیکن سب سے بڑی طاقت و قوت (حق سبحانہٗ وتعالیٰ) کا دستِ شفقت آپ کے سر پر تھا اُس نے آپؐ کو سب کچھ سکھا دیا چنانچہ (سورۂ والضحیٰ $\frac{93}{}$ ۶ تا ۸ میں) ارشاد ہے: اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ۝ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَهَدٰی ۝ وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۝ (اے رسول) کیا اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو یتیم پایا تو اپنی آغوش میں جگہ نہیں دی (بیشک دی) اور تم کو راستہ سے ناواقف پایا تو راستہ دکھا دیا، اور تم کو محتاج پایا تو غنی کر دیا۔"

ذریعۂ معاش اور شادی

انبیاء و رسل کی سنت کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ابتداء ہی سے اپنی روزی کا بار کسی پر نہیں ڈالا چنانچہ بکریاں بھی چرائیں تجارت بھی کی، اور یہی تجارت کی امانت و صداقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے عقد کا باعث ہوئی۔ چونکہ آپ کو بچپن ہی سے فطرتی طور پر بت پرستی سے نفرت تھی لہٰذا منجانب اللہ ہی خلوت نشینی کی طرف رغبت ہو گئی اور اکثر اوقات غارِ حرا میں ذکر و فکر میں مشغول رہنے لگے۔ چنانچہ نزولِ وحی سے قبل صحیح خوابوں سے نبوت کا آغاز ہوا بعد ازاں نزولِ وحی کا دور شروع ہو گیا۔

نزولِ وحی

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف تقریباً چالیس سال ہوئی تو حسبِ معمول آپؐ غارِ حرا میں عبادت و ریاضت میں مشغول تھے کہ بروز پیر ۱۷ رمضان المبارک حضرت جبرئیلؑ حاضر ہوئے اور فرمایا "اِقْرَاْ (پڑھئے)" آپؐ نے جواب دیا "مَآ اَنَا بِقَارِئٍ" (میں پڑھا ہوا نہیں ہوں) لہٰذا حضرت جبرئیلؑ نے (بطورِ معانقہ) بغلگیر ہو کر دبا کر چھوڑ دیا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت جبرئیلؑ سے فرمایا بتاؤ کیا پڑھوں؟۔ تب حضرت جبرئیلؑ نے مندرجہ ذیل آیاتِ مبارکہ پڑھوائیں: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ ۝ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝ (سورۃ العلق $\frac{96}{}$ ۱ تا ۵): (اے رسول!)

اپنے اس رب کا نام لیکر پڑھو جس نے (تمام مخلوق کو) پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے بنایا، پڑھو اور تمہارا رب سب سے زیادہ اکرم (برگزیدہ) ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا اور انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔"

ہدایات و نصائح

(المائدہ ۶۷/۵) يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ: اے رسول جو (احکام) تم پر تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئے ہیں وہ (لوگوں تک) پہنچا دو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے پیغامِ رسالت ہی نہ پہنچایا، اور اللہ تعالیٰ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔

(الانعام ۹۰/۶) قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْعَالَمِينَ: کہدو کہ میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجر نہیں مانگتا، یہ (قرآن) تو بس تمام جہانوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔ ۱۰۴/۱۲

(الاعراف ۲۰۵/۷) وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُن مِّنَ الْغَافِلِينَ: (اے رسول) اور اپنے رب کو دل ہی دل میں عاجزی اور خوف اور پست (ہلکی) آواز سے صبح و شام (ہر وقت) یاد کرتے رہو اور (اس کی یاد سے) غافل نہ رہو۔ ۱۴۳/۱۱

(المؤمنون ۷۲/۲۳) أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ: کیا تم ان سے (دعوتِ تبلیغ پر) کچھ معاوضہ مانگتے ہو، پس تمہارے رب کی عطا (معاوضہ) بہت بہتر ہے۔"

(الفرقان ۵۷/۲۵) قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِلَّا مَن شَاءَ أَن يَتَّخِذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا: (اے رسول) کہدو کہ میں اس (دعوتِ حق) کے عوض تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا مگر جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرلے۔"

(سبا ۴۷/۳۴) قُلْ مَا سَأَلْتُكُم مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى اللَّهِ: کہدو کہ میں نے تم سے کچھ اجرت مانگی ہو تو وہ تمہارے ہی (فائدے کے) لئے ہے، میرا اجر تو بس اللہ تعالیٰ ہی کے ذمے ہے"۔ نیز ۸۶/۳۸

(الشوریٰ ۱۵/۴۲) فَلِذَٰلِكَ فَادْعُ وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ: (اے رسول) اسی (دینِ حق) کی طرف (لوگوں کو) دعوت دیتے رہو اور اسی پر قائم رہو جیسا کہ تم کو حکم دیا گیا ہے"۔ نیز ۲۳/۴۲ ۳۵/۴۶

(الطور ۴۰/۵۲) أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ: (اے رسول) کیا تم ان سے (تبلیغ پر) کچھ اجرت مانگتے ہو کہ ان پر تاوان کا بوجھ پڑ رہا ہے۔"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب

(البقرہ ۱۱۹/۲) اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ بیشک ہم نے تم کو حق (سچائی) کے ساتھ بشارت (خوشخبری) دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔" (نیز فتح ۸/۴۸)

(۱۵۱/۲) كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۞ "جس طرح ہم نے تمہارے درمیان تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور تم کو پاک کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تم کو وہ کچھ سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔ نیز ۱۶۴/۳، ۲/۶۲

(۲۵۲/۲) تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۞ "یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو حق (ٹھیک ٹھیک) کے ساتھ پڑھ کر سناتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو۔" نیز ۲/۲

(آل عمران ۴۴/۳) ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ "یہ وحی جو ہم نے تم پر کی ہے غیب کی خبروں میں سے ہے۔" نیز ۱۰۸/۳

(۸۱/۳) وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاۗءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ۭ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰي ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ۭ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا ۭ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۞ "اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا کہ میں تم کو جو کچھ کتاب اور حکمت عطا کروں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو اُن (کتابوں) کی تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس (موجود) ہیں تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: کیا تم اس عہد کا اقرار کرتے ہو اور اس کو میرا (اہم) عہد سمجھ کر قبول کرتے ہو (انبیاء علیہم السلام نے عرض کیا) بیشک ہم اقرار کرتے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اب تم اس عہد پر گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"۔ —— (حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اس آیت میثاق میں اس عہد میثاق کا ذکر ہے جو روز ازل میں تمام انبیاء اور رسل سے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لیا گیا تھا)۔

(آلِ عمران ۱۰۸/۳) تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۔ "یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جن کو ہم تم پر ٹھیک ٹھیک تلاوت کرتے ہیں"۔ نیز ۱۴۴/۳،

(۱۵۹/۳) فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ "(اے رسول) یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے نرم مزاج واقع ہوئے ہو اور اگر تم تند خو سخت دل ہوتے تو یہ سب تمہارے گرد و پیش سے منتشر ہو جاتے، پس تم ان سے درگزر کرو (معاف کردو) اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرو، اور معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو"۔ نیز ۱۶۴/۳ ۔

(النساء ۷۹/۴) وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ "(اے رسول) ہم نے تم کو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے پیغامبر بنا کر بھیجا ہے اور (اس پر) اللہ تعالیٰ ہی گواہ کافی ہے"۔

(۱۱۳/۴) وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ۚ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ "اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب و حکمت نازل کی اور تم کو وہ کچھ دیا جو تم کو معلوم نہ تھا اور تم پر اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے"۔ نیز ۱۶۳/۴ ۔

(۱۶۶/۴) لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۔ "لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے اس پر جو اس نے اپنے علم کے ساتھ تمہاری طرف نازل کیا اور اس کے فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے"۔ نیز ۱۷۰/۴

(المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ "آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) پسند کیا"۔ نیز ۱۵/۵ تا ۱۹، ۶۷/۵، ۹۹؛ نیز ۱۹/۶، ۵۰، ۶۱، ۱۶۳

(الاعراف ۱۵۸/۷) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ِۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۖ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۔ "(اے رسول) کہہ دو اے لوگو بیشک میں تم سب کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بھیجا ہوا) رسول ہوں، آسمان و زمین میں اسی کی بادشاہی ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، پس اللہ تعالیٰ اور

اس کے رسول پر ایمان لے آؤ جو کہ نبی اُمّی ہیں اور اللہ تعالیٰ پر اور اس کے کلمات پر ایمان و یقین رکھتے ہیں اور اسی (رسول) کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔ نیز ۱۸۵/۷

(۲۰۳/۷) قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰٓی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ ۚ هٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۝ (اے رسول) کہہ دو کہ میں تو صرف اسی کی اتباع کرتا ہوں جو مجھ پر میرے رب کی طرف سے وحی ہوتی ہے، یہ بصیرت (کی باتیں) تمہارے رب کی طرف سے ہیں جو مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہیں۔" نیز انفال ۱۷/۸، ۳۳،

(التوبہ ۳۳/۹) هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝ (اللہ تعالیٰ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو دینِ حق (اسلام) کے سچے احکامات دے کر بھیجا تاکہ اس (دینِ اسلام) کو تمام دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناگوار ہو۔" ۶۱/۹، ۱۰۳

(۱۲۸/۹) لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْكُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۝ (اے لوگو!) بیشک تمہارے پاس تمہارے ہی نفسوں میں سے ایک رسول آگیا ہے اس پر یہ بات بہت گراں ہے کہ تم کو کوئی تکلیف پہنچے (اور تمہاری بھلائی کا) بڑا حریص (خواہشمند) ہے اور مومنوں کے لئے بہت نرم دل اور مہربان ہے۔"

(یونس ۲، ۱۵، ۱۶ و ۱۰۸/۱۰) (۱۰۹/۱۰) وَاتَّبِعْ مَا یُوْحٰٓى اِلَیْكَ وَاصْبِرْ حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ۝ اور (اے رسول) اس کی پیروی کرو جو تم پر وحی کی جاتی ہے اور صبر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔"

(ہود ۲/۱۱) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ ۝ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو بیشک میں تم کو اسی کی طرف سے ڈرانے والا اور خوشخبری دینے والا ہوں۔" نیز ۱۲/۱۱ و ۴۹، ۱

(۱۲۰/۱۱) وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ فِیْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور (اے رسول) ہم تم سے رسولوں کے جو حالات بیان کرتے ہیں ان سے (ہمارا مقصد) تمہارے دل کو تقویت دینا ہے، نیز ان (قصوں) میں تمہارے پاس حق (سچی بات) پہنچی ہے جو مومنوں کے لئے بھی نصیحت و عبرت ہے۔" نیز ۱۰۸ و ۱۰۹/۱۲

(الرعد ۷/۱۳) اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝ (اے رسول) تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور

ہر قوم کے لئے کوئی ہادی ہوا ہی کرتا ہے"۔ نیز ۴۰/۱۳،

(ابراہیم ۱/۱۴) كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ٥ (یہ) ایک کتاب (قرآن) ہے جو ہم نے تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم لوگوں کو ان کے رب کے حکم کے مطابق تاریکیوں سے نکال کر اس نور (روشنی) کی طرف لاؤ جو ایک غالب اور قابلِ تعریف (اللہ تعالیٰ) کا راستہ ہے۔ نیز الحجر ۸۹، ۹۴/۱۵

(النحل ۸۲/۱۶) فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ٥ پس تمہارے ذمہ تو صرف واضح طور پر (احکام) پہنچا دینا ہے۔ نیز ۸۹، ۱۰۳، ۱۲۳/۱۶

(۱۲۷/۱۶) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ط اپنے رب کے راستے کی جانب حکمت (دانائی) اور عمدہ نصیحت سے دعوت دو اور ان کے ساتھ بہت اچھے انداز میں بحث کرو"۔ نیز بنی اسرائیل ۳۹/۱۷، ۷۸ و ۷۹/۱۷

(بنی اسرائیل ۱۰۵/۱۷) وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ط وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ٥ اور ہم نے اس (قرآن) کو حق (سچائی) کے ساتھ نازل کیا ہے اور وہ حق کے ساتھ نازل ہوا۔ اور (اے رسول) ہم نے تم کو صرف خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"۔

(الکہف ۱۱۰/۱۸) قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ٥ (اے رسول) کہدو بیشک میں بھی تمہاری طرح ایک بشر ہوں، مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ تمہارا معبود، معبودِ واحد (ایک اللہ تعالیٰ) ہے۔

(طٰہٰ ۲ و ۳/۲۰) مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ٥ اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ٥ (اے رسول) ہم نے تم پر قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ بلکہ یہ تو ڈرنے والے کے لئے ایک نصیحت ہے"۔

(انبیاء ۱۰۷/۲۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٥ اور ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(الحج ۴۹/۲۲) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ٥ (اے رسول) کہہ دو! اے لوگو بیشک میں تو تمہارے لئے ایک واضح نصیحت کرنے والا بنایا گیا ہوں۔ نیز المؤمنون ۷۳/۲۳، ۱/۲۵

(الفرقان ۵۶/۲۵) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ٥ اور ہم نے تم کو خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے"۔

(الشعراء ۲۱۴/۲۶) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ٥ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو تنبیہ کرو۔

(الشعراء ۲۶/۲۱۵) وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (اے رسول) مومنوں میں سے جو تمہاری اتباع کریں ان کے لئے بازو جھکا دو (ان پر مہربان رہو) نیز نمل ۲۷/۹۱-۹۲، ۲۸/۸۵، ۳۰/۵۸

(الاحزاب ۳۳/۲) وَاتَّبِعْ مَا يُوْحٰى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اور اس کی اتباع کرو جو تم کو تمہارے رب کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔

(۳۳/۲۱) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ؕ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات (اخلاق و کردار کا) بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور روزِ آخرت (قائم ہونے) کی امید ہو، اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرے۔"

(۳۳/۴۰) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ؕ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبیوں (کی نبوت) کی مُہر (ختم کرنے والے) ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے کا جاننے والا ہے۔"

(۳۳/۴۵تا۴۷) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۙ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۙ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو ایک چشم دید گواہی دینے والا، اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی اجازت سے دعوت دینے والا اور ایک روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔ اور مومنوں کو بشارت دیدو کہ (یہ) ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔"

(سبا ۳۴/۲۸) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (اے رسول) اور ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" نیز ۳۴/۴۶، ۵۰ نیز ۳۵/۲۳، ۲۴

(یٰسٓ ۳۶/۱تا۵) يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ؕ اے رسول! قسم ہے حکمت والے قرآن کی، بیشک تم رسولوں میں سے ہو، صراطِ مستقیم پر ہو۔" نیز ۳۶/۶۹، ۳۸/۶۵، ۷۰

(الزمر ۳۹/۶۵) وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ اور (اے رسول) بیشک تمہاری طرف اور جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں وحی کی گئی ہے۔" ۳۹/۳۰-۳۱

(المؤمن ۷۸/۴۰) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ؕ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ اور بیشک ہم نے تم سے پہلے (بہت) رسول بھیجے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کے قصے ہم نے تم سے بیان کردیئے اور بعض ایسے بھی ہیں جن کے قصے ہم نے بیان نہیں کئے، اور کسی رسول کی مجال نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر کوئی نشانی (معجزہ) لائے۔" نیز ۶۶/۴۰، ۸و۹/۴۱، ۲۳، ۴۸، ۵۱/۴۲،

(الزخرف ۴۳/۴۳) فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ پس جو کچھ تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو بیشک تم سیدھے راستے پر ہو۔ ۱۸/۴۵، ۹/۴۶

(محمد ۲/۴۷) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور اس قرآن پر بھی ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل ہوا اور وہ ان کے رب کی طرف سے برحق (سچا) ہے۔ نیز ۳۵/۴۷

(الفتح ۱تا۳/۴۸) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ (اے رسول) بیشک ہم نے تم کو فتح دی واضح طور پر فتح، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہاری اگلی اور پچھلی تمام کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور تم پر اپنی نعمت کی تکمیل کردے اور تم کو سیدھے راستے پر چلائے اور اللہ تعالیٰ تم کو زبردست نصرت عطا فرمائے۔" نیز ۸/۴۸،

(۱۰/۴۸) اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ۚ یقیناً جن لوگوں نے تم سے بیعت کی انھوں نے اللہ تعالیٰ سے بیعت کی، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔" نیز ۲۹/۴۸ - ۱و۲/۴۹، ۵۰و۵۱/۵۱، ۲۹/۵۲،

(الطور ۴۸/۵۲) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ اور اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر کرو، بیشک تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو اور جب بھی اٹھا کرو تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔" نیز ۹/۵۷

(المجادلہ ۲۱/۵۸) كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ زبردست طاقتور ہے۔" نیز ۹/۶۱،

(الجمعہ ۲/۶۲) هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے اُمیوں (بے پڑھوں) میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ وہ اس سے قبل صریح گمراہی میں تھے"۔ نیز ۱ و ۸/۹۳، ۱۰ و ۱۱/۶۵، ۳/۶۶، ۲۶/۶۷،

(القلم ۱ تا ۴/۶۸) نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا یَسْطُرُوْنَ ۝ مَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۝ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍ ۝ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝ قسم ہے قلم کی اور اس کی جو وہ (اہلِ قلم) لکھتے ہیں کہ (اے رسول) تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو، اور یقیناً تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے اور بیشک تم بہت بڑے اخلاق پر ہو"۔

(مدثر ۲ و ۳/۷۴) قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ اٹھو اور (قوم کو) ڈراؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو"۔ نیز ۴۵/۷۹

(الغاشیہ ۲۱/۸۸) فَذَكِّرْ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ پس تم نصیحت کرتے رہو کہ تمہارا کام بس نصیحت کرنا ہے۔

(الضحیٰ ۵/۹۳) وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اور عنقریب تمہارا رب تم کو (اسقدر) عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے"۔

(الم نشرح ۴/۹۴) وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کیا۔

(الکوثر ۱ تا ۳/۱۰۸) اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ بیشک ہم نے تم کو کوثر عطا کی پس اپنے رب کے آگے نماز پڑھو اور قربانی دو، بیشک تمہارا دشمن ہی جڑ کٹا (بے اولاد) رہے گا"۔

ذرا غور تو فرمائیے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کو یا آدمؑ یا نوحؑ، یا ابراہیمؑ، یا موسیٰؑ یا عیسیٰؑ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے لیکن قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کہیں بھی مخاطب نہیں فرمایا۔ یہ بات بھی تمام انبیاءؑ پر آپؐ کی فضیلت و بزرگی کے لئے ایک بڑی دلیل ہے۔ سبحان اللہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اسی طرح اس "احسن التقویم" کے جنزلت میں بھی حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بے شمار جلیل القدر پیغمبر بھیجے گئے لیکن کسی کو بھی وہ اعزاز عطا نہیں ہوئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمائے گئے۔ مثلاً ارشاد ہے:۔

(۱) (النساء ۸۰/۴) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ "جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

(۲) (بنی اسرائیل ۱/۱۷) سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا، "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا۔"

(۳) (۷۹/۱۷) عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا "عنقریب ہم کو تمہارا رب مقامِ محمود میں کھڑا کر دے گا۔"

(۴) (الانبیاء ۱۰۷/۲۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ "ہم نے تم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" (اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا "رب" ہے اور آپ تمام جہانوں کے لئے "رحمت" ہیں۔)

(۵) (سبا ۲۸/۳۴) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا "اور (اے رسول) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔"

(۶) (النجم ۹-۱۰/۵۳) فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى "پھر دو کمانوں کی برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی کی جو بھی وحی کی۔"

(۷) (القلم ۳-۴/۶۸) وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ "اور (اے رسول) یقیناً تمہارے لئے بے انتہا اجر (و ثواب) ہے اور بیشک تم بہت بڑے اخلاق پر پیدا ہوئے ہو۔"

(۸) (الضحیٰ ۵/۹۳) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى "اور عنقریب تم کو تمہارا رب (اسقدر) عطا فرمائے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے۔"

(۹) (الم نشرح ۴/۹۴) وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ "اور ہم نے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔"

نیز جس طرح تمام انبیاء علیہم السلام کو "یا نوحؑ، یا موسیٰؑ، یا عیسیٰؑ" کہہ کر مخاطب کیا گیا ہے لیکن پورا قرآنِ کریم پڑھ جائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح کہیں بھی مخاطب نہیں کیا گیا سبحان اللہ۔ لہٰذا ہم کو بھی آپ کا حد درجہ احترام کرنا چاہیے، اور اشعار وغیرہ میں بھی "یا محمد" صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں کہنا چاہیئے صرف درود شریف پڑھنا ہی ہمارے لئے بڑی سعادت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلقِ عظیم

(الانعام ۵۲/۷) وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ان لوگوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ جو صبح اور شام اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس کو پکارتے رہتے ہیں۔ نیز ۲۸/۱۸۔ آل عمران ۱۵۹/۴

(الحجر ۸۷/۱۵) وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ اور اے رسول تحقیق ہم نے تم کو سات (آیتیں جو نماز میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن عطا کئے۔

(النحل ۱۲۵/۱۶) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ۔ (اے رسول) اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت (ودانائی) اور عمدہ طریقہ پر نصیحت ودعوت دو اور ان کے ساتھ اچھے انداز و خوش اخلاقی سے بحث مباحثہ کرو۔

(الشعراء ۲۱۴ و ۲۱۵/۲۶) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو متنبہ کردو (عذاب سے ڈراؤ) اور مومنوں میں سے جو تمہاری اتباع کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔

(الاحزاب ۲۱/۲) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ بیشک تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات (اخلاق وکردار کا) نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ سے ملنے اور روزِ آخرت (قائم ہونے) کی امید ہو اور جو اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا رہے۔

(القلم ۳ و ۴/۶۸) وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ اور اے رسول) یقیناً تمہارے لئے بے انتہا اجر ہے، اور بیشک تم خلقِ عظیم (بہت بڑے اخلاق) کے حامل ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم

مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۚ

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی شانِ کریمی ورحیمی ملاحظہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری قرار دیا۔ سبحان اللہ۔

(آل عمران ۳۱/۳) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (اے رسول) کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔" نیز ۳۲/۳

(۵۰/۳) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُونِ ۝ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۱۳۲/۳) وَأَطِيعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

(النساء ۱۳/۴) وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

(۵۹/۴) يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان حاکموں کی جو تم میں سے ہیں۔ ۶/۴

(۶۹/۴) وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ رَفِيقًا ۝ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہی ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، نبیوں میں سے صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔"

(۸۰/۴) مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔"

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ
یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں
توحید
رسالت
عبادت
فیوض القرآن
یعنی
اشاریۂ مضامینِ قرآن
آخرت
احکام
ناشر
اِدارۂ مجددیہ ۲/۵ ایچ، ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتْلُوْھَا عَلَیْكَ بِالْحَقِّ ۲۵۲/۲، ۱۰۸/۳، ۶/۴۵

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں۔

فیوض القرآن

یعنی

اشاریۂ مضامینِ قرآن

جو پانچ ابواب: توحید[1]، رسالت[2]، عبادت[3]، احکام[4] اور آخرت[5] پر مشتمل ہے
اور جس میں ہر باب کی مناسبت سے بکثرت ذیلی عنوانات کے تحت
آیاتِ مقدسہ جمع کردی گئی ہیں

مرتبہ

محمد علی

ناشر

ادارۂ مجددیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی شانِ کریمی ورحیمی ملاحظہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کو اپنی اطاعت وفرمانبرداری قرار دیا۔ سبحان اللہ۔

(آل عمران ۳۱/۳) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ (اے رسول) کہدو کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو، اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔“ نبر ۳۲/۳

(۵۰/۳) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ٥ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔

(۱۳۲/۳) وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ٥ اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔“

(النساء ۱۳/۴) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔“

(۵۹/۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان حاکموں کی جو تم میں سے ہیں۔“

(۶۹/۴) وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ٥ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہی ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، نبیوں میں سے صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ بہت اچھے رفیق ہیں۔“

(۸۰/۴) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ جس نے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔“

(المائدہ ۹۲/۵) وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۔ اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے رہو۔" نیز الانفال ۱/۸، ۲۰، ۲۴،

(الانفال ۴۶/۸) وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُکُمْ: اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو (ورنہ) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (رعب) اکھڑ جائے گی۔" نیز التوبہ ۶۳/۹

(التوبہ ۷۱/۹) وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اُولٰٓئِکَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰہُ (جو لوگ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں انہی پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

(النور ۵۲/۲۴) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو ایسے ہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں۔" ۵۴، ۵۶/۲۴، نیز الشعراء ۱۲۵، ۱۲۶/۲۶

(الاحزاب ۲۱/۳۳) لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا ۔ بے شک رسول اللہ کی پیروی کرنا اس شخص کے لیے بہترین بات ہے جو اللہ تعالیٰ (سے ملنے) اور روز قیامت (کے آنے) کی امید رکھتا ہو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہو۔" ۳۲، ۶۶، ۷۱/۳۳

(سورہ محمد ۳۳/۴۷) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔"

(الفتح ۱۷/۴۸) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۔ اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا تو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔" نیز ۱/۴۹، ۲۸/۵۷، ۱۳/۵۸، ۷/۵۹

(التغابن ۱۲/۶۴) وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۔ اور اطاعت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی، پس اگر تم اس سے روگردانی کرو گے تو ہمارے رسول کے ذمہ تو صرف واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہی ہے۔

رسولوں کے ذمہ دین کی تبلیغ کرنا ہے

(آل عمران ۲۰/۳) وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ اور اگر وہ تمہاری بات نہ مانیں تو تمہارا کام صرف پیغام (دین) پہنچا دینا ہے۔" نیز ۸۲/۱۶، ۴۸/۴۲

(المائدہ ۶۷/۵) يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے اس کو لوگوں تک پہنچا دو۔" نیز ۹۲، ۹۹/۵، ۵۴/۲۴، ۱۸/۲۹، ۱۲/۶۴،

(الانعام ۴۸/۶) وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۚ اور ہم تو رسولوں کو محض (جنت کی) خوشخبری دینے اور (عذاب سے) ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔"

(الرعد ۴۰/۱۳) فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ پس تمہارے ذمہ تو صرف (پیغام) پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔"

(الحج ۴۹/۲۲) قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ (اے رسول) کہدو، اے لوگو! بیشک میں تم کو واضح طور پر ڈرانے والا ہوں۔" نیز النمل ۹۲/۲۷

نصیحت کرنے کا حکم

(الاعراف ۱۹۹/۷) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (اے رسول) معاف کرنے کو اپنا شعار بناؤ اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔"

(الذاریات ۵۵/۵۱) وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (اے رسول) اور نصیحت کرتے رہو پس بیشک نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔"

(الطور ۲۹/۵۲) فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۝ (اے رسول) پس نصیحت کرتے رہو، تم اپنے رب کی عنایت سے نہ تو کاہن ہو اور نہ ہی مجنون۔"

(الاعلیٰ ۹/۸۷) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝ پس نصیحت کرتے رہو اگر نصیحت کرنا نفع بخش ہو۔"

(الغاشیہ ۲۱/۸۸) فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۝ (اے رسول) پس نصیحت کرتے رہو کہ تمہارا کام تو نصیحت ہی کرنا ہے۔"

تبلیغ دین بہت اچھے اور نرم انداز میں کرنی چاہئے

(آل عمران ۱۰۴/۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔"

(النحل ۱۲۵/۱۶) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (اے رسول) اپنے رب کے راستے کی جانب لوگوں کو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ دعوت دو اور ان کے ساتھ اچھے انداز میں مباحثہ کرو۔"

(طٰہٰ ۴۳، ۴۴/۲۰) اِذْهَبَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ (حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے فرمایا) تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بالتحقیق وہ بہت سرکش ہو رہا ہے، پس اس سے نرمی سے بات کرنا شاید کہ وہ نصیحت حاصل کرلے یا ڈر جائے۔"

(الحج ۶۷/۲۲) وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ۖ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ۝ اور تم (لوگوں کو) اپنے رب کی طرف دعوت دو بلاشبہ تم ہی سیدھے راستے پر ہو۔"

(الشعراء ۲۱۴، ۲۱۵/۲۶) وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ، اور مومنوں میں سے جو تمہاری اتباع کریں ان کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔

(العنکبوت ۴۶/۲۹) وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۝ اور اہل کتاب سے مت جھگڑو مگر ہاں بہت اچھے شائستہ انداز میں۔

(حم السجدہ ۳۳، ۳۴/۴۱) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ اور اس سے بہتر بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف (لوگوں کو) دعوت دے اور نیک کام کرتا رہے اور کہے کہ بے شک میں مسلمان ہوں۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتیں (برائی کا) دفع بہت بھلائی سے کرو پس (ممکن ہے) کہ جو شخص تم سے عداوت رکھتا ہے تمہارا جگری دوست بن جائے۔

آنحضرتؐ کا ادب و احترام

(النور ۶۳/۲۴) لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ اے ایمان والو رسولؐ کے بلانے کو ایسا خیال نہ کرو جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلاتے ہو نیز ۲،۱،۶ ۲،۵۳،۶۹ ۳۳

(الحجرات ۱تا۵/۴۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے پیش قدمی نہ کرو (نہ باتوں میں نہ چلنے میں) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز سے اونچی نہ کرو، اور نہ ہی نبی کے ساتھ بلند آواز سے بات کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو اس کا شعور (احساس) بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حضور میں اپنی آوازوں کو پست (آہستہ و نرم) رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو تقویٰ (پرہیزگاری) کے لئے آزما لیا ہے ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔ (اے رسول) بیشک جو لوگ تم کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔ اور اگر وہ صبر کرتے حتیٰ کہ تم خود باہر اُن کے پاس آجاتے تو یہ ان کے لئے بہت بہتر تھا اور اللہ تعالیٰ تو بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(المجادلہ ۱۲/۵۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اے ایمان والو جب تم رسول سے تنہائی میں کچھ مشورہ کرنا چاہو تو مشورہ سے پہلے صدقہ دیدیا کرو، یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ عمل ہے۔ پس اگر تم کو یہ (صدقہ) میسر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلّی و تشفّی

(آل عمران ۱۷۶/۳) وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ شَيْئًا ۔ (اے رسول) اور جو لوگ کفر میں دوڑ دھوپ کر رہے ہیں ان کی وجہ سے تم غمگین نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں گے۔" نیز المائدہ ۴۱/۵،

(المائدہ ۶۸/۵) فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔ پس تم کافروں کی قوم پر افسوس نہ کرو۔"

(الانعام ۱۰/۶) وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۔ اور بیشک تم سے پہلے بھی رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہا پس جو لوگ ان میں سے مذاق اڑایا کرتے تھے ان کو اسی تمسخر (مذاق) نے آگھیرا۔ یہی مضمون سورہ رعد ۳۲/۱۳ میں بھی ہے۔"

(۳۳/۶) قَدْ نَعْلَمُ إِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۔ تحقیق ہم کو خوب معلوم ہے کہ ان (کافروں) کی باتوں سے تم کو رنج ہوتا ہے (مگر) وہ تمہاری تکذیب نہیں کرتے بلکہ یہ ظالم تو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں۔" نیز ۳۴/۶، ۶۵/۱۰، ۱۲/۱۱

(ہود ۱۲۰/۱۱) وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اور ہم تم سے رسولوں کی خبروں میں سے وہ خبر بیان کرتے ہیں جس سے تمہارے دل کو تقویت حاصل ہو اور ان خبروں میں تمہارے پاس حق (بات) اور نصیحت پہنچتی ہے اور وہ مومنوں کے لئے بھی نصیحت ہے۔ نیز ۱۱۰/۱۲

(الحجر ۸۸/۱۵) لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ ۔ تم اس مال و متاع (دنیوی) کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ہم نے ان (کفار) میں سے بعض کو دیا ہے اور ان پر رنجیدہ بھی نہ ہو۔" نیز ۹۵، ۹۷/۱۵،

(النحل ۱۲۷/۱۶) وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۔ اور صبر کرو اور تمہارا صبر کرنا بھی اللہ تعالیٰ ہی کی مدد سے ہے اور ان کے بارے میں غمگین نہ ہو اور ان کی مکاریوں سے بھی جو یہ کیا کرتے ہیں تنگ دل نہ ہو۔"

(الکہف ۶/۱۸) فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰى اٰثَارِهِمْ إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

آسفاً (اے رسول) اگر یہ (کفار) اس بات پر ایمان نہیں لاتے تو تم ان کے پیچھے افسوس میں اپنی جان کیوں ہلکان کرتے ہو۔" نیز ۱۳۰/۲۰، ۴۴،۴۳/۲۲، ۳/۲۶، ۳۵،۸،۴/۳۵،

(النمل ۷۰/۲۷) وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُن فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ۝ اور ان (کفار) کے لئے غمگین نہ ہوا اور ان کی چالوں (مکروں) پر بھی تنگ دل نہ ہو جو وہ کر رہے ہیں۔

(الروم ۶۰/۳۰) فَاصْبِرْ إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ پس صبر کرو بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے ۵۵/۴۰، ۲۶/۴۶

(فاطر ۸/۳۵) فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ پس تم ان لوگوں پر افسوس کرتے ہوئے اپنی جان ہلکان نہ کرو۔ نیز ۲۱ تا ۲۶/۳۶، ۴۳/۴۱، ۵۲/۴۲،

(الزخرف ۶/۴۳) وَكَمْ أَرْسَلْنَا مِن نَّبِيٍّ فِي الْأَوَّلِينَ ۝ وَمَا يَأْتِيهِم مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝ اور ہم نے پہلے لوگوں میں بھی بہت نبی بھیجے، اور کوئی نبی ان کے پاس ایسا نہیں آیا جس کا انھوں نے مذاق نہ اڑایا ہو۔" نیز ۸۳/۴۳، ۹/۴۶، ۵۲/۵۱،

(الاحقاف ۳۵/۴۶) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِل لَّهُمْ ۝ پس (اے رسول) صبر کرو جس طرح اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا ہے اور ان کے معاملے میں جلدی نہ کرو۔

(الطور ۴۸/۵۲) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۝ اور (اے رسول) اپنے رب کے حکم کے انتظار میں صبر سے کام لو، پس بیشک تم ہماری آنکھوں کے سامنے ہو (ہماری حفاظت میں ہو)۔

نیز ۴۸/۶۸، ۵/۷۰، ۱۰/۷۳، ۴۱،۴۰/۶۹،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

(البقرہ ۱۳۷/۲) فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ پس اللہ تعالیٰ (ان کے مقابلے میں) تمہاری (حمایت) کے لئے کافی ہے اور وہ سنتا جانتا ہے۔

(المائدہ ۶۷/۵) وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ اور اللہ تعالیٰ تم کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔"

(الزمر ۳۶/۳۹) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۝ کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

آپ کے بکثرت معجزات میں سے

قرآن کریم اوّل تو قرآن کریم خود ایک بہت بڑا معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور آنحضرتؐ پر نازل ہوا جس کے متعلق سورہ بنی اسرائیل ۸۸/۱۷ میں ارشاد ہے: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا "کہدو اگر تمام انسان و جن اس بات پر جمع ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو اس کی مثل نہ لا سکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں"

معراج دوسرا اہم معجزہ واقعہ معراج ہے جو نہایت حیرت انگیز ہے کہ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام (مکہ معظمہ) سے بیت المقدس پھر وہاں سے سدرۃ المنتہیٰ تک بحالت بیداری جسد عنصری کے ساتھ لے گیا اور اپنے عجائبات کی سیر کرائی، یہ واقعہ ہجرت سے قبل پیش آیا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے: سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ "پاک ہے وہ ذات جو اپنے بندے (آنحضرتؐ) کو راتوں رات (ایک ہی رات میں) مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا جس کے حول (گرد و نواح) میں بڑی برکتیں رکھی ہیں تا کہ ہم ان (آنحضرتؐ) کو اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں بلاشبہ اللہ تعالیٰ سننے والا دیکھنے والا ہے"۔

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کے حضور میں سدرۃ المنتہیٰ لیجایا گیا جس کا ذکر سورہ النجم ۱-۱۸/۵۳ میں مذکور ہے: وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۙ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی ۚ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۙ عَلَّمَهٗ شَدِیْدُ الْقُوٰی ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰی ۙ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۙ فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی ۚ فَاَوْحٰٓی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی ۚ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی ۚ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰی ۙ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی ۚ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی ؕ اِذْ یَغْشَی السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰی ۙ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۚ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی "قسم ہے تارے کی جب وہ غروب ہونے لگے ۱ کہ تمہارے رفیق (آنحضرتؐ) نہ تو راستے سے بھٹکے نہ بے راہ چلے ۲ اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے ۳ وہ تو ہی

ہوتا ہے جو اُن پر وحی کی جاتی ہے ۳ اُن کو زبردست قوت والے نے تعلیم دی ہے ۵ جو زبردست طاقتور ہے پس وہ سیدھا ہوا ۶ اور وہ اُفق (آسمان) کی انتہائی بلندی پر تھا ۷ پھر وہ قریب ہوا اور آگے بڑھا ۸ پس وہ دو کمانوں کے فاصلے پر یا اس سے بھی زیادہ نزدیک ہوا ۹ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے پر وحی کی جو بھی وحی کی ۱۰ پس جو کچھ انھوں (آنحضرتؐ) نے دیکھا اُن کے دل نے جھوٹ نہیں جانا ۱۱ اب تم اُن سے (اس پر) کیوں جھگڑتے ہو جو انھوں نے خود دیکھا ہے ۱۲ اور بلا شبہ انھوں نے دوسری مرتبہ ایک خاص نزول کے ساتھ دیکھا ۱۳ جبکہ وہ سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک تھے ۱۴ جس کے نزدیک جنت الماویٰ (ہمیشہ رہنے والی جنت) ہے ۱۵ جبکہ سدرہ (بیری کے درخت) پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا ۱۶ (اس وقت) نہ تو انھوں (آنحضرتؐ) نے یا ایک جھپکی اور نہ ہی حد سے متجاوز ہوئی ۱۷ بلاشبہ اُنہوں نے اپنے رب کے عجائبات میں سے بڑی نشانیاں دیکھیں ۱۸

(اُس وقت حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی خاص تجلی نے سدرۃ المنتہیٰ کو حیرت ناطور پر روشن اور پُر کیف بنا دیا تھا، یہ وہ اسرار و عجائبات ہیں جن تک ہمارے ادراک و فہم کی رسائی قطعاً ممکن نہیں ہے)

معجزہ شق القمر معجزہ شق القمر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حیران کن معجزہ ہے مشرکینِ مکہ کی فرمائش پر آپؐ نے حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کے حضور میں دعا کی بعد ازاں انگشتِ مبارک چاند کی طرف اُٹھائی تو اسی وقت چاند کے ۲ ٹکڑے ہو گئے۔ چنانچہ سورۃ القمر ۵۴/۱،۲ میں ارشاد ہے، وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَاِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ اور چاند شق (پھٹ) گیا۔ اور اگر وہ لوگ کوئی نشانی (معجزہ) دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے جو مسلسل چلا آرہا ہے"

ہجرتِ مدینہ طیبہ جب مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کو قبولیت و ترقی حاصل ہو گئی، اور مشرکینِ مکہ کی ایذا رسانی بھی حد سے زیادہ بڑھ گئی تو حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو گیا چنانچہ سورۃ الانفال ۸/۳۰ میں ارشاد ہے: وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ

جب کفار تمہارے متعلق منصوبے بنا رہے تھے کہ تم کو قید کر دیں یا قتل کر دیں یا (مکہ مکرمہ سے) نکال دیں چنانچہ وہ بھی اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ تعالیٰ کی تدبیر

سب سے زیادہ مستحکم اور بہتر ہے"۔ تیر ۱۴ تا ۱۷ ۸۶

نیز حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایک دعا بھی ہدایت فرمائی (بنی اسرائیل ۸۰، ۸۱ / ۱۷)

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۭ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

اور کہو! اے رب مجھ کو (مدینے میں سچائی) خوبی کے ساتھ داخل کرنا اور (مکہ مکرمہ) سے بھی عزت وخوبی کے ساتھ لے جانا اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ عطا فرما کہ جس کے ساتھ تیری نصرت (و مدد) ہو اور (اے رسول) کہدو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل تو مٹنے ہی والا ہے"۔

احادیث شریفہ میں مذکور ہے کہ قریشِ مکہ کی ایذا رسانی سے تنگ آکر اکثر صحابہؓ ہجرت کرکے مدینہ منورہ چلے گئے تو قریشِ مکہ نے "دار الندوہ" میں جمع ہوکر فیصلہ کیا کہ ہر قبیلے کا ایک ایک جوان شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یک وقت حملہ کردے۔ چنانچہ حضرت جبرئیلؑ نے حاضرِ خدمت ہوکر ساری داستان سنادی اور عرض کیا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ آج شب مدینہ منورہ ہجرت کرجائیں۔ چنانچہ آپ نوجوانوں کی حراست کے باوجود سورۂ یٰسٓ ۹ / ۳۶ کی آیۂ مبارکہ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ "اور ہم نے اُن کے آگے اور اُن کے پیچھے دیوار قرار دیدی ہے اور پھر اُن کو (اوپر سے) ڈھانپ دیا پس وہ دیکھ نہیں سکتے"۔ پڑھتے ہوئے اور شَاهَتِ الْوُجُوْهُ (بگڑ جائیں منہ اُن کے) فرماکر مٹھی بھر خاک ان کے سروں پر ڈالتے ہوئے اپنی قیام گاہ سے نکل کھڑے ہوئے اور حضرت ابوبکرؓ کو ہمراہ لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوگئے اور طلوعِ فجر سے قبل "غارِ ثور" میں جو مکہ معظمہ سے تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے پہنچ گئے وہاں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی (سورۂ توبہ ۹) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ الخ

"اگر تم (رسول اللہؐ کی) مدد نہ کروگے تو اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے، جب ان کو کافروں نے (گھر سے) نکال دیا، وہ دو تھے، جب وہ غارِ (ثور) میں تھے اس وقت ایک (آنحضرتؐ) نے اپنے ساتھی (ابوبکرؓ) سے تسلی دیتے ہوئے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ غمگین نہ ہو بیشک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے تسکین نازل فرمائی اور ان کی مدد ایسے لشکروں سے فرمائی جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور کافروں کی بات کو نیچا کردیا اور اللہ تعالیٰ کی بات بلند و بالا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے"۔

یکم ربیع الاول ۱۳ سنہ نبوی پیر کے دن غارِ ثور سے روانہ ہوکر ۸ ربیع الاول بروز پیر مقامِ قبا میں تشریف فرما ہوئے

مسجدِ نبوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ پہنچکر سب سے پہلے "مسجدِ قبا" کی بنیاد رکھی جس کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ (التوبہ ۱۰۸/۹) "البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس لائق ہے کہ اس میں کھڑا ہوا جائے (نماز پڑھی جائے) اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" ——— بعد ازاں مدینہ منورہ پہنچکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسجدِ نبوی" تعمیر فرمائی۔

تحویلِ قبلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ پہنچ کر تقریباً ڈیڑھ سال تک بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرتے رہے، آخر ایک دن ظہر یا عصر کی نماز میں یہ آیۂ مبارکہ نازل ہوئی قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ "بیشک ہم تمہارا چہرہ (بار بار) آسمان کی طرف اُٹھتے ہوئے دیکھتے ہیں، پس ہم ضرور تم کو (اُس) قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جو تمہارا پسندیدہ ہے پس تم اپنا چہرہ مسجدِ حرام (بیت اللہ) کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی ہو تم اپنے چہرہ کو اس کی طرف پھیر لیا کرو۔" (البقرہ ۱۴۴/۲)

جنگِ بدر قریشِ مکہ اسلام کی روز افزوں ترقی کو دیکھ کر بہت برافروختہ ہو گئے اور جنگ کی تیاری کے بعد لشکر کو سامانِ حرب سے آراستہ کر کے تقریباً ایک ہزار نفوس پر مشتمل مکہ معظمہ سے نکل کھڑے ہوئے۔ اِدھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تین سو تیرہ صحابہؓ کی مختصر جماعت لیکر بدر کے مقام پر پہنچ گئے اور ۱۷ رمضان المبارک سنہ ۲ھ کو جنگ واقع ہو گئی چنانچہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے فضل و کرم اور خصوصی امداد سے مسلمانوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی اور کفارِ قریش نے شکست کھا کر راہِ فرار اختیار کی اور ان کے ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر ہی گرفتار کر لئے گئے، اور مسلمانوں کے صرف چودہ آدمی شہید ہوئے ــــ اس سلسلہ کی آیتِ مبارکہ ملاحظہ ہو:۔ (آل عمران ۱۲۳ تا ۱۲۷/۳)

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ۝ (آل عمران ۱۲۳ و ۱۲۴/۳)

بیشک اللہ تعالیٰ نے (جنگ) بدر میں تمہاری مدد کی جبکہ تم بے سروسامان تھے پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم شکر گزار ہو۔ جب تم ایمان والوں سے کہتے تھے کہ کیا تمہارے لئے یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار ملائکہ نازل کر کے تمہاری مدد کرے"۔ سورۃ الانفال ۵ تا ۱۹ – ۴۱ تا ۴۵ – ۴۹، ۵۰ – ۶۷

غزوۂ احد

ماہِ شوال ۳ھ میں "غزوۂ احد" پیش آیا جس میں چند حضرات کی غلط فہمی کی وجہ سے فتح شکست میں بدل گئی اور ستر مسلمان شہید ہو گئے اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چار دندانِ مبارک بھی شہید ہوئے، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی جنگ میں شہید ہوئے اور کفارِ قریش کے بائیس ۲۲ آدمی مارے گئے۔ سورۃ آل عمران ۱۲۱ تا ۱۷۱

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ○ إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ○

"اور ہمت نہ ہارو، اور نہ ہی کسی طرح کا غم کرو، اگر تم سچے مومن ہو تو تم ہی غالب رہو گے، اگر تم کو زخم لگا ہے تو اُن (کفارِ قریش) کو بھی ایسا ہی (غزوۂ بدر میں) لگ چکا ہے، اور یہ دن تو باری باری لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ممتاز کر دے، اور تم میں سے گواہ بنائے اور اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا"۔ ۱۳۹/۳

غزوۂ احزاب

غزوۂ خندق جو ماہِ شوال ۵ھ میں پیش آیا، یہ غزوہ مسلمانوں کے لئے سخت امتحان کا موقع تھا کہ رسد بند ہو جانے کی وجہ سے فاقوں کی نوبت پہنچ گئی تھی لیکن حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے فضل اور امداد کی وجہ سے مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی، قرآنِ کریم کی ایک سورۃ کا نام بھی احزاب ہے جس کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں اسی واقعہ کا ذکر ہے :-

(الاحزاب ۲۱ پ ۹ تا ۲۷/۳۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ○

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اُس نے تم پر اس وقت کی جب (کفارِ قریش کے) لشکر تم پر حملہ آور ہوئے پس ہم نے اُن پر ایک تند و تیز ہوا اور ایسے لشکر بھیجے جن کو تم دیکھ نہیں سکتے تھے اور اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا جو تم کرتے تھے"۔ ——— تند و تیز ہوا اور ملائکہ کے لشکر کی وجہ سے کفارِ قریش ایسے بدحواس ہوئے کہ میدان چھوڑ کر بھاگتے نظر آئے اور آئندہ جنگ کی ہمت نہ رہی۔

صُلحِ حُدیبیہ

ماہِ ذیقعدہ ۶ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ڈیڑھ ہزار صحابہؓ کی جماعت لے کر عمرہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔ مکہ معظمہ سے ایک منزل پہلے مقام حدیبیہ میں جو آجکل شمیسیہ کے نام سے مشہور ہے قیام فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ روانہ فرمایا کہ وہ کفارِ قریش کو آگاہ کر دیں کہ ہم صرف زیارتِ بیت اللہ اور عمرہ ادا کرنے کے لئے آئے ہیں کوئی اور غرض نہیں۔ حضرت عثمانؓ کی واپسی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے اُن کو شہید کر دینے کی افواہ پھیل گئی، اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے جہاد کرنے پر بیعت لی جس کا نام **بیعت الرضوان** ہے جس کے متعلق حق سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ (اے رسولؐ) یقیناً جن لوگوں نے تمہارے (ہاتھ پر) بیعت کی انھوں نے اللہ تعالیٰ کے (ہاتھ) پر بیعت کی، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے (۱۰/۴۸) ——— بعد میں یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی اور کفارِ قریش سے چند شرائط پر صلح ہو گئی جن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مسلمان اس سال بغیر عمرہ کے واپس لوٹ جائیں۔ چنانچہ مصلحت کے پیشِ نظر شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابۂ کرامؓ نے احرام کھول دیئے اور تین دن قیام کر کے مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔ اگرچہ صُلحِ حدیبیہ کی بعض شرائط بظاہر مسلمانوں کے خلاف تھیں لیکن حق سبحانہ وتعالیٰ نے اسی کو فتح سے تعبیر کیا چنانچہ فرمایا! اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (سورہ فتح ۱/۴۸) (اے رسولؐ) ہم نے تم کو ایک واضح فتح عطا کی"۔

فتحِ مکہ

کفارِ قریش کی عہد شکنی کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً دس ہزار صحابہ کرامؓ کا لشکر لے کر مکہ معظمہ کے لئے روانہ ہو گئے اور ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ کو کسی مزاحمت کے بغیر فاتح کی حیثیت سے مکہ معظمہ میں داخل ہو کر اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے بیت اللہ کا طواف کیا طواف کے دوران جو بُت نظر آتا آپؐ اپنے عصا سے اس کو گرا دیتے اور یہ پڑھتے: جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل ۸۱/۱۷) "(دینِ) حق آگیا اور باطل (کفر) مٹ گیا اور بلاشبہ باطل تو مٹنے والا ہی ہے"۔ ——— طواف کے بعد بیت اللہ کے اندر داخل ہو کر پھر مقامِ ابراہیم پر دو دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ بعد ازاں بیت اللہ شریف کے دروازہ پر کھڑے ہو کر ایک جامع خطبہ دیا اور پندرہ دن مکہ معظمہ میں قیام فرمایا۔

غزوۂ حنین ۸ھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ معظمہ میں قیام فرما تھے کہ غزوۂ حنین پیش آگیا۔ چنانچہ آپ تقریباً بارہ ہزار فوج کے ساتھ حنین روانہ ہو گئے، چونکہ مسلمانوں کو اپنی کثرت وغیرہ پر ناز تھا اس لئے بطور تنبیہ عارضی پسپائی ہوئی، جس پر مسلمان نادم ہوئے، آخر رحمت الٰہی جوش میں آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی بھر خاک کفار کی طرف پھینکی جس کی وجہ سے دشمن مغلوب ہو کر بھاگ کھڑا ہوا اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ جیسا کہ سورۂ توبہ ۲۵ و ۲۶/۹ میں مذکور ہے:-

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ وَّيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْئًا وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ ۔ "بیشک اللہ تعالیٰ نے اکثر مواقع پر تمہاری مدد کی اور (غزوۂ) حنین کے دن جب تم کو اپنی کثرت پر ناز تھا پھر وہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی، اور زمین اپنی فراخی کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی، پھر تم پیٹھ پھیر کر پسپا ہو گئے، بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر اور مومنوں پر اپنی تسکین نازل کی اور اس نے (ایسے) لشکر نازل کئے جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے اور جنھوں نے کفر اختیار کیا ان کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے۔"

آنحضرتؐ مکہ معظمہ میں پندرہ دن قیام پذیر رہنے کے بعد حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہاں کا حاکم مقرر کر کے مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

حجۃ الوداع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵ ذیقعدہ ۱۰ھ بروز ہفتہ نماز ظہر کے بعد تقریباً ایک لاکھ صحابۂ کرام اور ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہوگئے اور لبیک پڑھتے ہوئے مکہ معظمہ پہنچ گئے اور عمرہ ادا کیا پھر جمعرات ۸ ذی الحجہ ۱۰ھ کو منیٰ تشریف لے گئے اور بروز جمعہ ۹ ذی الحجہ کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے روانہ ہو کر عرفات پہنچ گئے، پھر دوپہر کے بعد اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر میدان عرفات میں تشریف لائے اور اسی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے ایک جامع اور بسیط خطبہ دیا، پھر اذان کے بعد نماز ادا فرمائی اور غروب آفتاب تک دعا اور تضرع میں مشغول رہے۔ اسی حالت میں یہ آیت نازل ہوئی:-

(المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۔ آج کے دن میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا ۔۔۔ اس آیہ مبارکہ کے بعد آپ اکیاسی ۸۱ روز اس دنیا میں جلوہ افروز رہے۔

بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں پہنچ کر جمرات پر کنکریاں ماریں اور قربانی کر کے سر کے بال منڈوائے اور احرام کھول دیا پھر بروز بدھ ۱۴ ذی الحجہ سنہ ۱۰ھ کو مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہی حجۃ الوداع آپؐ کا پہلا اور آخری حج تھا۔

فتح مکہ معظمہ کے بعد اسلام میں داخل ہونے والوں کا جوش وخروش بہت بڑھ گیا اور لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے جس کا اشارہ اس آیت میں ملتا ہے: اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (النصر ۱، ۲ / ۱۱۰) "جب اللہ تعالیٰ کی نصرت اور فتح آئی تو تم نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔"

وصال

(آل عمران ۱۴۴ / ۳) وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۝
"اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک رسول ہیں آپؐ سے پہلے بھی (بکثرت) رسول گزر چکے ہیں"

آخر وہ وقت بھی آپہنچا جس کا تصور ہر انسان کے لئے ایک مصیبتِ عظمیٰ ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے، تقریباً دو ماہ کے بعد علالت کا سلسلہ شروع ہو گیا، چنانچہ ۸ ربیع الاول بروز جمعرات آپؐ نے مغرب کی نماز مسجد میں پڑھائی، عشا کی نماز پڑھانے کے لئے آپؐ نے تین مرتبہ مسجد میں جانے کی کوشش کی لیکن جونہی ارادہ کرتے غشی کا غلبہ ہو جاتا، آخر آپؐ نے فرمایا "ابوبکرؓ سے کہو کہ نماز پڑھائیں"۔ بعد ازاں جب صحابہؓ کی پریشانی اور بے چینی کا آپؐ کو علم ہوا تو آپؐ کمزوری، بخار اور شدید دردِ سر کے باوجود صحابہؓ کی تسلی وتشفی کے لئے حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں کا سہارا لئے ہوئے مسجد میں تشریف لائے اور منبر کی پہلی سیڑھی پر بیٹھ کر آخری خطبہ دیا اور حمد وثنا کے بعد فرمایا:

"لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتوں کو اختیار کرے یا اللہ تعالیٰ کی لازوال نعمتوں کو قبول کرے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پسند کر لیا۔"

صحابہ کرامؓ اس تقریر کو سنکر سخت پریشان ہو گئے لیکن سوائے صبر وشکر کے کیا چارہ تھا۔ بعد ازاں بروز پیر ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلٰى فرماتے ہوئے صحابہؓ کو تڑپتا چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ وصال کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ ۶۳ سال تھی۔ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں وصال ہوا اور وہیں آپؐ آرام فرما ہیں اور وہی حجرہ زیارت گاہِ عالم ہے۔

حضرات اُمہاتُ المؤمنین رضی اللہ عنہن

(الاحزاب ۶/۳۳) اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۔ نبی مومنوں کے لئے ان کی اپنی ذات پر مقدم ہے (یعنی اپنی جانوں سے بھی زیادہ اُن کو سمجھنا چاہئے) اور نبی کی ازواج (بیویاں) اُن (مومنوں) کی مائیں ہیں۔ ۵۳/۳۳

(۳۳/۳۳) وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ۔ (اے نبی کی بی بیو!) اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو، اور جاہلیت کے زمانے کی مانند بناؤ سنگھار کی نمائش نہ کرو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتی رہو، بیشک اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے (ہر قسم کی) نجاست کو دُور کر دے، اور تم کو بالکل پاک صاف کر دے۔"

حضرات اصحابِ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

(الانفال ۷۲/۸) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓىِٕكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ ؕ "بیشک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، اور جنھوں نے ان کو (مدینہ میں) جگہ دی اور ان کی مدد کی وہ ایک دوسرے کے ولی (دوست) ہیں"۔ نیز ۷۴/۸، ۷۵

(التوبہ ۴۰/۹) اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ وَاَیَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا ۔ اگر تم نے اس (رسول) کی مدد نہ کی تو بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کی مدد کی جب اس کو کافروں نے نکالا تھا، جب وہ دونوں غار میں تھے تو اس وقت رسول نے اپنے رفیق سے کہا کہ غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر تسکین نازل فرمائی اور اُن کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھ سکتے تھے۔"

(التوبہ ۸۸، ۸۹ / ۹) لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ؗ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ "لیکن رسول اور جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے (اور انہوں نے) اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا یہی لوگ ہیں جن کے لئے بھلائیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔"

نیز ۹۹/۹ ، ۱۰۰ و ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹ ، نیز ۴۱/۱۶ ، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱/۲۲ ، ۲۲، ۲۳/۳۳ ، ۱۸/۴۸

(الفتح ۲۹/۴۸) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ۫ "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ اُن کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بہت سخت اور آپس میں نہایت نرم دل ہیں، (اے مخاطب) تو اُن کو رکوع و سجود کرتے ہوئے دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور خوشنودی طلب کرتے ہوں گے اُن کے چہروں پر سجدوں کے اثرات نمایاں ہوں گے ان کی یہی خصلت تورات اور انجیل میں ہے" نیز ۱/۵۷ ، ۸، ۹/۵۹

اُمّتِ مُسلمہ

(البقرہ ۱۴۳/۲) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ "اور اسی طرح ہم نے تم کو اُمّتِ وسط بنایا تاکہ تم لوگوں پر (چشم دید) گواہ ہو جاؤ اور رسول (آنحضرتؐ) تم پر گواہ ہوں۔"

(آل عمران ۱۱۰/۳) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ "تم بہترین اُمت ہو جو انسانوں کے لئے پیدا کی گئی ہے، تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔"

(الاعراف ۱۸۱/۷) وَمِمَّنْ خَلَقْنَاۤ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ۝ "اور ان ہی لوگوں میں سے ہم نے ایک اُمّت کو پیدا کیا جو حق کے مطابق رہنمائی کرتے ہیں اور اسی کے مطابق عدل و انصاف کرتے ہیں۔" ——— (احزاب ۴۳/۳۳) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ "وہ وہی (ذات) ہے جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی، تاکہ تم کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی جانب لے آئیں، اور وہ ایمان والوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔"

(۱) حضرت آدم علیہ السلام

حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی مشہور و معروف ترتیب ملاحظہ ہو:۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام ـــ (۲) حضرت ادریسؑ ـــ (۳) حضرت نوحؑ ـــ (۴) حضرت ہودؑ ـــ (۵) حضرت صالحؑ ـــ (۶) حضرت ابراہیمؑ ـــ (۷) حضرت اسمٰعیلؑ (۸) حضرت اسحٰقؑ ـــ (۹) حضرت لوطؑ ـــ (۱۰) حضرت یعقوبؑ ـــ (۱۱) حضرت یوسفؑ (۱۲) حضرت شعیبؑ ـــ (۱۳ و ۱۴) حضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ ـــ (۱۵) حضرت الیاسؑ (۱۶) حضرت یسعؑ ـــ (۱۷) حضرت داؤدؑ ـــ (۱۸) حضرت سلیمانؑ ـــ (۱۹) حضرت ایوبؑ ـ (۲۰) حضرت یونسؑ ـــ (۲۱) حضرت ذوالکفلؑ ـــ (۲۲) حضرت عزیرؑ ـــ (۲۳) حضرت زکریاؑ (۲۴) حضرت یحییٰؑ ـــ (۲۵) حضرت عیسیٰؑ و حضرت مریمؑ ـــ (۲۶) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (آپ کا ذکر خیر سب سے پہلے کر دیا گیا ہے)۔

مذکورہ بالا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اسماءِ گرامی تو قرآن کریم میں موجود ہیں لیکن تین حضرات کے اسماءِ گرامی نہیں ہیں: (۲۷) حضرت حزقیلؑ ـــ (۲۸) حضرت شمویلؑ ـــ (۲۹) حضرت یوشع بن نونؑ۔

قرآنِ کریم اور حضرت آدمؑ

قرآن کریم میں حضرت آدمؑ کا اسمِ گرامی نو (۹) سورتوں کی پچیس (۲۵) آیاتِ مبارکہ میں آیا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو: البقرہ ۳۱، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۷ / ۲، آل عمران ۳۳، ۵۹ / ۳، المائدہ ۲۷ / ۵، الاعراف ۱۱، ۱۹، ۲۶، ۲۷، ۳۱، ۳۵، ۱۷۲ / ۷، بنی اسرائیل ۶۱، ۷۰ / ۱۷، الکہف ۵۰ / ۱۸، مریم ۵۸ / ۱۹، طٰہٰ ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۱ / ۲۰، یٰسٓ ۶۰ / ۳۶۔

(البقرہ ۳۰ / ۲) وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوٓا۟ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَعَلَّمَ ءَادَمَ الْأَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَٰٓئِكَةِ فَقَالَ أَنۢبِـُٔونِي بِأَسْمَآءِ هَٰٓؤُلَآءِ إِن كُنتُمْ صَٰدِقِينَ ۝ قَالُوا۟ سُبْحَٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ أَنۢبِئْهُم بِأَسْمَآئِهِمْ ۖ فَلَمَّآ أَنۢبَأَهُم بِأَسْمَآئِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّيٓ أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَٰوَٰتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا

تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ○ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○ "اور جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں (زمین میں) ایک خلیفہ بنانے والا ہوں۔ ان فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا تو ایسی مخلوق کو خلیفہ بنانا چاہتا ہے جو زمین میں فساد پھیلائے اور خونریزی کرے اور ہم تو تیری حمد و ثنا کے ساتھ تسبیح و تقدیس کر ہی رہے ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ اور اس (اللہ تعالیٰ) نے آدم کو ان سب (چیزوں) کے نام سکھا دیئے، پھر ان کو فرشتوں کے سامنے رکھ کر فرمایا اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ۔ ان (فرشتوں) نے عرض کیا تیری ذات پاک ہے ہم کو تو جتنا علم تو نے دیا ہے اس کے علاوہ ہم کو کچھ بھی معلوم نہیں۔ بیشک تو ہی جاننے والا حکمت والا ہے۔ پھر اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا اے آدم! ان (فرشتوں) کو ان چیزوں کے نام بتاؤ۔ پھر جب (آدم نے) ان (فرشتوں) کو ان (چیزوں) کے نام بتا دیئے تو (اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی غیب (پوشیدہ باتیں) جانتا ہوں اور ان کو بھی جانتا ہوں جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ رکھتے ہو۔ اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو، وہ سربسجود ہو گئے سوائے ابلیس کے کہ اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

نیز (الاعراف ۱۲ تا ۱۸) قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے باز رکھا جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ○ (ابلیس نے) کہا میں اس (آدم) سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا۔ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ○ (اللہ تعالیٰ نے) کہا یہاں سے نکل جا پس تیرے لئے مناسب نہیں کہ یہاں تکبر کرے پس نکل جا یقیناً تو ذلیل و خواروں میں سے ہے۔ (۱۴) قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○ اس (ابلیس) نے کہا مجھ کو اس دن تک کی مہلت دے جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے۔ (۱۵) قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ○ (اللہ تعالیٰ نے) کہا تجھ کو مہلت دی جاتی ہے۔ (۱۶) قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ پس (ابلیس نے) کہا چونکہ تو نے مجھے گمراہ کر دیا ہے اس لئے میں بھی ضرور ان کی تاک میں تیرے سیدھے راستے پر بیٹھوں گا۔

(۲۴) ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ پھر میں ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور بائیں سے آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر (لوگوں) کو شکر گذار نہیں پائے گا۔" (۸/۲) قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ (اللہ تعالیٰ نے) کہا تو یہاں سے ذلیل و خوار ہو کر نکل جا، ان میں سے جو کوئی تیری پیروی کرے گا تو میں بھی ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا۔"

شجرِ ممنوعہ

(الاعراف ۱۹/۲) وَيٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اے آدم! تم اور تمہاری بیوی دونوں جنت میں رہو، پھر تم دونوں جہاں سے چاہو کھاؤ پیو، مگر دیکھو اس درخت کے قریب بھی نہ جانا ورنہ تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔" (۲/۱۶) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وٗرِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ "پھر شیطان نے ان (دونوں کے دلوں) میں وسوسہ ڈالا تاکہ ان کے ستر جو ان سے چھپے ہوئے تھے کھول دے، اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے رب نے اس درخت سے صرف اس لئے منع کیا ہے کہ مبادا تم دونوں فرشتے بن جاؤ یا ہمیشہ (زندہ) رہنے والے ہو جاؤ۔ (۲/۱۶) وَقَاسَمَهُمَاۤ اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ اور اس نے ان دونوں کے سامنے قسم کھا کر کہا کہ بلا شبہ میں تم دونوں کا ناصح ہوں — (۲/۱۶) فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَاۤ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ "پس اس (ابلیس) نے ان دونوں کو دھوکا دے کر (مصیبت کی طرف) کھینچ لیا، پھر جب ان دونوں نے اس درخت کو چکھا تو ان دونوں پر ان کے ستر کھل گئے اور وہ دونوں جنت کے (درختوں کے) پتے اپنے اوپر چپکانے لگے (تب) اُن کے رب نے ان کو پکارا (اور کہا) کیا میں نے تم کو اس درخت کے پاس جانے سے منع نہیں کیا تھا اور تم سے نہیں کہہ دیا تھا کہ بیشک شیطان تمہارا واضح طور پر دشمن ہے۔"

اقرار جرم اور دعا (۲۳) قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ان دونوں نے (آدم و حوا نے) کہا، اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم خسارہ (نقصان) پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔" (۲۴) قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا یہاں سے نیچے اُتر جاؤ، تم میں سے بعض بعض کے دشمن رہیں گے اور تمہارے لئے ایک وقتِ خاص تک زمین میں ٹھکانا ہے اور ایک وقتِ مقرر تک نفع اٹھانا ہے" —

(۲۵) قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝ (نیز فرمایا اسی میں تم کو زندگی بسر کرنی ہوگی اور اسی میں مرنا ہوگا اور (قیامت کے دن) اسی میں سے نکالے جاؤ گے۔"

یہی مضمون سورہ طٰہٰ ۱۱۵ تا ۱۲۰ میں بھی ہے: (۱۱۵) وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۝ اور بیشک ہم نے اس سے قبل آدم سے عہد لیا تھا پھر وہ اس کو بھول گیا اور ہم نے اس کو عزم (وہمت) والا نہ پایا۔"

نیز حضرت آدم علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم کی دیگر سورتوں میں بھی مذکور ہے مثلاً:۔

(آل عمران ۳۳) اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓى اٰدَمَ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آدم کو منتخب فرمایا۔

(النساء ۱) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ" اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا اور اسی (آدم) سے اس کا جوڑا خلق (پیدا) کیا اور ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں (پیدا کر کے زمین میں) پھیلا دیں۔

نیز سورہ حجر ۲۹ تا ۴۳۔ سورہ ص ۷۱ تا ۸۵ اور سورہ زمر ۶ بھی ملاحظہ ہوں۔

حضرت آدم کے بیٹے قرآن کریم میں حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا ذکر ہے جو ہابیل و قابیل کے نام سے مشہور ہیں لیکن قرآن کریم میں ان کا نام نہیں، چونکہ واقعہ بہت عبرت انگیز ہے اس لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(المائدہ ۲۷) وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ

مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ۭ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ۭ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ "اور (اے رسولؐ) ان کو آدمؑ کے دو بیٹوں (ہابیل وقابیل) کا حقیقتِ حال سنا دو۔ جب ان کے دونوں (بیٹوں) نے قربانی (بطورِ نذر) پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کی گئی اور دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (جس کی قبول نہ ہوئی اس نے دوسرے سے کہا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا اُس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف پرہیزگاروں سے قبول کرتا ہے"۔ (۲۸/۵) لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِيْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ يَّدِيَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ "اگر تو نے مجھ پر دست درازی کی تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے دست درازی نہیں کروں گا میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں"۔ (۲۹/۵) اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ تَبُوْۗاَ بِاِثْمِيْ وَاِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰۗؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ "میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا اور اپنا گناہ سمیٹ لے اور تو دوزخ والوں میں سے ہو جائے اور ظالموں کی یہی سزا ہے"۔ (۳۰/۵) فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ "پس اس کے نفس نے اس کے لئے اپنے بھائی کے قتل کو آسان کر دیا اور اس نے اس کو قتل کر دیا اور نقصان پانے والوں میں سے ہو گیا"۔ (قتل کرنے کے بعد وہ پریشان ہو گیا کہ اب اس مقتول کو کیا کرے)۔ (۳۱/۵) فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۝ "پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کو کریدتا تھا تاکہ اس کو دکھائے کہ کس طرح اپنے بھائی کی لاش کو چھپائے۔ کہنے لگا کہ ہائے افسوس کہ میں اس کوے کی مانند بھی نہ ہوا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا، پھر وہ بہت نادم ہوا"۔ (۳۲/۵)

(۳۳/۵) مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰي بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ "اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے لکھ دیا کہ جس کسی نے کسی نفس کو (ناحق) قتل کیا یا زمین میں فساد کرنے کی غرض سے (قتل کیا) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک نفس کو حیات بخشی (یعنی مرنے سے بچا لیا) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو مرنے سے بچا لیا"۔

نیز ۹۳/۴، ۱۰۵/۵ وغیرہ قتل عمد کی مذمت میں ملاحظہ ہوں۔

حضرت آدمؑ کا دشمن آدم یا آدمی کا سب سے بڑا دشمن ابلیس ہے اسی کو شیطان بھی کہتے ہیں چونکہ حضرت آدمؑ کے تذکرے میں ابلیس کا بھی خاص تعلق ہے اس لئے حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس کا بھی مختصر تذکرہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ہر شخص اس کے مکر و فریب سے متنبہ رہے۔

"ابلیس اجنہ کی نسل سے ہے اور اجنہ بھی انسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے ان میں بھی نیک و بد دونوں کی طرح کی مخلوق پائی جاتی ہے، اور انسان سے پہلے ان کی پیدائش واضح ہے جیسا کہ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے (الحجر $\frac{27}{15}$) وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ اور جنوں کو ہم نے اس (آدم سے پہلے آگ کے تیز شعلے سے پیدا کیا" ـــــ اور جب حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے ابلیس کو راندۂ درگاہ کر دیا گیا تو وہ حضرت آدمؑ کا دشمن ہو گیا اور ان کو جنت سے نکلوا کر چھوڑا، اور بنی آدم کے بھی پیچھے پڑ گیا اور کہنے لگا کہ (الاعراف $\frac{17}{7}$) ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ ؕ پھر میں ضرور ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے آؤں گا" (یعنی ہر طرح بہکا کر گمراہ کروں گا)۔ اسی لئے حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ($\frac{22}{7}$) اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ "بیشک شیطان تمہارا واضح دشمن ہے"

قرآن کریم میں "ابلیس" گیارہ جگہ آیا ہے: $\frac{34}{2}$، $\frac{11}{7}$، $\frac{31،32}{15}$، $\frac{61}{17}$، $\frac{50}{18}$، $\frac{116}{20}$، $\frac{95}{26}$، $\frac{20}{34}$، $\frac{74،75}{38}$

اور "شیطان" تقریباً ۶۷ جگہ۔

نیک اجنہ: حق تعالیٰ سورۂ احقاف ($\frac{29}{46}$ تا ۳۱) میں فرماتا ہے: وَاِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْۤا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ۝ الخ اور (اے رسول) جب ہم تمہاری طرف جنوں کا ایک گروہ لائے کہ وہ قرآن سنیں، پس جب وہ اس کو سننے کے لئے حاضر ہوئے تو (آپس میں) کہنے لگے "خاموش رہو" پھر جب وہ (تلاوت) ختم ہو چکی تو وہ اپنی قوم کی طرف ان کو تنبیہ کرنے کے لئے لوٹ گئے"...... اے ہماری قوم! اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کا کہا مانو اور اس پر ایمان لے آؤ وہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا وغیرہ الخ

وفاتِ آدمؑ: حضرت آدم علیہ السلام کی عمر نو سو ساٹھ ۹۶۰ سال بتائی جاتی ہے، نیز جنت میں پیدا ہونا جنت میں داخلہ اور وہاں سے نکلنا سب جمعہ کے دن ہوا، قبر شریف کا صحیح تعین نہیں کیا جا سکتا، البتہ حضرت حوا کی قبر "جدہ" میں مشہور ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) حضرت ادریس علیہ السلام

قرآن کریم کی سورۃ انبیاء ۸۵/۲۱ میں صرف آپ کا اسم گرامی مذکور ہے، البتہ سورۃ مریم ۵۶، ۵۷/۱۹ میں مختصر تذکرہ ہے: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ "اور کتاب (قرآن) میں ادریس کا (بھی) ذکر کرو بیشک وہ سچے نبی تھے۔ اور ہم نے ان کو بلند مقام پر فائز کیا۔"

حضرت ادریسؑ کے متعلق تعین کرنا مشکل ہے کہ مکاناً علیاً سے کیا مراد ہے۔ اسی طرح مفسرین حضرات نے آپ کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ آپ ہی پہلی ہستی ہیں جنہوں نے علم حکمت و نجوم کی ابتدا کی، نیز حساب و کتاب کا طریقہ، ناپ تول اور آلاتِ حرب ایجاد کئے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۳) حضرت نوح علیہ السلام

جن انبیاء علیہم السلام پر صرف وحی نازل ہوئی ان کو "نبی" کہتے ہیں اور جن کو جدید شریعت عطا ہوئی وہ رسول کہلائے لہٰذا احادیث شریفہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت نوحؑ پہلے رسول ہیں، نیز آپ کے نام کی ایک سورۃ "نوح" بھی قرآن کریم میں موجود ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کا نام و تذکرہ قرآن کریم کی ۲۸ سورتوں کی ۴۳ آیتوں میں آیا ہے۔

اول وہ حوالے ملاحظہ ہوں جن میں صرف آپ کا نام مذکور ہے: آل عمران ۳۳/۳، النساء ۱۶۳/۴، الانعام ۸۴/۶، التوبۃ ۷۰/۹، ہود ۸۹/۱۱، ابراہیم ۹/۱۴، الاسراء ۳، ۱۷/۱۷، مریم ۵۸/۱۹، الانبیاء ۷۶/۲۱، الحج ۴۲/۲۲، الفرقان ۳۷/۲۵، الاحزاب ۷/۳۳، ص ۱۲/۳۸، المؤمن ۵، ۳۱/۴۰، الشوریٰ ۱۳/۴۲، ق ۱۲/۵۰، الذاریات ۴۶/۵۱، النجم ۵۲/۵۳، الحدید ۲۶/۵۷، التحریم ۱۰/۶۶، نوح ۱ تا ۲۸/۷۱،

بعد ازاں وہ آیاتِ مقدسہ ملاحظہ ہوں جن میں آپ کا تذکرہ ہے:-

(الاعراف ۵۹ تا ۶۴/۷) لَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۝ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ بیشک ہم نے نوحؑ کو ان کی

قوم کی طرف بھیجا، انھوں نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں، مجھ کو تمہارے متعلق ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈر ہے۔ (۷/۵۹) قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖٓ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ اس کی قوم کے سرداروں نے کہا یقیناً ہم تم کو واضح گمراہی میں دیکھتے ہیں۔" (۷/۶۰) قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ (نوح نے) کہا، اے میری قوم! میں گمراہ نہیں ہوں بلکہ میں تو رب العالمین کی طرف سے بھیجا ہوا رسول ہوں۔" (۷/۶۱) اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَاَنْصَحُ لَكُمْ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ "میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (۷/۶۲) اَوَعَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ وَلِتَتَّقُوْا وَلَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ "کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے تم ہی میں سے ایک آدمی پر نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے اور تم متقی بن جاؤ اور تم پر رحم کیا جائے۔" (۷/۶۳) فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَاَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِیْنَ ○ "پس ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا اور ہم نے اس (نوح) کو اور جو ان کے ہمراہ کشتی میں سوار تھے سب کو نجات دی، اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کی تکذیب کی تھی ان کو غرق کر دیا، بیشک وہ اندھوں کی ایک قوم تھے"۔

اور سورۂ یونس میں ہے: (۱۰/۷۱) وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ ۘ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكُمْ مَّقَامِیْ وَتَذْكِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَعَلَی اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَیْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَیَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ ○ اور ان کو نوح کا قصہ سناؤ جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اگر تم کو میرا قیام (یہاں رہنا) اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو نصیحت کے طور پر بیان کرنا ناگوار ہو تو میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں، اور تم اپنے سب شریکوں کو جمع کرکے ایک کام کا فیصلہ کرلو پھر تم کو اپنے کام میں شک و شبہ نہ رہے پھر تم گزرو میرے ساتھ (جو کچھ تم کرنا چاہو) اور مجھ کو (ذرا بھی) مہلت نہ دو۔" (۱۰/۷۱) فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَمَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ ۭ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ ۙ وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ

الْمُسْلِمِيْنَ ۰ پس اگر تم پھر بھی منہ پھیرو گے (تو تم جانتے ہو کہ) میں نے تم سے کوئی اجر (معاوضہ) تو مانگا نہیں، میرا اجر تو اللہ تعالیٰ پر ہے، اور مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ میں کامل فرمانبرداروں میں رہوں" (۷۲/۱۰) فَكَذَّبُوْهُ فَنَجَّيْنٰهُ وَمَنْ مَّعَهٗ فِي الْفُلْكِ وَجَعَلْنٰهُمْ خَلٰٓئِفَ وَاَغْرَقْنَا الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۰ پس انھوں نے ان (نوحؑ) کی تکذیب کی (جھٹلایا) تو ہم نے ان کو اور جو ان کے ہمراہ کشتی میں (سوار) تھے نجات دی اور ہم نے ان کو جانشین بنایا اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ہم نے ان کو غرق کر دیا پس دیکھو جن کو ڈرایا گیا تھا ان کا کیسا (خراب) انجام ہوا" نیز ۷۳/۱۰،

کشتی اور سورہ ہود (۲۵ تا ۴۸/۱۱) میں ہے کہ حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کے درمیان بہت مباحثہ ہوا آخر حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاُوْحِيَ اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (۳۶/۱۱) اور نوحؑ کی طرف وحی کی گئی کہ اب تمہاری قوم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں ان کے علاوہ اور کوئی ایمان نہیں لائے گا پس تم اس پر غمگین نہ ہو جو کچھ یہ کر رہے ہیں" (۳۷/۱۱) وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۰ اور ہماری آنکھوں کے سامنے اور وحی کے مطابق کشتی بناؤ اور ظالموں کے متعلق ہم سے کچھ نہ کہنا بیشک وہ غرق کر دیے جائیں گے (۳۸/۱۱) وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ۚ قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ۰ "اور وہ (نوحؑ) کشتی بنا رہا تھا اور (اسی دوران) جب بھی ان کی قوم کے سرداروں میں سے اُن کے پاس سے گزرتا تو اُن کا مذاق اڑاتا، تو (نوحؑ) کہتے کہ تم جس طرح ہمارا مذاق اُڑا رہے ہو بیشک پھر ہم بھی اسی طرح تمہارا مذاق اڑائیں گے" (۳۹/۱۱) فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۰ "پس تم کو جلد معلوم ہو جائے گا کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کس پر دائمی عذاب مقرر ہو چکا ہے"۔ — (۴۰/۱۱) حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَمَنْ اٰمَنَ ۭ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ ۰ حتیٰ کہ جب ہمارا حکم آ پہنچا اور تنور نے جوش مارا (یعنی تنور سے پانی اُبلنے لگا) تو ہم نے کہا کہ ہر قسم کے جانداروں

میں سے ایک ایک جوڑا اور اپنے گھر کے لوگوں کو اس (کشتی) میں بٹھالو سوائے ان کے جن کے متعلق حکم ہو چکا ہے، اور ان کے ساتھ بہت ہی کم لوگ ایمان لائے تھے"۔ (۴۰) وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرٖيهَا وَمُرْسٰيهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اس (نوحؑ) نے کہا کہ اس (کشتی) میں سوار ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ ہی کے نام کے ساتھ اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے۔ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے"۔ (۴۱) وَهِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۚ وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور وہ (کشتی) ان کو پہاڑ جیسی موجوں میں لے کر چلی جا رہی تھی اور (اس وقت) نوحؑ نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ الگ ایک کنارے پر کھڑا تھا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ رہ"۔ (۴۲) قَالَ سَاٰوِيْۤ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ۚ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ۝ "اس (بیٹے) نے کہا کہ میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا اور وہ مجھ کو پانی سے بچا لے گا، (نوحؑ نے) کہا کہ آج اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والا کوئی نہیں سوائے اس کے جس پر وہ ہی رحم فرمائے، اور ان دونوں کے درمیان موج حائل ہو گئی اور وہ بھی ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا"۔ (۴۳) وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور حکم ہوا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا، چنانچہ پانی خشک ہو گیا اور کام تمام کر دیا گیا اور وہ (کشتی) جودی (پہاڑ) پر جا کر ٹھہری، اور کہا گیا کہ ظالموں کی قوم دور ہوئی"۔ (۴۴) وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ "اور نوحؑ نے اپنے رب کو پکارا پھر عرض کیا کہ اے رب بیشک میرا بیٹا بھی میرے اہل میں سے ہے (اس کو نجات دے) اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"۔ (۴۵) قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۚ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے نوحؑ بیشک وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے، تحقیق اس کا عمل غیر صالح (عیب دار) ہے

پس اس کے متعلق مجھ سے سوال نہ کر جس کا تجھ کو علم نہیں، میں تجھ کو نصیحت کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے نہ ہو جانا۔" (۴۶/۱۱) قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ (نوحؑ نے) عرض کیا اے رب میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تجھ سے ایسی بات کا سوال کروں جس کا مجھ کو علم نہیں اور اگر تو مجھ کو معاف نہ کرے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا۔" نیز ۴۸، ۸۹/۱۱، نیز المومنون ۲۳ تا ۲۹/۲۳، الشعراء ۱۰۵ تا ۱۲۰/۲۶، (العنکبوت ۱۴، ۱۵/۲۹) وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا ۭ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ "اور بیشک ہم نے نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف بھیجا اور وہ اُن میں نو سو پچاس ۹۵۰ برس رہے پھر ان کی قوم کو طوفان (کے عذاب) نے آپکڑا اور وہ ظالموں میں تھے" فَاَنْجَيْنٰهُ وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر ہم نے ان (نوحؑ) کو اور کشتی میں سوار ہونے والوں کو نجات دی اور اس (واقعہ) کو عالمین کے لئے نشانی بنا دیا" نیز الصّٰفّٰت ۷۵ تا ۸۱/۳۷ والقمر ۹ تا ۱۵/۵۴۔

(سورہ نوح مکمل ۱ تا ۲۸/۷۱) (۵/۷۱) قَالَ رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا "جب ان کی قوم ایمان نہ لائی تو حضرت نوحؑ نے حق تعالیٰ سے) عرض کیا: اے رَبّ بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن (حق کی) دعوت دی۔" (۶/۷۱) فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَاۗءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا "پس میری دعوت پر تو ان کے فرار (بھاگنے) میں مزید اضافہ ہوتا رہا۔" (۷/۷۱) وَاِنِّىْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝ "اور جب بھی میں نے ان کو (اس لئے) بُلایا کہ (توبہ کریں اور) تو ان کو بخش دے تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور خود کو کپڑوں میں لپیٹ لیا اور اَڑے رہے اور نہایت درجہ تکبر کیا۔" (۸/۷۱) ثُمَّ اِنِّىْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝ "پھر میں نے ان کو بلند آواز سے بُلایا۔" (۹/۷۱) ثُمَّ اِنِّىْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝ "پھر تحقیق میں نے ان کو اعلانیہ طور پر اور چپکے چپکے (بھی) سمجھایا۔" (۱۰/۷۱) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ "پھر میں نے اُن سے کہا کہ اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔"

(۱۱/۱۲) یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا "وہ تم پر آسمان سے بارش برسائے گا"۔ (۱۲/۱۲) وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا "اور تمہارے اموال اور بیٹوں میں اضافہ کردے گا اور تمہارے لئے باغات بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

۔۔۔۔۔۔(حضرت نوح نے اللہ تعالیٰ سے مزید التجا کی) (۲۴/۱) وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا "اور تحقیق انھوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کردیا ہے اور تو ان ظالموں کی گمراہی میں مزید اضافہ کردے"۔ (۲۵/۱۲) مِمَّا خَطِیْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا "(چنانچہ) وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق کردیئے گئے۔ پھر انھوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اپنا مددگار نہ پایا"۔

(۲۸/۱) رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا "اے میرے رب مجھ کو اور میرے والدین کو اور جو کوئی ایمان لاکر میرے گھر میں داخل ہوا اس کی اور مومن مردوں اور عورتوں کی مغفرت فرما اور ظالموں کے لئے تباہی و بربادی میں اضافہ فرما"۔

حضرت نوح کی بیوی

(التحریم ۱۰/۶۶) ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ "جن لوگوں نے کفر اختیار کیا اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی کہ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے ماتحت (گھر میں) تھیں، اُن دونوں نے (اپنے اپنے شوہر سے) خیانت کی، پس وہ دونوں (نیک) بندے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں (ان عورتوں کے) کچھ بھی کام نہ آسکے، اور اُن دونوں (عورتوں) سے کہا گیا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہوجاؤ"۔

(بڑا ہی عبرت کا مقام ہے کہ اتنے بڑے پیغمبر ہونے کے باوجود اپنی بیوی اور بیٹے کو عذاب سے نہ بچا سکے)

(۴) حضرت ہود علیہ السلام

قرآن کریم کی تین[۳] سورتوں میں حضرت ہود علیہ السلام کا تذکرہ ہے جس میں ایک سورۃ کا نام ہی سورۃ "ہود" ہے، تفصیل ملاحظہ ہو۔ الاعراف ۶۵ تا ۷۱/۷ سورۂ ہود ۵۰ تا ۶۰، ۸۹/۱۱، الشعراء ۱۲۴ تا ۱۴۰/۲۶، چونکہ آپ کو قوم عاد کی طرف بھیجا گیا تھا اس لیے اس کا بھی ضمناً تذکرہ آگیا ہے:۔

(الاعراف ۶۵/۷) وَإِلَىٰ عَادٍ أَخَاهُمْ هُودًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۚ أَفَلَا تَتَّقُونَ ۝ اور ہم نے قوم عاد کی طرف اُن ہی کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔ انھوں نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے نہیں"۔۔۔ (۶۶/۷) قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قَوْمِهِ إِنَّا لَنَرَاكَ فِي سَفَاهَةٍ وَإِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ ان کی قوم کے سردار جو کافر تھے کہنے لگے کہ بیشک ہم کو تو تم بے وقوف نظر آتے ہو اور ہم تم کو جھوٹا گمان کرتے ہیں"۔۔۔ (۶۷/۷) قَالَ يَا قَوْمِ لَيْسَ بِي سَفَاهَةٌ وَلَٰكِنِّي رَسُولٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (ہودؑ نے) کہا اے میری قوم! میں بے وقوف نہیں ہوں بلکہ رب العالمین کا بھیجا ہوا ایک رسول ہوں"۔۔۔ (۶۸/۷) أُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ ۝ میں تو صرف تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارا سچا خیر خواہ ہوں (۶۹/۷) أَوَعَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَلَىٰ رَجُلٍ مِنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْ بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَسْطَةً ۖ فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو کہ تم ہی میں سے ایک شخص پر تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نصیحت آئی تاکہ وہ تم کو ڈرائے۔ اور یاد کرو جب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو قوم نوحؑ کے بعد ان کا جانشین بنا دیا اور ان سے زیادہ تنومند بنا دیا پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ"۔۔۔ (۷۰/۷) قَالُوا أَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ اللَّهَ وَحْدَهُ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا ۖ فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ انھوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم صرف ایک اللہ ہی کی عبادت کریں اور جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے چلے آئے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو جس چیز (عذاب) سے تم ہم کو ڈراتے ہو وہ لے آؤ"

(۶ - ۷) قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّغَضَبٌ ۖ أَتُجَادِلُونَنِي فِي أَسْمَاءٍ سَمَّيْتُمُوهَا أَنتُمْ وَآبَاؤُكُم مَّا نَزَّلَ اللَّهُ بِهَا مِن سُلْطَانٍ ۚ فَانتَظِرُوا إِنِّي مَعَكُم مِّنَ الْمُنتَظِرِينَ ۝ ہودؑ نے کہا کہ تمہارے رب کی طرف سے تم پر بہت خراب عذاب (کا نازل ہونا) مقرر ہو چکا ہے، کیا تم مجھ سے ایسے ناموں کے بارے میں جھگڑتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے (اپنی طرف سے) گھڑ (رکھ) لیے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں کی، پس تم بھی انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں"۔ (۷۲) فَأَنجَيْنَاهُ وَالَّذِينَ مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۖ وَمَا كَانُوا مُؤْمِنِينَ ۝ پھر ہم نے اس (ہودؑ) کو اور جو لوگ اِن کے ساتھ تھے ان کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی، اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تھا ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے"۔

نیز سورہ ہود ۵۰ تا ۶۰ / ۱۱ میں بھی یہی تذکرہ ہے.... (۵۱/۱۱) يَا قَوْمِ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَى الَّذِي فَطَرَنِي ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (ہودؑ نے کہا) اے میری قوم! میں اس (وعظ و نصیحت) کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں چاہتا، میرا معاوضہ تو اس کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر کیا تم نہیں سمجھتے"۔ (۵۲/۱۱) وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ ۝ اور اے میری قوم! اپنے رب سے استغفار کرو پھر اس کے حضور میں توبہ کرو، وہ تم پر آسمان سے (رحمت کی) بارش برسائے گا اور تمہاری قوت کو مزید قوت دے گا، اور تم روگردانی کر کے مجرموں میں سے نہ ہو جاؤ"۔ (۵۳/۱۱) قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ انھوں نے کہا اے ہودؑ! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم (صرف) تمہارے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں اور نہ ہی تم پر ایمان لانے والے ہیں"۔ (۵۴/۱۱) إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ۝ ہم تو یہی کہیں گے کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر آسیب پہنچا (کر دیوانہ کر) دیا ہے۔ انھوں (ہودؑ) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کرتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو کہ جن کو تم (حق تعالیٰ کا) شریک بناتے ہو میں ان سے بیزار ہوں"۔ (۵۵/۱۱) مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ

علاوہ ازیں تم سب مل کر میرے خلاف جو تدبیر چاہو کرلو اور مجھ کو ذرا سی بھی مہلت نہ دو"۔
(۵۶/۱۱) اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ بیشک میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہوں جو میرا اور تمہارا رب ہے کوئی بھی (زمین پر) ایسا نہیں جس کی چوٹی اُس (اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ میں نہ ہو بیشک میرے رب کی راہ ہی سیدھی ہے"۔ (۵۷/۱۱) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَیْكُمْ وَیَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ۔ پھر بھی اگر تم منہ پھیرے رہے تو جو پیغام دے کر میں بھیجا گیا ہوں وہ تم کو پہنچا چکا، اب میرا رب ہی تمہاری جگہ دوسری قوم آباد کردے گا اور تم اس (اللہ تعالیٰ) کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکوگے، بیشک میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے"۔ نیز ۵۷ تا ۵۹/۱۱

نیز سورۂ شعراء ۱۲۳ تا ۱۴۰/۲۶ بھی ملاحظہ ہو:۔ (۱۲۸/۲۶) اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً تَعْبَثُوْنَ ۔ (حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا) بھلا تم ہر اونچے مقام (ٹیلوں یا پہاڑوں) پر بیکار یادگار بناتے ہو"۔ (۱۲۹/۲۶) وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ۔ اور بڑے بڑے محل بناتے ہو گویا تم کو (دنیا میں) ہمیشہ رہنا ہے"۔ (۱۳۰/۲۶) وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ۔ اور جب تم (کسی مظلوم کو) پکڑتے ہو تو بڑے جابرانہ انداز میں پکڑتے ہو"۔ (۱۳۱/۲۶) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو"۔ (نیز ۱۳۲ تا ۱۴۰/۲۶)

اس سلسلہ میں حم سجدہ ۱۳ تا ۱۶/۴۱ کی آیات شریفہ بھی ملاحظہ ہوں:۔ (۱۵/۴۱) فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ۔ پس جو قوم عاد سے تھے وہ ناحق زمین میں تکبر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے زیادہ کون طاقتور ہے؟ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ جس اللہ تعالیٰ نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت زیادہ ہے اور (پھر بھی) وہ ہماری نشانیوں کا انکار کرتے رہے"۔ (۱۶/۴۱) فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ۔ پس ہم نے بھی ان پر منحوس دنوں میں تند و تیز ہوا چلائی تاکہ ان کو دنیا کی زندگی میں بھی ذلت و رسوائی کے عذاب کا مزہ چکھا دیں اور آخرت کا عذاب تو اس سے بھی زیادہ ذلیل و رسوا کرنے والا ہے اور ان کی مدد نہیں کی جائے گی"۔

اس سلسلہ کی مزید آیاتِ مقدسہ ملاحظہ ہوں :- سورۃ الاحقاف ۲۱ تا ۲۶ / ۴۶ —— الذاریات ۴۱ و ۴۲ / ۵۱ —— الحاقہ ۵ تا ۸ / ۶۹ —— الفجر ۶ تا ۱۲ / ۸۹

چونکہ حضرت ہود علیہ السلام "قومِ عاد" کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اس لئے جن آیاتِ مقدسہ میں "قومِ عاد" کا تذکرہ ہے وہ بھی ملاحظہ ہوں : الاعراف ۶۵، ۷۴ / ۷ - التوبہ ۷۰ / ۹ - ہود ۵۰، ۵۹، ۶۰ / ۱۱، ابراہیم ۹ / ۱۴ - الحج ۴۲ / ۲۲ - الفرقان ۳۸ / ۲۵ - العنکبوت ۳۸ / ۲۹ - ص ۱۲ / ۳۸ - المومن ۳۱ / ۴۰ - حم سجدہ ۱۳-۱۵ / ۴۱ - الاحقاف ۲۱ / ۴۶ - ق ۱۳ / ۵۰ - الذاریات ۴۱ / ۵۱ - النجم ۵۰ / ۵۳ - القمر ۱۸ / ۵۴ - الحاقہ ۴ تا ۶ / ۶۹ - الفجر ۶ / ۸۹ -

(۵) حضرت صالح علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت صالح علیہ السلام کا نام و تذکرہ آٹھ جگہ آیا ہے : الاعراف ۷۳ تا ۷۹ / ۷، ہود ۶۱، ۶۳، ۶۶، ۸۹ / ۱۱، الشعراء ۱۴۲ / ۲۶ - تفصیل ملاحظہ ہو :- نیز سورہ النمل ۴۵ تا ۵۳ / ۲۷

(الاعراف ۷۳ / ۷) وَإِلٰی ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَأْكُلْ فِيْٓ أَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ ○ اور (قوم) ثمود کی طرف ان کے بھائی صالحؑ کو بھیجا، انھوں نے کہا، اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں، تحقیق تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے واضح نشانیاں آچکی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی (بھی) تمہارے لئے ایک نشانی ہے پس چھوڑ دو اس کو کہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں چرتی پھرے اس کو کسی برے ارادے سے نہ چھونا ورنہ ایک دردناک عذاب تم پر آجائے گا۔

(۷۴) وَاذْكُرُوْٓا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّأَكُمْ فِي الْأَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ○ اور (وہ وقت) یاد کرو جب اس نے تم کو قومِ عاد کے بعد (اس کا) جانشین بنایا اور تم کو زمین میں اقتدار عطا کیا، (اب) تم اس (کی زمین) میں محلات تعمیر کرتے ہو اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے ہو پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو"

(الاعراف ۷۵/۷) قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ

اس کی قوم کے متکبر سرداروں نے کمزور (طبقہ کے لوگوں) سے کہا کہ کیا تم واقعی یہ جانتے ہو کہ صالحؑ اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ بیشک ہم تو اس پر ایمان لے آئے ہیں جس کو دیکر وہ بھیجے گئے ہیں۔" (۷۶/۷) قَالَ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝ ان متکبر لوگوں نے کہا کہ جس چیز پر تم ایمان لائے ہو ہم تو اس کا انکار کرتے ہیں۔"

(۷۷/۷) فَعَقَرُوا النَّاقَةَ وَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَقَالُوْا یٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ پس انھوں نے اونٹنی کے پاؤں کاٹ ڈالے اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے اے صالحؑ اس کو ہم پر لے آؤ جس سے تم ہم کو ڈراتے ہو، اگر تم اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ہو۔"

(۷۸/۷) فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ پس ان کو زلزلے نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" نیز ۷۹/۷

نیز سورۂ ہود ۶۱/۱۱ تا ۶۷ ملاحظہ ہو:۔ (۶۶/۱۱) فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِىٕذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۝ پھر جب ہمارا حکم (عذاب کا وقت) آپہنچا تو ہم نے صالحؑ کو اور ان لوگوں کو جو اُن کے ساتھ ایمان لائے تھے اپنی رحمت سے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے محفوظ رکھا بیشک تمہارا رب ہی طاقتور اور زبردست ہے۔"

(۶۷/۱۱) وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ۝ پس جن لوگوں نے ظلم کیا تھا ایک چنگھاڑ نے آپکڑا اور وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔"

نیز سورۃ الشعراء بھی ملاحظہ ہو:۔ ۱۴۱/۲۶ تا ۱۵۹ (حضرت صالحؑ نے اپنی قوم سے کہا (۱۴۵/۲۶) وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور میں اس (دعوت) پر تم سے کوئی اجر (معاوضہ) نہیں مانگتا میرا اجر تو رب العالمین کے ذمہ ہے" (۱۴۶/۲۶) اَتُتْرَكُوْنَ فِیْ مَا هٰهُنَاۤ اٰمِنِیْنَ ۝ کیا تم ان (نعمتوں) میں جو یہاں ہیں امن وامان کے ساتھ چھوڑ دیئے جاؤ گے۔" (۱۴۷/۲۶) فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ۝ ان باغوں اور چشموں میں۔ (۱۴۸/۲۶) وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِیْمٌ ۝ ان کھیتوں اور نخلستان میں جن کے خوشے نازک ہوتے ہیں۔" (۱۴۹/۲۶) وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا فٰرِهِیْنَ ۝

اور تم مہارت (و محنت) سے پہاڑوں میں تراش کر مکان بناتے ہو۔ (۱۴۹/۲۶) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ۝ پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ (قوم نے جواب دیا) (۱۵۴/۲۶) مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ تم تو بس ہماری طرح ایک بشر ہو، لہٰذا اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی (معجزہ) لے آؤ۔ (۱۵۵/۲۶) (حضرت صالحؑ نے) کہا یہ ایک اونٹنی ہے ایک دن اس کے پانی پینے کی باری ہے اور ایک دن تمہارے لئے مقرر ہے قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ (۱۵۶/۲۶) وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ "اور اس کو (ضرر پہنچانے کے خیال سے) ہاتھ نہ لگانا ورنہ تم کو ایک بڑے دن کا عذاب آگھیرے گا۔" (۱۵۷/۲۶) فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ پس انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور بعد میں نادم ہوئے۔ (۱۵۸/۲۶) فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ پھر عذاب نے ان کو آپکڑا۔"

اور سورۃ النمل ۴۵ تا ۵۳/۲۷ بھی ملاحظہ ہو:- (۴۸/۲۷) وَكَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝ "اور اس شہر میں نو شخص ایسے تھے جو ملک میں فساد کیا کرتے تھے اور اصلاح کی طرف مائل نہ ہوتے تھے۔" (۴۹/۲۷) قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ "انھوں نے (آپس میں) یہ طے کرکے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھاؤ کہ ہم اس (صالحؑ) پر اور اس کے اہل پر شب خون ماریں گے پھر اس (صالحؑ) کے ورثا سے کہہ دیں گے کہ ہم نے تو کسی کو اس کے اہل کو ہلاک کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور بیشک ہم سچے ہیں۔" (۵۰/۲۷) وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ "اور انھوں نے ایک چال چلی اور ہم نے بھی ایک چال چلی اور ان کو اس کا شعور نہ تھا۔" (۵۱/۲۷) فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ پس دیکھ لو کہ ان کی چال کا کیا انجام ہوا، بیشک ہم نے ان کو اور ان کی ساری قوم کو تباہ و برباد کر ڈالا۔" نیز ۵۲ و ۵۳/۲۷۔

چونکہ حضرت صالح علیہ السلام قوم ثمود کی ہدایت کے لئے بھیجے گئے تھے اس لئے ان سورتوں میں قوم ثمود کا نام آیا ہے علاوہ ازیں بھی ملاحظہ ہو:- حٰم سجدہ ۱۳ و ۱۶/۴۱، النجم ۵۱/۵۳، القمر ۱۸/۵۴، الحاقۃ ۱۵/۶۹، الشمس ۱۱ تا ۱۵/۹۱۔

۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام

قرآن کریم میں ایک سورۃ (۱۴) کا نام بھی "ابراہیم" ہے اور آپ کا تذکرہ پچیس (۲۵) سورتوں کی تریسٹھ (۶۳) آیات مبارکہ میں مذکور ہے، تفصیل ملاحظہ ہو:- (البقرہ ۲) ۱۲۴ تا ۱۴۰، ۲۵۸، ۲۶۰ / ۲، (آل عمران) ۳۳، ۶۵، ۶۷، ۶۸، ۸۴، ۹۵، ۹۷ / ۳ (النساء) ۵۴، ۱۲۵، ۱۶۳ / ۴، (الانعام) ۷۴، ۷۵، ۸۳، ۱۶۱ / ۶ التوبہ ۷۰، ۱۱۴ / ۹۔ ہود ۶۹، ۷۴، ۷۵، ۷۶ / ۱۱۔ یوسف ۶، ۳۸ / ۱۲، ابراہیم ۳۵ / ۱۴، الحجر ۵۱ / ۱۵، نحل ۱۲۰، ۱۲۳ / ۱۶ مریم ۴۱، ۴۶، ۵۸ / ۱۹، الانبیاء ۵۱، ۶۰، ۶۲، ۶۹ / ۲۱، الحج ۲۶، ۴۳، ۷۸ / ۲۲، الشعراء ۶۹ / ۲۶، العنکبوت ۱۶، ۳۱ / ۲۹ الاحزاب ۷ / ۳۳، الصّٰفّٰت ۸۳، ۱۰۴، ۱۰۹ / ۳۷، ص ۴۵ / ۳۸، الشوریٰ ۱۳ / ۴۲، الزخرف ۲۶ / ۴۳، الذاریات ۲۴ / ۵۱، النجم ۳۷ / ۵۳ الحدید ۲۶ / ۵۷، الممتحنہ ۴ / ۶۰، الاعلیٰ ۱۹ / ۸۷،

سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرے میں آپ کی ہمت و اولوالعزمی کے واقعات اس درجہ اہم اور عبرتناک ہیں کہ ان کے تصور سے انسان حیران و ششدر رہ جاتا ہے، مثلاً بت خانے کے بتوں کو توڑ دینا، آگ کے ڈھیر میں ڈال دینے کو قبول کر لینا، بیوی اور اکلوتے بیٹے کو ایسے بیابان میں چھوڑ آنا جہاں نہ آدم ہو نہ آدم زاد، نہ دانہ ہو نہ پانی اور سایہ تک بھی نہ ہو، پھر جونہی صاحبزادہ جوانی کے قریب پہنچے تو اس کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جانا، آپ کی دونوں ازواج مطہرات سے ایک ایک جلیل القدر پیغمبر کی ولادت ہونا، آپ کے ہاتھوں خانہ کعبہ کی تعمیر ہونا وغیرہ آپ کے بلند فضائل میں سے ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ اور تلاشِ حق

(الانعام ۷۴ / ۶) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

(اور ابراہیمؑ کا واقعہ یاد کرو) جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا کہ کیا تو بتوں کو اپنا معبود مانتا ہے؟ میں تجھ کو اور تیری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔" (۷۵ / ۶) وَكَذٰلِكَ نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ اور اسی طرح ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (کے جلوے) دکھانے لگے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔" (۷۶ / ۶) فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَآ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ پھر جب اس پر

(ابراہیم پر) رات چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ دیکھا تو کہا "یہ میرا رب ہے" پھر جب وہ غروب ہو گیا تو کہا کہ "میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" (۷۶/۶) فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ یَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّیْنَ ۝ پھر جب اس نے چمکتا ہوا چاند دیکھا تو کہا کہ "یہ میرا رب ہے" پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس (ابراہیم) نے کہا کہ اگر میرا رب مجھ کو ہدایت نہ کرتا تو میں ضرور گمراہ لوگوں میں سے ہو جاتا۔" (۷۷/۶) فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ پھر جب اس نے روشن سورج کو دیکھا تو کہا "یہ میرا رب ہے یہ تو بہت بڑا ہے" پھر جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہا اے قوم میں ان سے بیزار ہوں جن کو تم شریک ٹھہراتے ہو۔" (۷۸/۶) اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ بیشک میں نے یکسو ہو کر اپنا منہ اسی کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں"۔ (۸۰/۶) وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ۝ اور اس کی قوم اس (ابراہیم) سے جھگڑنے لگی، اس نے کہا کیا تم مجھ سے اللہ تعالےٰ کے بارے میں جھگڑا کرتے ہو حالانکہ اس نے مجھ کو راہِ راست دکھا دی، اور میں ان سے نہیں ڈرتا جن کو تم اس (اللہ تعالےٰ) کا شریک ٹھہراتے ہو سوائے اس (ضرر) کے جو میرا رب ہی پہنچانا چاہے ۔۔۔۔۔۔

(۸۳/۶) وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَیْنٰهَآ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ۝ اور یہ تھی ہماری وہ دلیل جو ہم نے ابراہیمؑ کو اس کی قوم کے مقابلے میں دی تھی اور ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں، بیشک تمہارا رب حکمت والا جاننے والا ہے"۔

باپ کو دعوتِ حق

(مریم ۴۱/۱۹) وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ۝ اور کتاب میں ابراہیم کا ذکر کرو، بیشک وہ سچے نبی تھے۔ (۴۲/۱۹) اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰٓاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ۝ جب انھوں نے اپنے باپ سے کہا، اے میرے باپ کیوں تم ایسی چیز کی عبادت کرتے ہو جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور نہ کبھی تمہارے کچھ کام آسکتے ہیں"۔ (۴۳/۱۹) یٰٓاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْٓ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۝ اے میرے باپ! یا تحقیق

میرے پاس ایسا علم آیا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا پس میری اتباع کرو، میں تم کو سیدھے راستے کی ہدایت کروں گا۔" (۴۴/۱۹) یٰاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ کَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا
اے میرے باپ تم شیطان کی عبادت نہ کرو، بیشک شیطان تو رحمٰن کا نافرمان ہے۔"
(۴۵/۱۹) یٰاَبَتِ اِنِّیْٓ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّکَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَکُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا
اے میرے باپ مجھ کو خوف ہے کہ کہیں تم پر رحمان کی طرف سے عذاب نہ آجائے پھر تم بھی شیطان کے ساتھی ہو جاؤ۔ (۴۶/۱۹) قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰٓاِبْرٰهِیْمُ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّکَ وَاهْجُرْنِیْ مَلِیًّا (باپ نے) کہا اے ابراہیم! کیا تو میرے معبودوں سے پھرا ہوا ہے، اگر تو (اپنی روش سے) باز نہ آیا تو میں تجھ کو ضرور سنگسار کردوں گا اور مدت دراز تک مجھ سے دور ہو جا۔ (۴۷/۱۹) قَالَ سَلٰمٌ عَلَیْکَ سَاَسْتَغْفِرُ لَکَ رَبِّیْ اِنَّهٗ کَانَ بِیْ حَفِیًّا (ابراہیم نے) کہا اچھا تم پر سلام ہو، میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت کی دعا کروں گا بیشک وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے، (۴۸/۱۹) وَاَعْتَزِلُکُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَاَدْعُوْا رَبِّیْ عَسٰٓی اَلَّآ اَکُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا اور میں تم کو اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہو چھوڑ دوں گا، امید ہے کہ میں اپنے رب کو پکار کر محروم نہ رہوں گا۔"

(اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا سے متعلق حق تعالیٰ کا ارشاد ہے (التوبہ ۱۱۴/۹) وَمَا کَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِیَّاهُ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے دعائے مغفرت کرنا تو صرف وعدہ کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے باپ سے) کرلیا تھا، پھر جب ابراہیم پر واضح ہو گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گیا بیشک ابراہیم بڑا نرم دل بردبار تھا۔"

قوم کو دعوتِ حق سورۃ الشعراء کی چند آیات ملاحظہ ہوں (۶۹/۲۶) وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِیْمَ اور ان کو ابراہیم کا قصہ سناؤ۔ (۷۰/۲۶) اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا تَعْبُدُوْنَ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ (۷۱/۲۶) انہوں نے کہا کہ ہم اصنام (بتوں) کی عبادت کرتے ہیں اور اسی کی مجاوری میں بیٹھے رہتے ہیں۔ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰکِفِیْنَ ۝ (۷۲/۲۶) قَالَ هَلْ یَسْمَعُوْنَکُمْ اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ (ابراہیم نے) کہا کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں جب تم ان کو

پکارتے ہو؟ (۲۶/۷۳) اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ. کیا وہ تم کو کوئی نفع یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ (۲۶/۷۳) قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ انھوں نے کہا (نہیں) مگر ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو ایسا ہی کرتے پایا ہے۔" (۲۶/۷۴) قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ (ابراہیمؑ نے) کہا کیا تم غور کرتے ہو کہ تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ (۲۶/۷۵) اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ تم اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد۔" (۲۶/۷۶) فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پس بیشک وہ (اصنام) میرے دشمن ہیں بجز رب العالمین کے (سب دشمن ہیں)۔" (۲۶/۷۷) الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ۝ جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی میری ہدایت کرتا ہے۔" (۲۶/۷۸) وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ۝ اور وہی مجھ کو کھلاتا اور پلاتا ہے (۲۶/۷۹) وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ۝ اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔" (۲۶/۸۰) وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ۝ اور وہی مجھے موت دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا۔" (۲۶/۸۱) وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓئَتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ۝ اور اسی سے میں آس (امید) لگائے ہوئے ہوں کہ روزِ جزا (قیامت کے دن) وہ میری خطاؤں کو بخش دے گا۔" (۲۶/۸۲) رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ اے میرے رب! مجھ کو حکم (علم و دانش) عطا فرما اور نیک لوگوں میں شامل کر۔" نیز (۲۶/۸۳ تا ۸۹)

حضرت ابراہیم کا بتوں کو توڑنا

قوم کے لوگوں نے ایک مذہبی میلے میں جاتے وقت حضرت ابراہیم سے کہا کہ تم بھی چلو۔ اس کا مختصر تذکرہ سورۂ صٰفٰت (۳۷/۸۸ تا ۹۶) میں اس طرح مذکور ہے:۔ (۳۷/۸۸) فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ پس انھوں (ابراہیمؑ) نے ستاروں پر ایک نظر ڈالی۔ (۳۷/۸۹) فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ پس کہا بیشک میں بیمار ہوں۔" (۳۷/۹۰) فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ پس وہ لوگ ان (ابراہیمؑ) کو چھوڑ کر چلے گئے۔" (۳۷/۹۱) فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر وہ چپکے سے (مندر میں) ان کے معبودوں کی طرف گئے اور (ان سے طنزیہ طور پر) کہا "کیا تم کھاتے نہیں ہو؟" (۳۷/۹۲) مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ تمہارا کیا حال ہے کہ تم بولتے بھی نہیں۔" (۳۷/۹۳) فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ ۝ پھر داہنے ہاتھ سے مارتے ہوئے ان پر متوجہ ہوئے۔" (۳۷/۹۴) فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ پھر لوگ ان کی طرف دوڑتے ہوئے آئے۔" (۳۷/۹۵) قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ (ابراہیمؑ نے) کہا کیا تم ایسی چیزوں کو پوجتے (عبادت کرتے) ہو جن کو تم خود ہی تراشتے ہو۔" (۳۷/۹۶) وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (حالانکہ) اور اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا اور ان چیزوں کو بھی جن کو تم بناتے ہو۔"

مزید تفصیل سورۂ انبیا ۵۱ تا ۶۷ / ۲۱ میں ملاحظہ ہو۔

(۵۱/۲۱) وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ۝ اور بیشک ہم نے اس سے قبل ابراہیم کو رشد و ہدایت عطا کی اور ہم ان کو خوب جانتے تھے "۔ (۵۲/۲۱) اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ۝ اور جب انھوں (ابراہیم) نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا کہ مورتیاں کیا ہیں جن کے تم مجاور بنے بیٹھے ہو"۔ (۵۳/۲۱) قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِيْنَ ۝ انھوں نے کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی عبادت کرتے پایا (۵۴/۲۱) قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ (ابراہیم نے) کہا بیشک تم بھی گمراہ ہو اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں تھے"۔ (۵۵/۲۱) قَالُوْٓا اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ۝ انھوں نے کہا کیا تم ہمارے پاس حق بات لے کر آئے ہو یا صرف مذاق کر رہے ہو"۔ (۵۶/۲۱) قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ ۖ وَاَنَا عَلٰي ذٰلِكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ (ابراہیم نے) کہا بلکہ تمہارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں اس بات پر گواہ (اور قائل) ہوں"۔ (۵۷/۲۱) وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِيْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ کی قسم میں تمہارے بتوں کی گت بناؤں گا جونہی تم پیٹھ پھیر کر چلے جاؤ گے"۔ (۵۸/۲۱) فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا كَبِيْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَيْهِ يَرْجِعُوْنَ ۝ پس اس نے بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، سوائے اس بڑے (بت) کے، تاکہ وہ اس کی طرف رجوع کر سکیں"۔ (۵۹/۲۱) قَالُوْا مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ انھوں نے کہا کہ ہمارے بتوں کے ساتھ ایسا سلوک کس نے کیا واقعی وہ بڑا ظالم ہے"۔ (۶۰/۲۱) قَالُوْا سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗٓ اِبْرٰهِيْمُ ۝ کہنے لگے کہ ہم نے ایک نوجوان کو جس کو ابراہیم کہتے ہیں ان (بتوں) کا تذکرہ کرتے سنا ہے"۔ (۶۱/۲۱) قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰٓي اَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُوْنَ ۝ وہ بولے کہ اس کو سب کے سامنے پکڑ کر لاؤ تاکہ لوگ گواہی دیں"۔ (۶۲/۲۱) قَالُوْٓا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ (غرض ابراہیم لائے گئے) لوگوں نے کہا اے ابراہیم کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ (۶۳/۲۱) قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَسْـَٔلُوْهُمْ اِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ ۝ (ابراہیم نے کہا) بلکہ ان کے بڑے (بت) نے کیا ہے اگر یہ بول سکتے ہیں تو انہی سے پوچھ لو"۔ (۶۴/۲۱) فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْٓا

اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ "پس وہ لوگ اپنے جی میں سوچنے لگے اور دل ہی دل میں کہنے لگے کہ بیشک تم خود ہی ظالم ہو۔" (۶۵/۲۱) ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰی رُءُوْسِهِمْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ "پھر انھوں نے (ندامت سے) اپنے سروں کو جھکا لیا (اور کہا) بیشک تم جانتے ہی ہو کہ یہ بول نہیں سکتے۔" (۶۶/۲۱) قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ "(ابراہیمؑ نے) کہا تم پھر بھی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہو جو تم کو کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکتے اور نہ نقصان کر سکتے ہیں۔" (۶۷/۲۱) اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ "تف (افسوس) ہے تم پر اور ان پر جن کو تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ پوجتے ہو، کیا تم (ذرا بھی) عقل سے کام نہیں لیتے۔" (الانبیاء ۱۲۵/۴)

بادشاہ سے مناظرہ

شدہ شدہ یہ بحث و مباحثہ بادشاہ (نمرود) تک پہنچ گیا تو اس نے آپ کو طلب کر لیا، چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ سورہ بقرہ میں ارشاد فرماتا ہے:۔

(البقرہ ۲۵۸/۲) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ "کیا تم نے اس شخص (بادشاہ نمرود) کو نہیں دیکھا جس نے ابراہیمؑ سے ان کے رب کے بارے میں حجت (مناظرہ) کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہت عطا کی تھی۔ جب ابراہیم نے (بادشاہ سے) کہا میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے تو اس نے کہا میں بھی زندگی بخشتا ہوں اور موت دیتا ہوں (یعنی جس کو چاہوں زندہ رہنے دوں اور جس کو چاہوں مار دوں)۔ ابراہیمؑ نے (اس جواب پر ارشاد فرمایا اچھا) اللہ تعالیٰ تو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے تو اس کو مغرب سے نکال کر دکھا، پس وہ کافر (بادشاہ) مبہوت اور لاجواب ہو کر رہ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو راہِ ہدایت نہیں دکھاتا۔"

آگ میں ڈالا جانا اور آگ کا سرد ہو جانا

حضرت ابراہیمؑ نے پہلے اپنے والد کو پھر اپنی قوم کو دعوتِ اسلام دی اور آخر میں بادشاہ نمرود سے مناظرہ کیا، جب سب لاجواب ہو گئے تو انھوں نے فیصلہ کیا کہ حضرت ابراہیمؑ کو تیز آگ میں جلا دینا چاہیے چنانچہ قرآن کریم میں اس پُر اعجاز واقعہ کے متعلق ارشاد ہے:۔

(سورۂ انبیاء ۶۸/۲۱) قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانْصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ فَاعِلِينَ ۝ (ان لوگوں نے) کہا کہ ان (ابراہیمؑ) کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو، اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو۔" (۶۹/۲۱) قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝ ہم (اللہ تعالیٰ) نے کہا اے آگ تو ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی والی ہو جا۔" (۷۰/۲۱) وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ۝ اور لوگوں نے ان کے ساتھ فریب کرنا چاہا تو ہم نے ان ہی کو خسارہ اٹھانے والا بنا دیا۔" نیز سورہ صٰفٰت ۹۷، ۹۸/۳۷۔

ہجرت اور شادی

جب ان مراحل کے بعد بھی قوم کا کوئی فرد ایمان نہ لایا تو آپ نے اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر اور اپنے بھتیجے حضرت لوطؑ کو ساتھ لیکر مصر کی جانب ہجرت فرمائی، راستے میں ایک بستی میں پہنچے تو وہاں حضرت سارہ سے نکاح کر لیا، اور جب مصر پہنچے تو بادشاہ مصر نے اپنی صاحبزادی حضرت ہاجرہ کو ہبہ کر دی۔

اولاد کے لئے دعا کرنا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر شریف ۸۵ سال سے تجاوز کر چکی تھی اس وقت دعا فرمائی: (۱۰۰/۳۷) رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ میرے رب مجھکو نیک اولاد عطا فرما۔" (۱۰۱/۳۷) فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ ۝ پھر ہم نے ان کو ایک فرمانبردار لڑکے کی بشارت دی۔" (اور حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت ہوئی)۔

چاہِ زمزم

(جب حضرت ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسمٰعیلؑ کو بحالتِ شیر خوارگی اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ کر چلے آئے اور کھجوریں اور پانی ختم ہو گیا تو حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے "زمزم" کا چشمہ جاری کر دیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے بھی حق سبحانہ و تعالیٰ کے حضور میں دعا کی: (سورۂ ابراہیم ۳۷/۱۴) رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۝ اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو ایک ایسے میدان میں بسایا ہے جو غیر ذی زرع ہے (جہاں کھیتی نہیں ہوتی) تیرے محترم گھر کے قریب۔ میرے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر کریں۔"

ذبح عظیم

(الصّٰفّٰت ۱۰۲/۳۷) فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَىٰ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ

الصّٰبِرِیْنَ o پس جب وہ بردبار فرزند (اسمٰعیل) باپ کے ساتھ دوڑ دھوپ کرنے کی عمر کو پہنچا تو (ابراہیم) نے فرمایا اے میرے بیٹے! میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس غور کر کہ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ (اسمٰعیل نے) کہا اے میرے باپ! جو کچھ آپ کو حکم ہوا ہے کر گزریئے، انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے"۔ (۱۰۳/۳۷) فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ o پھر جب دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر سر تسلیم خم کر دیا اور آپ (ابراہیمؑ) نے اس (بیٹے) کو پیشانی کے بل لٹا دیا"۔ (۱۰۴/۳۷) وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ o اور ہم نے اس کو ندا دی کہ اے ابراہیم"۔ (۱۰۵/۳۷) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ o بیشک تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، بیشک ہم احسان کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں"۔ (۱۰۶/۳۷) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ o بلاشبہ یہ تو ایک واضح آزمائش تھی"۔ (۱۰۷/۳۷) وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ o اور ہم نے اس کا فدیہ (بدلہ) ایک بہت بڑی قربانی قرار دیا"۔ (۱۰۸/۳۷) وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِى الْاٰخِرِيْنَ o اور ہم نے پچھلے لوگوں میں بھی یہ بات باقی چھوڑی"۔ (۱۰۹/۳۷) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ o سلام ہو ابراہیم پر"۔ (۱۱۰/۳۷) كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ o احسان کرنے والوں کو ہم اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں"۔ (۱۱۱/۳۷) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ o بیقیناً وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے"۔

حضرت اسحاقؑ کی بشارت

(سورہ ہود ۶۹/۱۱) وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ۖ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ o اور بالتحقیق ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ابراہیمؑ کے پاس (حضرت اسحٰقؑ کی) بشارت لے کر آئے، کہنے لگے تم پر سلامتی ہو آپ نے بھی سلام کہا، اور وہ (ابراہیمؑ) بہت جلد ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے"۔ نیز (۷۱/۱۱) وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ o اور ان (ابراہیمؑ) کی بیوی (جو پاس ہی) کھڑی تھیں (یہ سن کر) ہنس پڑیں، پس ہم نے ان کو اسحٰقؑ کی اور اسحٰقؑ کے بعد یعقوبؑ کی بشارت دی"۔ (۷۲/۱۱) قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِىْ شَيْخًا ۖ اِنَّ هٰذَا لَشَىْءٌ عَجِيْبٌ o اس (ابراہیمؑ کی بیوی) نے کہا، وائے ہو مجھ پر، کیا میرے بچہ ہوگا، جبکہ میں بڑھیا ہو چکی ہوں اور یہ میرا خاوند بھی بوڑھا ہے، بلاشبہ یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے"۔ نیز (۷۳/۱۱) قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۚ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(ان فرشتوں نے) کہا، کیا تم اللہ تعالیٰ کے حکم پر تعجب کرتی ہو؟ اے اہلِ بیت تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہیں، بیشک وہ لائق حمد اور بزرگ ترین ہے۔" نیز الذاریات ۲۴ تا ۲۹ / ۵۱،

اظہارِ تشکر

(۳۹ / ۱۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ "تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحاق عطا کئے بیشک میرا رب ہی دعا کا سننے والا ہے"۔ (۴۰ / ۱۴) رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ اے رب مجھ کو اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا، اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما"۔ (۴۱ / ۱۴) رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝ اے ہمارے رب حساب کے دن مجھ کو اور میرے والدین اور (جملہ) مؤمنین کو بخش دینا"۔

موت و حیات کا نظارہ

(البقرہ ۲۶۰ / ۲) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ اور جب ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھ کو دکھا دے کہ تو کس طرح مردوں کو زندہ کرے گا، (حق تعالیٰ نے) فرمایا کہ کیا تم کو یقین نہیں؟ عرض کیا ہاں (یقین ہے) لیکن اس لئے کہ قلب کو اطمینان حاصل ہو جائے۔ (حق تعالیٰ نے) فرمایا اچھا چار پرندے لاؤ اور ان کو اپنے ساتھ مانوس کر لو (پھر ان کے ٹکڑے کر دو) پھر ہر پہاڑی پر ان کا ایک ٹکڑا رکھ دو، پھر ان کو آواز دو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے، اور خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے۔

عہدۂ امامت

(البقرہ ۱۲۴ / ۲) وَاِذِ ابْتَلٰۤی اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۝ اور جب ان کے رب نے ابراہیمؑ کو چند باتوں میں آزمایا تو وہ (ان میں) پورے اترے، پس (اللہ تعالیٰ نے ان سے) فرمایا بیشک میں تم کو لوگوں کا پیشوا (امام) بنانے والا ہوں، (انھوں نے کہا اور میری اولاد میں سے؟ (حق تعالیٰ نے) فرمایا میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔" نیز ۴۹ تا ۵۰ / ۱۹ ، ۵۴ / ۵

بیت اللہ شریف

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ شرف بھی عطا کیا کہ بیت اللہ شریف کی تعمیر آپ کے اور آپ کے صاحبزادے حضرت اسمٰعیلؑ کے

ہاتھوں ہوئی، تاکہ اسلام کی سربلندی کے لئے دنیا میں ایک مرکز کی حیثیت سے پہلا گھر بیت اللہ قرار پائے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَكَانَ الْبَیْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا (سورۃ الحج ۲۶/۲۲) وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور جب ہم نے ابراہیمؑ کے لئے بیت کے مقام (خانۂ کعبہ) کی نشاندہی کردی (اور کہہ دیا کہ میرے ساتھ کسی شئے کو بھی شریک نہ کرنا اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھنا۔"

نیز سورۂ آل عمران میں ارشاد ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ بیشک پہلا گھر (خانۂ کعبہ) جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے بنایا گیا ہے وہ مکہ میں ہے جو (سرتاپا) مبارک ہے اور جہان والوں کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ (۹۶، ۹۷/۳) فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ۬ وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اس میں (دین الٰہی کی) روشن نشانیاں ہیں ان میں ایک مقام ابراہیم ہے اور جو کوئی اس (مکہ) میں داخل ہو گیا وہ امن میں آگیا اور اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں پر حج کرنا واجب ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو اس کا انکار کرے پس تحقیق اللہ تعالیٰ تمام عالموں سے بے نیاز ہے۔"

حج کا اعلان حق سبحانہ وتعالیٰ سورہ الحج ۲۷/۲۲ میں ارشاد فرماتا ہے: وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردو۔ وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی (کمزور) سواری پر دور دراز کی مسافت طے کر کے آئیں گے۔" نیز ۲۸ تا ۳۳/۲۲

نیز سورہ البقرہ ۱۲۵/۲ میں ارشاد ہے: وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْعٰكِفِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے لئے ثواب (عبادت) کی اور امن کی جگہ قرار دیا (اور حکم دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو۔

اور ہم نے ابراہیمؑ سے اور اسمٰعیلؑ سے عہد لیا کہ میرے گھر کو پاک صاف رکھو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے"۔ (۱۲۶/۲) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور

جب ابراہیمؑ نے کہا اے رب! اس شہر کو امن والا بنا اور اس میں رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ پر اور روز آخرت پر ایمان لائیں اُن کے کھانے کو پھلوں کا رزق عطا فرما (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اور جو کفر کریں گے ان کو بھی تھوڑے دن فائدہ اٹھانے دوں گا پھر اُن کو مجبور کر دوں گا عذاب دوزخ کی طرف اور وہ بُرا ٹھکانا ہے"۔ نیز سورۂ ابراہیم ۳۵ تا ۴۱

خصوصی دعا

(البقرہ ۱۲۹/۲) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

"اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرما جو اُن کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کو پاک و صاف بنائے بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے"

(۱۳۰/۲) وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور ابراہیمؑ کی ملت (دین ابراہیمی) سے کون منحرف ہو سکتا ہے سوائے اس کے جو ذاتی طور پر احمق ہو) اور تحقیق ہم نے ان (ابراہیم) کو دنیا میں بھی منتخب کر لیا ہے اور بیشک وہ آخرت میں بھی صالحین (نیک لوگوں) میں سے ہیں"۔

وصیت

(البقرہ ۱۳۱/۲) اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ جب ان کے رب نے ان (ابراہیمؑ) سے کہا کہ مطیع ہو جاؤ (اسلام لے آؤ) تو انہوں نے کہا کہ میں رب العالمین کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ (۱۳۲/۲) وَوَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اور اسی کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو (اور یعقوب نے) کہ (اے میرے بیٹو) بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہی دین (اسلام) پسند فرمایا ہے پس تم نہ مرو مگر مسلمان (ہی مرنا)۔

وفات سے متعلق تحقیق یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر تقریباً دو سو سال ہوئی اور بیت المقدس کے نزدیک بستی مدینۃ الخلیل میں آرام فرما ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۷) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم کی ۹ سورتوں میں آیا ہے جن میں سے تین سورتوں البقرہ، مریم اور صفّٰت میں تذکرہ ہے اور باقی میں نام ہے تفصیل ملاحظہ ہو:۔ البقرہ ۱۲۵ تا ۱۴۰ / ۲، آل عمران ۸۴ / ۳، نساء ۱۶۳ / ۴، الانعام ۸۶ / ۶، ابراہیم ۳۹ / ۱۴، مریم ۵۴ / ۱۹، انبیاء ۸۵ / ۲۱، صفّٰت ۱۰۲ تا ۱۱۷ / ۳۷، ص ۴۵ و ۵۸ / ۳۸ -

حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام

آپؑ کے متعلق حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے :- وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ (المریم ۵۴، ۵۵ / ۹) كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا ذکر کرو، بیشک وہ وعدہ کا سچا تھا اور رسول بھی نبی بھی تھا۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا اور زکوٰۃ کا حکم کرتا تھا اور اپنے پروردگار کے نزدیک برگزیدہ تھا۔ اور آپ ہی کے لئے (صفّٰت ۱۰۷ / ۳۷) وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ اور ہم نے اس کا بدلہ ایک بہت بڑی قربانی قرار دیا —— اور آپ ہی کے لئے "زمزم" کا چشمہ جاری ہوا —— اور اپنے والد حضرت ابراہیمؑ کی معیت میں خانۂ کعبہ کی تعمیر میں مشغول رہے —— اور فریضۂ حج کے جملہ ارکان آپ ہی کی یادگار ہیں نیز آپ ہی کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ بھی ہے کہ آپ کی اولاد امجاد میں پیغمبر آخر الزماں حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔

ولادت

حضرت ابراہیمؑ کی عمر تقریباً چھیاسی سال ہو گئی تھی لیکن اولاد سے محروم تھے لہٰذا دعا کے لئے کیا جا رہا تھا :- (صفّٰت ۱۰۰ / ۳۷) رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ "اے رب مجھ کو نیک اولاد عطا فرمائے" حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے دعا کو شرف قبول فرمایا اور ارشاد ہوا: فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ۝ "پس ہم نے (ابراہیمؑ کو) ایک بردبار لڑکے کی بشارت دی" چنانچہ حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ کی ولادت باسعادت ہوئی۔

وادیٔ غیر ذی زرع

ابھی حضرت اسمٰعیلؑ چند ماہ کے ہوئے تھے کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے اشارہ کی بنا پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے نومولود فرزند حضرت اسمٰعیلؑ اور ان کی والدہ کو غیر ذی زرع میں ایک مشکیزہ پانی اور کھجوروں کا ایک تھیلا دیکر چھوڑ آئے جیسا کہ سورۂ

براہیم ۳۷ میں ہے: رَبَّنَآ اِنِّیۡۤ اَسۡکَنۡتُ مِنۡ ذُرِّیَّتِیۡ بِوَادٍ غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ عِنۡدَ بَیۡتِکَ الۡمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَہۡوِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ وَ ارۡزُقۡہُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّہُمۡ یَشۡکُرُوۡنَ ○ اے ہمارے رب بیشک میں نے اپنی اولاد کو ایک (بنجر زمین) وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس آباد کیا ہے، اے میرے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں کے دلوں کو اُن کی طرف مائل کردے اور اُن کو پھلوں کا رزق عطا کر تاکہ تیرا شکر ادا کریں"۔

چشمۂ زمزم جب حضرت ہاجرہؑ کے پاس پانی ختم ہوگیا تو آپ بھوک و پیاس سے سخت پریشان ہوکر کبھی صفا پر چڑھتیں اور کبھی مروہ پر کہ شاید کوئی آدمی یا پانی نظر آجائے، اسی طرح حضرت اسمٰعیلؑ بھوک و پیاس سے بیتاب ہوکر اپنے پاؤں زمین پر مار رہے تھے کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ تشریف لائے اور ایڑیاں مارنے کی جگہ سے "زمزم" کا چشمہ جاری کردیا۔

ذبحِ عظیم ذبحِ عظیم کی سعادت حاصل ہونے کا واقعہ حضرت ابراہیمؑ کے قصہ میں بیان ہوچکا جیسا کہ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے سورۃ الصّٰفّٰت (۱۱۰-۱۰۲) میں ارشاد فرمایا ہے، اسی لئے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو "ذبیح اللہ" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

بیت اللہ شریف توحیدِ الٰہی کی سربلندی کے اظہار کے لئے دنیا میں سب سے پہلا گھر "بیت اللہ" ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کے ہاتھوں تعمیر ہوا۔ نیز سورۃ البقرہ (۱۲۷) وَ اِذۡ یَرۡفَعُ اِبۡرٰہٖمُ الۡقَوَاعِدَ مِنَ الۡبَیۡتِ وَ اِسۡمٰعِیۡلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ○ اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ بیت اللہ کی بنیادیں اونچی کررہے تھے (تو ان کے ہاتھ تعمیر میں اور دل و زبان اس دعا میں مصروف تھے) اے ہمارے رب ہماری یہ خدمت قبول فرما، بلاشبہ تو ہی سننے والا جاننے والا ہے"۔ (۱۲۸) رَبَّنَا وَ اجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَ تُبۡ عَلَیۡنَا ۚ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ ○ اے ہمارے رب ہم (دونوں) کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنائے رکھیو اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک گروہ کو اپنا مطیع بنائے رکھنا اور (اے رب) ہم کو عبادت کے (صحیح) طریقے سکھا اور ہمارے حال پر توجہ فرما بیشک تو توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے"۔

تقریباً ڈیڑھ سو سال کی عمر میں وفات پائی، بیت اللہ کے نزدیک حرم شریف میں آرام فرما ہیں۔

(۸) حضرت اسحٰق علیہ السلام

قرآن کریم میں آپ کا تذکرہ بارہ ۱۲ سورتوں کی سترہ ۱۷ آیاتِ مقدسہ میں آیا ہے تفصیل ملاحظہ ہو

سورہ البقرہ ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۴۰/۲ ، آل عمران ۸۴/۳ ، نساء ۱۶۳/۴ ، الانعام ۸۴/۶ ، ہود ۷۱/۱۱ ، یوسف ۶، ۳۸/۱۲
ابراہیم ۳۹/۱۴ ، المریم ۴۹/۱۹ ، الانبیا ۷۲/۲۱ ، العنکبوت ۲۷/۲۹ ، صافات ۱۱۲، ۱۱۳/۳۷ ، ص ۴۵/۳۸ ، ۴۹، ۲۵ تا ۳۰/۱۵

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے صاحبزادے ہیں جن کی ولادت حضرت سارہؓ کے بطن سے ہوئی۔ آپ کا تذکرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں بیان ہو چکا ہے۔ فرید ملاحظہ ہو:۔

(سورۃ العنکبوت ۲۷/۲۹) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ ۝ اور ہم نے اُس (ابراہیمؑ) کو اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور ہم نے ان کی اولاد میں نبوت اور کتاب قرار دی اور اس کا اجر ان کو دنیا میں بھی عطا کیا اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں سے ہیں۔"

اور سورۃ الذاریات ۲۵ تا ۳۰/۵۱ میں اس طرح مذکور ہے کہ جب فرشتے حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے ان سے خوف محسوس کیا تو فرشتوں نے کہا لَا تَخَفْ ۖ وَبَشَّرُوهُ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ "ڈرو مت، اور ان کو ایک ذی علم بیٹے کی بشارت دی۔" (۲۹/۵۱) فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ ۝ "پس ان کی بیوی (سارہ) حیرت زدہ ہو کر چلاتی ہوئی آئی پھر اپنا منہ پیٹ لیا اور کہنے لگی میں تو ایک بڑھیا بانجھ ہوں۔" ان فرشتوں نے کہا تمہارے رب نے تو یہی فرمایا ہے، بیشک وہ بڑی حکمت والا جاننے والا ہے۔"

نیز سورۃ ہود ۶۹ تا ۷۳/۱۱ اور سورہ حجر ۵۱ تا ۵۶/۱۵ میں بھی یہی مضمون ہے۔

آپ کے فضائل میں سے ہے کہ آپ کے صاحبزادے حضرت یعقوبؑ ہیں جن کا لقب اسرائیل تھا اور انہی کی اولاد میں بکثرت انبیا مبعوث ہوئے حتیٰ کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام بھی آپ ہی کی اولاد امجاد میں سے ہیں۔"

آپ نے ایک سو ساٹھ ۱۶۰ یا ایک سو اسی ۱۸۰ سال کی عمر میں وفات پائی اور اپنے والد ماجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نزدیک "مدینۃ الخلیل" میں آرام فرما ہیں۔

(۹) حضرت لوط علیہ السلام

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل چودہ [۱۴] سورتوں میں آپ کا نام و تذکرہ درج ہے: سورۂ انعام ۸۶/۶ الاعراف ۸۰ تا ۸۴/۷ ، ہود ۷۰، ۷۴، ۷۷، ۸۱، ۸۹/۱۱ ، الحجر ۵۹، ۶۱/۱۵ ، الانبیا ۷۱، ۷۴/۲۱ ، الحج ۴۳/۲۲ ، الشعراء ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۷/۲۶ ، النمل ۵۴، ۵۶/۲۷ ، العنکبوت ۲۶، ۲۸، ۳۲، ۳۳/۲۹ ، صافات ۱۳۳/۳۷ ، ص ۱۳/۳۸ ، ق ۱۳/۵۰ ، القمر ۳۳، ۳۴/۵۴ ، التحریم ۱۰/۶۶ ۔

حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برادر زادہ ہیں، بچپن ہی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آغوش میں تربیت پائی۔ حضرت لوطؑ اور حضرت سارہؓ سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لائے۔ سورۂ عنکبوت میں ہے ۲۶/۲۹: فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ "پس لوط (ابراہیم پر) ایمان لے آئے۔"

نیز سورۂ صفٰت ۱۳۳/۳۷ میں ہے: وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ٥ "اور بلاشبہ لوط رسولوں میں سے ہیں۔"

(الاعراف ۸۰ تا ۸۲/۷) وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ٥ "اور جب لوطؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ تم ایسی بدکاری کرتے ہو جس کا تم سے پہلے دنیا جہان میں کوئی مرتکب نہیں ہوا۔" (۸۱/۷) اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ٥ "بلاشبہ تم عورتوں کی بجائے مردوں سے شہوت رانی پر مائل ہوتے ہو، یقیناً تم حد سے تجاوز کرنے والی قوم ہو۔" (۸۲/۷) وَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ٥ "ان کی قوم کا جواب تو صرف یہی تھا کہ ان کو اپنی بستی سے نکال دو کیونکہ یہ بڑے پاک و پاکیزہ لوگ بنتے ہیں۔"

اور سورۂ ہود ۷۷ تا ۸۱/۱۱ میں ہے: (۷۷/۱۱) وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ ٥ "اور جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) لوطؑ کے پاس آئے تو (لوطؑ) ان کے آنے سے غمگین اور پریشان ہو گئے اور (دل میں کہا) کہ آج کا دن سخت مصیبت کا دن ہے۔"

(۷۸/۱۱) وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ٥ "اور اس (لوطؑ) کی قوم کے لوگ (نووارد لڑکوں کی خبر سن کر) اُن کی طرف

دو رتی ہوئی آئی، اور اس سے قبل بھی وہ بدکاریاں کرتے رہتے تھے، اس (لوطؑ) نے کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں ہیں، تمہارے لئے زیادہ پاک ہیں پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو، کیا تم میں کوئی بھی ہدایت یافتہ (نیک فطرت) مرد نہیں"۔ (۷۹/۱۱) قَالُوا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِي بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ ۝ قوم کے لوگوں نے کہا، تم تو یقیناً جانتے ہو کہ ہمارا تمہاری بیٹیوں پر کوئی حق نہیں ہے اور بیشک تم (یہ بھی) جانتے ہو جو ہم چاہتے ہیں"۔ (۸۰/۱۱) قَالَ لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً أَوْ آوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ ۝ اس (لوطؑ) نے کہا اے کاش مجھ میں تمہارے مقابلے کی طاقت ہوتی یا کوئی میرا زبردست پشت پناہ ہوتا (تو میں بتاتا)"۔ (۸۱/۱۱) قَالُوا يَا لُوطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَصِلُوا إِلَيْكَ ۖ فَأَسْرِ بِأَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِنَ اللَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا امْرَأَتَكَ ۖ إِنَّهُ مُصِيبُهَا مَا أَصَابَهُمْ ۚ إِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۚ أَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيبٍ ۝ (اب فرشتوں نے) کہا اے لوطؑ! ہم تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں، یہ لوگ تم تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے پس تم اپنے اہل کو لیکر راتوں رات چلے جاؤ اور تم میں سے کوئی بھی پیچھے مڑ کر نہ دیکھے، مگر تمہاری بیوی (نہیں مانے گی) کیونکہ اس پر وہی کچھ ہونے والا ہے جو تمہاری قوم پر ہوگا، اور ان کے لئے طے شدہ وعدہ کا وقت علی الصبح ہے، کیا صبح قریب نہیں ہے"۔

اور سورہ الحجر ۶۱ تا ۷۷/۱۵ میں بھی یہی کچھ مذکور ہے (۷۲/۱۵) لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۝ (اے رسولؐ) تمہاری عمر کی قسم! بلاشبہ وہ اپنی مستی میں مدہوش ہو رہے تھے"۔ (۷۳/۱۵) فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۝ پس ان کو سورج کے نکلتے ہی ایک (ہولناک) چنگھاڑ نے آپکڑا"۔ (۷۴/۱۵) فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ ۝ پس ہم نے اس بستی کو (الٹ کر) نیچے اوپر کر دیا اور ان پر پتھر کی کنکریوں کا مینہ برسایا"۔ (۷۵/۱۵) إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ بیشک اس واقعہ میں اہلِ (فراست) کے لئے نشانیاں ہیں"۔

نیز سورہ قمر ۳۴ تا ۳۵/۵۴ میں ہے: إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ حَاصِبًا إِلَّا آلَ لُوطٍ ۖ نَجَّيْنَاهُمْ بِسَحَرٍ ۝ نِعْمَةً مِنْ عِنْدِنَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي مَنْ شَكَرَ ۝ بیشک ہم نے ان پر پتھروں کی بارش برسائی، مگر لوطؑ کے گھر والوں کو ہم نے آخر شب میں ہی نجات دیدی، ہم اپنے فضل و کرم سے شکرگزاروں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں"۔

(۱۰) حضرت یعقوب علیہ السلام

قرآن کریم کی دس سورتوں میں آپ کا نام و تذکرہ درج ہے تفصیل ملاحظہ ہو:۔

البقرہ ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۶، ۱۴۰ (۲)، آل عمران ۸۴ (۳)، النساء ۱۶۳ (۴)، الانعام ۸۴ (۶)، ہود ۷۱ (۱۱)، یوسف ۶، ۳۸، ۶۸ (۱۲)، المریم ۶، ۴۹ (۱۹)، الانبیاء ۷۲ (۲۱)، العنکبوت ۲۷ (۲۹)، ص ۴۵ (۳۸)۔

آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے، حضرت اسحٰقؑ کے بیٹے، اور حضرت یوسفؑ کے والد ماجد ہیں، عبرانی زبان میں آپ کا نام "اسرائیل" ہے۔ آپ کے بارہ لڑکے تھے جن میں "یہودا" زیادہ مشہور ہے اسی وجہ سے آپ کی اولاد کو یہودی کہا جاتا ہے۔

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ سورۂ انبیاء ۷۲ (۲۱) میں فرمایا ہے: "وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ ۖ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ" اور ہم نے اس (ابراہیمؑ) کو اسحٰقؑ عطا کیا اور تحفہ کے طور پر یعقوب دیا۔

اور سورۂ مریم میں ارشاد ہے (۴۹/۱۹) "فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا" اور جب اس (ابراہیمؑ) نے اُن (باپ اور قوم) کو اور اُن (معبودوں) کو چھوڑ دیا جن کی وہ اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کرتے تھے تو ہم نے ان کو اسحٰقؑ اور یعقوبؑ عطا کئے اور ہم نے ہر ایک کو نبی بنایا۔"

اور سورۂ البقرہ ۱۳۲ و ۱۳۳ (۲) میں ہے: "وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ" اور ابراہیمؑ نے اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی تھی کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے یہی دین (اسلام) پسند فرمایا ہے، پس جب تم کو موت آئے تو تم مسلمان ہی مرنا۔ کیا تم یعقوبؑ کی موت کے وقت موجود تھے جب انھوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ انھوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے اور ہم اسی کے حکم بردار ہیں۔"

وفات: حضرت یعقوب علیہ السلام بھی اپنے والد حضرت اسحٰقؑ اور دادا حضرت ابراہیمؑ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

(١١) حضرت یوسف علیہ السلام

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل تین سورتوں چھبیس ٢٦ آیاتِ شریفہ میں آپ کا نام و تذکرہ ہے:-

سورۃ الانعام ٨٤/٦ ـ سورۃ یوسف ٤/١٢، ٧، ٨، ٩، ١٠، ١١، ١٠-٢١، ٢٩، ٤٦، ٥١، ٥٦، ٥٨، ٦٩، ٧٦، ٧٧، ٨٠، ٨٤، ٨٥، ٨٧، ٨٩، ٩٠، ٩٠، ٩٤، ٩٩ ـ المومن ٣٤/٤٠۔

حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوبؑ کے صاحبزادے، حضرت اسحٰقؑ کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں۔ حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ کے نام سے منسوب "سورۂ یوسف" نازل فرمائی اور آپ کے تذکرہ کو "احسن القصص" فرمایا، اور اس میں اسقدر دلکش انداز میں عبرت آموز حکمتیں اور مواعظ و نصائح ہیں کہ شاید و باید، یعنی حضرت یوسفؑ کی زندگی کے تاریخی حالات اور سبق آموز واقعات جس حسن و خوبی سے ترتیب وار بیان کئے گئے ہیں جو کسی کے تذکرے میں نہیں پائے جاتے۔ نیز عشق و محبت کے واقعات میں بھی نئی سے نئی گلکاریاں نظر آتی ہیں یعنی حضرت یعقوبؑ کا حضرت یوسفؑ سے بے حد محبت کرنا اور زلیخا کا آپ پر عاشق ہوجانا، اسی طرح "پیراہنِ یوسف" کا عجائبِ روزگار ہونا کہ جس سے تین عظیم الشان واقعات وابستہ ہیں، نیز غلامی کے دور سے گذر کر حکومت پر فائز ہونا، غرض ہر بات میں حق تعالیٰ سبحانہٗ کا فضل و کرم اور شان در شان نظر آتی ہے، كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ (٢٩/٥٥) "وہ ہر روز (ہر آن) نئی شان میں ہے"۔ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ۔

(سورۂ یوسف ١/١٢) تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ "یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں"۔ (٣/١٢) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْآنَ "(اے رسولؐ) ہم تم پر ان قصوں میں سے بہترین قصہ بیان کرتے ہیں جو ہم نے اس قرآن کے ذریعے تم پر وحی کئے ہیں"۔

حضرت یوسفؑ کا بہترین خواب:-

(٤/١٢) إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ "جب یوسفؑ نے اپنے باپ سے کہا اے ابا میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج اور چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں"۔ (٥/١٢) قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَىٰ إِخْوَتِكَ

فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ انھوں نے (یعقوبؑ نے) کہا اے میرے بیٹے اپنا خواب اپنے بھائیوں سے بیان نہ کرنا ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی چال چلیں گے بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔" (۶/۱۲) وَکَذٰلِکَ یَجْتَبِیْکَ رَبُّکَ وَیُعَلِّمُکَ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اٰلِ یَعْقُوْبَ کَمَآ اَتَمَّہَا عَلٰٓی اَبَوَیْکَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰھِیْمَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبَّکَ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ اور اسی طرح تیرا رب تجھ کو برگزیدہ کرے گا اور تجھے قصوں (خوابوں) کی تاویل سکھائے گا اور اپنی نعمت کو تجھ پر اور آلِ یعقوب پر تمام کرے گا جس طرح کہ اس سے قبل تیرے اجداد ابراہیمؑ و اسحٰقؑ پر (اپنی نعمت) تمام کی، بیشک تیرا رب جاننے والا حکمت والا ہے۔

بھائیوں کی سازش (آخر کار بھائیوں کو حسد کی آگ نے حضرت یوسفؑ کے خلاف سازش کرنے پر مجبور کر دیا۔) (۸/۱۲) اِذْ قَالُوْا لَیُوْسُفُ وَاَخُوْہُ اَحَبُّ اِلٰٓی اَبِیْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَۃٌ اِنَّ اَبَانَا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ جب وہ (برادرانِ یوسف) کہنے لگے کہ البتہ یوسفؑ اور اس کا بھائی ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک بڑی جماعت ہیں بلاشبہ ہمارے باپ واضح غلطی میں مبتلا ہیں۔" (۹/۱۲) اُقْتُلُوْا یُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْہُ اَرْضًا یَّخْلُ لَکُمْ وَجْہُ اَبِیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا مِنْ بَعْدِہٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ ۝ (آخر یہ فیصلہ کیا کہ) یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا کسی (دور) زمین میں ڈال آؤ تو البتہ تمہارے باپ کی توجہ تمہاری ہی طرف ہو جائے گی اس کے بعد تم نیک لوگ بن جانا۔" (۹/۱۲) قَالَ قَآئِلٌ مِّنْہُمْ لَا تَقْتُلُوْا یُوْسُفَ وَاَلْقُوْہُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ یَلْتَقِطْہُ بَعْضُ السَّیَّارَۃِ اِنْ کُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ۝ ان میں سے ایک نے کہا کہ یوسفؑ کو قتل نہ کرو بلکہ اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو اس کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو تاکہ کوئی قافلہ اس کو اٹھا لے جائے۔" (اس مشورہ کے بعد وہ باپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا) (۱۱/۱۲) قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مَا لَکَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰی یُوْسُفَ وَاِنَّا لَہٗ لَنٰصِحُوْنَ ۝ انھوں نے کہا اے ہمارے باپ! کیا بات ہے کہ آپ کو یوسفؑ کے بارے میں ہم پر اعتماد نہیں حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں۔" (۱۲/۱۲) اَرْسِلْہُ مَعَنَا غَدًا یَّرْتَعْ وَیَلْعَبْ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ کل اس کو ہمارے ساتھ بھیج دو تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے کودے، اور بلاشبہ ہم اس کے نگہبان ہیں۔" (۱۳/۱۲) قَالَ اِنِّیْ لَیَحْزُنُنِیْٓ اَنْ تَذْہَبُوْا بِہٖ وَاَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَہُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْہُ غٰفِلُوْنَ ۝ اس (یعقوبؑ) نے کہا کہ مجھے اس بات سے رنج ہوتا ہے کہ تم اس کو لے جاؤ اور مجھے یہ بھی خوف ہے کہ کہیں اس کو بھیڑیا نہ کھا جائے

اور تم اس سے غافل ہو جاؤ" (۱۴/۱۲) قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۝ انھوں نے کہا اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے جبکہ ہم سب بڑی جماعت ہیں پھر تو ہم بالکل ہی ناکارہ ہوئے"

کنواں اور تسلی

(۱۵/۱۲) فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَأَجْمَعُوْا أَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ پھر جب وہ اس (یوسف) کو لے کر چلے اور اس بات پر متفق ہو گئے کہ اس کو گہرے کنوئیں میں ڈال دیں تو ہم (اللہ تعالیٰ) نے اس (یوسفؑ) کو وحی کی (ایک وقت آئے گا) کہ تم ان (بھائیوں) کو ان کے اس فعل سے آگاہ کرو گے جبکہ ان کو اس کا شعور بھی نہ ہوگا" (۱۶/۱۲) وَجَآءُوْٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَّبْكُوْنَ ۝ اور وہ (سب بھائی) روتے ہوئے رات کے وقت باپ کے پاس آئے" (۱۷/۱۲) قَالُوْا يٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَمَآ أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صٰدِقِيْنَ ۝ انھوں نے کہا اے ہمارے باپ! ہم آپس میں دوڑنے لگے اور یوسف کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا پس اس کو بھیڑیے نے کھا لیا، آپ تو ہماری بات کا یقین نہیں کریں گے اگرچہ ہم کیسے ہی سچے ہوں" (۱۸/۱۲) وَجَآءُوْ عَلٰى قَمِيْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۚ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۚ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ۝ اور وہ اس (یوسفؑ) کی قمیص پر جھوٹا خون بھی لگا لائے، ان (یعقوبؑ) نے کہا بلکہ یہ بات تو تمہارے نفسوں نے گھڑ لی ہے۔ پس میرے لئے صبر جمیل ہی بہتر ہے، اور اس پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگتا ہوں جو تم بیان کرتے ہو"

حضرت یوسفؑ کو کنوئیں سے نکالنا اور مصر لے جانا

(۱۹/۱۲) وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى دَلْوَهٗ ۖ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ۚ وَأَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝ اور (وہاں) ایک قافلہ آ گیا اور انھوں نے پانی کے لئے اپنا آدمی بھیجا، اس نے اپنا ڈول (کنوئیں میں) ڈالا تو (یوسفؑ اس میں لٹک گئے) وہ خوش ہو کر پکارنے لگا یہ تو ایک اچھا لڑکا ہاتھ آیا، (قافلہ والوں نے) اس کو قیمتی سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا جو کچھ وہ کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے" (۲۰/۱۲) وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ۝ (جب بھائیوں کو معلوم ہوا تو اپنا غلام بتا کر) گنتی کے چند درہموں کے عوض (یوسف کو ان کے ہاتھ) بیچ دیا،

اور وہ تو اس سے بیزار ہی تھے"۔ (۲۱/۱۲) وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِن مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَن يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ۭ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۡ وَلِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۭ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓي اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور مصر کے جس شخص نے اس (یوسف) کو خریدا تھا اپنی بیوی سے کہا کہ اس کو اچھی طرح رکھنا، شاید یہ ہمارے کام آئے یا ہم اس کو بیٹا بنالیں، اور اس طرح ہم نے یوسف کو اس زمین (مصر) میں جگہ دی، اور تاکہ ہم اس کو باتوں کی فہم (خوابوں کی تعبیر) سکھائیں، اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر غالب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

(۲۲/۱۲) وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب وہ (یوسف) بلوغت کو پہنچا تو ہم نے اس کو حکمت و دانائی اور علم عطا کیے اور ہم نیکو کاروں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں"۔

عزیز مصر کی بیوی اور یوسفؑ

(۲۳/۱۲) وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۭ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ۭ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور اس عورت (زلیخا) نے جس کے گھر میں وہ (یوسف) مقیم تھے اپنی جانب مائل کرنا چاہا اور دروازے بند کر کے کہنے لگی آجاؤ۔ (یوسف نے) کہا: اللہ تعالیٰ کی پناہ! وہ (عزیز مصر) تو میرا آقا ہے اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پاتے"۔

(۲۴/۱۲) وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۭ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْۗءَ وَالْفَحْشَاۗءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور بیشک اس عورت (زلیخا) نے اس (یوسف) کے ساتھ (برے کام کا) ارادہ کیا اور وہ بھی ارادہ کر لیتے اگر انھوں نے اپنے رب کی نشانیوں کو نہ دیکھا ہوتا۔ یہ اسی طرح ہوا کہ ہم ان کو برائی اور بے حیائی کے کاموں سے دور رکھیں۔ یقیناً وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھے"۔

(۲۵/۱۲) وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ۭ قَالَتْ مَا جَزَاۗءُ مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْۗءًا اِلَّآ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ اور وہ دونوں دروازے کی طرف بھاگے اور اس عورت نے اس (یوسف) کی قمیص پیچھے سے پکڑی تو وہ پھٹ گئی، جب دونوں (بھاگتے ہوئے) دروازے پر پہنچے تو عورت کے خاوند (عزیز مصر) کو پایا، عورت نے کہا کہ جو شخص تیری بیوی کے ساتھ برے کام کا ارادہ کرے اس کی سزا اس کے سوا کیا ہے کہ یا تو قید کر دیا جائے یا دردناک عذاب دیا جائے"۔ (قمیص کا دوسرا کرشمہ)۔

(۲۶/۱۲) قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَن نَّفْسِي وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا إِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ۝ اس (یوسفؑ) نے کہا کہ اسی (عورت) نے مجھ کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا، اسی (عورت) کے قبیلے سے ایک شاہد (فیصلہ کرنے والے) نے فیصلہ کیا کہ اگر اس (یوسفؑ) کی قمیص آگے سے پھٹی ہو تو یہ (عورت) سچی اور وہ (یوسفؑ) جھوٹے ہیں ۔ (۲۷/۱۲) وَإِن كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ اور اگر قمیص پیچھے سے پھٹی ہو تو یہ عورت جھوٹی اور وہ (یوسفؑ) سچے ہیں ۔

(حضرت یوسفؑ کی قمیص سے متعلق دوسرا کرشمہ) ..... (۲۸/۱۲) فَلَمَّا رَأَىٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِن دُبُرٍ قَالَ إِنَّهُ مِن كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ۝ جب اس (یوسفؑ) کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہوئی دیکھی تو عزیز مصر نے (زلیخا سے) کہا کہ یقیناً یہ تیرا ہی مکر و فریب ہے بیشک تم عورتوں کا مکر بہت بڑا ہے ۔ (۲۹/۱۲) يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنبِكِ إِنَّكِ كُنتِ مِنَ الْخَاطِئِينَ ۝ اے یوسف اس معاملہ سے درگذر کر اور (اے عورت) تو اپنے گناہ کی معافی مانگ، بلاشبہ تو ہی خطاکار ہے ۔

زلیخا سے متعلق چہ میگوئیاں

(۳۰/۱۲) وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ اور شہر کی عورتوں میں چرچا ہونے لگا کہ عزیز کی بیوی اپنے نوجوان غلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتی ہے اور اس کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی بیشک ہم اس کو صریح گمراہی میں دیکھتے ہیں ۔ (۳۱/۱۲) فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ ۝ جب اس (زلیخا) نے ان عورتوں کی طعن آمیز باتیں سنیں تو ان کو (دعوت کا) پیغام بھیجا اور ان کے لئے مسندیں آراستہ کیں (ضیافت کا سامان کیا) اور ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور (یوسفؑ سے) کہا کہ ان کے سامنے باہر آؤ، جب ان عورتوں نے اس (یوسفؑ) کو دیکھا تو وہ (ان کے حسن و جمال کی وجہ سے) دنگ رہ گئیں (اور پھل کاٹنے کی بجائے) اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور (بیساختہ) پکار اٹھیں حاشا للہ (پاکی ہے اللہ تعالیٰ کے لئے) یہ بشر نہیں ہے بلاشبہ یہ تو ایک بزرگ فرشتہ ہے ۔ (۳۲/۱۲) قَالَتْ فَذَٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ وَلَقَدْ رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِن لَّمْ يَفْعَلْ مَا آمُرُهُ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونًا مِّنَ الصَّاغِرِينَ ۝ اس (زلیخا) نے کہا یہ وہی تو ہے جس کے بارے میں تم مجھ کو طعنے دیتی ہو، اور بیشک میں نے

اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا لیکن یہ بچا رہا اور اگر یہ وہ کام نہ کرے گا جس کے لیے میں اس سے کہتی ہوں تو ضرور قید کر دیا جائے گا اور ذلیل ہو گا۔"

حضرت یوسفؑ کی دعا | قَالَ رَبِّ السِّجْنُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا يَدْعُونَنِي إِلَيْهِ ۖ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّي كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُن مِّنَ الْجَاهِلِينَ ○ (۳۳) اس (یوسفؑ) نے دعا کی، اے میرے رب! مجھے قید پسند ہے اس چیز سے جس کی طرف یہ مجھے بلاتی ہیں، اور اگر تو نے ان کے مکر کو مجھ سے دور نہ کیا اور میری مدد نہ کی تو میں کہیں ان کی جانب جھک نہ جاؤں اور نادانوں میں سے ہو جاؤں۔"

(۳۴/۱۲) فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ پس اس کے رب نے اس (یوسفؑ) کی دعا قبول کر لی اور اس سے ان عورتوں کے مکر کو دور کر دیا۔ بیشک وہ بڑا سننے والا جاننے والا ہے۔

(۳۵/۱۲) ثُمَّ بَدَا لَهُم مِّن بَعْدِ مَا رَأَوُا الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ ○ پھر باوجود اس کے کہ وہ (پاک دامنی کی) نشانیاں دیکھ چکے تھے ان کی رائے یہی ہوئی کہ کچھ عرصے کے لئے اس (یوسفؑ) کو قید ہی کر دیں۔"

قید خانہ میں تبلیغ | (۳۶/۱۲) وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ۖ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ۖ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ۖ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ۖ إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ○ اور ان (یوسفؑ) کے ساتھ دو اور جوان بھی قید خانے میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں شراب کشید کر رہا ہوں، دوسرے نے کہا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اس میں سے کھا رہے ہیں، ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بلاشبہ ہم تم کو نیک لوگوں میں سے خیال کرتے ہیں۔" (۳۷/۱۲) قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَن يَأْتِيَكُمَا ۚ ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي ۚ إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ○ (حضرت یوسفؑ نے کہا جو کھانا تم کو (جیل میں) دیا جاتا ہے تم تک آنے نہیں پائے گا اس سے پہلے ہی تم کو اس (خواب) کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ بھی منجملہ اُن باتوں کے ہے جن کی تعلیم میرے رب نے مجھے سکھائی ہے، میں نے اُن لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ آخرت کے بھی منکر ہیں۔"

(۳۸/۱۲) وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ مَا كَانَ لَنَا أَن نُّشْرِكَ

بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَی النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ

اور میں اپنے باپ دادا ابراہیمؑ و اسحٰقؑ اور یعقوبؑ کے دین کی پیروی کرتا ہوں اور ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کریں، یہ ہم پر اور تمام لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔" (۳۹/۱۲) یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ؕ "اے قیدخانے کے ساتھیو! کیا متفرق (بہت سے) معبود اچھے ہیں یا اللہ تعالیٰ اکیلا اچھا جو سب سے زیادہ زبردست ہے؟" (۴۰/۱۲) مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ "تم لوگ تو اس (اللہ تعالیٰ) کو چھوڑ کر صرف چند بے حقیقت ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گھڑ لئے ہیں، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کوئی سند نازل نہیں فرمائی، بیشک حکم (اختیار) تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اسی نے حکم دیا ہے کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، یہی سیدھا (طریقہ) دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (۴۱/۱۲) یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ؕ "اے قیدخانے کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرے کو پھانسی دی جائیگی اور اس کے سر کو پرندے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے۔ یہ فیصلہ ہے اس کام کا جس کے بارے میں تم نے مجھ سے سوال کیا تھا۔" (۴۲/۱۲) وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّیْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنِیْنَ ؕ "اور ان دونوں میں سے جس کے متعلق یہ گمان تھا کہ یہ رہائی پائے گا اُس سے (یوسفؑ نے) کہا کہ اپنے آقا سے میرا تذکرہ کرنا، مگر شیطان نے اس کو اپنے آقا سے تذکرہ کرنا بھلا دیا، پس وہ (یوسفؑ) کئی سال مزید قیدخانہ میں رہے۔"

بادشاہ کا خواب وَ قَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ۞ (۴۳/۱۲) "اور مصر کے بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھیں ان کو سات دبلی پتلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز (گیہوں کی) بالیں اور دوسری

سوکھی خشک بالیں، اے سردارو! اگر تم تعبیر دے سکتے ہو تو مجھے اس خواب کی تعبیر دو۔" (۱۲/۴۳) قَالُوٓا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۖ وَمَا نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۝ (حاضرین نے) کہا یہ تو خواب پریشاں ہے اور ہم کو خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں۔"

شاہی قاصد کا حاضر ہونا (۱۲/۴۵) وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُم بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۝ ان دونوں میں سے جس نے رہائی پائی تھی اُس کو ایک مدت دراز کے بعد (یوسف کا) خیال آیا اور اس نے کہا اگر میں اس کی تعبیر (معلوم کرکے) بتاؤں گا مجھ کو جانے کی اجازت دیدو۔" (۱۲/۴۶) يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ لَّعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ (قید خانہ پہنچ کر اُس نے کہا) اے یوسف! اے صدق مجسم! ہم کو اس (خواب) کی تعبیر بتایئے کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہری بالیں ہیں اور دوسری خشک (اس کی تعبیر بتائیں) تاکہ میں ان لوگوں کو جا کر بتاؤں تو وہ بھی جان لیں۔" (۱۲/۴۷) قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدتُّمْ فَذَرُوهُ فِي سُنبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تَأْكُلُونَ ۝ (حضرت یوسفؑ نے) کہا کہ تم لوگ سات سال تک مسلسل کھیتی باڑی کرو گے، اس (مدت) کے دوران جو فصل کاٹو اُس کو بالوں (خوشوں) ہی میں رہنے دینا سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جس کو تم کھا سکو۔" (۱۲/۴۸) ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِّمَّا تُحْصِنُونَ ۝ پھر اس کے بعد سات سال سخت (قحط کے) آئیں گے کہ جو ذخیرہ تم نے جمع کر رکھا تھا وہ سب کھایا جائے گا سوائے اس تھوڑے سے غلہ کے جو تم (بیج کے واسطے) رو کے رکھو گے۔" (۱۲/۴۹) ثُمَّ يَأْتِي مِن بَعْدِ ذَٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ ۝ پھر اس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارشیں ہوں گی اور لوگ اس میں (پھلوں کے) رس نچوڑیں گے۔"

(قاصد نے خواب کی تعبیر اور تدبیر بادشاہ کی خدمت میں عرض کر دی، بادشاہ تعبیر سن کر آپ کے علم و حکمت کا قائل ہو گیا اور ملاقات کا مشتاق ہو کر کہا کہ ان کو میرے پاس لاؤ)۔

(۱۲/۵۰) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ۝ اور بادشاہ نے کہا کہ ان

(یوسفؑ) کو میرے پاس لاؤ، پس جب قاصد (بادشاہ کا پیغام لیکر) اُن کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے معلوم کرو کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے؟ بیشک میرا رب ان کے مکر و فریب سے خوب واقف ہے" (۵۰/۱۲) قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوسُفَ عَنْ نَّفْسِهِ ۚ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْئٰنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ (چنانچہ بادشاہ نے ان عورتوں کو طلب کرکے) دریافت کیا کہ تمہارا کیا مقصد تھا جب تم نے یوسفؑ کو اُس کی مرضی کے خلاف اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا (انھوں نے کہا حاش للہ (اللہ تعالیٰ کیلئے پاکی ہے) ہم نے اس میں کوئی بُرائی نہیں پائی، عزیز مصر کی بیوی نے کہا کہ اب تو حق بات واضح ہو چکی ہے، میں نے ہی اس کو اس کی مرضی کے خلاف اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا بیشک وہ سچے لوگوں میں سے ہے" (۵۱/۱۲) ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ۝ (یوسفؑ نے کہا کہ) یہ اہتمام محض اس لئے کیا تاکہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی اور بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کا مکر چلنے نہیں دیتا" (۵۲/۱۲) وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّيْ ۚ اِنَّ رَبِّيْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور میں اپنے نفس کو بَری (پاک صاف) نہیں سمجھتا بیشک نفس تو بری بات ہی سکھاتا ہے، بجز اس کے کہ جس پر میرا رب ہی رحم فرمائے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے"

(حضرت یوسفؑ کا ابتلائی دور ختم ہو کر شاہی دور کا آغاز ہوتا ہے)

حضرت یوسفؑ کا شاہی دور

(۵۳/۱۲) وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖٓ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ ۚ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ ۝ اور بادشاہ نے کہا اس (یوسفؑ) کو میرے پاس لے آؤ، میں اس کو اپنے لئے مخصوص کرلوں گا۔ پس جب بادشاہ نے ان سے گفتگو کی (تو بادشاہ پر آپ کی اعلیٰ قابلیت کا اثر ہوا اور اس نے کہا) کہ آج سے تم ہمارے ہاں معتبر و معزز ہو" (۵۴/۱۲) قَالَ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّيْ حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ۝ (یوسفؑ نے) کہا کہ مجھ کو ملک کے خزانوں پر مامور کر دو بلاشبہ میں حفاظت کرسکتا ہوں اور اس کام کو خوب جانتا ہوں" (۵۵/۱۲) وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ۭ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا

مَنْ نَّشَآءُ وَلَا نُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ اور اس طرح ہم نے یوسفؑ کو (مصر کی) سرزمین میں جگہ دی کہ اس میں جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں۔ ہم جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ (۵۶/۱۲) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ اور ان لوگوں کے لئے آخرت کا اجر کہیں بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے۔

برادرانِ یوسفؑ کا حاضر ہونا (جب قحط کے دوران برادرانِ یوسفؑ کو معلوم ہوا کہ مصر میں غلہ موجود ہے تو (۵۸/۱۲) وَجَآءَ اِخْوَةُ یُوْسُفَ فَدَخَلُوْا عَلَیْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝ اور برادرانِ یوسف غلہ خریدنے کے لئے آئے جب وہ ان (یوسفؑ) کے پاس پہنچے تو انھوں نے ان کو پہچان لیا مگر وہ ان کو نہیں پہچان سکے۔" (۵۹/۱۲) وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی الْكَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ اور جب (یوسفؑ نے) ان کا سامان تیار کرا دیا (غلہ بھروا دیا) تو فرمایا کہ اپنے سوتیلے بھائی (بن یامین) کو جو باپ کے پاس ہے اس کو بھی ساتھ لیکر آنا، کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ ناپ کر پورا دیتا ہوں اور اچھی طرح مہمان نواز ہوں" (۶۰/۱۲) فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَلَا تَقْرَبُوْنِ ۝ پھر اگر تم اس (بن یامین) کو میرے پاس نہ لائے تو میرے پاس نہ تمہارے نام کا غلہ ہوگا اور نہ تم میرے پاس آسکو گے"۔ (۶۱/۱۲) قَالُوْا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَاِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ۝ انھوں نے کہا کہ ہم اس بارے میں اس کے باپ کو بہلائیں گے اور اس کام کو ضرور کریں گے"۔ (۶۲/۱۲) وَقَالَ لِفِتْیٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَعْرِفُوْنَهَاۤ اِذَا انْقَلَبُوْۤا اِلٰۤی اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝ اور اس (یوسفؑ) نے اپنے خدام سے کہہ دیا کہ اُن کی پونجی (چپکے سے) اُن کے اسباب میں رکھ دو تاکہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں جائیں تو شاید اس کو پہچان لیں اور لوٹ کر آئیں"۔ (۶۳/۱۲) فَلَمَّا رَجَعُوْۤا اِلٰۤی اَبِیْهِمْ قَالُوْا یٰۤاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَاۤ اَخَانَا نَكْتَلْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ پھر جب وہ اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے اے ہمارے باپ! ہم کو (مزید) غلہ دینے سے انکار کر دیا ہے پس آپ ہمارے بھائی (بن یامین) کو ہمارے ساتھ بھیج دیں تاکہ ہم غلہ حاصل کر سکیں اور ہم ان کی پوری طرح حفاظت کریں گے"۔ (۶۴/۱۲) قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَیْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ عَلٰۤی اَخِیْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ (یعقوبؑ نے

کہا کیا میں اس کی نسبت بھی تمہارا ویسا ہی اعتبار کروں جیسا کہ اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں، پس اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑھ کر محافظ و نگہبان ہے اور وہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔" (۶۵/۱۲) وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ۔ اور جب انھوں نے اسباب کھولا تو ان کو اپنی پونجی بھی مل گئی جو ان کو واپس کر دی گئی ہے (خوش ہو کر) کہنے لگے، اے ہمارے باپ! ہم کو اور کیا چاہیے ہماری پونجی بھی واپس کر دی گئی ہے (لہٰذا بن یامین کو ہمارے ساتھ بھیج ہی دیں) تاکہ ہم اپنے گھر والوں کے لئے غلہ لے آئیں اور ہم اپنے بھائی کی خوب حفاظت کریں گے اور ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ) اور زیادہ لائیں گے، یہ غلہ تو تھوڑا سا ہے۔" (۶۶/۱۲) قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي بِهِ إِلَّا أَنْ يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ۔ (حضرت یعقوبؑ نے) کہا کہ میں ہرگز اس وقت تک اس کو تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جبتک تم اللہ تعالیٰ (کو حاضر و ناظر جان کر اس) کا عہد نہ کرو کہ تم اس کو ضرور لے آؤ گے، ہاں اگر تم خود ہی گھیر لئے جاؤ تو مجبوری ہے پس جب انھوں نے باپ کے سامنے عہد کر لیا تو (حضرت یعقوبؑ نے) کہا کہ اللہ تعالیٰ ہماری باتوں پر وکیل ہے۔" (۶۷/۱۲) وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِنْ بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ۝ اور فرمایا اے میرے بیٹو! تم سب (شہر میں) ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کسی تدبیر سے بچا نہیں سکتا۔ بس حکم تو اللہ تعالیٰ ہی کا (چلتا) ہے، میں بھی اسی پر توکل کرتا ہوں اور توکل کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ (توکل) کرنا چاہیے۔" (۶۸/۱۲) وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جب وہ (شہر میں) اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے کہا تھا لیکن اللہ تعالیٰ (کی مشیت) سے ان کو کوئی نہیں بچا سکتا تھا، البتہ یعقوب کے دل میں ایک خطرہ تھا جس کو انھوں نے

پورا کیا، اور بلاشبہ وہ بڑے علم والے تھے کیونکہ ہم نے اُن کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ (اس راز کو) نہیں جانتے۔" (۶۹/۱۲) وَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَخَاهُ قَالَ إِنِّي أَنَا أَخُوكَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ "اور جب یہ لوگ یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انھوں نے اپنے بھائی (بن یامین) کو اپنے پاس ٹھہرا یا اور (خفیہ طور پر) بتا دیا کہ میں ہی تیرا بھائی ہوں پس جو کچھ یہ لوگ کرتے ہیں اس سے غمگین نہ ہونا۔" (۷۰/۱۲) فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ۝ "پھر جب (یوسفؑ) نے ان کا سامان تیار کرادیا تو پانی پینے کا (شاہی) پیالہ اپنے بھائی (بن یامین) کے سامان میں رکھوا دیا۔ (جب وہ جانے لگے) تو ایک منادی کرنے والے نے ندا (آواز) دی کہ" اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو۔" (۷۱/۱۲) قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم مَّاذَا تَفْقِدُونَ ۝ "وہ (قافلے والے) ان کی طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے کہ تمہاری کیا چیز گم ہوگئی ہے؟" (۷۲/۱۲) قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَأَنَا بِهِ زَعِيمٌ ۝ "انھوں نے کہا کہ ہم کو بادشاہ کا پیالہ (گلاس) نہیں ملتا، جو کوئی اس کو لاکر دے گا اس کو ایک اونٹ کا بوجھ (غلہ انعام میں) دیا جائے گا اور میں اس کا ضامن ہوں۔" (۷۳/۱۲) قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُم مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سَارِقِينَ ۝ "(برادرانِ یوسفؑ نے) کہا اللہ تعالیٰ کی قسم تم کو معلوم ہے کہ ہم یہاں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور نہ ہی چور ہیں۔"

شاہی پیالہ کا معمہ

(۷۴/۱۲) قَالُوا فَمَا جَزَاؤُهُ إِن كُنتُمْ كَاذِبِينَ ۝ "(منادی کرنے والے نے) کہا اگر تم جھوٹے نکلے تو اس کی کیا سزا ہے؟" (۷۵/۱۲) قَالُوا جَزَاؤُهُ مَن وُجِدَ فِي رَحْلِهِ فَهُوَ جَزَاؤُهُ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ ۝ "(انھوں نے) کہا کہ جس کے اسباب میں سے وہ پیالہ نکلے وہی شخص اس کی جزا ہے۔ ہم ظالموں کو اسی طرح سزا دیا کرتے ہیں۔" (۷۶/۱۲) فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِن وِعَاءِ أَخِيهِ كَذَٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَن يَشَاءَ اللَّهُ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ۝ "پھر (یوسف نے) اپنے بھائی کی خرجی (تھیلے) سے پہلے دوسرے بھائیوں کے تھیلے دیکھنے شروع کئے پھر اپنے بھائی کے تھیلے میں سے (شاہی پیالہ) نکال لیا۔ (حق تعالیٰ فرماتا ہے) "اس طرح ہم نے یوسفؑ کو تدبیر سکھائی" (ورنہ) شاہی قانون کی رو سے اپنے بھائی کو ہرگز نہیں

روک سکتے تھے البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی چاہے۔ (حق تعالیٰ کا ارشاد ہے) ہم جس کے چاہتے ہیں درجے بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے سے بڑھ کر دوسرا علم والا ہے"۔ (۷۶/۱۲) قَالُوْٓا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ (بھائیوں نے کہا) اگر اس (بنیامین) نے چوری کی (تو کوئی تعجب نہیں) کیونکہ اس سے قبل اس کا بھائی (یوسف) بھی چوری کر چکا ہے۔ پس یوسفؑ نے اس بات کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا (اور صبر سے کام لیا) اور ان پر (حقیقت کو) ظاہر نہیں ہونے دیا (اور) کہا تم بہت برے لوگ ہو، اور جو کچھ تم بیان کرتے ہو اس کو اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے"۔ (۷۷/۱۲) قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا شَيْخًا كَبِيْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آخر مجبور ہو کر) کہنے لگے "اے عزیز! اس کے باپ بہت بوڑھے ہیں، پس ہم میں سے کسی ایک کو اس کے بدلے رکھ لیجیے، ہم تم کو احسان کرنے والا دیکھتے ہیں" (۷۸/۱۲) قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗٓ ۙ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ۝ (یوسفؑ نے) کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ اس بات سے (کہ جس کے پاس سے ہم نے اپنی چیز پائی ہے اس کے علاوہ) ہم کسی اور کو پکڑ لیں، ایسا کریں تو ہم ظالم ہوئے"۔ (۷۹/۱۲) فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝ پھر جب وہ (برادران یوسف) ناامید ہو گئے تو علیحدہ ہو کر باہم مشورہ کرنے لگے، ان میں سے بڑے بھائی (یہودا) نے کہا، کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر عہد لیا تھا اور اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں قصور کر چکے ہو پس میں تو اس سرزمین سے ہرگز نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرے والد ہی مجھے اجازت دیدیں یا اللہ تعالیٰ میرے لئے کوئی حکم فرمائے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے"۔ (۸۰/۱۲) اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝ (اے بھائیو!) تم اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور کہو، اے ہمارے باپ! تمہارے بیٹے نے چوری کی اور ہم تو اسی بات کی شہادت دے سکتے ہیں جس کا ہم کو علم ہے مگر ہم غیب کی

(ریاتوں کے) نگہبان تو نہ تھے۔" (۸۱/۱۲) وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ۖ وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ○ اور اس بستی (مصر) کے لوگوں سے معلوم کرلیں جہاں ہم ٹھہرے تھے اور اس قافلے والوں سے بھی (معلوم کرلیں) جس کے ساتھ ہم آئے ہیں اور ہم بالکل سچے ہیں۔" (۸۲/۱۲) قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ○ (حضرت یعقوبؑ نے) فرمایا، بلکہ یہ بات تو تم نے اپنے دل سے بنالی ہے (ورنہ حقیقت تو کچھ اور ہی ہے) پس میں صبر جمیل ہی کرتا ہوں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو میرے پاس جمع کردے گا، بیشک وہی صاحب علم و حکمت ہے (۸۳/۱۲) وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ ○ اور انھوں نے اپنا رخ (چہرہ) اُن سے پھیر لیا اور کہا "ہائے یوسف" اور غم سے اُن کی آنکھیں سفید ہو گئیں اور ان کا دل غم سے گھٹنے لگا۔" (۸۴/۱۲) قَالُوا تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتَّىٰ تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهَالِكِينَ ○ (بیٹوں نے کہا) واللہ (اللہ تعالیٰ کی قسم) آپ تو یوسف ہی کی یاد میں لگے رہیں گے یہانتک کہ بیمار پڑجائیں یا ہلاک ہوجائیں۔" (۸۵/۱۲) قَالَ إِنَّمَا أَشْكُو بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللَّهِ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ (حضرت یعقوبؑ نے) فرمایا میں تو اپنے رنج و غم کا اظہار صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (۸۶/۱۲) يَا بَنِيَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوا مِن يُوسُفَ وَأَخِيهِ وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِن رَّوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ○ اے میرے بیٹو! جاؤ، یوسف اور اس کے بھائی کو تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کوئی ناامید نہیں ہوتا سوائے کافروں کے۔

برادرانِ یوسفؑ کا تیسری مرتبہ حاضر ہونا

(۸۷/۱۲) فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ○ (برادرانِ یوسف) پھر یوسفؑ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا: اے عزیز! ہم کو اور ہمارے کنبہ کو بہت تکلیف پہنچی ہے، (اب) ہم تھوڑی سی پونجی لے کر آئے ہیں آپ ہمیں پورا پورا غلہ دیدیں اور ہم پر صدقہ و خیرات کریں، بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ

کرنے والوں کو بڑی جزا دیتا ہے۔" (۸۹/۱۲) قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ جَاهِلُونَ ○ (یوسفؑ نے) کہا "کیا تم جانتے ہو (یاد ہے) کہ جہالت کی حالت میں تم نے یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا کچھ کیا ہے؟" (۹۰/۱۲) قَالُوا أَإِنَّكَ لَأَنتَ يُوسُفُ ۖ قَالَ أَنَا يُوسُفُ وَهَٰذَا أَخِي ۖ قَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا ۖ إِنَّهُ مَن يَتَّقِ وَيَصْبِرْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○ انھوں نے کہا کیا تم ہی یوسف ہو؟ فرمایا ہاں میں ہی یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا۔ یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیک کام کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔" (۹۱/۱۲) قَالُوا تَاللَّهِ لَقَدْ آثَرَكَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَإِن كُنَّا لَخَاطِئِينَ ○ (انھوں نے) کہا اللہ کی قسم یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم کو ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور بے شک ہم ہی خطا وار ہیں۔" (۹۲/۱۲) قَالَ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ۖ يَغْفِرُ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ○ (یوسفؑ نے) کہا آج تم پر کوئی الزام نہیں اللہ تعالیٰ تم کو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔" (۹۳/۱۲) اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ○ میری یہ قمیص لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دینا اُن کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی اور اپنے گھر والوں کو سب کو میرے پاس لے آؤ۔" (کرتے کا تیر اکرشمہ)

حضرت یوسفؑ کی خوشبو اور قمیص کا کرشمہ

(۹۴/۱۲) وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ ۖ لَوْلَا أَن تُفَنِّدُونِ ○ اور جونہی قافلہ (مصر سے) روانہ ہوا ان کے والد کہنے لگے کہ مجھ کو تو یوسفؑ کی خوشبو آرہی ہے اگر تم مجھ کو یہ نہ کہو کہ (بڑھا) بہک گیا ہے۔" (۹۵/۱۲) قَالُوا تَاللَّهِ إِنَّكَ لَفِي ضَلَالِكَ الْقَدِيمِ ○ (بیٹوں نے) کہا کہ واللہ آپ تو اسی پرانی خام خیالی میں پڑے ہوئے ہیں۔" (۹۶/۱۲) فَلَمَّا أَن جَاءَ الْبَشِيرُ أَلْقَاهُ عَلَىٰ وَجْهِهِ فَارْتَدَّ بَصِيرًا ۖ قَالَ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ پھر جب خوشخبری دینے والا آپہنچا اور قمیص ان (یعقوبؑ) کے چہرے پر ڈال دی پس وہ بینا ہو گئے (اور بیٹوں سے) کہنے لگے کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔" (۹۷/۱۲) قَالُوا يَا أَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا إِنَّا كُنَّا

خٰطِئِیْنَ ۝ (بیٹوں نے) کہا اے ہمارے باپ! ہمارے لئے ہمارے گناہوں کی بخشش کی دعا کیجئے بیشک ہم خطاوار ہیں۔" (۹۷) قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (حضرت یعقوبؑ نے) کہا میں تمہارے لئے اپنے رب سے بخشش کی دعا کروں گا بیشک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔" (۹۸) فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ۝ پس جب (یہ سب) یوسفؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اپنے والدین کو اپنے پاس بٹھایا اور (ان سے) کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے تو مصر میں امن و امان سے قیام کریں۔"

خواب کی تعبیر کا پورا ہونا (۱۰۰) وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ؗ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَ قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ اور اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا اور سب ان (یوسف) کے آگے سجدہ ریز ہو گئے (اس وقت یوسفؑ نے کہا، اے میرے باپ یہ میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے پس میرے رب نے اس کو سچ کر دکھایا اور یقیناً اس نے میرے اوپر بہت احسان کئے ہیں، اسی نے مجھ کو قید سے نکالا اور تم سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈال دیا تھا، بیشک میرا رب جو چاہتا ہے تدبیر سے کرتا ہے تحقیق وہ بڑے علم و حکمت والا ہے۔"

حضرت یوسفؑ کی دعا رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝ اے میرے رب! بیشک تو نے مجھ کو حکومت سے نوازا اور واقعات کی تاویل عطا فرمائی اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا ولی (محافظ) ہے اور مجھے فرمانبرداری کی حالت میں موت دینا اور مجھ کو اپنے نیک بندوں میں شامل فرما۔" (۱۰۱)

بعد ازاں سورہ یوسف کی مزید دس آیتوں میں مختلف نصائح ہیں اور آخری آیت میں ہے کہ "بیشک ان قصوں میں صاحبانِ بصیرت کے لئے عبرتیں ہے وغیرہ۔

(۱۲) حضرت شعیب علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت شعیب کا تذکرہ مندرجہ ذیل سورتوں میں درج ہے:-

الاعراف ۸۵، ۸۸، ۹۰، ۹۲ - ہود ۸۴، ۸۷، ۹۱، ۹۴ - الشعراء ۱۷۷، ۱۹۰ - العنکبوت ۳۶

حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ اگرچہ سورہ اعراف میں بھی مذکور ہے لیکن اکثر تذکرہ نویسوں نے سورہ ہود کے تذکرے کو ترجیح دی ہے لہٰذا سورہ ہود ملاحظہ ہو:- (۸۴) وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ اِنِّیْۤ اَرٰکُمْ بِخَیْرٍ وَّاِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ مُّحِیْطٍ ۝ اور ہم نے مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا، انھوں نے کہا اے میری قوم! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں، اور ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو، میں تم کو خوشحال دیکھتا ہوں اور تم پر ایسے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم پر بری طرح چھا جائے۔" (۸۵) وَیٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ اور اے میری قوم، تم ناپ تول (انصاف کے ساتھ) پوری پوری کیا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور زمین میں فساد کرتے ہوئے نہ پھرو۔" (۸۶) بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ ۝ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا (کاروبار کا) نفع ہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان والے ہو، اور میں تمہارا محافظ نہیں ہوں۔" (۸۷) قَالُوْا یٰشُعَیْبُ اَصَلٰوتُکَ تَاْمُرُکَ اَنْ نَّتْرُکَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِیْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ۭ اِنَّکَ لَاَنْتَ الْحَلِیْمُ الرَّشِیْدُ ۝ (انھوں نے کہا اے شعیب! کیا تمہاری نماز تم کو یہی سکھاتی ہے کہ ہم اس کو ترک کر دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں یا اپنے اموال کا حسب منشا تصرف نہ کریں، بیشک تم تو بڑے نرم راستباز ہو۔" (۸۸) قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ کُنْتُ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَرَزَقَنِیْ مِنْہُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَمَآ اُرِیْدُ اَنْ اُخَالِفَکُمْ اِلٰی مَآ اَنْھٰکُمْ عَنْہُ ۭ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۭ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ۭ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝ شعیب نے کہا! اے میری قوم! کیا تم غور نہیں کرتے اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے

اپنی طرف سے مجھ کو عمدہ رزق عطا کیا ہے، اور جس سے میں تم کو منع کرتا ہوں اس سے میرا ارادہ تمہاری مخالفت نہیں بلکہ میں تو حسب استطاعت تمہاری اصلاح ہی چاہتا ہوں۔ اور مجھ کو جو کچھ توفیق حاصل ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطا ہے میں اسی پر بھروسہ رکھتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔"

(۸۹/۱۱) وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ "اور اے میری قوم میری مخالفت میں کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھنا (جس کی وجہ سے) تم کو بھی قومِ نوح یا قومِ ہود یا قومِ صالح کی طرح مصیبت آ پہنچے اور لوط کی قوم کا زمانہ تو تم سے دور (زیادہ عرصہ کا) نہیں۔" (۹۰/۱۱) وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ "اور اپنے رب سے گناہ بخشواؤ پھر اسی کے آگے توبہ کرو، بیشک میرا رب بڑا مہربان محبت کرنے والا ہے۔" (۹۱/۱۱) قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ؗ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ "(انہوں نے) کہا: اے شعیب! تمہاری بہت سی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور بیشک ہم دیکھتے ہیں کہ تم (ہر اعتبار سے) ہم سے کمزور بھی ہو اگر تم قبیلے میں سے نہ ہوتے تو ہم تم کو سنگسار کر دیتے، اور تم ہمارے مقابلے میں کوئی طاقتور بھی نہیں ہو۔" (۹۲/۱۱) (شعیبؑ نے کہا اے میری قوم کیا تم کو میرا قبیلہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز ہے اور تم نے اسی کو نظر انداز کر دیا۔ بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔" (۹۳/۱۱) اور اے میری قوم تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ اور میں اپنی جگہ کام کئے جاتا ہوں، عنقریب تم جان لوگے کہ کس پر رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور کون جھوٹا ہے، اور تم بھی انتظار کرتے رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔" (۹۴/۱۱) اور جب ہمارا حکم آپہنچا تو ہم نے شعیبؑ کو اور جو لوگ ان کے ساتھ ایمان لائے تھے ان کو اپنی رحمت سے نجات دی، اور ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا تھا ایک چنگھاڑ (ہیبتناک آواز) نے آپکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔" (۹۵/۱۱) گویا وہ ان میں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ خوب سن لو کہ اہل مدین اسی طرح پھٹکارے گئے جس طرح قوم ہود پھٹکاری گئی تھی۔"

مزید سورۃ الشعراء ۱۸۹/۲۶، اور العنکبوت ۳۶/۲۹ ملاحظہ ہو۔

حضرموت میں ایک غیر آباد جگہ میں آپ کا مزارِ مبارک مشہور ہے۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام (۱۳ و ۱۴)

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تذکرے میں کئی تذکرے شامل ہیں مثلاً بنی اسرائیل کا تذکرہ تو بکثرت آیا ہے اور حضرت خضر کا تذکرہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ جن سورتوں اور آیاتِ مبارکہ میں آیا ہے ان کی نشاندہی کی جاتی ہے:۔

(البقرہ ۲) ۵۱/۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۷ - ۸۷ - ۹۲ - ۱۰۸ - ۱۳۶ - ۲۴۶ - ۲۴۸ -
۵۴/۳ ، ۱۵۳-۱۶۴/۴ . ۲۰-۲۲-۲۴/۵ - ۸۴-۹۱-۱۵۴/۶ (الاعراف ۷) ۱۰۳-۱۰۴-۱۱۵-۱۱۷-۱۲۲-
۱۲۷-۱۲۸-۱۳۱-۱۳۴-۱۳۸-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۸-۱۵۰-۱۵۲-۱۵۵-۱۵۹-۱۶۰-
(یونس ۱۰) ۷۵-۷۷-۸۰-۸۱-۸۳-۸۴-۸۷-۸۸- ۱۷-۹۶-۱۱۰/۱۱ - ۵-۶-۸/۱۴ - ۲-۱۰۱/۱۷ - ۶۰-۶۶/۱۸
۵۱/۱۹ - (طٰہٰ ۲۰) ۹-۱۱-۱۴-۱۹-۳۶-۴۰-۴۹-۵۷-۶۱-۶۵-۶۷-۷۰-۷۷-۸۶-۸۸-۹۱- ۴۸/۲۱ -
۴۴/۲۲ - ۴۵-۴۹/۲۳ - ۳۵/۲۵ - ۱۰-۴۳-۴۵-۴۸-۵۲-۶۱-۶۳-۶۵/۲۶ - ۷-۹-۱۰/۲۷ (القصص ۲۸) ۳-۷-۱۰-
۱۵-۱۸-۱۹-۲۰-۲۹-۳۰-۳۱-۳۶-۳۷-۳۸-۴۳-۴۴-۴۸-۷۸- ۳۹/۲۹ - ۲۳/۳۲ - ۷-۶۹/۳۳ - ۱۱۴-۱۲۰/۳۷
۲۳-۲۶-۲۷-۳۷-۵۳/۴۰ - ۴۵/۴۱ ۱۳/۴۲ - ۴۶/۴۳ - ۱۲-۳۰/۴۶ . ۳۸/۵۱ - ۳۶/۵۳ . ۵/۶۱ - ۱۵/۷۹ - ۱۹/۸۷ -

اور حضرت ہارون علیہ السلام کا تذکرہ جن سورتوں اور آیات شریفہ میں آیا ہے وہ بھی ملاحظہ ہوں:۔ ۲۴۸/۲ - ۱۶۳/۴ - ۸۴/۶ - ۱۲۲-۱۴۲/۷ - ۷۵/۱۰ - ۲۸-۵۳/۱۹ - ۳۰-۷۰-۹۰-۹۲/۲۰ - ۴۸/۲۱ - ۴۵/۲۳ - ۳۵/۲۵
۱۳-۴۸/۲۶ - ۳۴/۲۸ - ۱۱۴-۱۲۰/۳۷ -

چونکہ "بنی اسرائیل" کا تذکرہ بھی بکثرت آیا ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کی سورتوں اور آیتوں کی بھی نشاندہی کر دی جائے۔ نیز "بنی اسرائیل" نمبر ۱۷ ایک سورت کا نام بھی ہے:۔

(البقرہ: ۴۰-۴۷-۸۴-۱۲۲-۲۱۱-۲۴۶- ۴۹-۹۳/۳ - ۱۲-۳۲-۷۰-۷۶-۷۸-۱۱۰/۵ -
۱۰۵-۱۳۴-۱۳۷-۱۳۸/۷ - ۹۰-۹۳/۱۰ - ۲-۴-۱۰۱-۱۰۴/۱۷ - ۵۸/۱۹ - ۴۷-۸۰-۹۴/۲۰ -
۱۷-۲۲-۵۹-۱۹۷/۲۶ - ۷۶/۲۷ - ۲۳/۳۲ - ۵۳/۴۰ - ۵۹/۴۳ - ۳۰/۴۴ - ۱۶/۴۵ - ۱۰/۴۶ - ۱۶-۱۴/۶۱ -

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ شروع کیا جاتا ہے جس کے ضمن میں دیگر تذکرے بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آجائیں گے۔

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ بکثرت سورتوں میں بیان فرمایا ہے جو بہت عبرت انگیز ہے۔ سورۂ قصص۲۸ میں اس طرح مذکور ہے:-

(۱-۲/۲۸) طٰسٓمّٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ "یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں"۔

(۳/۲۸) نَتْلُوْا عَلَيْكَ مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ (اے رسولؐ) ہم تم کو موسیٰ اور فرعون کا صحیح صحیح قصہ ان لوگوں کے لئے سناتے ہیں جو ایمان رکھتے ہیں"۔ (۴/۲۸) بیشک فرعون (مصر کی) سرزمین میں بہت بڑھ چڑھ گیا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو تو بہت عاجز و بے بس کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا تھا، بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا"۔

(۵/۲۸) اور ہم نے ارادہ کیا کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیئے گئے ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو پیشوا بنائیں اور ان کو (ملک کا) وارث قرار دیں۔ (۶/۲۸) اور ان کو زمین میں اقتدار بخشیں، اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے"۔

حضرت موسیٰؑ کی ولادت (۷/۲۸) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور (جب موسیٰ کی ولادت ہوگئی تو) ہم نے موسیٰ کی ماں کی طرف وحی کی کہ اس (موسیٰ) کو دودھ پلاتی رہو، اور جب تجھ کو اس کے بارے میں خوف ہو تو اس کو (صندوق میں رکھ کر) دریا میں ڈال دینا اور نہ تو (اس کے بارے میں) خوف کرنا اور نہ ہی رنجیدہ ہونا اور ہم اس کو تمہارے پاس واپس لوٹا دیں گے اور اس کو رسولوں میں سے بنا دیں گے"۔ (چنانچہ جب حضرت موسیٰؑ کی والدہ نے خطرہ محسوس کیا تو حضرت موسیٰؑ کو صندوق میں رکھ کر دریا میں چھوڑ دیا اور وہ صندوق بہتا ہوا فرعون کے محل میں پہنچ گیا تو) (۸/۲۸) فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ۗ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ۝ پس اس (موسیٰ) کو آلِ فرعون نے اٹھا لیا جو اُن کا دشمن اور اُن کی پریشانی کا موجب ہوا بلا شبہ فرعون، ہامان اور ان کے لشکر ہی خطاوار تھے"۔ (۹/۲۸) وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّىْ وَلَكَ ۖ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا

وَهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور فرعون کی بیوی نے (جب موسیٰؑ کو دیکھا تو) کہا کہ یہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے اس کو قتل نہ کرنا شاید یہ ہمیں نفع پہنچائے یا ہم اس کو بیٹا بنا لیں اور وہ (انجام سے) بے خبر تھے۔

حضرت موسیٰ کا بچپن (۱۰/۲۸) وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ۭ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰي قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور موسیٰؑ کی والدہ کا دل بیقرار ہو گیا، اگر ہم نے اس کے دل کو ایمان و یقین کی دولت سے مضبوط نہ کر دیا ہوتا تو قریب تھا کہ وہ اس (راز) کو ظاہر کر دے۔" (۱۱/۲۸) وَقَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّيْهِ ۡ فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور (موسیٰ کی والدہ نے) اس کی بہن سے کہا کہ اس (موسیٰ) کے پیچھے پیچھے جا، پس وہ اس کو دُور سے اس طرح دیکھتی رہی کہ ان لوگوں کو اس کا شعور نہ ہو۔" (۱۲/۲۸) وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓي اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَهُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۝ اور ہم نے پہلے ہی سے اس (موسیٰ) پر دودھ پلانے والی عورتوں کا دودھ حرام کر دیا تھا (جس کی وجہ سے فرعون کی بیوی پریشان تھی) تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا میں تم کو ایسے گھر والے بتاؤں جو اس کو تمہارے لئے پرورش کر دیں اور اس کے خیر خواہ ہوں۔" (۱۳/۲۸) فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ پس ہم نے اس (موسیٰ) کو اس کی ماں کے پاس واپس پہنچا دیا تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور وہ غمگین نہ ہو اور تاکہ وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (۱۴/۲۸) وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ۭ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور جب وہ (موسیٰ) اپنی بھرپور جوانی کو پہنچا تو ہم نے اس کو حکمت اور علم عطا کیا، اور ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں۔"

حضرت موسیٰؑ کے ہاتھ سے قتل (۱۵/۲۸) وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ عَلٰي حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلٰنِ ڶ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَهٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَي الَّذِيْ مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ

قَالَ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ o اور وہ (موسیٰ) شہر میں (صبح صبح) ایسے وقت نکلے کہ وہاں کے باشندے غفلت میں (سو رہے) تھے، تو انھوں نے دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھا، ایک ان (موسیٰ) کی قوم میں سے تھا اور دوسرا ان کے دشمنوں میں سے تو اس شخص نے جو کہ اپنے گروہ (بنی اسرائیل) میں سے تھا اس نے اپنے دشمن کے مقابلے میں فریاد کی تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا اور اس کا کام تمام ہو گیا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ یہ تو شیطانی حرکت ہو گئی، یقیناً وہ (شیطان انسان کا) دشمن اور گمراہ کرنے والا ہے" (۱۶/۲۸) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَغَفَرَ لَهٗ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ o (تب موسیٰ) نے کہا، میرے رب! میں نے اپنے نفس پہ ظلم کیا پس تو مجھ کو بخش دے، تو اس نے ان کو بخش دیا، بیشک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے" (۱۷/۲۸) قَالَ رَبِّ بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِيْرًا لِّلْمُجْرِمِيْنَ o (پھر موسیٰ نے) کہا کہ میرے رب! تو نے مجھ پر بڑا انعام فرمایا ہے میں (آئندہ) کبھی مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا" (۱۸/۲۸) فَاَصْبَحَ فِي الْمَدِيْنَةِ خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ يَسْتَصْرِخُهٗ قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى اِنَّكَ لَغَوِيٌّ مُّبِيْنٌ o پس (دوسرے دن موسیٰ) صبح کے وقت شہر میں ڈرتے ہوئے نکلے تاکہ دیکھیں (کہ کل کے واقعہ کا کیا نتیجہ نکلا) ناگہاں وہی شخص جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی پھر ان کو پکار رہا ہے تو موسیٰ نے اس سے کہا کہ بیشک تو صریح گمراہ ہے" (۱۹/۲۸) فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا قَالَ يٰمُوْسٰٓى اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْاَمْسِ اِنْ تُرِيْدُ اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ o پھر جب اس (موسیٰ) نے ارادہ کیا کہ اس شخص کو جو ان دونوں کا دشمن تھا پکڑ لیں تو (قبطی نے) کہا اے موسیٰ کیا تو مجھے بھی اسی طرح قتل کرنا چاہتا ہے جس طرح کل ایک آدمی (قبطی) کو قتل کیا تھا۔ تو تو یہی چاہتا ہے کہ زمین میں زبردستی کرتے پھرو، اور نہیں چاہتا کہ صلح کرنے والوں میں سے ہو" (چنانچہ حضرت موسیٰ نے اسرائیلی اور قبطی دونوں کو چھوڑ دیا، قبطی نے یہ واقعہ فرعون سے بیان کر دیا اور فرعون نے حضرت موسیٰ کی گرفتاری کا اعلان کر دیا۔ پھر حق تعالیٰ نے ایک درباری کے دل میں حضرت موسیٰ کی محبت ڈال دی اور وہ

حضرت موسیٰ کے پاس آیا۔ (۲۰/۲۸) وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّىْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ اور ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے موسیٰ! تحقیق اہلِ دربار تمہارے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ تم کو قتل کر دیں پس تم یہاں سے نکل جاؤ بلاشبہ میں تمہارا خیر خواہ (ناصح) ہوں۔"

(۲۱/۲۸) فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِىْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پس وہ (موسیٰ) خوف و پریشانی کی حالت میں وہاں سے نکل کھڑے ہوئے (اور دعا کی) میرے رب مجھے ظالموں کی قوم سے نجات دے۔

حضرت موسیٰؑ مدین میں (۲۲/۲۸) وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسٰى رَبِّىْٓ اَنْ يَّهْدِيَنِىْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ اور جب موسیٰؑ نے مدین کی طرف رُخ کیا تو کہنے لگے کہ میرا رب مجھے سیدھے راستے کی رہنمائی فرمائے گا۔" (۲۳/۲۸) وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۝ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَيْنِ تَذُوْدٰنِ ۝ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۝ قَالَتَا لَا نَسْقِىْ حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۝ وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ۝ اور جب وہ (موسیٰؑ) مدین میں پانی (کے مقام) پر پہنچے تو وہاں لوگوں کا ایک مجمع دیکھا جو (اپنے اپنے جانوروں کو) پانی پلا رہے تھے اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریاں) روکے ہوئے کھڑی ہیں۔ (موسیٰؑ نے ان عورتوں سے کہا) کہ تم دونوں کیوں کھڑی ہو؟ انھوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک پانی نہیں پلاتے جبتک کہ یہ چرواہے (اپنے جانوروں کو) نہ ہٹا لیں۔ اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔" (۲۴/۲۸) فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰٓى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّىْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَىَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ۝ پس اس (موسیٰ) نے ان (کی بکریوں) کو پانی پلایا پھر ایک سائے دار جگہ کی طرف چلے گئے پھر (دعا کی) اے رب جو بہتری (یا نعمت) کبھی تو مجھ پر نازل فرمائے میں اس کا محتاج ہوں۔"

حضرت موسیٰ اور شیخ کبیر (۲۵/۲۸) فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِىْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۝ قَالَتْ اِنَّ اَبِىْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ اَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ۝ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ ۝ قَالَ لَا تَخَفْ ۝ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ پھر ان دونوں میں سے ایک

حضرت موسیٰؑ
(۱) شیخ کبیر سے مراد حضرت شعیبؑ

لڑکی شرمیلی چال چلتی ہوئی (موسیٰ کے پاس) آئی اور کہا کہ تم کو میرا باپ بلاتا ہے تاکہ وہ تم کو اس کا بدلہ دیں جو تم نے ہمارے جانوروں کو پانی پلایا، پس جب وہ (موسیٰ) ان کے پاس پہنچے اور ان کو اپنا قصہ سنایا تو انھوں نے کہا کہ مت ڈرو تم نے ظالموں کی قوم سے نجات پائی۔" (۲۶/۲۸) قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ٥ ان دونوں میں سے ایک لڑکی بولی اے میرے باپ ان کو ملازم رکھ لیں کیونکہ بہترین ملازم جو آپ رکھیں وہی ہو سکتا ہے جو قوی اور امانت دار ہو۔" (۲۷/۲۸) قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ ۖ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ ۖ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ۚ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ٥ اس (شیخ کبیر (حضرت شعیبؑ) نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح اس شرط پر تمہارے ساتھ کر دوں کہ تم آٹھ سال تک میری ملازمت کرو اور اگر دس سال پورے کرو تو وہ تمہاری مرضی، اور میں تم کو مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا، انشاءاللہ تعالیٰ تم مجھ کو نیک لوگوں میں سے پاؤ گے۔" (۲۸/۲۸) قَالَ ذَٰلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ ۖ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ۖ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ٥ (موسیٰ نے) کہا کہ مجھ میں اور تم میں یہ وعدہ ہو چکا ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو گی اور جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہے۔"

حضرت موسیٰؑ کی واپسی اور شرفِ ہمکلامی

(۲۹/۲۸) فَلَمَّا قَضَىٰ مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِن جَانِبِ الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّي آتِيكُم مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ٥ اور جب موسیٰؑ (معاہدے کی) مدت پوری کر چکے اور اپنے اہلِ خانہ کو لیکر (مصر کی جانب) روانہ ہوئے تو (رات کے وقت) ان کو کوہ طور کی جانب ایک آگ نظر آئی، انھوں نے اہلِ خانہ سے کہا کہ تم یہاں ٹھہرو میں نے ایک آگ دیکھی ہے، شاید میں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا آگ کا کوئی انگارہ لاؤں تاکہ تم اس سے تاپو (سینکو)۔" (۳۰/۲۸) فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ مِن

شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰٓى اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور جب وہ (موسیٰؑ آگ کے) قریب پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے اور مبارک مقام کے ایک درخت میں سے آواز آئی کہ اے موسیٰ بیشک میں ہی اللہ رب العالمین ہوں" ـــــ مزید سورۃ القصص کی آیت ۳۱ تا ۴۲ بھی حضرت موسیٰؑ سے متعلق ہیں۔ ۲۸

اور سورۃ طٰہٰ میں ہے: (۱۱/۲۰) فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى ۝ اور جب وہ آگ کے پاس پہنچے تو آواز آئی "اے موسیٰ" ـ (۱۲/۲۰) اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ۝ بیشک میں ہی تمہارا رب ہوں پس اپنے جوتے اتار دو بلاشبہ تم مقدس وادی (ایک میدان) میں ہو" (۱۳/۲۰) وَاَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا يُوْحٰى ۝ اور میں نے تم کو منتخب کرلیا ہے پس غور سے سنو جو کچھ تم پر وحی کی جائے" ـ (۱۴/۲۰) اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِيْ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ۝ بیشک میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو اور میری ہی یاد کے لئے نماز قائم کرو" ـــ (پھر چند آیاتِ شریفہ کے بعد ارشاد ہے) ـــ

(۱۷/۲۰) وَمَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اور اے موسیٰ یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے" ـ (۱۸/۲۰) قَالَ هِيَ عَصَايَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِيْ وَلِيَ فِيْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ (موسیٰ نے) کہا یہ میری لاٹھی ہے میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اس میں دوسرے فائدے بھی ہیں" ـــ (۱۹/۲۰) قَالَ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا اے موسیٰ اس کو (زمین) پر ڈال دو" ـــ (۲۰/۲۰) فَاَلْقٰىهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ۝ پس اس (موسیٰ) نے اس کو ڈال دیا اور وہ ایک ناگہاں دوڑتا ہوا سانپ بن گیا" ـ (۲۱/۲۰) قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ ۪ سَنُعِيْدُهَا سِيْرَتَهَا الْاُوْلٰى ۝ (پھر اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اس کو پکڑ لو، اور ڈرو نہیں، ہم ابھی اس کو اس کی پہلی حالت میں لوٹا دیں گے" ـــ (۲۲/۲۰) وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ۝ اور اپنے ہاتھ کو اپنی بغل کی جانب کرلے وہ بغیر کسی نقص کے چمکتا ہوا نکلے گا (یہ) ایک دوسری نشانی ہے" ـ (۲۳/۲۰) لِنُرِيَكَ مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝ تاکہ ہم تم کو اپنی بڑی نشانیوں میں سے کچھ دکھائیں" ـ (۲۴/۲۰) اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ۝ فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ وہ بہت سرکش ہوگیا ہے" ـ

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي (۲۵/۲۰) (موسیٰ نے درخواست کی) میرے رب میرا سینہ کشادہ کر دے"
(۲۶/۲۰) وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي "اور میرے کام کو آسان کر دے"۔ (۲۷/۲۰) وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي
اور میری زبان کی گرہ کھول دے"۔ (۲۸/۲۰) يَفْقَهُوا قَوْلِي (تاکہ) وہ میری بات کو سمجھ سکیں"
(۲۹/۲۰) وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي "اور میرے لئے میرے اہل میں سے ایک وزیر مقرر کرے"
(۳۰/۲۰) هَارُونَ أَخِي "میرے بھائی ہارون کو"۔ (۳۱/۲۰) اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي "اس سے میری قوت کو
مضبوط کر دے"۔ (۳۲) وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي "اور اس کو میرے کام میں شریک کر" (۳۳) كَيْ نُسَبِّحَكَ
كَثِيرًا "تاکہ ہم کثرت سے تیری تسبیح کریں"۔ (۳۴/۲۰) وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا "اور ہم تجھے کثرت سے
یاد کریں"۔ (۳۵/۲۰) إِنَّكَ كُنتَ بِنَا بَصِيرًا "بیشک تو ہمیں خوب دیکھتا ہے"۔ (۳۶/۲۰) قَالَ قَدْ
أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ "(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: اے موسیٰ تیرے (سب) سوال منظور کیے گئے"۔

فرعون کو تبلیغ دین (کچھ چند آیاتِ مبارکہ کے بعد ارشاد ہے) (۴۱/۲۰) وَاصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِي
"اور میں نے تجھے اپنے لیے منتخب کر لیا"۔ (۴۲/۲۰) اذْهَبْ أَنتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي
"تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیوں کے ساتھ (فرعون کے پاس) جاؤ اور میری یاد میں کوتاہی نہ کرنا"
(۴۳/۲۰) اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ "تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، بیشک اس نے بہت
سرکشی کی ہے"۔ (۴۴/۲۰) فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ "پس تم دونوں اس سے
نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈر جائے"۔ (۴۵/۲۰) قَالَا رَبَّنَا إِنَّنَا نَخَافُ
أَن يَفْرُطَ عَلَيْنَا أَوْ أَن يَطْغَىٰ "ان دونوں نے کہا ہمارے رب ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں وہ ہم پر زیادتی
نہ کرے یا سرکشی نہ کرے"۔ (۴۶/۲۰) قَالَ لَا تَخَافَا إِنَّنِي مَعَكُمَا أَسْمَعُ وَأَرَىٰ "(اللہ تعالیٰ نے) فرمایا تم ڈرو نہیں
بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا ہوں"۔ (۴۷/۲۰) فَأْتِيَاهُ فَقُولَا إِنَّا رَسُولَا رَبِّكَ
فَأَرْسِلْ مَعَنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنَاكَ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكَ وَالسَّلَامُ
عَلَىٰ مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ "پس اس کے پاس جاؤ اور اس (فرعون) سے کہو، بلاشبہ ہم تیرے رب کے
بھیجے ہوئے ہیں، پس بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے اور ان کو عذاب نہ دے، بیشک ہم تیرے
رب کی نشانیاں لے کر تیرے پاس آئے ہیں اور سلامتی تو اسی کے لئے ہے جس نے ہدایت کی
پیروی کی"۔ (نمبر ۵۶ تا ۷۲/۲۰ میں بھی حضرت موسیٰ سے متعلق تذکرہ ہے۔)

(بعد ازاں سورۂ شعراء (۱۶ تا ۶۷ / ۲۶) کی آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:-

(الشعراء ۱۶/۲۶) فَأْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُولَا إِنَّا رَسُولُ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ؁ "پس وہ دونوں (موسیٰ ؑ ہارونؑ) فرعون کے پاس آئے اور کہا کہ ہم رب العالمین کے رسول (بھیجے ہوئے) ہیں۔" (۱۷/۲۶) أَنْ أَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ؁ "یہ کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیجدے۔" (۱۸/۲۶) قَالَ أَلَمْ نُرَبِّكَ فِينَا وَلِيدًا وَّلَبِثْتَ فِينَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِينَ ؁ "اس (فرعون) نے کہا جبکہ تو بچہ تھا تو کیا ہم نے تجھ کو اپنے ہاں نہیں پالا تھا (پرورش کی تھی) اور تو ہم میں اپنی عمر کے کئی سال رہا تھا۔" (۱۹/۲۶) وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ؁ "اور تو نے وہ فعل کیا (قبطی کو مار ڈالا) جو کہ تو نے کیا اور تو ناشکروں میں سے ہے۔" (۲۰/۲۶) قَالَ فَعَلْتُهَآ إِذًا وَّأَنَا مِنَ الضَّآلِّينَ ؁ "(موسیٰ نے) کہا وہ حرکت مجھ سے نادانستہ سرزد ہوگئی تھی اور میں خطا کار تھا۔" (۲۱/۲۶) فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَّجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ ؁ "پس میں تم سے ڈر کر بھاگ گیا پھر میرے رب نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھ کو رسولوں میں سے بنا دیا۔" (۲۲/۲۶) وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيٓ إِسْرَآءِيلَ ؁ "اور وہ نعمت جس کا تو مجھ پر احسان جتلاتا ہے (اس کی وجہ سے) بنی اسرائیل کو غلام بنائے رکھے۔" (۲۳/۲۶) قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ ؁ "فرعون نے کہا اور "رب العالمین" کیا ہے۔" (۲۴/۲۶) قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَآ إِنْ كُنْتُمْ مُّوقِنِينَ ؁ "(موسیٰ نے کہا) اگر تم یقین کرو تو وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے ان سب کا پالنے والا (مالک) ہے۔" (۲۵/۲۶) قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ؁ "(فرعون نے) ان لوگوں سے جو اس کے اردگرد تھے کہا کہ کیا تم نہیں سنتے (یہ کیا کہہ رہا ہے)۔" (۲۶/۲۶) "(موسیٰ نے) کہا کہ وہ تمہارا رب اور تمہارے پہلے آباء کا رب ہے۔" (۲۷/۲۶) قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِيٓ أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ؁ "(فرعون نے) کہا کہ بلاشبہ تمہارا رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے دیوانہ ہے۔" (۲۸/۲۶) قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ ؁ "(موسیٰ نے) کہا کہ وہ رب ہے مشرق کا اور مغرب کا اور اس کا بھی جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اگر تم عقل سے کام لو۔" (۲۹/۲۶) قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ ؁ "(فرعون نے) کہا اگر تو میرے علاوہ کسی

دوسرے کو معبود بنائے گا تو میں تجھے قید کر دوں گا۔" (۳۰/۲۶) قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُّبِينٍ (موسیٰ نے) کہا اگرمیں تیرے پاس واضح چیز (معجزہ) لے کر آیا ہوں۔" (۳۱/۲۶) قَالَ فَأْتِ بِهِۦٓ إِن كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ۝ (فرعون نے) کہا اس کو پیش کر اگر تو سچا ہے۔" (۳۲/۲۶) فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ۝ پس اس (موسیٰ) نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ ایک واضح اژدھا بن گیا۔" (۳۳/۲۶) وَنَزَعَ يَدَهُۥ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنَّٰظِرِينَ ۝ اور اس (موسیٰ) نے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے لئے روشن (چمکدار) تھا۔" (۳۴/۲۶) قَالَ لِلْمَلَإِ حَوْلَهُۥٓ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ۝ (فرعون نے) اپنے گردو پیش والے سرداروں سے کہا کہ بلاشبہ یہ ایک کامل ترین جادوگر ہے"۔ (۳۵/۲۶) يُرِيدُ أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُم بِسِحْرِهِۦ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ۝ چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو کے زور سے تمہاری زمین سے نکال دے پس تم کیا حکم دیتے ہو۔" (۳۶/۲۶) قَالُوٓا۟ أَرْجِهْ وَأَخَاهُ وَٱبْعَثْ فِى ٱلْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ ۝ انھوں نے کہا کہ اس کو اور اس کے بھائی (کے معاملہ) کو التوا میں ڈال دے اور ہرکاروں کو شہروں میں بھیج دے" (۳۷/۲۶) يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيمٍ ۝ وہ تیرے پاس ہر کامل ترین جادوگروں کو لے آئیں گے۔

حضرت موسیٰ کا جادوگروں سے مقابلہ

(۳۸/۲۶) فَجُمِعَ ٱلسَّحَرَةُ لِمِيقَٰتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ پس مقررہ دن کو مقابلہ کے لئے جادوگر جمع کئے گئے۔" (۳۹/۲۶) وَقِيلَ لِلنَّاسِ هَلْ أَنتُم مُّجْتَمِعُونَ ۝ اور لوگوں سے بھی کہا گیا کہ تم بھی اجتماع میں شریک ہونا چاہیے۔" (۴۰/۲۶) لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ ٱلسَّحَرَةَ إِن كَانُوا۟ هُمُ ٱلْغَٰلِبِينَ ۝ تاکہ اگر جادوگر غالب آجائیں تو ہم ان کی پیروی کریں۔" (۴۱/۲۶) فَلَمَّا جَآءَ ٱلسَّحَرَةُ قَالُوا۟ لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا نَحْنُ ٱلْغَٰلِبِينَ ۝ پس جب جادوگر آئے تو انھوں نے فرعون سے کہا کہ اگر ہم غالب آجائیں تو ہمارے لئے کوئی انعام ہوگا۔"

(۴۲/۲۶) قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ ٱلْمُقَرَّبِينَ ۝ اس (فرعون) نے کہا، اور بلاشبہ پھر تم مقربین میں سے ہو جاؤ گے۔" (۴۳/۲۶) قَالَ لَهُم مُّوسَىٰٓ أَلْقُوا۟ مَآ أَنتُم مُّلْقُونَ ۝ موسیٰ نے ان (جادوگروں) سے کہا: ڈالو جو کچھ بھی تم ڈالنے والے ہو۔" (۴۴/۲۶) فَأَلْقَوْا۟ حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا۟ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ ٱلْغَٰلِبُونَ ۝ پس انھوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈال دیں اور کہا فرعون کی عزت کی قسم ہم ضرور غالب رہیں گے۔" (۴۵/۲۶) فَأَلْقَىٰ مُوسَىٰ

عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ۝ پھر موسیٰ نے اپنا عصا ڈالا پس جو شعبدہ بازی انھوں نے کی تھی وہ اس کو نگل گیا۔

جادوگروں کا ایمان لانا (۴۶/۲۶) فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سَاجِدِينَ ۝ پس جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (۴۷/۲۶) قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ انھوں نے کہا ہم رب العالمین پر ایمان لے آئے۔ (۴۸/۲۶) رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ موسیٰ وہارون کے رب پر۔

(۴۹/۲۶) قَالَ آمَنتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّهُ لَكَبِيرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُم مِّنْ خِلَافٍ وَلَأُصَلِّبَنَّكُمْ أَجْمَعِينَ

(فرعون نے) کہا کیا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دیتا بیشک یہ تمہارا بڑا (جادوگر) ہے جس نے تمہیں جادو سکھایا پس تم جلد (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔ یقیناً میں تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں مخالف سمتوں سے کٹوا دوں گا اور تم سب کو پھانسی دیدوں گا۔

(۵۰/۲۶) قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ۝ (جادوگروں نے) کہا "پروا نہیں" بلاشبہ ہم کو اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ (۵۱/۲۶) إِنَّا نَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطَايَانَا أَن كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہماری بڑی خواہش ہے کہ ہمارا رب ہماری خطاؤں کو بخش دے کیونکہ ہم پہلے ہی ایمان لے آئے ہیں۔

قومِ فرعون پر مختلف قسم کا عذاب (اب سورۃ الاعراف کی چند آیاتِ مبارکہ عذاب سے متعلق ملاحظہ ہوں۔ (۱۳۰/۷) وَلَقَدْ أَخَذْنَا آلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِينَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝ اور بیشک ہم نے آلِ فرعون کی قحط سالی سے اور پھلوں کی کمی سے گرفت کی تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ (۱۳۱/۷) فَإِذَا جَاءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوا لَنَا هَٰذِهِ ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَطَّيَّرُوا بِمُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ ۗ أَلَا إِنَّمَا طَائِرُهُمْ عِندَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور جب ان پر خوشحالی آجاتی تو کہتے کہ یہ ہمارے لئے (مقدر) ہے، اور اگر ان کو بدحالی پیش آتی تو اس کو موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کی بدشگونی سے تعبیر کرتے، سن لو کہ ان کی بدشگونی تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے لیکن ان کی اکثریت اس (راز) سے واقف نہیں۔ (۱۳۲/۷) اور وہ کہتے کہ تم خواہ کوئی بھی نشانی ہمارے پاس اس سے مسحور کرنے کیلئے لے آؤ

لے آؤ پھر بھی ہم تم پر ایمان لانے والے نہیں۔" (۱۳۳/۷) فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ فَاسْتَكْبَرُوْا وَكَانُوْا قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ پھر ہم نے اُن پر ٹڈی دل، اور جوئیں اور مینڈک اور خون کی واضح نشانیاں طوفان کے طور پر بھیجیں مگر اُنھوں نے تکبر کیا اور وہ مجرم قوم تھی۔" (۱۳۴/۷) وَلَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى ادْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ لَئِنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَلَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اور جب ان پر عذاب آتا تو کہتے اے موسیٰ ہمارے لئے اپنے رب سے اس عہد کے بموجب جو اُس نے تم سے کیا ہوا ہے دعا کرو، اگر تم اس عذاب کو ہم سے دُور کرادو تو ہم ضرور تم پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ بھیج دیں گے۔" (۱۳۵/۷) فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ الرِّجْزَ اِلٰٓى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ پس جب ہم ان سے اس عذاب کو جو ایک (معینہ) مدت تک پہنچا تھا دُور کر دیتے تو وہ عہد کو توڑ ڈالتے

بنی اسرائیل کی ہجرت

(۵۲/۲۶) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ اور ہم نے موسیٰ کو وحی کی کہ ہمارے بندوں کو لیکر رات کے وقت نکل جاؤ (اور) تمہارا تعاقب کیا جائے گا۔" (۵۳/۲۶) فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ۝ اور فرعون نے شہروں میں نقیب روانہ کئے۔" (۵۴/۲۶) اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ۝ بیشک (بنی اسرائیل) ایک چھوٹا سا گروہ ہے۔" (۵۵/۲۶) وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ اور انھوں نے ہمیں بہت غصہ دلایا ہے۔" (۵۶/۲۶) وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور بلاشبہ ہم ایک ساز و سامان والی بڑی جماعت ہیں۔" (۵۷/۲۶) فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ پس ہم نے ان کو باغات اور چشموں سے نکال دیا۔" (۵۸/۲۶) وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۝ اور خزانوں اور عمدہ مقامات سے بھی (نکال دیا)۔" (۵۹/۲۶) كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ اسی طرح ہم نے اُن (سب چیزوں) کا بنی اسرائیل کو وارث بنا دیا۔" (۶۰/۲۶) فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ۝ پس انھوں نے (فرعون اور آل فرعون نے) صبح ہوتے ہی ان کا تعاقب کیا۔" (۶۱/۲۶) فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ پس جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو اصحابِ موسیٰ (بنی اسرائیل) نے کہا بیقیناً ہم تو پکڑے گئے۔" (۶۲/۲۶) قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ (موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں

بلا شبہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے جلد راستہ دکھا دے گا۔"

دریا میں راستہ بن جانا (۲۶/۶۳) فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۚ "پس ہم نے موسیٰ پر وحی کی کہ اپنا عصا دریا پر مار، پس وہ (دریا) پھٹ گیا، پھر ہر حصہ ایک عظیم پہاڑ کی مانند ہو گیا۔"

(۲۶/۶۴) وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ۚ "اور ہم دوسروں (فرعون اور اس کے لشکر) کو قریب لے آئے (۲۶/۶۵) وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ۚ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے ساتھیوں کو نجات دی۔" (۲۶/۶۶) ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ؕ "پھر ہم نے دوسروں کو (فرعون اور اس کے ساتھیوں) کو غرق کر دیا۔"

فرعون کے ایمان کی حقیقت اور اس کے بدن کی حفاظت (اب سورۂ یونس کی چند آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں:-

(۱۰/۹۰) وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَجُنُوْدُهٗ بَغْيًا وَّعَدْوًا ؕ حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ ۙ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ "اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا پار کرا دیا تو فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور تعدی سے ان کا تعاقب کیا یہاں تک کہ جب اس کو غرق کے عذاب نے آپکڑا تو کہنے لگا کہ میں اس پر ایمان لایا جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔" (۱۰/۹۱) آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ "کیا اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ تو پہلے نافرمانی کرتا رہا اور فساد کرنے والوں میں سے رہا۔" (۱۰/۹۲) فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ "پس آج ہم تیرے بدن کو دریا سے نکال لیں گے تاکہ تو پچھلے (لوگوں) کے لئے نشانی ہو اور بہت سے لوگ ہماری نشانیوں سے بے خبر ہیں۔"

(چنانچہ آج تک فرعون کی نعش اہرام مصر میں محفوظ ہے)۔

نجات پاتے ہی بنی اسرائیل کا مشرکانہ مطالبہ (الاعراف کی چند آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں:-

(۷/۱۳۸) وَجٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ۝

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا تو اُن کا ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا جو اپنے بتوں کی پوجا میں بڑے انہماک سے مشغول تھی تو (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ! ہمارے لئے بھی کوئی معبود بنا دے جیسا کہ ان کے معبود ہیں۔ اس (موسیٰؑ) نے کہا، واقعی تم ایک جاہل قوم ہو۔"

(۱۳۹) اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ بیشک یہ لوگ جس (مسلک) میں ہیں برباد ہونے والے ہیں، ان کے تمام اعمال جو انھوں نے کئے باطل ہیں۔"

(۱۴۰) قَالَ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْكُمْ اِلٰهًا وَّهُوَ فَضَّلَكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ (موسیٰ نے یہ بھی کہا، کیا میں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود چاہوں (یہ نہیں ہوسکتا) حالانکہ اُس نے تم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔" (اس مشرکانہ جملہ بطور سزا میدانِ تیہ میں چھوڑا گیا)

بارہ چشموں کا جاری ہونا اور منّ وسلویٰ کا نزول

(جب بنی اسرائیل دریا پار کر کے ایک لق ودق میدان میں پہنچے تو وہاں آب ودانہ کچھ نہ تھا، حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے اُن پر مزید انعام فرمایا اور پانی اور منّ سلویٰ کا انتظام کر دیا چنانچہ ارشاد ہے:-)

(۱۶۰) وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۚ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۚ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۚ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۚ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اور ہم نے ان (بنی اسرائیل) کو بارہ قبیلوں کے مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ جب اس کی قوم نے اس (موسیٰ) سے پانی مانگا تو ہم نے موسیٰ پر وحی کی کہ اپنا عصا پتھر پر مارو پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور ہر گروہ نے اپنے اپنے گھاٹ کو جان لیا۔ اور ہم نے اُن پر بادل کا سایہ کیا، اور ہم نے ان پر منّ سلویٰ نازل کیا کہ پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ جو ہم نے تم کو عطا کیا ہے۔ اور انھوں نے (اپنی نافرمانیوں سے) ہم پر کچھ ظلم نہیں کیا بلکہ انھوں نے اپنے نفسوں پر ہی ظلم کیا۔

کفرانِ نعمت

(۶۱) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۚ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ۚ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۠ (بقرہ ۶۱) اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا: اے موسیٰ ہم ہرگز ایک ہی قسم کے کھانے پر صبر (اکتفا) نہیں کریں گے، پس ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لئے اُن چیزوں کو نکالے جو زمین سے اُگتی ہیں ترکاری، اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم ادنیٰ چیز کو پسند کرتے ہو اس کے مقابلے میں جو بہت بہتر ہے (لہٰذا) اُترجاؤ کسی شہر میں، پس تحقیق جو کچھ تم مانگتے ہو (وہاں) مل جائے گا۔ (آخرکار) اُن پر ذلت اور ناداری ڈال دی گئی اور وہ اللہ تعالیٰ کے غضب میں آگئے۔ یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا انکار کیا اور انبیاء کو ناحق قتل کیا۔ (نیز) یہ کہ انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا۔"

چلہ کشی اور تجلی الٰہی (الاعراف ۱۴۲) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ۚ وَقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور اس میں دس (راتوں کو) اور ملا کر پورا (چلہ یعنی چالیس کر دیا۔ اور اس طرح اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں میں پورا ہوگیا۔ اور موسیٰ نے (چلہ میں حاضری کے وقت) اپنے بھائی ہارون سے کہا تھا کہ میری (عدم موجودگی میں) میری قوم میں میری جانشینی کرنا اور اصلاح کرتے رہنا اور مفسدوں کی راہ اختیار نہ کرنا"۔ (۱۴۳) وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْۤ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ؕ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ وَلٰكِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کردہ وعدہ پر پہنچے اور ان کے رب نے ان سے کلام کیا تو۔ (موسیٰ نے) عرض کیا کہ اے رب مجھ کو اپنا (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کروں۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے ولیکن پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر وہ اپنی جگہ پر قائم رہے تو تم مجھے دیکھ سکو گے۔ لہٰذا جب ان کے رب نے پہاڑ پر تجلی فرمائی تو اس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے، پس جب (موسیٰ) ہوش میں آئے

تو عرض کیا: "تیری ذات پاک و منزہ ہے میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں سے ہوں"۔

عطیۂ توراۃ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا:۔ (الاعراف ۱۴۴) قَالَ يٰمُوسٰىٓ اِنِّى اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِىْ وَبِكَلَامِىْ ۖ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ فرمایا اے موسیٰ! بیشک میں نے لوگوں میں سے تم کو منتخب کر لیا اور اپنی رسالت و ہمکلامی سے ممتاز کیا پس میں تم کو (توراۃ) دیتا ہوں اس کو پکڑ لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ"۔ (۱۴۵) وَكَتَبْنَا لَهٗ فِى الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَىْءٍ ۚ فَخُذْهَا بِقُوَّةٍ وَّاْمُرْ قَوْمَكَ يَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَا ۚ سَاُورِيْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور ہم نے (توراۃ کی) تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر شے کی تفصیل لکھ دی ہے پس اس کو قوت کے ساتھ پکڑ لو اور اپنی قوم سے بھی کہہ دو کہ وہ ان باتوں کو جو بہت عمدہ ہیں (ان پر) عمل پیرا ہیں، عنقریب میں تم کو فاسقوں کا گھر دکھاؤں گا"۔

(نیز ۴۳/۲۸ ملاحظہ ہو) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ اور بیشک ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد موسیٰ کو کتاب عطا کی جو لوگوں کے لئے بصیرتیں مہیا کرنے والی اور ہدایت و رحمت ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں"۔

حضرت موسیٰ کی واپسی اور سامری کے لئے بددعا حضرت موسیٰ توراۃ لے کر اپنی قوم میں واپس آئے تو معلوم ہوا کہ سامری (بنی اسرائیل کا ایک شخص) نے بچھڑا بنا لیا ہے تو حضرت ہارونؑ اور بنی اسرائیل پر بہت غضبناک ہوئے، اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں:۔

(طٰہٰ ۸۵/۲۰) قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ ۝ (اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے) فرمایا: تحقیق ہم نے تمہارے بعد تمہاری قوم کی آزمائش کی اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا"۔

(۸۶/۲۰) فَرَجَعَ مُوسٰٓى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۚ قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِىْ ۝ پس موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک حالت میں افسوس کے ساتھ لوٹے

(اور) کہا اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ نہ کیا تھا؟ کیا وعدہ کا عرصہ طویل ہو گیا؟ کیا تم نے ارادہ کر لیا (تیار ہو گئے) کہ تمہارے رب کا غضب تم پر آجائے، اور تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی۔" (طٰہٰ ۸۶) قَالُوْا مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ اَوْزَارًا مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ اَلْقَى السَّامِرِيُّ ۝ انہوں نے کہا ہم نے حتی الوسع تمہارے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی، ولیکن ہم نے اس قوم (مصریوں) کے زیورات کا بوجھ اٹھایا ہوا تھا پس ہم نے اس کو آگ میں ڈال دیا اور اسی طرح سامری نے بھی کچھ ڈال دیا (۸۸) فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَاِلٰهُ مُوْسٰى فَنَسِيَ اور ان کے لئے بچھڑے جیسی صورت بنا کر نکال لایا، اور اس کی آواز گائے کی سی تھی۔ پھر انہوں نے کہا کہ یہی تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا بھی، مگر وہ (موسیٰ) بھول گیا۔" (۸۹) اَفَلَا يَرَوْنَ اَلَّا يَرْجِعُ اِلَيْهِمْ قَوْلًا ۙ وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۝ اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ (بچھڑا) ان کی بات کا جواب بھی نہیں دیتا اور نہ ان کو ضرر اور نفع پہنچا سکتا ہے۔" (۹۰) وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ ۚ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاَطِيْعُوْٓا اَمْرِيْ ۝ اور بیشک اس سے قبل ہارونؑ نے ان سے کہا تھا کہ اے میری قوم اس (بچھڑے کے ذریعے) تمہاری آزمائش کی گئی ہے، اور اس میں شک نہیں کہ تمہارا رب رحمٰن ہے پس میری پیروی کرو اور میرا حکم مانو۔" (۹۱) قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى ۝ انہوں نے کہا ہم ہرگز اس کی پرستش سے باز نہیں آئیں گے یہاں تک کہ موسیٰؑ ہمارے پاس واپس نہ آجائیں۔"

(حضرت موسیٰ قوم پر غصہ کرنے کے بعد حضرت ہارونؑ پر غصہ ہوئے اور کہا)

(۹۲) قَالَ يٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَيْتَهُمْ ضَلُّوْٓا ۙ کہا اے ہارون! جب تم نے ان کو گمراہ ہوتے دیکھا تو تم کو کیا شے مانع ہوئی؟ (۹۳) اَلَّا تَتَّبِعَنِ ۭ اَفَعَصَيْتَ اَمْرِيْ ۝ کہ تم نے میری اتباع نہ کی، اپس میرے حکم کے خلاف کیا۔" (۹۴) قَالَ يَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ ۚ اِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَيْنَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ وَلَمْ تَرْقُبْ قَوْلِيْ ۝ (ہارون نے) کہا اے میرے ماں جائے (بھائی) میری ڈاڑھی سے اور میرے سر کے بالوں سے

شبہ پکڑو، بیشک میں ڈرتا تھا کہ تم کہو گے کہ تو نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور میری بات کا خیال نہ کیا۔" —— (پھر حضرت موسیٰ سامری پر غصہ ہوئے اور کہا ۹۵/۲۰) قَالَ فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ ہ کہا اے سامری! تیرا کیا مقصد ہے؟ (۹۶/۲۰) قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِيْ نَفْسِيْ ہ سامری نے کہا میں نے ایسی چیز دیکھی جو کسی نے نہ دیکھی، پس میں نے رسول کے نقشِ قدم سے (مٹی) مٹھی بھر لی اور اس کو (بچھڑے میں) ڈال دیا اور اسی طرح میرے نفس نے مجھے سمجھا دیا (ترغیب دی)۔"

(طٰہٰ ۹۷/۲۰) قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِي الْحَيٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ ظَلْتَ عَلَيْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِي الْيَمِّ نَسْفًا ہ (حضرت موسیٰ نے) کہا دور ہو جا، اور تیرے لئے دنیوی زندگی میں یہی سزا ہے کہ تو کہتا رہے "مجھ کو ہاتھ نہ لگاؤ" اور یقیناً تیرے لئے ایک اور وعدہ (عذاب) ہے جو ہرگز نہیں ٹلے گا اور دیکھ جس معبود کی پوجا (پرستش) میں تو جما بیٹھا تھا ہم اس کو ضرور جلا دیں گے پھر اس کی راکھ کو دریا میں بہا دیں گے۔" (۹۸/۲۰) اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ہ بیشک تمہارا معبود تو صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کا علم ہر شے پر وسعت رکھتا ہے۔"

بنی اسرائیل کا ایک دوسرے کو قتل کرنا

(جب بنی اسرائیل بچھڑے کی پوجا کرنے پر نادم ہوئے تو توبہ قبول ہونے کی شرط میں ایک دوسرے کو قتل کرنا قرار پایا اور اس کے لئے ان پر سیاہ بادل چھا گیا، جب بڑی تعداد میں قتل ہو چکے اور توبہ قبول ہو گئی تو بادل بھی دور ہو گیا جس کا بیان درج ذیل آیت میں ہے)۔

(البقرہ ۵۴/۲) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ہ جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم! بیشک تم نے بچھڑے کو بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے پس تم اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ (توبہ کرو) اور اپنے آپ کو قتل کر ڈالو، تمہارے خالق کے نزدیک یہی (امر) تمہارے حق میں بہتر ہے پس اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہاری توبہ قبول کر لی، بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

بنی اسرائیل کا تورات پر اعتراض، ستر سرداروں کا انتخاب اور موت و حیات

(جب بنی اسرائیل کا جرم معاف کردیا گیا تو حضرت موسیٰؑ نے اُن سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری ہدایت کے لئے یہ (تورات) مجھ کو عطا فرمائی ہے۔ تم اس پر ایمان لاؤ اور اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ بنی اسرائیل نے جواب دیا کہ جبتک اللہ تعالیٰ خود ہم سے نہ فرمائے کہ یہ کتاب ہماری طرف سے ہے، تمہارے کہنے سے ہم نہیں مانیں گے۔ چنانچہ یہ بات طے پائی کہ ستر سرداروں کا انتخاب کرکے طور پر لے جایا جائے اور حق سبحانہ وتعالیٰ خود اس کی تصدیق کردے کہ ہاں یہ کتاب میری طرف سے ہے۔ چنانچہ اُنھوں نے کوہِ طور پر حق تعالیٰ اور حضرت موسیٰؑ کی ہمکلامی سن لی۔ لیکن کہنے لگے کہ جبتک ہم خود اللہ تعالیٰ کو نہ دیکھ لیں ہم یقین نہیں کریں گے۔ اس گستاخی پر ایک ہیبتناک کڑک کے ذریعے ان کی موت واقع ہوگئی۔ تب حضرت موسیٰؑ نے نہایت عاجزی کے ساتھ دعا مانگی اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے دعا قبول فرماکر ان سب کو دوبارہ زندگی عطا کی۔ اس سلسلہ کی درج ذیل آیت مبارکہ ملاحظہ ہو۔)

(البقرہ ۵۵/۲) وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ○ اور جب تم (بنی اسرائیل) نے کہا اے موسیٰؑ! ہم ہرگز تم پر ایمان نہیں لائیں گے جبتک کہ ہم اللہ تعالیٰ کو ظاہر طور پر (بالمشافہ) نہ دیکھ لیں۔ پس (اس گستاخی پر) بجلی کی کڑک نے تم کو آپکڑا اور تم دیکھتے رہ گئے۔" (۵۶/۲) ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تم کو زندگی بخشی تاکہ تم شکر ادا کرو۔" (نیز ۱۵۴/۷، ۱۵۵ ملاحظہ ہو)

(اس کے باوجود بنی اسرائیل پس و پیش کرتے رہے آخر کوہِ طور کو اُن پر معلق کردیا گیا):-

کوہِ طور کا معلق ہونا

(۶۳/۲) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ اور جب ہم نے تم سے عہد لیا اور ہم نے تمہارے اوپر (کوہِ) طور کو بلند (معلق) کردیا کہ جو کچھ ہم نے تم کو (تورات) دی ہے اس کو قوت کے ساتھ پکڑو اور جو کچھ اس میں (لکھا ہوا) ہے اس کو یاد رکھو تاکہ تم متقی بن جاؤ۔" (۶۴/۲) ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پھر اس کے بعد تم (عہد سے) پھر گئے پس اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو

تم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جاتے۔"

ارضِ مقدس (اس کے بعد حضرت موسیٰؑ کو حکم ہوا کہ اپنی قوم کو لیکر بیت المقدس فتح کرو) (المائدہ ۲۱/۵) یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤی اَدْبَارِکُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۔ (موسیٰؑ نے کہا) اے قوم! مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جس کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور پیٹھ پھیر اکر نہ پلٹ جانا ورنہ تم نقصان اٹھانے والے ہو کر پلٹو گے۔" (۲۲/۵) قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ وَاِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰی یَخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۔ (انھوں نے) کہا اے موسیٰ! یقیناً اس میں تو بڑی زبردست قوم آباد ہے اور ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جب تک وہ اس میں سے نکل نہیں جاتے، پس اگر وہ وہاں سے نکل جائیں تو ہم اس میں داخل ہو جائیں گے۔"

(۲۳/۵) پس ان میں سے دو مردوں نے جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرتے تھے اور ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام تھا (اپنی قوم سے) کہا کہ ان لوگوں پر حملہ کرتے ہوئے دروازے تک تو پہنچو پس جب تم داخل ہو جاؤ گے تو بیشک تم ہی غالب آؤ گے، اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل رکھو اگر تم ایمان والے ہو۔" (۲۴/۵) قَالُوْا یٰمُوْسٰۤی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِیْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّکَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۔ (انھوں نے) کہا اے موسیٰ ہم ہرگز اس میں داخل نہ ہوں گے جبتک کہ وہ اس میں ہیں پس تم اور تمہارا رب جاؤ اور تم دونوں لڑو ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔" (۲۵/۵) قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ۔ اس (موسیٰ) نے کہا اے رب میں سوائے اپنی ذات کے اور اپنے بھائی کے اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا، پس ہمارے اور اس نافرمان قوم کے درمیان جدائی کر دے۔" (۲۶/۵) (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا پس وہ سرزمین (بیت المقدس) چالیس سال تک ان پر حرام ہے یہ لوگ اسی زمین پر سرگرداں پھرتے رہیں گے، پس تم نافرمان قوم پر افسوس نہ کرو۔

ذبح بقرہ کا واقعہ (بنی اسرائیل میں ایک شخص قتل کر دیا گیا لیکن قاتل کا پتہ نہ چلا آخر یہ واقعہ حضرت موسیٰؑ کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے حضرت حق تعالیٰ کے حضور میں معلوم کر کے بتایا کہ گائے ذبح کر کے اس کے ٹکڑے سے مقتول کو مس کرو تو وہ زندہ ہو کر خود بتا دے گا)

(گائے سے متعلق بنی اسرائیل کی حجت) (البقرہ ۶۷/۲) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ قَالُوْٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۭ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝ "اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ ایک گائے کو ذبح کرو۔ انھوں نے کہا کیا تم ہم سے مذاق کرتے ہو؟ انھوں (موسیٰ) نے کہا، میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔" (۶۸/۲) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ۭ عَوَانٌۢ بَيْنَ ذٰلِكَ ۭ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝ "انھوں نے کہا کہ تم ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہم پر واضح کردے کہ وہ (گائے) کیسی ہو؟ (موسیٰ نے) کہا بلا شبہ وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے کہ وہ گائے نہ تو بوڑھی ہو اور نہ ہی بالکل بچہ ہو، ان دونوں کے بین بین ہو۔ پس اب جو حکم تم کو دیا گیا ہے اُسے بجا لاؤ۔" (۶۹/۲) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ۭ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاۗءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝ "انھوں نے کہا (اے موسیٰ) ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہم پر واضح کردے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟ (موسیٰ نے) کہا کہ وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے گہرے زرد رنگ کی ہو جو دیکھنے والوں کو بہت اچھی معلوم ہوتی ہو۔" (۷۰/۲) قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ۭ وَاِنَّآ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ۝ "انھوں نے کہا (اے موسیٰ) ہمارے لئے اپنے رب سے دعا کرو کہ ہم پر اس کی ماہیت واضح کردے کیونکہ گائے کی کیفیت (ابھی تک) مشتبہ ہے، بیشک اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم ضرور ہدایت پا لیں گے۔" (۷۱/۲) قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ۚ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۭ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۭ فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ "اس (موسیٰ) نے کہا وہ (اللہ تعالیٰ) فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے کہ اس نے زمین پر ہل نہیں چلایا اور نہ کھیتی کو سیراب کیا، وہ صحیح سالم ہے، اس میں کوئی داغ دھبہ نہیں، (بے عیب ہے) انھوں نے کہا اب تم درست بات لائے ہو۔ پس انھوں نے اس کو ذبح کیا۔ اگرچہ وہ ایسا کرنے پر معلوم نہ ہوتے تھے۔"

(البقرہ ۷۲/۲) وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ

"اور جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا اور اس کے بارے میں تم ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے اللہ تعالیٰ اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔" (۷۳/۲) فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝

"پس ہم نے کہا کہ اس (مقتول) کو اس (گائے) کے کسی ٹکڑے سے ضرب لگاؤ، اس طرح اللہ تعالیٰ مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور تم کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو۔"

(اگر بنی اسرائیل سوال پر سوال نہ کرتے اور معمولی گائے ذبح کر دیتے تو بھی معاملہ حل ہو جاتا لیکن سوالات کرنے کی وجہ سے ایسی گائے بڑی قیمت پر دستیاب ہوئی اور ذبح کرنے کے بعد جب اس کے ٹکڑے سے مقتول کو ضرب لگائی تو اس نے زندہ ہو کر قاتل کی نشاندہی کر دی۔

حضرت موسیٰؑ اور خضر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ و نصیحت فرما رہے تھے تو کسی نے اُن سے دریافت کیا کہ اس زمانے میں بڑا عالم کون ہے؟ حضرت موسیٰؑ نے اپنی طرف اشارہ کر دیا اور وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ (سورہ یوسف ۷۶/۱۲) "اور ہر صاحبِ علم سے بڑھ کر دوسرا صاحبِ علم بھی ہے" کا خیال نہ رہا۔ اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ سے باز پرس کی کہ تم کو "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کہدینا چاہیے تھا۔ پھر حکم ہوا کہ "مجمع البحرین" کے مقام پر ہمارا ایک بندہ (خضر) ہے جو بعض امور میں تم سے بھی زیادہ عالم ہے چنانچہ ارشاد ہے)۔

(سورہ کہف ۶۰/۱۸) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤى اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِيَ حُقُبًا ۝ "اور جب موسیٰؑ نے اپنے خادم سے کہا کہ جب تک میں "مجمع البحرین" دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر نہ پہنچ جاؤں چلتا ہی رہوں گا خواہ (مسافرت میں) کتنا ہی زمانہ گذر جائے۔"

(۶۱/۱۸) فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ "پس جب وہ دونوں دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو وہ اپنی مچھلی کو بھول گئے اور اس (مچھلی) نے دریا میں سرنگ کی طرح راستہ بنا لیا۔" (۶۲/۱۸) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ؗ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ "جب آگے چلے تو (موسیٰ نے) اپنے خادم سے کہا کہ ہمارے لئے ناشتہ لاؤ ہم کو اس سفر میں بہت تکان ہو گئی ہے۔" (۶۳/۱۸) قَالَ اَرَءَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى

الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا۝ "اس (خادم) نے کہا کہ آپ نے دیکھا کہ جب ہم پتھر (کی چٹان) کے پاس رُکے تھے آرام کرنے کے لئے ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو وہیں بھول گیا اور مجھے آپ سے ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا اور اس (مچھلی) نے دریا کے اندر عجیب طرح راہ اختیار کی۔" (۶۳/۱۸) قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا۝ "(موسیٰ نے) کہا وہی (مقام) تو ہے جس کو ہم تلاش کر رہے ہیں پس وہ دونوں اپنے نقشِ قدم پر لوٹے۔" (۶۴/۱۸) فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا۝ "پس انھوں نے وہاں ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو دیکھا جس کو ہم نے اپنے حضور سے رحمت عطا کی تھی اور ہم نے اس کو اپنی جناب سے علم سکھایا تھا۔" (۶۵/۱۸) قَالَ لَهٗ مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۝ "موسیٰ نے ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں تاکہ جو علم (اللہ تعالیٰ نے) آپ کو سکھایا ہے مجھے بھی اس رشد و حکمت کی تعلیم دیں۔" (۶۶/۱۸) قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۝ "انھوں نے کہا تم میرے ساتھ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکو گے۔" (۶۷/۱۸) وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا۝ "اور تم اس بات پر کیونکر صبر کر سکتے ہو جو کہ تمہارے احاطہ صبر سے باہر ہے۔" (۶۸/۱۸) قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا۝ "(موسیٰ نے) کہا انشاء اللہ تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں کسی امر میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔" (۶۹/۱۸) قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْـَٔلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا۝ "انھوں نے کہا اگر تم میری اتباع کرنا ہی چاہتے ہو (تو شرط یہ ہے) کہ تم مجھ سے کسی شے کے متعلق سوال نہ کرنا جب تک کہ میں خود ہی تم سے اس کا تذکرہ نہ کروں۔" (۷۰/۱۸) فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا۝ "پس وہ دونوں (یعنی حضرت موسیٰؑ و خضر) روانہ ہوئے حتیٰ کہ جب دونوں ایک کشتی میں سوار ہو گئے تو انھوں نے اس (کشتی) میں سوراخ کر دیا تو اس (موسیٰ) نے کہا کیا آپ نے اس میں اس لئے سوراخ کیا ہے کہ (مسافر) لوگوں کو غرق کر دیں بیشک یہ تو بڑی بے جا حرکت ہے۔" (۷۱/۱۸) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا۝ "انھوں (خضر) نے کہا کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکو گے۔" (۷۲/۱۸) قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ

بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا ہ "(موسیٰ نے) کہا میرے بھول جانے پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ کو مشکل میں نہ ڈالئے" (۷۳/۱۸) فَانْطَلَقَا ﻭ حَتّٰۤى اِذَا لَقِيَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا ہ

"پھر وہ دونوں چل دیئے یہانتک کہ (راستے میں) ایک لڑکا ملا جس کو اس (خضر) نے قتل کر دیا (موسیٰ نے) کہا کہ یہ تو آپ نے ایک بے گناہ لڑکے کو بغیر کسی جان کے بدلے قتل کر ڈالا، بیشک یہ تو آپ نے بہت ہی نامعقول بات کی" (۷۴/۱۸) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ہ

"(خضر نے) کہا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر کی استطاعت نہیں رکھ سکو گے" (۷۵/۱۸) قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا ہ (موسیٰ نے) کہا کہ اگر اس کے بعد میں آپ سے کسی شے کے متعلق سوال کروں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا بیشک آپ کو میری طرف سے عذر مل گیا" (۷۶/۱۸) فَانْطَلَقَا ﻭ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَيَاۤ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَاۤ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ہ پھر وہ دونوں چل دیئے حتی کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے اور انھوں نے ان لوگوں سے کھانا مانگا مگر انھوں نے ان دونوں کی مہمانداری سے انکار کر دیا پھر ان دونوں کو ایک دیوار نظر آئی جو گرنے والی تھی انھوں نے اس کو (درست کر کے) کھڑا کر دیا۔ (موسیٰ نے) کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر اُن سے اجرت لے سکتے تھے" (۷۷/۱۸) قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ہ (خضر نے) کہا بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے اور میں تم کو ان باتوں کی تاویل (حقیقت) بتاتا ہوں جن پر تم صبر نہ کر سکے" (۷۸/۱۸) اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ہ وہ سفینہ (کشتی) چند مسکین لوگوں کی تھی جو اس کے ذریعہ دریا میں محنت و مزدوری کرتے تھے پس میں نے ارادہ کیا کہ اس کو عیب دار کر دوں کیونکہ ان سے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی کو زبردستی غصب کر لیتا تھا" (۷۹/۱۸) وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ہ اور وہ جو لڑکا تھا اس کے

والدین مومنوں میں سے تھے پس ہمیں اندیشہ ہوا کہ وہ (بڑا ہو کر والدین کو) اپنی سرکشی اور کفر میں مبتلا کردے۔" (۸۱/۱۸) فَاَرَدْنَآ اَنْ یُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَیْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا۔ "پس ہم نے ارادہ کیا کہ ان (والدین) کا رب ان کو اس سے زیادہ پاکیزہ اور رحم دل (لڑکا) عطا فرمائے۔" (۸۲/۱۸) وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَیْنِ یَتِیْمَیْنِ فِی الْمَدِیْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ یَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَیَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا۔" اور وہ جو دیوار تھی وہ اس شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس (دیوار) کے نیچے ان کے لئے خزانہ تھا اور ان کا باپ ایک نیک آدمی تھا تو تمہارے رب نے چاہا کہ وہ (لڑکے) اپنی جوانی کو پہنچ جائیں اور اپنا خزانہ نکال لیں۔ یہ سب تمہارے رب کی مہربانی ہے اور یہ سب کچھ میں نے اپنی طرف سے نہیں کیا (بلکہ حق تعالیٰ کے حکم سے کیا) یہ ہے ان باتوں کی تاویل (حقیقت) جن پر تم صبر نہیں کر سکے۔"

(مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی قصص القرآن میں فرماتے ہیں: "قرآن کریم میں اس واقعہ کے شروع میں حضرت خضر کے متعلق فرمایا ہے: "وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا" اور ہم نے ان کو اپنے پاس سے علم عطا کیا) اور قصہ کے آخر میں حضرت خضر کا یہ قول بھی ہے: وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ" (میں نے ان واقعات کو اپنی طرف سے نہیں کیا) معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کو بعض اشیا کے حقائق کا وہ علم عطا فرمایا تھا جو تکوینی رموز و اسرار اور باطنی حقائق سے متعلق ہے)

حضرت موسیٰ کو ایذا رسانی (سورہ الصف ۵/۶۱) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِیْ وَقَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اے میری قوم! تم کیوں مجھے ایذا پہنچاتے ہو جبکہ تم کو معلوم ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔ پھر جب وہ کجروی پہ اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے دلوں پر کجی مسلط کردی اور اللہ تعالیٰ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

حضرت ہارونؑ کا پہلے انتقال ہوا بعد میں حضرت موسیٰؑ بھی رحلت فرما گئے۔

(۱۵) حضرت یوشع بن نون علیہ السلام

قرآن کریم میں آپ کا نام مذکور نہیں لیکن اشارات موجود ہیں مثلاً (سورۂ کہف ۶۰/۱۸) وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِفَتٰىهُ "اور جب موسیٰ نے اپنے خادم سے کہا" نیز (۶۲/۱۸) فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا "جب وہ آگے بڑھے تو اس (موسیٰ) نے اپنے خادم سے کہا ہمارے پاس ہمارا ناشتہ لاؤ"۔

حضرت یوشع بن نون بن فراہیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام، جو حضرت موسیٰؑ کے خادم اور جانشینِ نبوت تھے، چنانچہ آپ نے بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دی اور اللہ تعالیٰ کا وعدۂ فتح و نصرت یاد دلایا، اور وہ صندوق (تابوت سکینہ) بھی آپ کے پاس تھا جس میں عصاءِ موسیٰؑ، پیراہنِ ہارونؑ اور مَنّ کا مرتبان اور دیگر تبرکات بھی تھے۔ غرض حضرت یوشعؑ بنی اسرائیل کو ساتھ لیکر سینا کے میدان سے نکل کھڑے ہوئے اور جنگ کرتے ہوئے تمام ارضِ مقدس (بیت المقدس) پر قابض ہوگئے۔ اور اس کو جابر مشرکوں سے پاک کردیا۔

(۱۶) حضرت حزقیل علیہ السلام

آپ دوسرے پیغمبر ہیں جن کا نام قرآن کریم میں مذکور نہیں، لیکن حضرت حزقیلؑ نے جب اپنی قوم بنی اسرائیل سے کہا کہ فلاں دشمن سے جنگ کے لئے تیار ہوجاؤ اور اعلاءِ کلمۃ اللہ کا فرض ادا کرو تو وہ جنگ کے خوف سے بھاگ کر ایک وادی میں چلے گئے، اس نافرمانی کی وجہ سے ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا اور ان پر موت طاری ہوگئی۔ ایک ہفتہ کے بعد حضرت حزقیلؑ کا ان پر گزر ہوا تو آپ کو بہت افسوس ہوا اور ان کے لئے دعا کی اور وہ زندہ ہوکر نمونۂ عبرت و بصیرت بنے، چنانچہ قرآن کریم میں مذکور ہے: (البقرہ ۲۴۳/۲) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ○ (اے مخاطب) کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو موت کے ڈر سے اپنے گھروں سے نکلے اور وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مرجاؤ (وہ مرگئے) پھر ان کو زندہ کردیا، بیشک اللہ تعالیٰ لوگوں پر بہت زیادہ فضل والا ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے"۔

(۱۷) حضرت الیاس علیہ السلام

قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی سورۃ الانعام ۸۵/۶ اور الصافات ۱۲۳ و ۱۳۰/۳۷ میں آیا ہے۔

(حضرت موسیٰ و حضرت ہارون علیہما السلام کے بعد قرآن کریم میں حضرت الیاسؑ کا نام صراحت کے ساتھ آیا ہے) آپ حضرت حزقیلؑ کے جانشین اور بنی اسرائیل میں ایلیا کے نام سے مشہور ہیں اور حضرت ہارون کی نسل سے ہیں۔ نسب نامہ ملاحظہ ہو: الیاس بن یاسین بن فنحاص بن یعزار بن ہارون یا الیاس بن عازر بن یعزار بن ہارون (علیہ السلام)

(سورہ انعام ۸۴/۶) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ وَهَارُونَ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ "اور ہم نے اس (ابراہیم) کو اسحٰق اور یعقوب عطا کیے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت عطا کی، اور اس سے قبل نوح کو ہدایت دی، اور اس (ابراہیم) کی ذریت میں سے داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف اور موسیٰ و ہارون کو بھی ہدایت دی، اور ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔" (۸۵/۶) وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ "اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس (کو بھی) یہ سب صالحین میں سے تھے۔" (۸۶/۶) وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ "اور اسمٰعیل، الیسع، یونس اور لوط، اور ہم نے ان سب کو جہان والوں پر فضیلت دی۔"

ایک تفسیری نکتہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے ان آیاتِ مبارکہ میں حضرات انبیاء کو تین جدا جدا طبقوں میں بیان کیا ہے:— پہلے[۱] طبقے میں حضرت داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف اور موسیٰ و ہارون علیہم السلام ہیں جن میں بعض انبیا صاحب تخت و تاج اور دولت و ثروت کے مالک تھے — دوسرے[۲] طبقے میں حضرت زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس علیہم السلام ہیں۔ جن میں بعض انبیاء ان کے بالکل برعکس زاہدانہ اور راہبانہ زندگی کے حامل تھے — تیسرے[۳] طبقے میں حضرت اسمٰعیل، الیسع، یونس اور لوط علیہم السلام ہیں جن میں بعض انبیاء نہ قوم کے حاکم تھے نہ صاحبِ دولت و ثروت نہ ہی زاہدانہ زندگی کے حامل تھے بلکہ متوسط حالات کے حامل تھے۔ (واللہ اعلم)

نیز سورۂ الصٰفٰت ۱۲۳/۳۷ ملاحظہ ہو: وَاِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ اور بلاشبہ الیاس (بھی) رسولوں میں سے ہیں۔ (۱۲۴/۳۷) اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم (اللہ تعالیٰ سے) نہیں ڈرتے۔" (۱۲۵/۳۷) اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ۝ کیا تم بعل (بت) کو پکارتے (پوجا کرتے) ہو اور احسن الخالقین (سب سے اچھے پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ) کو چھوڑتے ہو۔" (۱۲۶/۳۷) اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا اور تمہارے لگلے باپ دادوں کا رب ہے۔"

(۱۲۷/۳۷) فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ۝ پس انھوں نے اس (الیاس) کو جھٹلایا تحقیق وہ (بحیثیت مجرم) حاضر کیے جائیں گے۔" (۱۲۸/۳۷) اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے۔" (۱۲۹/۳۷) وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ۝ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس (الیاس) کا ذکر باقی رکھا۔" (۱۳۰/۳۷) سَلٰمٌ عَلٰٓى اِلْ یَاسِیْنَ ۝ سلام ہو الیاسین پر (۱۳۱/۳۷) اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیا کرتے ہیں (۱۳۲/۳۷) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ بیشک وہ ہمارے مومن بندوں میں سے تھا۔"

(۱۸) حضرت الیسع علیہ السلام

حضرت الیسع بن عدی بن شوتم بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب علیہم السلام۔ آپ حضرت الیاس کے نائب اور خلیفہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے آپ کو نبوت سے سرفراز فرمایا۔ ملاحظہ ہو۔

قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی دو جگہ آیا ہے، ایک سورۂ انعام ۸۶/۶: وَاِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَیُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ۝ اور اسمٰعیل، یسع، یونس اور لوط، اور ہم نے ان سب کو دنیا جہان والوں پر فضیلت عطا کی۔"

اور دوسری جگہ سورہ صٓ ۳۸ میں ہے: (۴۸/۳۸) وَاذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ۝ اور اسمٰعیل، الیسع اور ذا الکفل کا ذکر کر، وہ سب برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

(۱۹) حضرت شمویل علیہ السلام

حضرت شمویل علیہ السلام تیسرے پیغمبر ہیں جن کا قرآن کریم میں نام نہیں لیکن آپ کے کارنامے آپ کی نبوت پر دلیل ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد تقریباً ساڑھے تین سو سال تک بنی اسرائیل میں نہ کوئی بادشاہ پیدا ہوا نہ کوئی سردار رہا پھر ایک کے بعد چوتھی صدی موسوی کے آخر میں حضرت الیسعؑ کے بعد عمالقہ قوم کے جالوت نامی جابر و ظالم حاکم نے بنی اسرائیل کو مغلوب کر کے ان سے "تابوتِ سکینہ" بھی چھین لیا جس میں تورات کا اصل نسخہ، عصائے موسیٰ، پیراہنِ ہارون اور من و سلویٰ کا برتن تھا اس وقت حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت شمویل کو منصبِ نبوت سے سرفراز فرمایا اور آپ کی سرپرستی میں بنی اسرائیل کو پھر عروج حاصل ہوا اور بنی اسرائیل کی درخواست پر حضرت شمویلؑ نے بحکم حق سبحانہ وتعالیٰ "طالوت" کو بادشاہ مقرر کر دیا جیسا کہ ارشاد ہے:-

(البقرہ ۲۴۶/۲) اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰىۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِىٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِؕ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْاؕ قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَاَبْنَآئِنَاؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ۝ کیا تم نے موسیٰؑ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں (کے حال) کو نہیں دیکھا جب انھوں نے اپنے نبی سے درخواست کی کہ ہمارے لئے ایک بادشاہ مقرر کر دو، تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑیں، (نبی نے) کہا اگر تم کو جہاد کا حکم دیا گیا تو عجب نہیں کہ تم لڑنے سے انکار کر دو۔ انھوں نے کہا ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں نہ لڑیں جبکہ ہم اپنے گھروں سے نکالے گئے ہیں اور اپنی اولاد سے جدا کر دیئے گئے ہیں۔ لیکن جب ان کو جہاد کا حکم دیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگوں کے علاوہ سب پلٹ گئے اور اللہ تعالیٰ ظالموں سے خوب واقف ہے۔

طالوت کی بادشاہت

(۲۴۷/۲) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ اور ان (بنی اسرائیل) سے ان کے نبی (شموئیل) نے کہا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر طالوت کو بادشاہ مقرر کردیا ہے انھوں نے کہا کہ وہ ہم پر کیونکر بادشاہ ہو سکتا ہے جبکہ ہم اس سے زیادہ بادشاہی کے لائق ہیں اور اس کو مال و دولت کی وسعت بھی حاصل نہیں ہے۔ (پیغمبر نے) کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے اس کو تم پر فضیلت دی ہے اور اس کو علم اور جسمانی طاقت بھی زیادہ دی ہے، اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بادشاہی عطا فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا علم والا ہے۔

جب بنی اسرائیل کی بحث و تمحیص نے طول کھینچا تو انھوں نے کہا اچھا اگر طالوت کا تقرر منجانب اللہ ہے تو اس کی کوئی نشانی دکھاؤ؟ حضرت شموئیل نے فرمایا وہ یہ ہے کہ جو متبرک صندوق (تابوتِ سکینہ) تم سے چھین لیا گیا ہے وہ تمہارے پاس واپس آجائے گا۔

(البقرہ ۲۴۸/۲) وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَن يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اور ان کے نبی (شموئیل) نے ان سے کہا کہ اس (طالوت) کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس تابوتِ سکینہ آجائے گا جس کو فرشتے اٹھا کر لائیں گے اس میں تمہارے رب کی طرف سے (فتح و نصرت) کی تسلی ہوگی جو آلِ موسیٰ وآلِ ہارون (کے تبرکات) کا بقیہ ہے، بلاشبہ اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار اس تابوت سکینہ کو جہاں لے جا کر رکھتے وہاں کوئی وبا آجاتی، اس طرح پانچ شہر ویران ہو گئے۔ آخر انھوں نے اس کو گاڑی میں رکھ کر [illegible] اس کو ہنکا کر طالوت کے دروازے پر چھوڑ گئے۔ اب بنی اسرائیل کے لئے کوئی چارہ نہ رہا اور حضرت شموئیل کے فیصلے کے مطابق طالوت کو بادشاہ تسلیم کرلیا۔ پھر طالوت نے بنی اسرائیل کو فلسطینیوں سے جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

(البقرہ ۲۴۹) فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ "پس جب طالوت فوجیں لے کر روانہ ہوا تو اس نے کہا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نہر کے ذریعے تمہاری آزمائش کرے گا پس جس نے اس سے سیراب ہو کر پانی پیا وہ میرا ساتھی نہیں، اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ساتھی ہے، ہاں اگر کوئی ایک چلو بھر لے (تو اجازت ہے) لیکن تھوڑے لوگوں کے علاوہ سب نے پانی پی لیا۔ پھر جب وہ (طالوت) اور اس کے ساتھی ایمان والے نہر کے پار ہو گئے (تو نافرمان لوگوں نے) کہا کہ آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کی طاقت نہیں، اور جن لوگوں کو گمان (یقین) تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے والے ہیں وہ کہنے لگے کہ بسا اوقات قلیل (تھوڑی جماعت) نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے کثیر (بڑی جماعت) پر غلبہ حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔ (۲۵۰) وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اور جب وہ لوگ (بنی اسرائیل) جالوت اور اس کے لشکر کے مقابل ہوئے تو انھوں (دعا کی) کہ اے رب ہمارے ہم کو صبر دے اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافر قوم پر ہم کو فتح و نصرت عطا فرما۔

(۲۵۱) فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ط "پس اللہ تعالیٰ کے حکم سے (طالوت نے دشمن کو) شکست دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر ڈالا اور اللہ تعالیٰ نے ان (داؤد) کو حکومت اور حکمت عطا فرمائی اور جو کچھ چاہا سکھایا"۔

بعض اسرائیلی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ طالوت نے اپنے لشکر کی ہمت افزائی کے لئے اعلان کر دیا کہ جو شخص جالوت کو قتل کر دے گا میں اس کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دوں گا اور اپنی بادشاہت میں بھی اس کو شریک کر لوں گا۔ لشکر میں ایک نوجوان داؤد نامی بھی تھے انھوں نے جالوت کا مقابلہ کر کے اس کو قتل کر دیا اور طالوت نے اپنے اعلان کے مطابق ان سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی اور بادشاہت میں بھی شامل کر لیا، بعد میں حضرت داؤد کو پیغمبری بھی مل گئی۔

(۲۰) حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ قرآن کریم کی نو سورتوں اور سرسٹھ مندرجہ ذیل آیات میں آیا ہے: بقرہ ۲۵۱/۲، النساء ۱۶۳/۴، المائدہ ۷۸/۵، الانعام ۸۴/۶، الاسراء ۵۵/۱۷، الانبیاء ۸۲/۲۱
النمل ۱۶/۲۷، السبا ۱۳/۳۴، ص ۱۷، ۲۲، ۲۴، ۲۶، ۳۰/۳۸۔ آپ یہودا بن یعقوبؑ کی نسل سے ہیں۔

حضرت شموئیل علیہ السلام کے تذکرے میں حضرت داؤد علیہ السلام کا مختصر تعارف آچکا ہے یعنی جالوت کے قتل کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل کے قلوب پر آپ کی شوکت وعظمت کا سکہ بیٹھ گیا تھا چنانچہ بنی اسرائیل نے طالوت کے انتقال کے بعد آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا۔
اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی تین نعمتیں حضرت داؤد میں یکجا جمع ہو گئیں یعنی عنانِ حکومت بھی ہاتھ میں آئی، اور نبوت و رسالت بھی عطا ہوئی، نیز خلافت کے عہدے سے بھی نوازے گئے:-

(البقرہ ۲۵۱/۲) وَاٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ "اور اللہ تعالیٰ نے اُن (داؤد) کو حکومت بھی عطا کی اور حکمت (نبوت) بھی اور اپنی مرضی سے جو چاہا سکھایا۔"

(ص ۲۶/۳۸) يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ "اے داؤد بیشک ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ (نائب) بنایا ہے۔" (قرآن کریم میں "خلیفہ" کا لفظ صرف حضرت آدمؑ اور حضرت داؤدؑ کے لئے آیا ہے)۔

(انبیاء ۷۹/۲۱) وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا "اور ہم نے ہر ایک (داؤد و سلیمان) کو حکومت بخشی، اور علم عطا کیا۔" (۲۰/۳۸) اور ہم نے اس (داؤد) کی سلطنت کو مستحکم کیا اور اس کو حکمت اور فیصلہ کن کلام کی صلاحیت بخشی۔

(نیز حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کا فضل وکرم اسقدر آپ کے شاملِ حال تھا کہ دشمن کے مقابلہ میں آپ کا لشکر کتنا ہی قلیل ہوتا لیکن کامیابی ہمیشہ آپ ہی کو حاصل ہوتی اور بہت تھوڑے عرصہ میں شام، عراق، فلسطین اور شرقِ اردن کے تمام علاقوں پر آپ کا قبضہ ہوگیا۔ غرض حضرت داؤد علیہ السلام کی حکومت "سامی اقوام" کی واحد سلطنت تھی جو "وحدتِ عرب" کی حکومت کہی جاسکتی تھی)۔

عطیہ زبور (النساء ۱۶۳/۴) وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا "اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی" یہی جملہ سورۂ اسراء (۵۵/۱۷) میں بھی ہے "اور بیشک ہم نے بعض انبیا کو بعض پر فضیلت دی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا کی۔"

نیز (سورہ انبیا ۱۰۵/۲۱) وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِى الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا

عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ہ اور بیشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔"

تسبیح جبال و طیور حضرت داؤد علیہ السلام جب زبور پڑھتے یا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تہلیل میں مشغول ہوتے تو ان کی خوش الحانی سے نہ صرف انسان بلکہ وحوش و طیور بھی وجد میں آجاتے اور آپ کے گرد جمع ہو کر حمد کے ترانے گاتے حتیٰ کہ پہاڑ بھی حمد و ثنا میں گونج اٹھتے:-

(سورۂ انبیاء ۷۹/۲۱) وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ وَالطَّیْرَ وَکُنَّا فٰعِلِیْنَ ہ اور ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو داؤد کے لئے مسخر کر دیا کہ وہ ان کے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور ہم ہی ایسا کرنے پر قادر ہیں۔"

(سورۂ سبا ۱۰/۳۴) وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ہ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے فضیلت بخشی (اور حکم دیا) اے پہاڑو اور پرندو تم بھی اس کے ساتھ مل کر تسبیح کرو، اور ہم نے اس کے لئے لوہا نرم کر دیا۔"

(سورۂ ص ۱۸/۳۸) اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَالْاِشْرَاقِ ہ بیشک ہم نے پہاڑوں کو اس (داؤد) کے ساتھ مسخر کر دیا تھا کہ صبح و شام اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ (۱۹/۳۸) وَالطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً کُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ہ اور پرندے بھی جمع ہو جاتے تھے اور سب مل کر حمد کرتے تھے۔"

(سورۂ اسراء ۴۴/۱۷) ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی بھی اُن میں ہے سب، اس کی تسبیح کر رہے ہیں اور کوئی شے بھی ایسی نہیں جو اُس (اللہ تعالیٰ) کی تسبیح نہ کرتی ہو لیکن ان کی تسبیح کا تم ادراک نہیں کر سکتے، بیشک وہ بڑا بردبار بخشنے والا ہے۔"

لوہے کا نرم ہو جانا (سورۂ سبا ۱۰-۱۱/۳۴) وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ ہ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِی السَّرْدِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ہ اور ہم نے اس (داؤد) کے لئے لوہا نرم کر دیا کہ کشادہ زرہیں بناؤ اور (لوہے کی) کڑیوں کو اندازے سے جوڑو، اور عملِ صالح بجا لاؤ، بیشک جو عمل بھی تم کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔"

(سورہ سبا ۸۰/۲۱) وَعَلَّمْنٰهُ صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ہ اور ہم نے اس (داؤد) کو ایک قسم کا لباس (زرہ بکتر) بنانا سکھایا، تاکہ تم کو جنگ کے موقع پر اس کی وجہ سے بچاؤ حاصل ہو، پس کیا تم شکر گزار نہیں ہو گے۔

حضرت سلیمانؑ (ص ۳۰/۳۸) وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ ۚ نِعْمَ الْعَبْدُ ۖ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا کیا، وہ بہت اچھا بندہ تھا، بیشک وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف) بہت رجوع ہونے والا تھا۔"

مقدمہ کا فیصلہ (سورہ انبیاء ۷۸/۲۱) وَدَاوُدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ "اور داؤد اور سلیمان دونوں جب وہ اس کھیت کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جس کو ایک قوم (جماعت) کی بکریوں نے کھالیا تھا اور ہم اُن کے فیصلے پر گواہ تھے۔" (۷۹/۲۱) فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا "پھر ہم نے سلیمان کو وہ (فیصلہ) سمجھا دیا اور ہم نے ہر ایک کو قوتِ فیصلہ اور علم عطا کیا۔"

علماءِ مفسرین نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے علم و حکمت کے پیشِ نظر یہ فیصلہ دیا کہ مدعی کی کھیتی کا نقصان چونکہ مدعا علیہ کے گلہ (بکریوں کے ریوڑ) کے تقریباً برابر ہے لہٰذا مدعی کو تاوان میں دیدیا جائے۔ حضرت سلیمانؑ جو ابھی کم عمر تھے والد ماجد کے نزدیک بیٹھے ہوئے تھے عرض کیا اگرچہ آپ کا یہ فیصلہ صحیح ہے مگر مناسب یہ ہے کہ مدعا علیہ کا تمام ریوڑ مدعی کے حوالے کر دیا جائے کہ وہ اس کے دودھ اور اُون سے فائدہ اٹھائے اور مدعا علیہ اس دوران کھیت کی نگہداشت بھی کرے، اور جب کھیت کی پیداوار اصلی حالت پر آجائے تو کھیت مدعی کے سپرد کر دیا جائے اور اپنا ریوڑ واپس لے لے۔ حضرت داؤدؑ کو بیٹے کا فیصلہ بہت پسند آیا۔ (از قصص القرآن)۔

دوسرا فیصلہ (سورہ ص ۲۱/۳۸) وَهَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ "اور کیا تم کو اُن جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر محراب (داؤد کے عبادت خانہ) میں داخل ہوئے۔" (۲۲/۳۸) اِذْ دَخَلُوْا عَلٰي دَاوُدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰي بَعْضٍ فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَاۗءِ الصِّرَاطِ "جب وہ داؤد کے پاس پہنچے تو وہ ان سے گھبرا گئے انھوں نے کہا خوف نہ کرو، ہم دونوں کا ایک مقدمہ ہے ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، لہٰذا ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کر دیں اور بے انصافی نہ کریں اور ہم کو راہِ راست بتائیے۔"

(ص ۲۳/۳۸) اِنَّ هٰذَآ اَخِیْ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَۃً وَّلِیَ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فَقَالَ اَکْفِلْنِیْھَا وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ؁ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے (۹۹) دنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک ہی دنبی ہے پس یہ کہتا ہے کہ وہ ایک (دنبی بھی) مجھے دیدو۔ اور مجھ سے تحکمانہ بات کرتا ہے۔" (۲۴/۳۸) قَالَ لَقَدْ ظَلَمَکَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ اِلٰی نِعَاجِہٖ ؕ وَاِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ؁ (داؤد نے) کہا بیشک اس نے اتنی دنبیوں کے ہوتے ہوئے بھی تیری ایک دنبی کا سوال کرکے تجھ پر زیادتی کی ہے اور بیشک بہت سے شرکاء اسی طرح ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں سوائے ان کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ اور داؤد نے گمان کیا کہ ہم نے اس کی آزمائش کی ہے پس اس نے اپنے رب کے حضور میں استغفار کیا اور رکوع میں گر پڑا اور اپنے رب کی طرف رجوع کیا۔ (۲۵/۳۸) فَغَفَرْنَا لَہٗ ذٰلِکَ ؕ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ؁ پھر ہم نے اس کو معاف کردیا اور اس کے لئے ہمارے پاس عزت کا مرتبہ ہے اور اچھا ٹھکانا ہے۔"

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت داؤد کا فیصلہ سن کر فریقین چلے گئے تو حضرت داؤد کے احساس نے ان کو اس طرف متوجہ کردیا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو عظیم الشان سلطنت اور بے نظیر سطوت عطا فرمائی ہے اور مخلوق پر مجھ کو عزت بخشی ہے جو حقیقت میں میرے لئے بڑی آزمائش ہے اس سے متعلق عائد شدہ فریضہ کو کس درجہ میں صحیح طور پر انجام دیتا ہوں اور اس نعمت کا کس قدر شکر ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ فوراً بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہوگئے اور استغفار کیا۔

امام ابن حزمؒ مزید فرماتے ہیں کہ "استغفار" حق تعالیٰ سبحانہٗ کی بارگاہ میں ایسا قربِ عمل ہے کہ اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ گناہ معصیت وجود میں آئے تو استغفار کیا جائے چنانچہ "استغفار" ملائکہ سے بھی ثابت ہے: (المومن ۷/۴۰) وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور (فرشتے) ایمان دار لوگوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرت داؤدؑ کی عمر سو سال بتائی جاتی ہے۔

(۲۱) حضرت سلیمان علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ سات سورتوں کی سترہ آیات مبارکہ میں آیا ہے (بقرہ ۱۰۲/۲ - النساء ۱۶۳/۴ - الانعام ۸۴/۶ - الانبیاء ۷۸، ۷۹، ۸۱/۲۱ - النمل ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۳۰، ۳۶، ۴۴/۲۷ سبا ۱۲/۳۴، ص ۳۰، ۳۴/۳۸۔

قرآنِ کریم کی مندرجہ ذیل آیت سے واضح ہے کہ آپ حضرت یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام کی نسل سے ہیں: (انعام ۸۴/۶) وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ كُلًّا هَدَيْنَا وَنُوحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ۔ اور ہم نے اس (ابراہیم) کو اسحٰق اور یعقوب عطا کئے اور ہم نے ہر ایک کو ہدایت دی اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی اور اس (ابراہیم) کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان کو ہدایت دی۔"

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ "ہم نے (ان سب) ان سب رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی (بقرہ ۲۵۳/۲) کے تحت ہر پیغمبر کو ایک انوکھی اور نئی فضیلت سے نوازا چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں بھی بعض عجیب و غریب فضائل پائے جاتے ہیں۔ غرضیکہ حضرت داؤدؑ کے انتقال کے بعد حضرت سلیمانؑ ان کے وارث ہوئے (النمل ۱۶/۲۷) وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ: اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے۔"

منطق الطیر: وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ (۱۶/۲۷) اور اس (سلیمان) نے کہا اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہم کو ہر شے عطا کی گئی ہے، بیشک یہ واضح فضل و کرم ہے!

تسخیر جنات: (۱۷/۲۷) وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ اور سلیمانؑ کے لئے جنات، اور انسانوں اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے اور ان کو صف بستہ کیا گیا۔

چیونٹی کا واقعہ: (۱۸/۲۷) حَتَّىٰ إِذَا أَتَوْا عَلَىٰ وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَا أَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَجُنُودُهُ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ "حتیٰ کہ جب وہ وادی نملہ (چیونٹیوں کی وادی) میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے چیونٹیو! اپنے مساکن

(سوراخوں) میں داخل ہوجاؤ، ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری کی وجہ سے تم کو کچل ڈالے اور ان کو خبر بھی نہ ہو"۔ (۱۹/۲۷) فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِي بِرَحْمَتِكَ فِي عِبَادِكَ الصَّالِحِينَ ٥ (سلیمان) اس (چیونٹی) کی بات سے مسکراتے ہوئے ہنس پڑے اور کہنے لگے: اے رب مجھ کو یہ توفیق عطا فرما کہ میں تیرے اُن احسان کا شکر ادا کرتا رہوں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیے ہیں اور ایسے نیک کام کروں جو تجھ کو پسند ہوں اور مجھ کو اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔

بے مثل حکمرانی (یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضرت سلیمانؑ نے دعا کی تھی جو قبول ہو گئی تھی:۔

(ص ۳۵/۳۸) رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنبَغِي لِأَحَدٍ مِّن بَعْدِي ۖ إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ ٥ اے رب مجھ کو بخش دے اور مجھ کو ایسی سلطنت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو بھی میسر نہ ہو، بیشک تو بڑا صاحب بخشش و عطا ہے"۔ (۳۶/۳۸) فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ٥ اور ہم نے اس (سلیمان) کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم پر نرمی سے چلتی اور جہاں وہ چاہتے لے جاتی"۔ (۳۷/۳۸) وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ اور شیاطین (میں سے) ہر طرح کے معمار اور غوطہ خور بھی (اس کے تابع کر دیئے)"۔ (۳۸/۳۸) وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ؛ اور دوسرے (شیاطین بھی) جو زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے"۔ (۳۹/۳۸) هَٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ٥ یہ ہماری بے حساب عطا تھی جس کو چاہو دو اور جس سے چاہو روک لو"۔ (۴۰/۳۸) وَإِنَّ لَهُ عِندَنَا لَزُلْفَىٰ وَحُسْنَ مَآبٍ اور بیشک اُس (سلیمان) کے لئے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے"۔

(نیز سورۂ ۳۴ سبا ملاحظہ ہو) (۱۲/۳۴) وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ وَأَسَلْنَا لَهُ عَيْنَ الْقِطْرِ ۖ وَمِنَ الْجِنِّ مَن يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِذْنِ رَبِّهِ ۖ وَمَن يَزِغْ مِنْهُمْ عَنْ أَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ ٥ اور سلیمان کے لئے ہوا کو (مسخر کیا) کہ صبح کے وقت ایک ماہ کا سفر اور شام کے وقت ایک ماہ کا سفر (طے کرے)۔ اور اس (سلیمان) کے لئے ہم نے پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ جاری کیا اور جنوں میں سے ایسے بھی تھے جو اس کے رب کے حکم سے

اس کے لئے محنت کرتے تھے اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے سرتابی کرتا تو ہم اس کو آگ کا عذاب چکھاتے تھے۔" (پ ۲۲ / ۱۳) یَعْمَلُوْنَ لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَ تَمَاثِیْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَ قُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ وہ (شیاطین) اس (سلیمان) کے لئے جیسا کہ وہ چاہتا محرابیں اور مجسمے اور تالابوں کی مانند لگن اور دیگیں زمین میں (چولھوں پر) پیوست بناتے تھے۔"

منطق الطیر کا دوسرا واقعہ (سورہ النمل ۲۷ / ۲۰) وَ تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَا لِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِیْنَ ۝ اور اس (سلیمان) نے پرندوں کا جائزہ لیا تو کہا کیا وجہ ہے کہ ہدہد کو نہیں پاتا کیا وہ غیر حاضروں میں سے ہے؟" (۲۷ / ۲۱) لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ لَاۡاَذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ۝ میں ضرور اس کو سخت سزا دونگا یا میں ضرور اس کو ذبح کر ڈالوں گا، یا یہ کہ وہ میرے سامنے (غیر حاضری کی) وجہ بیان کرے" (۲۷ / ۲۲) فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ ۝ پس اس (ہدہد) کو زیادہ دیر نہ لگی اور اس نے (حاضر ہو کر) کہا میں ایسی خبر لایا ہوں جو آپ کے علم میں نہیں اور (شہر) سبا کی ایک یقینی خبر لیکر حاضر ہوا ہوں۔" (۲۷ / ۲۳) اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَ اُوْتِیَتْ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ وَّ لَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ میں نے ایک عورت کو ان لوگوں پر حکومت کرتے ہوئے پایا اور اس (ملکہ) کو ہر شئے میسر ہے اور اس کے پاس ایک عظیم الشان تخت ہے۔" (۲۷ / ۲۴) وَجَدْتُّهَا وَ قَوْمَهَا یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِیْلِ فَهُمْ لَا یَهْتَدُوْنَ ۝ میں نے اس کو اور اس کی قوم کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا سورج کو سجدہ کرتی ہے اور شیطان ان کے ان اعمال کو دلفریب بنا رکھا ہے اور ان کو سیدھی راہ سے روک رکھا ہے اور وہ ہدایت نہیں پاتے۔" (۲۷ / ۲۵) اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ۝ وہ کیوں اس اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہیں کرتے جو آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ چیزوں کو نکالتا ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔" (۲۷ / ۲۶) اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ۝ اللہ ہی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔" (۲۷ / ۲۷) قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ

الْكٰذِبِيْنَ ۝ (سلیمان نے) کہا میں ابھی دیکھتا ہوں کہ آیا تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے
(۲۸/۲۷) اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ۝
میرا یہ خط لے جا اور اس (ملکہ) کے پاس ڈال دے اور اس کے پاس سے ہٹ جا اور دیکھ کہ وہ کیا جواب دیتی ہے"۔

ملکہ سبا (۲۹/۲۷) قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ۝ اس (ملکہ) نے کہا، اے سردارو! میرے پاس ایک معزز گرامی نامہ ڈالا گیا ہے"۔ (۳۰/۲۷) اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ (اس میں لکھا ہے کہ یہ خط سلیمان کی طرف سے ہے اور یہ کہ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے"۔ (۳۱/۲۷) اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ۝ یہ کہ میرے مقابلہ میں تکبر نہ کرو اور مسلمان ہو کر میرے پاس چلے آؤ"۔
(۳۲/۲۷) قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْۤ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ۝ (خط سنا کر ملکہ نے) کہا اے سردارو! اس معاملے میں مجھے مشورہ دو (کیونکہ) میں تمہارے مشورہ کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرتی"۔ (۳۳/۲۷) قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ ۝ (سرداروں نے) کہا ہم بہت قوت والے اور بڑے جنگجو ہیں مگر حکم تو تیرے اختیار میں ہے پس غور کر لے کہ تیرا کیا حکم ہے"۔ (۳۴/۲۷) قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْۤا اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ اس (ملکہ) نے کہا بلاشبہ جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس بستی کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور وہاں کے معزز رہنے والوں کو ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے"۔ (۳۵/۲۷) وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اور میں ان کی طرف کچھ ہدیہ بھیجتی ہوں پھر دیکھتی کہ قاصد کیا جواب لاتے ہیں"۔ (۳۶/۲۷) فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ؗ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ۝ پس جب وہ (قاصد سلیمانؑ کے پاس آئے تو (سلیمان نے) کہا کیا تم میری مالی امداد کرنی چاہتے ہو؟ پس اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے دے رکھا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو اس نے تم کو دیا ہوا ہے بلکہ تمہارے تحائف تمہاری ہی خوشی کا باعث ہیں"۔ (۳۷/۲۷) اِرْجِعْ اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ

لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَا أَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ○ پس جب ہم اُن پر لشکر کشی کرتے ہوئے آئیں گے جس کے مقابلے کی وہ تاب نہ لاسکیں گے اور ہم ان کو وہاں سے ذلیل کرکے نکال دیں گے اور وہ پست و خوار ہوں گے۔"

ملکۂ سبا کا تخت

قاصد نے واپس جاکر ملکۂ سبا کو تمام روداد سنائی اور حضرت سلیمان کی عظمت و شوکت کا مشاہدہ بھی بیان کیا کہ انسان ہی نہیں بلکہ جنات اور حیوانات بھی ان کے تابع ہیں۔ یہ داستان سنکر ملکہ اور اس کے سرداروں نے فیصلہ کرلیا کہ حضرت سلیمان سے جنگ کرنا اپنی ہلاکت کو دعوت دینا ہے لہذا ملکہ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں روانہ ہوگئی حضرت سلیمانؑ کو ملکہ کی آمد کا علم ہوا تو آپ نے) فرمایا (۳۸/۲۷) قَالَ يٰٓأَيُّهَا الْمَلَؤُا أَيُّكُمْ يَأْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ أَنْ يَّأْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ○ اے سردارو! تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس (ملکہ) کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ لوگ مطیع و مسلمان ہوکر میرے پاس آئیں" (۳۹/۲۷) قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ أَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَإِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ أَمِيْنٌ ○ جنات میں سے ایک قوی ہیکل جن نے عرض کیا کہ میں اس (تخت) کو آپ کی خدمت میں پیش کردوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنے مقام (اجلاس) سے اُٹھیں اور بیشک میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار بھی ہوں۔" (۴۰/۲۷) قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ أَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ أَنْ يَّرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَنْ شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ○ ایک شخص جس کے پاس کتاب (الٰہی) کا علم تھا اس نے کہا کہ اس (تخت) کو میں آپ کے پاس آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے پیش کئے دیتا ہوں۔ پس جب اس (سلیمان) نے اس (تخت) کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ بھی میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھ کو آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا کفرانِ نعمت کرتا ہوں۔ اور جو کوئی بھی شکر کرتا ہے وہ اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو کوئی کفرانِ نعمت کرے تو بیشک میرا رب بے نیاز مالک کرم ہے۔ (۴۱/۲۷) قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِيْٓ أَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ○ (سلیمان نے فرمایا اس (ملکہ کی آزمائش) کے لئے اس کے تخت کی صورت و ہیئت بدل دو

ہم دیکھیں گے کہ آیا وہ ہدایت و سمجھ رکھتی ہے یا ان میں سے ہے جو ہدایت پانے والے نہیں"۔

(۴۲/۲۷) فَلَمَّا جَآءَتْ قِيلَ أَهٰكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ ۔ جب وہ (ملکہ) حاضر ہوگئی تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تمہارا تخت بھی اسی طرح کا ہے؟ وہ کہنے لگی گویا یہ تو وہی ہے اور ہم کو تو اس سے پہلے ہی معلوم ہو گیا تھا اور ہم مسلمان فرمانبردار ہیں"۔ (۴۳/۲۷) وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ إِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كَافِرِينَ ۔ اور اس (سلیمان) نے اس (ملکہ) کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ جن (بتوں) کی وہ پرستش کرتی تھی اس سے منع کیا بیشک وہ کافروں کی قوم میں سے تھی"۔ (۴۴/۲۷) قِيلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۖ فَلَمَّا رَأَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيرَ ۗ قَالَتْ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ اس (ملکہ) سے کہا گیا کہ محل میں داخل ہو جاؤ، مگر جب اس نے اس (محل کے فرش) کو دیکھا تو اسے گہرا پانی گمان کیا اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول دیں (یعنی اپنا لباس پنڈلیوں تک اٹھا لیا) (سلیمان نے) کہا بلاشبہ یہ محل شیشوں سے مرصع ہے۔ (ملکہ نے) کہا میرے رب بیشک میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اب سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کے حضور میں مسلمان ہو کر مطیع و فرمانبردار ہوتی ہوں"۔ (منقول ہے کہ اسلام قبول کر لینے کے بعد حضرت سلیمانؑ نے ملکۂ سبا (بلقیس) سے نکاح کر لیا اور اس کو اپنے ملک میں جانے کی اجازت دیدی اور گاہے گاہے تو د تشریف لے جاتے تھے اور ملکہ بھی آتی رہتی تھی)۔

حضرت سلیمانؑ کی آزمائش

سورۂ ص ۳۸ میں مذکور ہے: (۳۱/۳۸) إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِيَادُ ۔ اور جب اس (سلیمان) کے سامنے شام کے وقت عمدہ قسم کے گھوڑے پیش کئے گئے (۳۲/۳۸) فَقَالَ إِنِّي أَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّي حَتَّىٰ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۔ اس (سلیمان) نے کہا میں اپنے رب کی یاد سے غافل ہو کر مال کی محبت میں لگ گیا یہاں تک کہ وہ (آفتاب) پردہ میں چھپ گیا"۔ (۳۳/۳۸) رُدُّوهَا عَلَيَّ ۖ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوقِ وَالْأَعْنَاقِ ۔ (سلیمانؑ نے کہا کہ) ان گھوڑوں کو میرے پاس لوٹا لاؤ۔ پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر (محبت سے) ہاتھ پھیرنے لگے"۔

(دوسری آزمائش) (۳۴/۳۸) وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ۝ اور بیشک ہم نے سلیمانؑ کی آزمائش کی اور اس کی کرسی پر ایک جسد ڈال دیا پھر وہ (اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے" اور دعا کی کہ میرے رب میری مغفرت فرما۔

حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ القرآن الفاظ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتے تھے:

(النمل ۱۵/۱۷) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے ہم کو اپنے بہت سے بندوں پر فضیلت دی۔

حضرت سلیمانؑ کی وفات

حضرت سلیمان علیہ السلام کے تذکرے میں بھی بہت سی عجیب وغریب باتیں ملتی ہیں چنانچہ آپ کی وفات کے متعلق قرآن کریم کی سورہ سبا (۳۴/۱۴) میں ہے

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ۝

پس جب ہم نے ان (سلیمان) کی موت کا فیصلہ (وقت مقرر کر دیا تو اُن (جنّات کو جو بیت المقدس کی تعمیر کر رہے تھے) ان کی موت کی کسی نے اطلاع نہیں دی مگر گھن کے کیڑے نے جو اُن (سلیمان) کے عصا کو کھاتا رہا، پھر جب وہ گر پڑے تو جنات کو حقیقتِ حال معلوم ہوئی کہ اگر وہ علم غیب جانتے تو اس مصیبت میں مبتلا نہ رہتے۔

خلاصہ یہ کہ بیت المقدس جنات کے ہاتھوں تعمیر ہو رہا تھا کہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کا وقت آگیا تو آپ اپنی عادت کے مطابق شیشے کے ایک کمرے میں بند ہو کر عصا کے سہارے کھڑے ہو کر عبادت میں مشغول ہو گئے اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر گئی۔ جب بیت المقدس کی تعمیر مکمل ہو گئی تو اس عرصے میں کیڑوں نے عصا کو کھا لیا اور حضرت سلیمان گر پڑے تب معلوم ہوا کہ آپ کی موت واقع ہو چکی ہے اور کسی کو ان کی موت کا علم نہ ہو سکا کہ کب ہوئی۔ لیکن اس میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی مصلحت اسی میں تھی کہ اس طرح بیت المقدس کی تعمیر مکمل ہو جائے۔

(۲۲) حضرت ایوب علیہ السلام

قرآن کریم کی چار سورتوں میں حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے:۔

سورۃ النساء ۴/۱۶۳، سورۃ الانعام ۶/۸۴، سورۃ الانبیاء ۲۱/۸۳و۸۴، اور سورۃ ص ۳۸/۴۱تا۴۴ —

پہلی دو سورتوں میں صرف نام مذکور ہے، اور سورۃ انبیاء میں ہے: (۲۱/۸۳) وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۔ اور ایوب کا تذکرہ کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھ کو تکلیف پہنچی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم والا ہے۔ (۲۱/۸۴) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ۔ پس ہم نے اس کی دعا قبول کرلی اور اس کی تکلیف دور کردی اور اس کو اس کے گھر والے عطا کئے اور اپنی رحمت سے اس کے ساتھ اتنے ہی اور عطا کئے اور (یہ) عبادت کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

(حضرت ایوب علیہ السلام دولت وثروت اور کثرتِ اہل وعیال کے لحاظ سے بہت خوش حال تھے لیکن یکایک امتحان وآزمائش کی وجہ سے اہل وعیال ہلاک ہوگئے اور جسم وجان کو بھی بیماریوں نے آگھیرا تب بھی انھوں نے شکوہ وشکایت نہ کیا بلکہ صبر وشکر کے ساتھ حق تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا:۔)

(ص ۳۸/۴۱) وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۔ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھ کو شیطان نے تکلیف اور ایذا دی ہے۔ (۳۸/۴۲) اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ۔ تو ہم نے اس سے کہا (کہ زمین پر) اپنے پاؤں مار یہ (چشمہ) تیرے غسل اور پینے کے لئے ٹھنڈا پانی ہے۔

(۳۸/۴۳) وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِى الْاَلْبَابِ ۔ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت سے اس کے اہل وعیال عطا کئے اور ان کے مثل اور بھی (عطا کئے) اور یہ عقل والوں کے لئے نصیحت اور یادگار ہے۔ (حق سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو برباد شدہ مال ومتاع اور ہلاک شدہ اہل وعیال عطا فرمائے اور ان کے مثل پہلے سے زیادہ عطا فرمائے اور صحت وتندرستی کے لئے چشمہ جاری کردیا

حضرت ایوبؑ کی تکلیف سے بے چین ہو کر آپ کی اہلیہ کی زبان سے بعض کلمات صبرِ ایوب کو برداشت نہ ہو سکے اور قسم کھا کر فرمایا کہ میں تجھ کو سو کوڑے لگاؤں گا تو اس کے لئے حکم ہوا۔

(ص ۴۴/۳۸) وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِب بِّهِ وَلَا تَحْنَثْ ۗ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا ۚ نِّعْمَ الْعَبْدُ ۖ إِنَّهُ أَوَّابٌ ۝ (اور ہم نے حکم دیا کہ) اپنے ہاتھ میں سینکوں (گھاس) کا ایک مٹھا لو اور اس سے مار لے اور قسم کو نہ توڑو، بیشک ہم نے اس کو صبر کرنے والا پایا اور وہ بہترین بندہ ہے بلاشبہ وہ (اللہ تعالیٰ کی جانب) بہت رجوع کرنے والا تھا۔"

مشہور ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام نے ایک سو چالیس سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۲۳) حضرت یونس علیہ السلام

قرآنِ کریم میں حضرت یونس علیہ السلام کے نام کی "سورۂ یونس" بھی ہے، اور آپ کا تذکرہ چھ سورتوں میں ہوا ہے، سورۂ نساء ۱۶۳/۴ اور سورہ انعام ۸۶/۶ میں صرف نام ہی ہے، اور دو سورتوں یعنی سورۂ یونس ۱۰ اور سورۂ صافات ۳۷ میں نام اور تذکرہ دونوں ہیں اور سورۂ انبیاء ۲۱ میں "ذوالنون" (مچھلی والا) کے نام سے اور سورۂ القلم میں "صاحب الحوت" کے نام سے مختصر تذکرہ ہے:۔

(سورۂ یونس ۹۸/۱۰) فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ لَمَّا آمَنُوا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنَاهُمْ إِلَىٰ حِينٍ ۝ پس سوائے یونسؑ کی قوم کے ایسی کوئی بستی نہیں جس کا ایمان لانا اس کو نفع بخش ہوا ہو، پس جب وہ (قومِ یونس) ایمان لے آئی تو ہم نے ان سے دنیوی زندگی میں رسوائی کا عذاب دور کر دیا اور ہم نے ایک مدت تک ان کو دنیوی فوائد سے بہرہ مند رکھا۔"

(اور سورہ صٰفٰت ۳۷ میں ہے: ۱۳۹/۳۷) وَإِنَّ يُونُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ اور بیشک یونسؑ بھی رسولوں میں سے تھا۔" (۱۴۰/۳۷) إِذْ أَبَقَ إِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ جب وہ ایک بھری ہوئی کشتی کی طرف دوڑ کر گیا۔" (۱۴۱/۳۷) فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ (تو کشتی بھنور میں آگئی) تو انہوں نے قرعہ ڈالا اور وہی (یونس) خطاوار ٹھہرے (لہٰذا ان کو کشتی سے دریا میں ڈال دیا گیا۔

(۱۴۲/۳۷) فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ پھر اس (یونس) کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ ملامت زدہ ٹھہرا۔"

(۱۴۳/۳۷) فَلَوْلَآ اَنَّہٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ﴿﴾ پس اگر وہ تسبیح کرنے والوں میں سے نہ ہوتا۔"

(۱۴۴/۳۷) لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِہٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿﴾ تو وہ ضرور اس (مچھلی) کے پیٹ میں اس دن تک رہتا جس دن مُردے زندہ کرکے اُٹھائے جائیں گے۔" (۱۴۵/۳۷) فَنَبَذْنٰہُ بِالْعَرَاۗءِ وَہُوَ سَقِيْمٌ ﴿﴾ پھر ہم نے اس (یونس) کو ایک میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا۔" (۱۴۶/۳۷) وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْہِ شَجَرَۃً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ﴿﴾ اور ہم نے اس کے اوپر کدو کی بیل اُگا دی تھی۔" (۱۴۷/۳۷) وَاَرْسَلْنٰہُ اِلٰى مِائَۃِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ﴿﴾ اور ہم نے ان کو ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی طرف (رسول بنا کر) بھیجا تھا۔" (۱۴۸/۳۷) فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰہُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴿﴾ پس وہ اس پر ایمان لے آئے تو ہم نے ان کو ایک مدت تک دنیوی مال و متاع سے نوازا۔"

اور سورہ انبیاء میں ہے (۸۷/۲۱) وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّہَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْہِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۝ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿﴾ اور جب مچھلی والا (یونس اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصہ کی حالت میں چل دیا اور گمان کیا کہ ہم اس پر قدرت نہیں رکھتے پھر اس نے اندھیروں میں (یعنی مچھلی کے پیٹ میں) سے پکارا کہ "تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں سے ہوں۔" (۸۸/۲۱) فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ ۙ وَنَجَّيْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُــْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿﴾ پس ہم نے اُن کی دعا قبول کرلی اور اس کو غم سے نجات دی اور ہم مومنوں کو اسی طرح نجات دیا کرتے ہیں۔"

اور سورہ القلم ۶۸ بھی ملاحظہ ہو (۴۸/۶۸) فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَہُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿﴾ پس تم اپنے رب کے حکم کا صبر سے انتظار کرو اور مچھلی والے (یونسؑ) کی طرح نہ ہو جاؤ جبکہ اس نے غم و غصہ کی حالت میں (اپنے رب کو) پکارا تھا۔"

(۴۹/۲۱) لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَكَہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَاۗءِ وَہُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿﴾ اگر تمہارے رب کی مہربانی اس کے شامل حال نہ ہوتی تو اس کو چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا (اور اس کا حال ابتر ہو جاتا) (۵۰/۲۱) فَاجْتَبٰہُ رَبُّہٗ فَجَعَلَہٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿﴾ پس اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اور نیکوکار بندوں میں سے قرار دیا۔"

(۲۴) حضرت ذوالکفل علیہ السلام

قرآن کریم کی دو سورتوں میں صرف آپ کا نام مذکور ہے دیگر حالات کا کوئی ذکر نہیں۔ بہرحال اندازہ ہوتا ہے کہ آپ بھی انبیاء بنی اسرائیل میں سے تھے۔

(سورۂ انبیاء میں ہے ۸۵/۲۱) وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِدْرِیْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ؁ اور اسمٰعیل، ادریس اور ذا الکفل سب (راہِ حق میں) صبر کرنے والے تھے۔" (۸۶/۲۱) وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِیْ رَحْمَتِنَا اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ؁ اور ان کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا بیشک وہ نیک بندوں میں سے تھے۔"

(سورۂ ص ۴۸/۳۸ میں ہے) وَاذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَالْیَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْیَارِ ؁ اور اسمٰعیل، یسع اور ذا الکفل کا تذکرہ کرو کہ وہ سب برگزیدہ بندوں میں سے تھے۔

(۲۵) حضرت عُزیر علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت عزیر علیہ السلام کا نام صرف سورۂ توبہ میں مذکور ہے۔ چنانچہ (۳۰/۹) وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ عُزَیْرُ ِۨابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِیْحُ ابْنُ اللّٰهِ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ یُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ؁ "اور یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے یہ محض ان کے منہ کی باتیں ہیں ان سے پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کو قتل (غارت) کرے یہ کدھر بھٹکے جا رہے ہیں۔"

البتہ سورۂ بقرہ میں ایک واقعہ بغیر نام کے مذکور ہے جو آپ سے منسوب ہے۔ ملاحظہ ہو:

(۲۵۹/۲) اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ، قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ یَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَیْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

"کیا تم نے اس شخص کا حال نہیں دیکھا جس کا ایک بستی پر گذر ہوا جو اپنی چھتوں سمیت زمین پر گری پڑی تھی، (یہ دیکھ کر) وہ کہنے لگا اس بستی کو موت کے بعد اللہ تعالیٰ کس طرح زندہ کرے گا (آباد کرے گا) پس اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر (اسی جگہ) سو برس تک موت کو طاری رکھا پھر اس کو زندہ کر دیا (اللہ تعالیٰ نے اس سے) دریافت کیا کہ تم یہاں کتنی مدت رہے؟

اس نے جواب دیا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا (نہیں بلکہ) سو برس رہے۔ پس تم اپنے کھانے کی چیزوں کو دیکھو کہ وہ خراب تک نہیں ہوئیں اور اپنے گدھے کی طرف دیکھو (کہ وہ گل سڑ گیا اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا) تاکہ ہم کو لوگوں کے لئے "نشانی" بنائیں۔ اور اب تم دیکھو کہ ہم (گدھے پر) کس طرح ہڈیوں کو ایک دوسرے پر چڑھاتے اور جوڑتے ہیں اور پھر ان پر کس طرح گوشت چڑھاتے ہیں۔ پس جب ان پر یہ سب کچھ واضح ہو گیا تو اس نے کہا کہ مجھے یقین حاصل ہو گیا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے"۔ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَانٍ۔

(۲۶) حضرت زکریا علیہ السلام

قرآنِ کریم میں آپ کا اسم گرامی چار سورتوں: آلِ عمران، انعام، مریم اور انبیاء میں مذکور ہے سورۂ انعام ۸۵/۶ میں صرف نام اور باقی تین سورتوں میں مختصر تذکرہ ہے۔

(سورۂ مریم ۲/۱۹) كٓهٰيٰعٓصٓ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا "(اے رسول!) یہ تیرے رب کی رحمت (مہربانی) کا تذکرہ ہے جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی تھی"۔ (۳/۱۹) اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا "جب اس نے اپنے رب کو چپکے چپکے پکارا"۔ (۴/۱۹) قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّلَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا عرض کیا اے میرے رب! میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں اور میرا سر بڑھاپے کی وجہ سے بھڑک اٹھا ہے (بال سفید ہو گئے ہیں) تاہم میرے رب میں تجھ سے دعا مانگ کر کبھی محروم نہیں رہا"۔ (۵/۱۹) وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا اور میں اپنے (مرجانے کے) بعد اپنے رشتہ داروں سے ڈرتا ہوں (اور کسی کو نبوت کا وارث نہیں پاتا) اور میری بیوی بانجھ ہے تو اپنے حضور سے وارث عطا فرما"۔ (۶/۱۹) يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ ۖ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا جو میرا بھی

وارث ہو اور آلِ یعقوب کا بھی وارث ہو، اور اے میرے رب اس کو اپنا پسندیدہ بندہ بنائیو۔" (۱۹/۶) یٰزَکَرِیَّا
اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ ﹰاسْمُهٗ یَحْیٰی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ○ (چنانچہ بشارت ہوئی) اے
زکریا ہم تم کو ایک لڑکے کی بشارت (خوشخبری) دیتے ہیں جس کا نام "یحییٰ" ہوگا اس سے پہلے ہم نے
اس نام کا کوئی شخص پیدا نہیں کیا (۱۹/۷) قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ
عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ○ (زکریا نے تعجب سے عرض کیا میرے رب میرے ہاں کسطرح
لڑکا ہوگا جبکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بھی بڑھاپے کے انتہائی درجہ کو پہنچ چکا ہوں"۔ (۱۹/۹) قَالَ
کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا ○ (ارشاد
فرمایا ،اسی طرح ہوگا، تمہارے رب نے فرمایا "یہ میرے لئے آسان ہے" اور اس سے قبل میں تم کو
بھی پیدا کر چکا ہوں جبکہ تم کوئی شے نہ تھے"۔ (۱۹/۱۰) قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً ؕ قَالَ
اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ○ (زکریا نے) عرض کیا، میرے رب میرے لئے
کوئی نشانی مقرر فرما۔ ارشاد ہوا، تمہارے لئے نشانی یہ ہے کہ تم تین رات (دن) لوگوں سے کلام
کلام نہ کرسکو گے"۔ (۱۹/۱۱) فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَةً
وَّعَشِیًّا ○ پس وہ (عبادت خانہ کی) محراب سے نکل کر اپنی قوم کے پاس آئے تو ان کو اشارے سے کہا
کہ صبح و شام (حق تعالیٰ کی) تسبیح کرتے رہو"۔

اور سورہ آل عمران ۳/۳۷ تا ۴۱ میں بھی تقریباً یہی مضمون ہے۔

اور سورہ انبیاء میں ارشاد ہے: (۲۱/۸۹) وَزَکَرِیَّآ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا
وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ○ اور جب زکریا نے اپنے رب کو پکارا کہ اے میرے رب مجھے تنہا
(بے اولاد) نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے"۔ (۲۱/۹۰) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی وَ
اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَیَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَ
کَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ○ پس ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ان کو "یحییٰ" عطا کیا اور ان کی بیوی کو
اولاد کے قابل بنا دیا، بیشک وہ نیکی کرنے میں سبقت کرنے والے تھے اور ہم کو بڑی امید اور
خوف سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے"۔ —— (جب یہودیوں نے حضرت یحییٰؑ کو
قتل کر دیا تو ان کے والد حضرت زکریاؑ کی طرف قتل کرنے کے لئے دوڑے، حضرت زکریاؑ دوڑے جا رہے تھے کہ آپ کے سامنے ایک درخت
شگاف شدہ سامنے آگیا اور آپ اس میں چھپ گئے، یہودیوں نے درخت پر آرہ چلا کر آپ کو بھی شہید کر دیا۔

(۲۷) حضرت یحییٰ علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت یحییٰ کا تذکرہ بھی ان ہی سورتوں میں ہے جن میں ان کے والد بزرگوار حضرت زکریا علیہ السلام کا تذکرہ ہوا ہے یعنی سورۂ آل عمران، انعام، مریم اور سورۂ انبیاء۔

چنانچہ سورہ انعام ۸۵/۶ میں ہے: وَزَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ اور زکریا، یحییٰ، عیسیٰ اور الیاس سب ہی صالحین میں سے تھے۔"

اور سورۂ آل عمران ۳۹/۳ میں ہے: فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ ۝ پس فرشتوں نے اُن (زکریا) کو آواز دی جبکہ وہ (عبادت گاہ کی) محراب میں کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے کلمات کی تصدیق کریں گے اور سردار ہوں گے اور عورتوں سے رغبت نہیں کریں گے اور نبی صالحین میں سے ہوں گے۔"

نیز سورۂ مریم میں ہے (۱۲/۱۹) يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ ۖ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝ (حکم الٰہی ہوا کہ) اے یحییٰ! کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑے رہو (یعنی اس پر عمل کرو) اور ہم نے ان کو بچپن میں ہی حکم سے نوازا۔ (۱۳/۱۹) وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً ۖ وَكَانَ تَقِيًّا ۝ اور اپنے حضور سے شفقت و محبت اور پاکیزگی (بخشی) اور وہ پرہیزگار تھا۔ (۱۴/۱۹) وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور وہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا تھا سرکش و نافرمان نہیں تھا۔" (۱۵/۱۹) وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور اُن پر سلام ہو جس دن کہ وہ پیدا ہوا، اور جس دن وفات پائی اور جس دن وہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔"

اور سورۂ انبیاء ۸۹تا۹۰/۲۱ کی آیات مبارکہ میں آپ کی ولادت کا ذکر ہے جو آپ کے والد بزرگوار کے تذکرہ میں گذر چکی ہیں۔

علماء مفسرین کی تحقیق کے مطابق بنی اسرائیل آپ کی مقبولیت و احترام کو برداشت نہ کر سکے اس لئے آپ کو شہید کر دیا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

(۲۸) حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآن کریم میں حضرت مریم علیہا السلام کا نام مندرجہ ذیل بارہ سورتوں کی انتیس ۲۹ آیتوں میں آیا ہے:-

بقرہ ۸۷/۲، ۲۵۳ - آل عمران ۳، ۳۶، ۳۷، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵ - نساء ۴/۱۵۶، ۱۵۷، ۱۷۱ - مائدہ ۵/۱۷، ۴۶، ۷۲، ۷۵، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۶ - توبہ ۹/۳۱ - مریم ۱۹/۱۶، ۲۷، ۳۴ - مومنون ۲۳/۵۰ - احزاب ۳۳/۷ - زخرف ۴۳/۵۷ - حدید ۵۷/۲۷ - صف ۶۱/۶، ۱۴ - تحریم ۶۶/۱۲ -

بنی اسرائیل میں عمران اور ان کی زوجہ حنّہ دونوں بہت نیک اور معزز لوگوں میں سے تھے لیکن اولاد سے محروم تھے۔ بی بی حنّہ کو اولاد کی بڑی آرزو تھی اور اکثر دعا گو رہتی تھیں، آخر ان کی دعا مقبول ہوئی اور وہ حاملہ ہو گئیں تو انھوں نے یہ دعا کی:-

ولادتِ مریمؑ

(آل عمران ۳/۳۵) اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ جب عمران کی بیوی نے (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) عرض کیا کہ اے میرے رب! جو میرے پیٹ میں (بچہ) ہے میں نے اس کو تیری راہ میں آزاد کرنے کی نذر مان لی ہے پس تو اس کو میری جانب سے قبول فرما بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔" (۳/۳۶) فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰى ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ پھر جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو کہنے لگی اے میرے رب یہ تو لڑکی پیدا ہوئی ہے ، اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو اس کے ہاں پیدا ہوا، اور لڑکا لڑکی کے برابر نہیں ہوتا (بہر حال) میں نے اس کا نام "مریم" رکھ دیا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔" (۳/۳۷) فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّاَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّكَفَّلَهَا زَكَرِیَّا ۚ پس اس کے رب نے (مریم کو) بہت اچھی طرح قبول فرمایا اور اس کی پرورش بہت عمدہ طریقے پر کی۔" اور زکریاؑ کو اس کا کفیل و نگراں بنایا۔ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَكَرِیَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ یٰمَرْیَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ

عِندِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَرزُقُ مَن یَّشَاءُ بِغَیرِ حِسَابٍ ہ جب بھی زکریا اس مریم کے پاس محراب (عبادت خانے) میں داخل ہوتے تو اس کے پاس (کھانے کے لئے) رزق ہوتا، وہ (زکریا) دریافت کرتے: اے مریم یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا ہے؟ وہ کہتی یہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔"

(قرآن کریم کی تیسری سورت کا نام ہی آل عمران ہے، پھر اس سورت میں آلِ عمران کی فضیلت و بزرگی کا بیان ہے، پھر عمران کی اہلیہ کس قدر خوش بخت و سعیدہ ہیں کہ انھوں نے پیٹ کے بچے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دیا، عمران کا انتقال بچے کی پیدائش سے قبل ہی ہو چکا تھا لیکن حنہ نے اپنی نذر کو قائم رکھا، پھر اللہ تعالیٰ نے بھی حضرت مریم کو خوب ہی نوازا، اور ان کے بطن سے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ جیسے جلیل القدر پیغمبر پیدا ہوئے)۔

حضرت مریمؑ سے متعلق سورۂ آل عمران کی مزید آیات مبارکہ ملاحظہ ہوں:۔

(۴۲/۳) وَاِذ قَالَتِ المَلٰٓئِکَةُ یٰمَریَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصطَفٰکِ وَطَهَّرَکِ وَاصطَفٰکِ عَلٰی نِسَآءِ العٰلَمِینَ ہ "اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ نے تجھ کو برگزیدہ منتخب کر لیا ہے اور تجھ کو پاک بنایا اور تجھ کو تمام جہان کی عورتوں سے برگزیدہ کیا۔" (۴۳/۳) یٰمَریَمُ اقنُتِی لِرَبِّکِ وَاسجُدِی وَارکَعِی مَعَ الرّٰکِعِینَ ہ "اے مریم اپنے رب کی فرمانبرداری کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔" (۴۴/۳) ذٰلِکَ مِن اَنبَآءِ الغَیبِ نُوحِیهِ اِلَیکَ وَمَا کُنتَ لَدَیهِم اِذ یُلقُونَ اَقلَامَهُم اَیُّهُم یَکفُلُ مَریَمَ وَمَا کُنتَ لَدَیهِم اِذ یَختَصِمُونَ ہ "(اے رسول) یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم نے تم پر وحی کی ہیں اور تم اس وقت کاہنوں کے پاس موجود نہ تھے وہ اپنے قلموں کو قرعہ اندازی کے لئے ڈال رہے تھے کہ مریم کی کفالت کون کرے، اور تم اس وقت بھی موجود نہ تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے۔" (چونکہ حضرت مریم کی ولادت سے پہلے ان کے والد عمران کا انتقال ہو گیا تھا اس لئے کفالت کے معاملہ میں جھگڑا تھا چنانچہ حضرت مریمؑ کے خالو حضرت زکریا کے نام قرعہ فال نکلا)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآن کریم میں آپ کا تذکرہ تیرہ سورتوں کی تقریباً تیس آیات مبارکہ میں آیا ہے:۔

تفصیل ملاحظہ ہو: (۱) بقرہ ۸۷، ۱۳۶، ۲۵۳ / ۲ — (۲) آل عمران ۴۵، ۵۲، ۵۵، ۵۹ / ۳ — (۳) نساء ۱۵۷، ۱۶۳، ۱۷۱ / ۴ — (۴) مائدہ ۴۶، ۷۸، ۱۱۰، ۱۱۲، ۱۱۴، ۱۱۶ / ۵ — ۸۴ / ۳

(۵) انعام ۸۵ / ۶ — (۶) توبہ ۳۰، ۳۱ / ۹ — (۷) مریم ۳۴ / ۱۹ — (۸) مومنون ۵۰ / ۲۳

(۹) احزاب ۷ / ۳۳ — (۱۰) شوریٰ ۱۳ / ۴۲ — (۱۱) زخرف ۵۷-۶۳ / ۴۳ — (۱۲) حدید ۲۷ / ۵۷

(۱۳) صف ۶-۱۴ / ۶۱۔

نیز قرآن کریم میں بعض جگہ صرف عیسیٰ کے نام سے اور بعض جگہ مسیح اور بعض جگہ مسیح عیسیٰ ابن مریم وغیرہ نام سے تذکرہ ہے:۔

حضرت عیسیٰؑ کی ولادت (آل عمران ۴۵ / ۳) اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۔ اے مریم! بیشک اللہ تعالیٰ تجھ کو اپنے کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا جو دنیا و آخرت میں صاحب عزت و وجاہت اور ہمارے مقربین میں سے ہوگا (۴۶ / ۳) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۔ اور وہ ماں کی گود میں اور بڑی عمر میں بھی لوگوں سے (یکساں) کلام کریگا اور وہ صالحین میں سے ہوگا۔ (۴۷ / ۳) قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۔ (مریم نے) کہا میرے رب میرے ہاں لڑکا کیونکر ہوگا جبکہ کسی بشر نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ (فرشتے نے) کہا اللہ تعالیٰ اسی طرح جو چاہتا ہے کر دیتا ہے، جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرما دیتا ہے کہ "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے۔"

(۴۸ / ۳) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۔ اور وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو کتاب و حکمت اور توراۃ و انجیل کی تعلیم دے گا۔

(اور سورۂ مریم $\frac{16}{19}$ میں ہے: وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ۙ اور کتاب میں مریمؑ کا تذکرہ کرو، جب وہ (مریم) اپنے گھروالوں سے دور ایک شرقی مقام پر علیحدہ چلی گئی"۔ ($\frac{17}{19}$) فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۚ فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۙ پھر ان (اہلِ خانہ) سے پردہ اختیار کرلیا تو ہم نے اُن کی طرف اپنی روح (فرشتہ) کو بھیجا جو ایک اچھے خوبصورت آدمی کی شکل میں نمودار ہوا"۔ ($\frac{18}{19}$) قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ۙ (مریم اُس کو دیکھ کر گھبرا گئیں اور کہا، اگر تو پرہیزگار ہے تو میں تجھ سے رحمٰن کے نام پر پناہ مانگتی ہوں"۔ ($\frac{19}{19}$) قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۙ (فرشتے نے) کہا میں تو تمہارے رب کا فرستادہ (بھیجا ہوا) ہوں تاکہ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا عطا کروں"۔ ($\frac{20}{19}$) قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۙ (مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ کسی بشر نے مجھ کو چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدچلن ہوں"۔ ($\frac{21}{19}$) قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۙ (فرشتے نے کہا، ایسا ہی تیرے رب نے فرمایا ہے کہ ایسا کرنا مجھ پر آسان ہے، تاکہ میں اس کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بناؤں اور اپنی طرف سے رحمت قرار دوں اور یہ امر تو مقرر ہو چکا ہے"۔

(نیز سورۂ انبیاء $\frac{91}{21}$ میں ہے) وَالَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۙ اور اس عورت (مریم) کا معاملہ جس نے اپنی پاک دامنی کو قائم رکھا پس ہم نے اس میں اپنی روح سے پھونک ماری اور اس کو اور اس کے لڑکے کو جہان والوں کے لئے ایک نشانی قرار دیا"۔ (اور یہی مضمون سورۂ تحریم $\frac{12}{66}$ میں بھی مذکور ہے)۔

(مزید سورۂ مریم ملاحظہ ہو $\frac{22}{19}$) فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۙ پس (مریم) نے اس حمل کو اُٹھالیا (اور پوشیدہ رکھنے کے لئے) اس کو لے کر ایک دور مقام پر چلی گئی"۔ ($\frac{23}{19}$) فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ۙ پھر اس کو درد زہ (کا اضطراب) کھجور کے درخت کے نیچے لے آیا، کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور لوگ مجھے بھول گئے ہوتے"۔ ($\frac{24}{19}$) فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ

عیسیٰ کی ولادت باسعادت

اَلَّا تَحْزَنِیْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِیًّا (فرشتے نے) اس کو نیچے سے پکارا کہ غمگین نہ ہو، تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔ (۲۵/۱۹) وَهُزِّیْٓ اِلَیْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَیْكِ رُطَبًا جَنِیًّا ٥ اور کھجور کے درخت کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تجھ پر تازہ کھجوریں گرنے لگیں گی فَكُلِیْ وَاشْرَبِیْ وَقَرِّیْ عَیْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِیْٓ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ٥ پس کھاؤ اور پیو اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو، اگر تو کسی آدمی کو دیکھے (اور وہ تجھ سے پوچھے تو اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے رحمٰن کی نذر کا روزہ رکھا ہے پس آج میں کسی انسان سے ہرگز کلام نہیں کروں گی۔ (۲۶/۱۹) فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا ٥ پس وہ اس (بچے) کو اٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی تو انھوں نے کہا اے مریم! یہ تو نے بہت برا کام کیا۔ (۲۸/۱۹) یٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ٥ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی (تو نے یہ کیا کیا)۔ (۲۹/۱۹) فَاَشَارَتْ اِلَیْهِ ؕ قَالُوْا كَیْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا ٥ پس اس (مریم) نے اس (لڑکے) کی طرف اشارہ کیا۔ انھوں نے کہا، بھلا ہم گود کے بچے سے کیسے کلام کریں؟ (۳۰/۱۹) قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ۟ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ٥ اس (بچے) نے کہا "میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور اس نے مجھے نبی بنایا۔ (۳۱/۱۹) وَّجَعَلَنِیْ مُبٰرَكًا اَیْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَیًّا ٥ اور میں جہاں کہیں بھی ہوں اس (اللہ تعالیٰ) نے مجھے مبارک (بابرکت) قرار دیا؛ اور جب تک میں زندہ ہوں اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے۔ (۳۲/۱۹) وَّبَرًّاۢ بِوَالِدَتِیْ ؗ وَلَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا شَقِیًّا ٥ اور مجھے اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا بنایا اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔ (۳۳/۱۹) وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ٥ اور (اس کی طرف سے) مجھ پر سلامتی ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن پھر زندہ اٹھایا جاؤں گا۔ (۳۴/۱۹) ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ۚ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ٥ عیسیٰ بن مریم کے بارے میں یہی بات حق ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں۔

(جب قوم نے شیر خوار بچے کی زبان سے ایسے حکیمانہ کلمات سنے تو حیرت میں رہ گئی اور ان کو

یقین ہو گیا کہ حضرت مریم کا دامن بلاشبہ بُرائی سے پاک ہے اور یہ ایک نشانی ہے)۔
(اور سورہ مومنون ۵۰/۲۳ میں ہے) وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً وَآوَيْنَاهُمَا إِلَىٰ رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِينٍ ۔ اور ہم نے ابنِ مریم (عیسیٰ) اور اس کی والدہ کو (اپنی قدرت کا) نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کا ایک بلند مقام چشموں والی آرام دہ جگہ عطا کی)۔ (مزید ۴۵/۵)

(مائدہ ۱۱۰/۵) إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۖ وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ ۖ وَإِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ بِإِذْنِي فَتَنفُخُ فِيهَا فَتَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِي ۖ وَتُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِي ۖ وَإِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنكَ إِذْ جِئْتَهُم بِالْبَيِّنَاتِ فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۔ جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم کو اور تمہاری والدہ کو عطا کیں، جب میں نے روح القدس (جبریل) سے تیری امداد فرمائی، تو لوگوں سے گہوارے میں اور ادھیڑ عمر میں (یکساں) کلام کرتا تھا، اور جب میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت، اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی، اور جب تو میرے حکم (اجازت) سے مٹی سے پرندوں کی مانند شکل بناتا تھا پھر اس کے اندر پھونک مار دیتا تھا اور میرے حکم سے وہ پرندے بن جاتے تھے (اُڑنے لگتے تھے) اور تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو میرے حکم سے صحت مند کر دیتا تھا، اور جب تو میرے حکم سے مُردے کو (قبر سے نکال کر زندہ) کھڑا کر دیتا تھا۔ اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ پر دست درازی سے باز رکھا جبکہ تو ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تھا پھر ان میں جنھوں نے کفر اختیار کیا کہنے لگے بیشک یہ تو صریح جادو ہے"۔ (۱۱۱/۵) وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۔ اور جب میں نے حواریوں کی طرف وحی (حکم) بھیجی کہ مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ) پر ایمان لے آؤ تو انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو بھی گواہ رہ کہ بیشک ہم مسلم (فرماں بردار) ہیں۔
(۱۱۲/۵) إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ أَن يُنَزِّلَ عَلَيْنَا

تورات اور انجیل

مٹی کے پرندوں میں روح پھونکنا

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ جب حواریوں نے کہا : اے عیسیٰ
ابن مریمؑ کیا تیرا رب ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے دسترخوان اتارے؟ تو اس (عیسیٰ) نے کہا کہ
اللہ تعالیٰ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ——— (۱۱۲/۵) قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ
تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ان (حواریوں) نے کہا
کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس (دسترخوان) میں سے کھائیں تاکہ ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہو اور ہم جان لیں کہ
بیشک تو نے ہم سے سچ کہا اور ہم بھی اس پر گواہ ہو جائیں [ہوں میں] ——— (۱۱۳/۵) قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ
اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ
خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (تب) عیسیٰ ابن مریمؑ نے کہا (دعا کی) اے رب! ہم پر آسمان سے دسترخوان نازل فرما تاکہ
وہ ہمارے اولین و آخرین کے لئے عید ہو اور تیری طرف سے نشانی قرار پائے اور ہم کو رزق عطا فرما اور
تو ہی بہترین روزی دینے والا ہے ——— (۱۱۴/۵) قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ
فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں وہ (دسترخوان) تم پر
نازل کرنے والا ہوں، پھر اس کے بعد تم میں سے جس نے بھی انکار کیا تو میں اس کو ایسا عذاب دوں گا کہ تمام
جہانوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں دیا جائے گا۔" (چنانچہ مائدہ نازل ہوا اور انہوں نے اس دن کو عید کا دن قرار دیا)۔
بعد ازاں حق تعالےٰ عیسائیوں کے اس عقیدے کو بیان فرماتا ہے جو انہوں نے اللہ کے (بارے میں) (۱۱۶/۵) وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ
ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ
اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ
نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اور جب اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے عیسیٰ ابن مریم کیا تو نے لوگوں
کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ دو معبود بنا لو؟ وہ کہیں گے تو پاک ہے میری یہ مجال نہ تھی کہ
وہ بات کہتا جس کا مجھے حق نہیں، اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو بیشک تجھ کو اس کا علم ضرور ہوتا۔ تو جانتا ہے
جو کچھ میرے نفس (دل) میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ تیرے دل میں ہے۔ بیشک تو ہی غیب کا جاننے والا
——— (۱۱۷/۵) مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ
وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ

الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ (حضرت عیسیٰ عرض کریں گے) میں نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا البتہ جو کچھ تونے مجھ کو حکم کیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے، اور جب تک میں ان میں رہا ان پر گواہ ہوں اور جب تو نے مجھ کو موت دیدی (اٹھالیا) تو توان پر نگہبان ہے اور تو ہر شے پر گواہ ہے۔"

(حضرت عیسیٰ جلیل القدر پیغمبروں میں سے ہیں، نیز حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پیشگوئی فرماتے ہیں (الصف ۶/۶۱) وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُبِينٌ ۝ اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل بلاشبہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں، تصدیق کرنے والا توراۃ کی جو کہ مجھ سے پہلے سے موجود ہے، اور خوشخبری دینے والا اس رسول کی جو میرے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمد ہوگا پھر جب (عیسیٰ) ان کے پاس معجزے لے کر آئے تو وہ (بنی اسرائیل کہنے لگے کہ یہ تو واضح طور پر جادو ہے۔"

(سورۂ آل عمران ۵۰/۳) وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ۝ (حضرت عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا) اور میں اس کی بھی تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے توراۃ میں (موجود) ہے اور میں حلال کروں گا بعض وہ چیزیں جو تم پر حرام کردی گئی تھیں، اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لے کر آیا ہوں پس اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو (۵۱/۳) إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی، پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے" (۵۲/۳) فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ ۝ پھر جب عیسیٰ نے (بنی اسرائیل میں) کفر محسوس کیا تو کہا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے میرا مددگار ہو؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ تعالیٰ کے لئے مددگار ہیں، اور تم گواہ رہو کہ ہم مسلم فرمانبرداروں میں سے ہیں۔

(۵۳) رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے جو تو نے نازل کیا اور ہم نے رسول کی اتباع کی پس تو ہم کو شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔" (۵۴) وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ پس ان لوگوں نے (عیسیٰ کے خلاف) مکر (خفیہ تدبیر) کی اور اللہ تعالیٰ نے بھی تدبیر کی اور اللہ تعالیٰ تو سب سے بہتر تدبیر کرنے والا ہے۔"

(۵۵) اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بیشک میں تجھ کو لے لوں گا اور اپنی طرف اُٹھا لوں گا اور تجھ کو پاک کر دوں گا ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا۔ اور ان لوگوں کو جو تیری اتباع کریں ان لوگوں پر قیامت تک فوقیت دوں گا جو انکار کرتے ہیں، پھر تم سب کو میری طرف لوٹنا پس میں تمہارے درمیان ان امور میں فیصلہ کر دوں گا جن میں تم اختلاف کرتے ہو۔

(نیز سورہ نساء، ۱۵۷ ملاحظہ ہو) وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ۭ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ اور ان کے اس (کفریہ) قول کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو کہ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے قتل کر دیا حالانکہ انھوں نے ان کو قتل نہیں کیا اور نہ سولی پر چڑھایا بلکہ (حق تعالیٰ کی خفیہ تدبیر کی وجہ سے) اصل معاملہ ان پر مشتبہ ہو گیا۔ اور جو لوگ ان کے (قتل کے) بارے میں جھگڑ رہے ہیں بلاشبہ وہ اس (عیسیٰ) کی جانب شک میں پڑے ہوئے ہیں اور ان کے پاس حقیقتِ حال کے بارے میں ظن کے علاوہ کوئی علم نہیں اور انھوں نے یقیناً اس (عیسیٰ) کو قتل نہیں کیا۔" (۱۵۸) بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بلکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب اٹھا لیا اور اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔" (۱۵۹) وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ اور کوئی شخص اہلِ کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اس (عیسیٰ) کی موت سے قبل اس پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوگا۔" (ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا اور اس وقت کے جملہ اہلِ کتاب ان پر ایمان لائیں گے اس طرح اسلام کو عروج حاصل ہوگا)۔

حضرت عیسیٰ

تذکرۃ الاولیاءؒ

اس عنوان کے تحت اُن چند حضرات کا مختصر تذکرہ کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے جن کا اسم گرامی قرآن کریم میں واضح طور پر یا اشارۃً مذکور ہے:۔

حضرت ابو بکرؓ اگرچہ قرآن کریم میں آپ کا اسم گرامی نہیں لیکن "ثَانِیَ اثْنَیْنِ" کی صفت سے سرفراز فرمایا گیا ہے، ملاحظہ ہو سورۃ توبہ ۴۰/۹۔

حضرت آصف بن برخیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے اعلان پر جو بزرگ ملکہ سبا کا تخت پلک جھپکنے میں لے آئے تھے، اگرچہ قرآن کریم میں ان کا نام نہیں لیکن علماء جمہور نے یہی نام لکھا ہے ملاحظہ سورۃ نمل ۴۰/۲۷

حضرت خضرؑ جن بزرگ کی خدمت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے اور ان کا علم نہ سیکھ سکے، قرآن کریم میں ان کا نام بھی نہیں لیکن تفصیل کیلئے سورۃ کہف ۶۰تا۸۲/۱۸ ملاحظہ ہو۔

حضرت ذوالقرنینؑ مشہور ہے کہ تمام بڑے بادشاہوں میں سے تھے تفصیل کے لئے سورۃ کہف ۸۳تا۹۸/۱۸ ملاحظہ ہو۔ ان ہی آیات مبارکہ میں تین جگہ آپ کا نام آیا ہے۔

حضرت زیدؓ مشہور صحابی جو غلام تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کی طرح ان کی پرورش کی تھی قرآن کریم میں صرف یہی ایک صحابی ہیں جن کا نام مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ احزاب ۳۷/۳۳۔

حضرت طالوتؒ بنی اسرائیل کا ایک بادشاہ جس نے جالوت سے جنگ کی اور حضرت داؤد نے جالوت کو قتل کردیا، پھر طالوت کے انتقال کے بعد حضرت داؤد اس کی جگہ بادشاہ ہوئے، ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ ۲۴۸تا۲۵۱/۲

حضرت لقمانؒ قرآن کریم میں آپ کے نام کی ایک سورت بھی ہے جس میں آپ کے نصائح وغیرہ درج ہیں اور دو جگہ آپ کا نام بھی مذکور ہے۔ ملاحظہ ہو سورۃ لقمان ۱۲تا۱۹/۳۱

حضرت ہابیلؒ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں کا تذکرہ سورۃ مائدہ ۲۷تا۳۲/۵ میں مذکور ہے جس میں قابیل نے ہابیل کو قتل کردیا تھا جس کی وجہ سے سخت عذاب کا مستحق ہوا۔

ہاروت وماروت حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانے میں ہاروت وماروت نامی دو فرشتے شہر بابل میں حق سبحانہ وتعالیٰ نے آزمائش کے طور پر بھیجے تھے، لوگ ان سے جادو سیکھتے تھے لیکن وہ کہدیتے تھے کہ "تم کفر اختیار نہ کرو ہم تو ایک آزمائش ہیں" ملاحظہ ہو سورۃ بقرہ ۱۰۲/۲

تذکرۃ الاشقیا

(۱) آزر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام۔ (الانعام ۷۴/۶)

(۲) ابی لہب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا۔ لہب نام کی ۱۱۱ سورۃ بھی ہے۔

(۳) جالوت۔ جس کافر بادشاہ کو حضرت داؤدؑ نے قتل کر دیا تھا (البقرہ ۲۴۹ تا ۲۵۱/۲)

(۴) سامری۔ بنی اسرائیل کا ایک شخص جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر چلہ کشی کے دوران بچھڑا بنا کر اس کو پوجنا شروع کر دیا تھا ۸۵ تا ۸۸ - ۹۵/۲۰

(۵) عزیزِ مصر۔ قرآن کریم میں نام نہیں لیکن اشارے پائے جاتے ہیں ۲۱-۲۹/۱۲

(۶) فرعون۔ مصر کا مشہور کافر بادشاہ جس کی لاش آج تک محفوظ ہے۔ اور قرآن کریم میں بکثرت جگہ اس کا ذکر ہے ۱۰۴-۱۲۳-۱۳۷/۷ تقریباً ۷۵ جگہ

(۷) قارون۔ حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں بنی اسرائیل کا ایک بہت مالدار سردار ۷۶/۲۸، ۳۹/۲۹، ۲۴/۴۰

(۸) ہامان۔ فرعون کا وزیر ۳۸/۲۸ - ۳۶/۴۰

(۹) یاجوج ماجوج۔ انتہائے مشرق کی ایک قوم جس کو ذوالقرنین نے سدِ سکندری بنا کر بند کر دیا ہے جو قیامت کے قریب کھول دی جائے گی اور دنیا بھر میں فتنہ و فساد پھیلائے گی۔ ۹۴/۱۸

ارض القرآن (جغرافیہ قرآنی)

(۱) بابل۔ عراق کا قدیم ترین شہر۔ ۱۰۲/۲

(۲) جُودی۔ ایک پہاڑ کا نام جس پر حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی ٹھہری تھی۔ ۴۴/۱۱

(۳) حُنین۔ مکہ مکرمہ کے قریب ایک وادی کا نام۔ ۲۵/۹

(۴) رُوم۔ ایک مشہور شہر اور قرآن کریم کی ایک سورۃ ۳۰ کا نام۔ ۲/۳۰

(۵) سَبا۔ قرآن کریم کی سورۃ ۳۴ کا نام اور ملک یمن کی ایک قوم کا نام۔ ۲۲/۲۷، ۱۵/۳۴

(۶) صفا۔ مکہ معظمہ میں مسجد الحرام کے بالکل ساتھ ہی ایک پہاڑی کا نام۔ ۱۵۸/۲

(۷) طور۔ جہاں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا ۶۳-۹۳/۲

(۸) عرفات۔ مکہ مکرمہ سے ۹ میل فاصلہ پر ایک مقام جہاں حج ادا کیا جاتا ہے ۱۹۸/۲۔

(۹) مجمع البحرین۔ جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر سے ملاقات ہوئی ۶۰/۱۸

(۱۰) مرج البحرین۔ جہاں میٹھا اور کڑوا دونوں دریا ملے جُلے جاری ہیں ۵۳/۲۵، ۱۹/۵۵

(۱۱) مسجد الحرام - بیت اللہ شریف کی مسجد - ۲۸/۹ ، ۲۷/۴۸ ،

(۱۲) مسجد الاقصیٰ - بیت المقدس کی مسجد ۱/۱۷

(۱۳) مدین - ایک بستی کا نام ۹۵/۷ ، ۷۰/۹ تقریباً دس جگہ

(۱۴) مدینہ (منورہ) ۱۲۳/۷ ، ۱۲۰،۱۰۱/۹ - تقریباً ۱۳ جگہ

(۱۵) مروہ - مسجد الحرام کے ساتھ ہی ایک پہاڑی ۱۵۸/۲

(۱۶) مصر - قدیم ترین شہر کا نام - ۸۷/۱۰ ، ۹۹،۲۱/۱۲ ، ۵۱/۴۳

(۱۷) مقامِ ابراہیم - مسجد الحرام میں ایک بڑا پتھر جس پر حضرت ابراہیم نے کھڑے ہو کر خانہ کعبہ تعمیر کیا تھا ۱۲۵/۲

(۱۸) مکہ (معظمہ) ۲۴/۴۸ - بکہ ، بکہ مکہ معظمہ کا پرانا قدیم نام ۹۶/۳ ۔

حیواناتِ قرآنی (جانوروں کے نام)

(۱) ابابیل - طَیراً اَبابیل - غول در غول پرندے ۳/۱۰۵

(۲) اون - اَصْوَافِھَا - اُن کی اون ۸۰/۱۶ واحد صَوْفٌ ۲۷/۵۴

(۳) اونٹ - بَعِیر ۶۵-۷۲/۱۲ جَمَل ۴۰/۷ - ۳۳/۷۷

(۴) اونٹنی - نَاقَة - ۷۳-۷۷/۷ ، ۶۴/۱۱ ، ۵۹/۱۷ ، ۱۵۵/۲۶ ، ۲۷/۵۴ ، ۱۳/۹۱

(۵) بازو - پر - اَجْنِحَة ۱/۳۵ واحد جَنَاحٌ

(۶) بال - اَشْعَارِھَا - ان کے بال - واحد شَعْرٌ

(۷) بٹیر - سَلْوٰی - بٹیر کے مشابہ ایک پرندہ - ۵۷/۲ ، ۱۶۰/۷

(۸) بچھڑا - عِجْل - گائے کا بچہ ۵۱، ۵۴، ۹۲، ۹۳/۲ ، ۱۴۸-۱۵۳/۴ ، ۱۴۸، ۱۵۲/۷ ، ۶۹/۱۱ ، ۸۸/۲۰

(۹) بکری - غَنَم - ۱۴۶/۶ ، ۱۸/۲۰ ، ۷۸/۲۱ -

(۱۰) بندر ، لنگور - قِرَدَة - واحد قِرْدٌ ۶۵/۲ ، ۶۰/۵ ، ۱۶۶/۷ -

(۱۱) بھیڑ - ضَان - ۱۴۳/۶ —— (۱۲) بھیڑیا - ذِئْبٌ ۱۳-۱۴-۱۷/۱۲

(۱۳) ٹڈیاں - جَرَادٌ ۱۳۳/۷ ، ۷/۵۴ —— (۱۴) جانور - دَابَّة - (چوپایہ)

(۱۵) چیونٹی - نَمْلَة - جمع نَمْل ۱۸/۲۷ قرآن کریم کی ایک سورۃ کا نام نمل ۲۷

(۱۶) خاردار درخت - ضَرِیع ۶/۸۸ -

(۱۷) خچر - بِغَال ۸/۱۶ - (۱۸) دودھ - لَبَن ۱۵/۴۷

(۱۹) سانپ، اژدہا۔ حَیَّۃٌ ۲۰/۲۔ اور جَانٌّ دُبلا پتلا سانپ تیز دوڑنے والا ۱۰/۲۷، ۳۱/۲۸

(۲۰) سور۔ خِنْزِیْر۔ ۱۷۳/۲، ۳ و ۶۰/۵، ۱۴۸/۶، ۱۱۵/۱۶۔

(۲۱) شیر۔ قَسْوَرَہ۔ ۵۱/۷۴ (۲۲) کتا۔ کَلْبٌ ۱۷۶/۷، ۱۸، ۲۲/۱۸۔

(۲۳) کوّا۔ غُرَاب۔ ۳۱/۵

(۲۴) گائے۔ بَقَرَۃ۔ ۶۷/۲، ۱۴۴، ۱۴۶/۶، ۴۳، ۴۶/۱۲۔ قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ ۲ کا نام بھی بقرہ ہے

(۲۵) گدھا۔ حِمَار۔ ۲۵۹/۲، ۵/۶۲۔

(۲۶) تیز دوڑنے والے گھوڑے عَادِیٰتٌ ۱/۱۰۰۔ جِیَادٌ ۳۱/۳۸۔

(۲۷) مچھر۔ بَعُوْضَۃً۔ ۲۶/۲ (۲۸) مچھلی۔ حُوْت۔ ۶۱-۶۳/۱۸، ۱۴۲/۳۷، ۴۸/۶۸

(۲۹) مکڑی۔ عَنْکَبُوْت۔ ۴۱/۲۹۔ قرآنِ کریم کی ایک سورۃ ۲۹ کا نام بھی عنکبوت ہے۔

(۳۰) مکھی۔ ذُبَابٌ۔ ۷۳/۲۲ (۳۱) مینڈک۔ ضَفَادِعُ۔ ۱۳۳/۷

(۳۲) ہاتھی۔ فِیل ۱/۱۰۵ قرآن کریم کی سورۃ ۱۰۵ کا نام بھی فیل ہے۔

(۳۳) ہُدہُد۔ ھُدْھُد ۲۰/۲۷۔

نباتاتِ قرآنی

(۱) ادرک۔ سونٹھ۔ زَنْجَبِیْل۔ ۱۷/۷۶

(۲) اناج۔ حَبّ۔ دانہ گیہوں وغیرہ ۲۶۱/۲، ۵۹، ۹۵، ۹۹/۶، ۴۷/۲۱ ۱۱ جگہ

(۳) انار۔ رُمَّان ۹۹-۱۴۱/۶، ۶۸/۵۵۔ (۴) انجیر۔ تِیْن۔ ۱/۹۵ سورہ ۹۵ کا نام

(۵) انگور۔ عِنَب۔ اَعْنَاب۔ ۲۶۶/۲، ۹۹/۶، ۴/۱۳، ۱۱، ۶۷/۱۶ تقریباً دس جگہ

(۶) ببول۔ طَلْح کانٹے دار درخت ۲۷-۳۳/۵۶۔ ۱۶/۳۴ (۷) برگ۔ وَرَق۔ پتے ۵۹/۶ ۲۲/۷ ۱۲۱/۲۰

(۸) بیری۔ سِدْرَۃ۔ ۱۴/۳۴، ۱۴، ۱۶/۵۳، ۲۸/۵۶

(۹) پھل۔ ثَمَر، فَاکِہ۔ تقریباً ۳۵ جگہ بکثرت آیا ہے۔

(۱۰) پیاز۔ بَصَل۔ ۶۱/۲ (۱۱) چارہ۔ اَبًّا ۳۱/۸۰

(۱۲) رائی۔ خَرْدَل۔ ۴۷/۲۱، ۱۶/۳۱ (۱۳) ریحان۔ رَیْحَان ۱۳-۱۹/۵۵۔ ۸۹/۵۶

(۱۴) زراعت۔ زَرْع۔ فصل۔ ۱۴۲/۶۔ ۱۱/۱۶ تقریباً ۸ جگہ

(۱۵) زقوم۔ زَقُّوْم۔ جہنم کے کانٹے دار درخت کا نام ۶۰/۱۷، ۶۲، ۶۸/۳۷، ۴۳، ۴۶/۴۴، ۵۲، ۵۶/۵۶

(۱۶) زیتون - زَیْتُوْن - ایک مشہور درخت جس کا پھل کھاتے ہیں اور تیل بھی نکالا جاتا ہے۔ ۹۹-۱۴۲/۶ ۹ جگہ

(۱۷) طُوبیٰ - لذیذ اور عمدہ غذا - ۲۹/۱۳ (۱۸) کافور - کَافُوْر - ۵/۷۶

(۱۹) کھجور - نَخْل - نَخْلَہ ۲۶۶/۲ ۱۴۲،۱۰/۶ تقریباً ۳۰ جگہ

(۲۰) ککڑی - قِثَّاء ۶۱/۲ (۲۱) لوکی - یَقْطِیْن - ۱۳۹-۱۴۶/۳۷

(۲۲) لہسن - فُوْم ۶۱/۲ (۲۳) مسور - عَدَس ۶۱/۲

(۲۴) ترنجبین - مَنّ - ۵۷/۲ ۱۶۰/۷

معدنیات قرآنی (دھاتیں)

(۱) تانبا - نُحَاس ۳۵/۵۵ ، قِطْر ۹۶/۱۸ - ۱۲/۳۴

(۲) چاندی - فِضَّہ ۱۴/۳ ، ۳۴/۹ - ۳۳/۴۳ - ۱۵، ۱۶، ۲۱/۷۶

(۳) سونا - ذَھَب - ۱۴-۹۱/۳ ، ۳۴/۹ ، ۳۱/۱۸ ، ۲۳/۲۲ ، ۳۳/۳۵ ، ۵۳-۷۱/۴۳

(۴) گندھک قِطْرَان ۵۰/۱۴ - (۵) لوہا - حَدِیْد - ۵۰/۱۷ ، ۹۶/۱۸ ، ۲۱/۲۲ ، ۱۰/۳۴ ، ۲۲/۵۱ ، ۲۵/۵۸

(۶) مرجان - ۲۲ - ۵۸/۵۵ (۷) مشک ۲۶/۸۳

(۸) موتی - لُؤلُؤ ۲۴/۵۲ (۹) یاقوت ۵۸/۵۵

معبودانِ باطل

(۱) بَعْل ۱۲۵/۳۷ - حضرت الیاس علیہ السلام کی قوم کے ایک بُت کا نام۔

(۲) سُوَاعًا - ۲۳/۷۱ - حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے ایک بُت کا نام

(۳) شِعْرٰی - ۴۹/۵۳ - ایک بڑا ستارہ ہے جس کو بعض عرب پوجتے تھے۔

(۴) عُزّٰی - ۱۹/۵۳ - اہلِ عرب کے ایک بُت کا نام

(۵) لَات - ۱۹/۵۳ " " " "

(۶) مَنٰوۃ ۲۰/۵۳ - عرب کے قبیلہ خزاعہ کے ایک بُت کا نام

(۷) نَسْرًا - ۲۳/۷۱ - حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے ایک بُت کا نام

(۸) وَدًّا ۲۳/۷۱ " " " " "

(۹) یَعُوْقَ - حضرت نوح کی قوم کے ایک بت کا نام جو گھوڑے کی شکل کا تھا۔

(۱۰) یَغُوْثَ " " " " جو شیر کی شکل کا تھا۔

عبادات

حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) پسند کیا۔

اس آیتِ مبارکہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امم سابقہ میں دین کے اجزا کی نشو و نما ہوتی رہی اور اُن کی عبادت و احکام میں مناسب تبدیلی بھی ہوئی لیکن جب آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے کَافَّةً لِّلنَّاسِ (تمام لوگوں) کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور افضل ترین کتاب "قرآنِ کریم" عطا فرمائی گئی، اسی طرح کافۃ للناس کی ہدایت کے لئے عبادات و احکام بھی احسن و اکمل ترین درجے کے آپ کو عطا کئے گئے۔

قرآن کریم میں ہر موضوع پر بکثرت آیاتِ مبارکہ موجود ہیں جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے بہرحال حسبِ استطاعت عبادات سے متعلق آیاتِ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے نیز حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہر عبادات و احکام کے اصول بیان فرما دیئے ہیں لیکن ان کو سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے اسوۂ رسول اور احادیثِ شریفہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(البقرہ ۲۱/۲) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(آل عمران ۵۱/۳) اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(النساء ۳۶/۴) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا ۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ۱۰۲/۶، ۳/۱۰، ۴۰/۱۲، ۲۳/۱۷، ۲۳/۲۳، ۲۶/۱۶۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۲۵۲/۲، ۱۰۸/۳، ۶/۴۵
یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں
توحید
رسالت
عبادت
فیوض القرآن
یعنی
اشاریۂ مضامین قرآن
آخرت
احکام
ناشر
ادارۂ مجددیہ ۲/۵ ایچ، ناظم آباد ۳ کراچی ۱۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْكَ آيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ

یہ اللہ تعالیٰ کی آیتیں ہیں جو ہم تم کو صحیح صحیح پڑھ کر سناتے ہیں۔

فیوض القرآن

یعنی

اشاریۂ مضامینِ قرآن

جو پانچ ابواب : توحید، رسالت، عبادت، احکام اور آخرت پر مشتمل ہے

اور جس میں ہر باب کی مناسبت سے بکثرت ذیلی عنوانات کے تحت

آیاتِ مقدسہ جمع کر دی گئی ہیں

مرتبہ

محمد علی

ناشر

ادارۂ مجددیہ، ۲/۵، ایچ، ناظم آباد ۳، کراچی

عبادات

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ارشاد ہے: (المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) پسند کیا۔

اس آیتِ مبارکہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ امم سابقہ میں دین کے اجزا کی نشو ونما ہوتی رہی اور اُن کی عبادت واحکام میں مناسب تبدیلی بھی ہوئی لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے کَآفَّةً لِّلنَّاسِ (تمام لوگوں) کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا اور افضل ترین کتاب "قرآنِ کریم" عطا فرمائی گئی، اسی طرح کافۃ للناس کی ہدایت کے لئے عبادات واحکام بھی احسن واکمل ترین درجے کے آپ کو عطا کئے گئے۔

قرآن کریم میں ہر موضوع پر بکثرت آیاتِ مبارکہ موجود ہیں جن کا احاطہ کرنا ناممکن ہے بہر حال حسبِ استطاعت عبادات سے متعلق آیاتِ مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے نیز حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ہر عبادات واحکام کے اصول بیان فرما دیئے ہیں لیکن ان کو سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے اسوۂ رسول اور احادیثِ شریفہ کا مطالعہ ضروری ہے۔

(البقرہ ۲۱/۲) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا اور ان لوگوں کو بھی جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم متقی بن جاؤ۔

(آل عمران ۵۱/۳) اِنَّ اللّٰهَ رَبِّىْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے پس اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

(النساء ۳۶/۴) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا ۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ ۱۰۲/۶، ۳/۱۰، ۴۰/۱۲، ۲۳/۱۷، ۲۳/۲۳، ۲۶/۱۶۔

(الحجر ۹۹/۱۵) وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ٥ اور اپنے رب کی عبادت کئے جاؤ حتیٰ کہ تم کو یقین (موت) آجائے۔

(الانبیاء ۲۵/۲۱) اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ٥ بیشک میرے علاوہ کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔ نیز ۹۲/۲۱۔

(العنکبوت ۱۶/۲۹) اُعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ۔ اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو اور تقویٰ اختیار کرو۔

(۱۷/۲۹) وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ۔ اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر ادا کرو۔

(یٰس ۶۱/۳۶) وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ٥ اور یہ کہ میری ہی عبادت کرو، یہی صراطِ مستقیم (سیدھا راستہ) ہے۔" نیز ۶۲/۳۶

اسلام

(اسلام کا مطلب یہ ہے کہ دینِ اسلام کے تمام اصولوں کا پابند رہنے کا پختہ ارادہ کرلینا۔ اور ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے تمام عقائد و ارکان اور اصولوں پر ایمان و یقین رکھنا اور تمام نیک کاموں پر عمل پیرا رہنا اور تمام برے کاموں سے بچنا ہے۔ اس سلسلہ میں چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں)

(البقرہ ۱۱۲/۲) بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ٥ ہاں، جو کوئی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جھک جائے اور نیکی کرنے والا ہو پس اس کے رب کے پاس اس کے لئے اجر ہے اور ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہونگے

(آل عمران ۱۹/۳) اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔ بیشک دین تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے

(النساء ۱۲۵/۴) وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ۔ اور اس سے بہتر کس کا دین ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں جھک جائے اور وہ نیکوکار بھی ہو۔

(المائدہ ۳/۵) اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ٥ آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنی نعمت تمام (کامل) کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین (کی حیثیت سے) پسند کرلیا۔"

(الانعام ۱۲۵/۶) فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۔ پس جس کے لئے اللہ ہدایت کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے سینے کو اسلام کے لئے کشادہ کردیتا ہے۔" نیز ۲۲/۳۹

(الزمر ۱۲) وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اور مجھ کو حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے مسلمان (حکم بردار) بنوں ۔ نیز ۶۶/۴۰ ۔ ۲۲/۳۹

(حم السجدہ ۳۳) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ اور اعمالِ صالح کی طرف دعوت دے اور کہے بیشک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

(الحجرات ۱۷) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ۖ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۔ (اے رسول) وہ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ (ہم) مسلمان ہو گئے ہیں، کہدو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تم کو ایمان کی طرف ہدایت کی بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو۔

ایمان

(سورۂ محمد ۲) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اور اس پر بھی ایمان لائے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا گیا اور جو یقیناً ان کے رب کی طرف سے حق (سچ) ہے اللہ تعالیٰ نے ان سے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کی حالت کو سنوار دیا۔

(الحجرات ۱۴) قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ۖ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۔ دیہاتی عرب (بدو) کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ کہدو کہ تم ایمان نہیں لائے (بلکہ یوں) کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

(۱۵) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۔ بلاشبہ مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک باقی نہ رہا اور انھوں نے اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ تو سچے (مومن) ہیں۔

اب اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی ترغیب میں چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں:-

(البقرہ ۱۳۶) قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ (اے لوگو!) کہدو کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر، اور جو (قرآن) ہم پر نازل کیا گیا اس پر، اور جو (صحیفے) ابراہیم، اسمٰعیل، اسحٰق اور یعقوب پر، اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں اُن پر بھی اور جو دیگر انبیاء کو اُن کے رب کی طرف سے (کتابیں) ملیں اُن پر بھی (ایمان لائے) ہم اُن میں سے کسی کے درمیان کبھی فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں"

(آل عمران ۱۷۹) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ پس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری اختیار کرو گے تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہوگا"

(النساء ۱۳۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۔ اے ایمان والو! (سچے دل سے) اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور جو کتاب اس (اللہ تعالیٰ) نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس سے قبل وہ نازل کر چکا ہے ایمان لے آؤ" نیز ۱۷۰، ۱۵۸، ۱۰۳

(الحدید ۲۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ تو وہ تم کو اپنی رحمت سے دوگنا اجر عطا فرمائے گا اور تمہارے لئے ایک ایسا نور قرار دے گا جس میں تم چلو پھرو گے، اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ تو بڑا ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے"

(التغابن ۸/۲۸) فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ٭

پس ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور اس نور (قرآن) پر جس کو ہم نے نازل کیا، اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کو خوب جانتا ہے ۔"

قرآن کریم میں " اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ " کی تاکید میں بکثرت آیات مبارکہ آئی ہیں مثلاً :

۲۵-۸۲-۲۷۷/۲، ۵۷/۳، ۵۷-۱۷۳/۴، ۹-۹۳/۵، ۳۲/۷، ۴-۹۷/۱۰، ۲۳/۱۱، ۲۹/۱۳، ۲۳/۱۴، ۳۰-۱۰۷/۱۸

۶۰-۹۶/۱۹، ۱۴-۲۳-۵۰-۵۶/۲۲، ۵۵/۲۳، ۲۲۷/۲۶، ۸۰/۲۸، ۷-۹-۵۸/۲۹، ۱۵-۴۵/۳۰، ۸/۳۱، ۴-/۳۴

۷/۳۵، ۲۴-۲۸/۳۸، ۵۸/۴۰، ۸/۴۱، ۲۲-۲۳-۲۶/۴۲، ۲۱-۳۰/۴۵، ۲-۱۲/۴۷، ۲۹/۴۸، ۱۱/۶۵، ۱۱/۸۵، ۶/۹۵، ۷/۹۸، ۳/۱۰۳

طہارت

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم درجہ عبادات کا ہے اور عبادت میں سب سے زیادہ فضیلت نماز کو حاصل ہے اور نماز کے لئے طہارت کا ہونا ضروری ہے، لہٰذا طہارت سے متعلق عرض ہے (۲۲۲/۲)

تیمم، وضو اور غسل

(النساء ۴۳/۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ٭ اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ جبتک کہ یہ نہ سمجھنے لگو کہ تم کیا کہہ رہے ہو، اور نہ ہی جنابت کی حالت میں، جبتک کہ تم غسل نہ کرلو، الا یہ کہ تم راستے سے گزر رہے ہو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلا ہو کر آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو مس کیا ہو اور تم کو پانی نہ ملے تو پاک مٹی کا قصد کرو پس اس سے اپنے چہرے کا اور اپنے ہاتھوں کا مسح کرلو، بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے"

(المائدہ ۶/۵) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ الخ

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھولیا کرو اور

اپنے سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں (دھو لیا کرو) ۔۔۔۔۔۔۔ اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو (غسل کر کے) پاک ہو جایا کرو، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو، یا تم نے عورتوں کو مس کیا ہو (ہمبستر ہوئے ہو) اور تم کو پانی نہ مل سکے تو ارادہ کرو پاک مٹی کا اور اس سے اپنے منھ اور ہاتھوں کا مسح کرو (تیمم کر لو) اللہ تعالیٰ تم پر کسی طرح کی تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ چاہتا ہے کہ تم کو پاک کر دے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دے تاکہ تم شکر کرو۔"

(التوبہ ۱۰۸/۹) فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا ۚ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ ٥ اس (مسجد) میں ایسے مرد ہیں جو پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔"

(المدثر ۴/۷۴) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔ اور اپنا لباس پاک رکھو۔"

صلوٰۃ (نماز)

عقائد کی درستگی کے بعد بدنی عبادتوں میں نماز سب سے افضل عبادت ہے۔ نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد اور عورت، آزاد و غلام سب پر فرض عین ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ۔ بیشک قیامت کے دن سب سے پہلے جس عمل کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔" نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جس میں حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ کی حضوری حاصل ہوتی ہے لہٰذا کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نمازیں اِدھر اُدھر کے خیالات سے پاک رہیں تاکہ حضوری کا حق حاصل ہو سکے، اور فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ "پس خرابی ہے اُن نمازیوں کی جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں (اور صرف خانہ پوری کرتے ہیں) کے درجے سے محفوظ رہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ ۔

اذان

قرآن کریم میں نماز کا اعلان کرنا ملاحظہ ہو۔

(المائدہ ۵۸/۵) وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ ۔ اور جب تم صلوٰۃ (نماز) کی طرف بلاتے ہو۔"

(الاعراف ۴۴/۷) فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ ۔ پھر ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا۔"

(الحج ۲۷/۲۲) وَأَذِّن فِي النَّاسِ ۔ اور لوگوں میں اعلان کر دو۔"

(الجمعہ ۹/۶۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ ۔ اے ایمان والو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے پکارا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑو۔"

انبیاء علیہم السلام کی نماز

نماز کی خصوصیات میں سے یہ بھی ہے کہ انبیائے کرام پر بھی نماز فرض تھی جیسا کہ قرآن کریم شاہد ہے:-

حضرت ابراہیم علیہ السلام (البقرہ ۱۲۵/۲) وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ۗ وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۔ اور ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو مصلی (نماز کی جگہ) بنالو۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ سے عہد لیا کہ طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے میرے گھر کو پاک رکھو۔

(سورۂ ابراہیم ۳۷/۱۴) رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ ۔ اے میرے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو میدان (مکہ) بنجر وادی میں تیرے عزت والے گھر کے پاس بسایا ہے، تاکہ وہ نماز قائم کریں، پس تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔

(۴۰/۱۴) رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۔ اے میرے رب! مجھ کو اور میری اولاد کو صلوٰۃ (نماز قائم رکھنے والا بنا)۔

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام (المریم ۵۴،۵۵/۱۹) وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۡ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۚ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۠ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۔ اور کتاب میں اسمٰعیلؑ کا تذکرہ کرو بیشک وہ وعدے کا سچا اور رسول اور نبی تھا اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیتا تھا اور اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ تھا۔

حضرت شعیب علیہ السلام (ہود ۸۷/۱۱) قَالُوْا يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُنَآ (قوم نے) کہا: اے شعیب کیا تیری نماز تجھ کو (اس بات کا حکم دیتی ہے کہ ہم ان (بتوں) کو چھوڑ دیں جن کو ہمارے باپ دادا پوجا کرتے تھے۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام (یونس ۸۷) وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ اور ہم نے موسیٰؑ اور اس کے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لئے مصر میں گھر (مساجد) بناؤ اور

اپنے گھروں کو قبلہ رُو کرو اور نماز کو قائم رکھو اور مومنوں کو بشارت دیدو۔"

حضرت زکریا علیہ السلام (آل عمران ۳۹) فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ پس فرشتوں نے اس (زکریا) کو پکارا جبکہ وہ محراب میں کھڑے ہوئے نماز ادا کر رہے تھے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام (المریم ۳۰-۳۱) قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۙ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۖ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا اس (بچے) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی ہوں مجھ کو برکت والا بنایا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔"

حضرت لقمان (لقمان ۱۷) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ اے میرے بیٹے نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم دیتے رہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو اور اس مصیبت پر صبر کرو جو تجھ کو پہنچے۔"

بنی اسرائیل کو نماز کا حکم (البقرہ ۸۳) اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے میثاق (عہد) لیا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرو گے . . . . وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۔ اور نماز کو قائم رکھنا اور زکوٰۃ دیتے رہنا۔"

(المائدہ ۱۲) وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۖ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۖ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے میثاق (عہد) لیا اور ہم نے ان میں بارہ سردار مقرر کئے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں، اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہو گے اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دو گے تو میں بھی تمہارے گناہ تم سے دُور کر دوں گا۔"

قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لئے نماز کی تاکید میں جو آیاتِ مبارکہ نازل ہوئی ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہم کو خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسلمانوں کو نماز کا حکم

(البقرہ ۲/۳) اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ہ جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو ہم نے اُن کو روزی دی ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۲/۴۳) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ہ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو۔"

(۲/۴۵) وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ہ صبر اور نماز کے ذریعے (اللہ تعالیٰ سے) مدد مانگو۔" نیز ۸۳، ۱۱۰، ۱۱۵، ۱۵۳، ۱۷۷/۲ -

(۲/۲۳۸) حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ ہ سب نمازوں کی حفاظت کرو، اور (بالخصوص) نمازِ وسطیٰ (درمیانی نماز) کی، اور اللہ تعالیٰ کے سامنے (ادب سے) کھڑے رہا کرو۔" نیز ۲/۲۷۷ اور ۳/۳۹، ۴۳، ۷۷، ۱۰۱، ۱۰۲/۴،

(النساء ۴/۱۰۳) فَاِذَا قَضَیْتُمُ الصَّلٰوۃَ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِکُمْ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ہ اور جب تم نماز ادا کر چکو تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو پھر جب تم کو اطمینان حاصل ہو جائے تو نماز قائم کرو۔ بیشک نماز مومنوں کے لئے اوقاتِ مقررہ میں فرض کی گئی ہے۔" نیز ۱۴۲-۱۶۲/۴ - ۶-۱۲/۵ -

(المائدہ ۵/۵۵) اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ ہ بیشک تمہارے دوست تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اور وہ ایمان [والے] ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔ نیز ۵۸-۹۱-۱۰۶/۵ - ۷۲-۹۲/۶ -

(الانعام ۶/۱۶۲) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ کہہ دو بیشک میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہے نیز ۷/۱۷۰ نیز ۸/۳ - ۵-۱۱-۱۸-۵۴-۷۱/۹ - ۱۰/۸۷ - ۱۱/۸۷ -

(ہود ۱۱/۱۱۴) وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ط اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر (یعنی صبح و شام) اور رات کے کچھ حصوں میں بھی نماز پڑھو۔"

(الرعد ۲۲/۱۳) وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً ۔ اور جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (مصائب پر) صبر کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُن کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور ظاہر طور پر (فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں۔ نیز ۳۱/۱۴، ۳۷، ۴۰۔

(بنی اسرائیل ۷۸/۱۷) أَقِمِ الصَّلَوٰةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا ۔ (اے رسول) نماز قائم کرو زوالِ آفتاب سے رات کے اندھیرے تک (ظہر، عصر، مغرب اور عشاء) اور فجر میں قرآن (پڑھو) بلاشبہ فجر میں قرآن پڑھنا (موجب) حضور ہے۔ ۷۹/۱۷

(۱۱۰/۱۷) وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۔ اور نماز کو نہ تو بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ (بلکہ) درمیانی راہ اختیار کرو۔ نیز ۳۱/۱۹، ۵۵، ۵۹، ۱۴/۲۰، ۱۳۰۔

(طٰہٰ ۱۳۲/۲۰) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَوٰةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ۔ اور اپنے اہل کو بھی نماز کا حکم دو اور اس میں ثابت قدم رہو۔ نیز ۷۳/۲۱، ۳۵/۲۲۔

(الحج ۴۱/۲۲) الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَآتَوُا الزَّكَوٰةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے ۷۸/۲۲

(المؤمنون ۱، ۲/۲۳) قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ بیشک اُن مومنوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع و خضوع کرتے ہیں (یعنی بدن سے ادب کے ساتھ کھڑا ہونا اور زبان سے جو کلمہ ادا ہو اس کو دل سے سمجھنا)۔ نیز ۳۷/۲۴ - ۳/۲۷

(۹/۲۳) وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ۝ اور جو لوگ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔

(العنکبوت ۴۵/۲۹) وَأَقِمِ الصَّلَوٰةَ ۖ إِنَّ الصَّلَوٰةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ ۔ اور نماز قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بُرائی سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر تو سب سے بڑھ کر ہے۔ ۳۱-۱۷/۳۰ - ۲-۱۷/۳۱ - ۳۳/۳۳ - ۱۸-۲۹/۳۵ - ۱۳/۵۸

جمعہ کی نماز

(الجمعہ ۹، ۱۰/۶۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَوٰةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

اے ایمان والو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت (سب) چھوڑ دو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ نیز ۲۳/۲۲، ۲۴/۴۳، ۳۱/۷۵، ۲۵/۲۶، ۱۵/۸۲، ۱۰/۹۶، ۵/۹۸، ۲/۱۰۸۔

صلوٰۃ التہجد (بنی اسرائیل ۷۹/۱۷) وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ اور رات کے کچھ حصہ میں جاگتے رہو (تہجد پڑھو) یہ تمہارے لئے نفل (عطیہ) ہے۔

(المزمل ۱تا۶/۷۳) یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ اے چادر اوڑھ کر لیٹنے والے۔ (۲/۷۳) قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۝ رات کو (نماز کے لئے) کھڑے ہو مگر تھوڑا۔ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا ۝ اس کا نصف حصہ یا اس سے بھی کچھ کم۔ اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ۝ یا اس سے کچھ زیادہ، اور ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھو۔ (۵/۷۳) اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ بیشک ہم تم پر ایک بھاری کلام نازل کرینگے اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِیْلًا بیشک رات کا اٹھنا ہی نفس پر قابو پانے کیلئے (مفید ہے) اور صداقت کے لئے بہترین وقت ہے۔

صلوٰۃ القصر (النساء ۱۰۱/۴) وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ۔ اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم نماز کو مختصر (قصر) کرکے پڑھو بشرطیکہ تم کو خوف ہو۔ نیز ۱۰۱ تا ۱۰۳/۴

نماز جنازہ (التوبہ ۸۴/۹) وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اور (اے رسول) ان (منافقوں میں سے کوئی مر جائے تو اُن کے جنازے) پر نماز نہ پڑھو اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہو۔

نمازیوں کو تنبیہ الماعون ۴تا۶/۱۰۷ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ پس افسوس ہے ان نمازیوں پر جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں، وہ تو صرف دکھاوا ہی کرتے ہیں۔

زکوٰۃ

حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآن کریم میں نماز کے ساتھ ہی ساتھ زکوٰۃ کی تاکید بھی فرمائی ہے اور انبیائے سابقین کی امتوں پر بھی زکوٰۃ فرض تھی مثلاً ۸۳/۲، ۷۷/۴، ۱۲/۵، ۳۰/۱۹، ۵۵/۱۹، ۷۳/۲۱، ۵/۹۸۔ اسی طرح مسلمانوں پر بھی زکوٰۃ فرض ہے اور قرآن کریم میں جگہ جگہ واٰتوا الزکوٰۃ (اور زکوٰۃ ادا کیا کرو) کا جملہ آیا ہے۔ زکوٰۃ کی تاکید سے متعلق چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(الاعراف ۱۵۶/۷) وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَکْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۔ اور میری رحمت ہر شے پر محیط ہے پس میں اس کو ان لوگوں کے لئے لکھ دوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔"

(المومنون ۱/۲۳) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ بیشک مومنوں نے فلاح پائی۔" اَلَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۔ جو اپنی نماز میں خشوع (عاجزی) کرتے ہیں۔" وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۔ اور جو لغو (بیہودہ) بات سے منہ پھیر لیتے ہیں۔" وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّکٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۔ اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔"

(۱۱/۲۳) اَلَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۔ یہی لوگ بہشت کے وارث ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

(النور ۳۷/۲۴) رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ ۔ وہ ہی مرد ہیں کہ جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتے اور وہ نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔"

(الروم ۳۹/۳۰) وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۔ اور جو کچھ تم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ دیتے ہو تو ایسے ہی لوگ زیادہ حصہ پانے والے ہوں گے

(لقمان ۴/۳۱) اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ۔ جو لوگ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔" وہی تو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔ نیز ۲۹/۳۵

صدقات

اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اپنے مال میں سے صدقہ وخیرات کرنے کا حکم۔

(البقرہ ۳/۲) وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

(۲۱۵/۲) قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔ کہہ دو کہ جو کچھ بھی تم اپنے مال میں سے خرچ کرنا چاہو پس وہ والدین کو اور قریبی رشتہ داروں کو، یتیموں کو، فقیروں کو اور مسافروں کو دو، اور جو نیکی تم کروگے اللہ تعالیٰ اس کو جانتا ہے۔ نیز ۱۷۷، ۱۹۵، ۲۱۹، ۲۵۴/۲

(۲۶۱/۲) مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۔ ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس (ایک) دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بال میں سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھا کر دو گنا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑی کشائش والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ ۲۶۲ تا ۲۸۰/۲

(۲۷۱/۲) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۗ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۔ اگر تم صدقات کو ظاہر کر کے خرچ کرو تو بھی ٹھیک ہے اور اگر پوشیدہ طور پر دو اور اس کو حاجتمندوں تک پہنچا دو تو وہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ تمہاری برائیوں کا کفارہ بھی ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

(آل عمران ۹۲/۳) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔ تم ہرگز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم اس میں سے خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہے۔ نیز ۳۸/۴، ۱۲/۵، ۶۰، ۳/۸، ۵۳ تا ۶۰/۹، ۸۸/۱۲، ۳۱/۱۴، ۳۵/۲۲ - ۷۷/۲۸ - ۳۸/۳۰ - ۲۹-۳۲/۳۵ - ۱۶/۳۲ - ۲۹/۳۵ - ۱۹/۵۱ - ۷-۱۰، ۱۸/۵۷ - ۳۸/۴۲ - ۱۰/۶۳ - ۱۶/۶۴

(التغابن ۱۷/۶۴) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرض حسنہ دوگے تو وہ اس کو تمہارے لئے کئی گنا بڑھا دے گا اور تم کو بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ قدردان صاحب علم ہے۔ ۲۴/۷۰ - ۲۰/۷۳

صوم (روزہ)

اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھنا بھی ہے جو فرضِ عین ہے، اگرچہ ماہِ رمضان المبارک خود بڑی فضیلتیں رکھتا ہے، اسی ماہ مبارک میں لیلۃ القدر بھی ہے جو ہزار مہینوں سے زیادہ بہتر ہے جس میں فرشتے اور روح الامین سال بھر کے احکامات لے کر نازل ہوتے ہیں، نیز روزہ دار ملائکہ کی صفت (کھانے پینے سے پاک ہونے) کے ساتھ متصف ہوتا ہے، اور روزہ ایک خفیہ عبادت بھی ہے۔ چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(البقرہ ۱۸۳ تا ۱۸۷/۲) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔" (۱۸۴/۲) اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (روزوں کے لئے گنتی کے دن ہیں (یعنی ماہِ رمضان) پس جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ بعد میں روزوں کے ایام (دن) پورے کرلے۔ اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں (لیکن کسی وجہ سے نہ رکھ سکیں تو) وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے حق میں زیادہ اچھا ہے، اور اگر تم سمجھو تو روزہ رکھنا ہی تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔"

(۱۸۵/۲) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ رمضان المبارک کا مہینہ وہ (مبارک مہینہ) ہے جس میں لوگوں کی ہدایت کے لئے قرآن نازل ہوا جس میں ہدایت کی واضح نشانیاں ہیں اور وہ حق و باطل میں تمیز کرنے والا ہے۔ پس جو کوئی تم میں سے

یہ مہینہ پائے چاہئے کہ ضرور پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو تو بعد کے ایام میں گنتی پوری کرے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی کرنا نہیں چاہتا اور تاکہ تم گنتی پوری کر سکو۔ اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اس مہربانی پر کہ تم کو ہدایت فرمائی تاکہ تم شکر گذار ہو جاؤ۔"

(۱۸۷/۲) اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ۝ روزے کی رات میں تمہارے لئے اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال (جائز) ہے وہ تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم اپنے نفسوں کے حق میں خیانت کرتے تھے پس اس نے تم پر توجہ (مہربانی) فرمائی اور تم کو معاف کر دیا اب تم اُن سے مباشرت کر سکتے ہو، اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ تمہارے لئے لکھ دیا ہے اُس کو تلاش کرو اور کھاؤ پیو حتیٰ کہ تم پر فجر کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے واضح طور پر نظر آنے لگے پھر روزے کو رات تک پورا کرو — اور جب تم مساجد میں اعتکاف کے لئے بیٹھے ہو تو اُن عورتوں کے پاس نہ جاؤ (مباشرت نہ کرو) یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں پس ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔" (۳۵/۳۳)

لیلۃ القدر

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَامٌ هِيَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ بیشک ہم نے اس (قرآن) کو لیلۃ القدر (شب قدر) میں نازل کیا، اور تم کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح (جبرئیل) ہر معاملہ کا، تمہارے رب کی طرف سے حکم لے کر نازل ہوتے ہیں۔ طلوع فجر تک وہ (رات) سراپا سلامتی ہے۔" (۱ تا ۵/۹۷)

حج وعمرہ

اسلام کے ارکان میں حج پانچواں فریضہ ہے جو ہر صاحبِ استطاعت پر عمر میں صرف ایک مرتبہ ادا کرنا فرض ہے۔

(البقرہ ۱۹۶ تا ۲۰۱) وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ اور اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے لئے حج اور عمرہ ادا کرو۔ پھر اگر (راستے میں) روک دیئے جاؤ تو جو کچھ تم کو میسر آئے قربانی دو (یعنی کسی کے ذریعہ جانور منیٰ بھیجدو) اور سر نہ منڈواؤ جبتک کہ قربانی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے۔ پھر جو کوئی تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو (اگر وہ سر منڈوالے) تو اس کے بدلے روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ پھر جب (تکلیف دور ہو کر) تم مطمئن ہو جاؤ تو جو کوئی عمرہ کو حج کے ساتھ ملا کر فائدہ اٹھائے پس اس کو جیسی میسر ہو قربانی کرے، پھر جس کو (قربانی) میسر نہ ہو تو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات روزے جب واپس (گھر) پہنچ جائے، یہ دس (روزے) پورے ہوئے۔ یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مسجدِ حرام کے قریب رہتے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے"۔

(۱۹۷) الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ ۚ فَمَن فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ○ حج کے مہینے متعین ہیں پس جس کسی نے ان (ایام) میں اپنے اوپر حج فرض کر لیا ہو تو اس کو حج کے دوران نہ عورتوں سے اختلاط کرے نہ کوئی بدعملی کرے اور نہ کسی سے جھگڑا کرے اور جو تم نیکی کرنے ہو اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے۔ اور زادِ راہ (سفرِ حج) لے لیا کرو، پس بیشک

لئے زادِ راہ رکھنا سوال سے بچنا ہی تقویٰ ہے پس اے عقلمندو مجھ ہی سے ڈرو۔"

(۱۹۸/۲) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِن كُنتُم مِّن قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ ۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم (حج کے دنوں میں) اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ پس جب تم عرفات سے واپس ہونے لگو تو مشعر الحرام (مزدلفہ) کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کی تم کو ہدایت کی گئی ہے اور بیشک تم اس سے پہلے ناواقف تھے۔

(۱۹۹/۲) ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۔ پھر تم بھی (طواف کے لئے) نکلو جہاں سے دوسرے لوگ نکلتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہو، بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(۲۰۰/۲) فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۔ پھر جب تم مناسک (حج پورے کر چکو تو (منیٰ میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کیا کرتے تھے بلکہ اس سے بھی زیادہ (اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو)۔

(۲۰۳/۲) وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۔ اور (قیامِ منیٰ کے دوران) جو گنتی کے چند دن ہیں اُن میں اللہ تعالیٰ کا (کثرت سے) ذکر کرو۔ پس جو کوئی دو ہی دن میں (منیٰ سے مکہ واپس آنے میں) عجلت کرے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اگر اس کا مقصد پرہیزگاری ہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور خوب جان لو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔"

(آل عمران ۹۷/۳) فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۔ اس (مکہ) میں واضح نشانیاں ہیں (جیسے) مقامِ ابراہیم، جو کوئی اس میں داخل ہو گیا وہ امان میں ہو گیا۔ اور لوگوں پر حج بیت اللہ کرنا اللہ تعالیٰ کا حق (فرض) ہے جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو۔ اور جو کوئی انکار کرے تو اللہ تعالیٰ بھی تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔

(المائدہ ۵/۱) أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ۝ حلال کئے گئے تمہارے لئے مویشی (چرنے والے جانور) سوائے ان کے جن کا حکم تم کو (اگلی آیتوں میں) پڑھ کر سنایا جائے گا، مگر جب تم حالتِ احرام میں ہو تو شکار کرنا حلال نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

(۵/۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ۚ وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ أَن صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَن تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی بے حرمتی نہ کرو، اور نہ ہی حرمت والے مہینوں کی اور نہ ہی قربانی والے جانوروں کی، اور نہ ہی اُن جانوروں کی جن کے گلے میں پٹے پڑے ہوں، اور نہ اُن لوگوں کی جو بیت الحرام (کی زیارت) کا قصد رکھتے ہوں اور اپنے رب کے فضل اور خوشنودی کے طلب گار ہوں۔ اور جب تم احرام اُتار دو تو شکار کرسکتے ہو، اور کسی قوم کی دشمنی اس بات کا باعث نہ ہو کہ انھوں نے تم کو مسجدِ حرام (جانے) سے روکا تھا کہیں تم بھی (ان پر) زیادتی کرنے لگو۔ اور نیکی اور پرہیزگاری (کے کاموں) میں ایک دوسرے کا تعاون (مدد) کرو، لیکن گناہ اور زیادتی کرنے میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہے۔ نیز ۹۵ تا ۹۷

(الحج ۲۲/۲۵) إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور (لوگوں کو) اللہ تعالیٰ کے راستے سے اور مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جس کو ہم نے لوگوں کے لئے مقرر کیا ہے کہ اس میں سب برابر ہیں خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا باہر سے آنے والے، اور جو کوئی اس میں شرارت سے الحاد (کفر و بددینی) کا ارادہ کرے تو ہم اس کو دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

(۲۲/۳۳) لَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ ان (جانوروں)

ہیں ایک وقتِ مقرر تک تمہارے لئے فائدے ہیں پھر ان کو حلال ہونے کی جگہ بیت اللہ تک پہنچانا ہے۔

(الحج ۳۴/۲۲) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۔ اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کا طریقہ مقرر کر دیا ہے تاکہ جو مویشی اللہ تعالیٰ نے ان کو رزق کے طور پر دیئے ہیں (اُن کو ذبح کرتے وقت) اُن پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں، پس تمہارا معبود، ایک ہی معبود ہے، پس اسی کے آگے سرِ تسلیم خم کرو، اور (اے رسول) عاجزی کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔"

(۳۵/۲۲) الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلَىٰ مَا أَصَابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلَاةِ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ۔ وہ لوگ کہ جب (ان کے سامنے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو اس پر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو رزق دیا ہے اس میں سے (فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں۔

(۳۶/۲۲) وَالْبُدْنَ جَعَلْنَاهَا لَكُم مِّن شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافَّ ۖ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۔ اور ہم نے قربانی کے اونٹوں کو بھی تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی نشانی قرار دیا ہے ان میں تمہارے لئے فائدے ہیں پس (قربانی کے وقت) قطار باندھ کر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرو اور جب وہ پہلو کے بل گر جائیں تو اُن میں سے کھاؤ اور قناعت سے بیٹھ رہنے والوں اور سوال کرنے والوں کو بھی کھلاؤ۔ اس طرح ہم نے ان کو تمہارے لئے مسخر کیا تاکہ تم شکر گذار رہو۔"

(۳۷/۲۲) لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ ۚ كَذَٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ ۗ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِينَ ۔ اللہ تعالیٰ تک نہ تو ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی ان کا خون، لیکن تمہارا تقویٰ اس (اللہ تعالیٰ) تک پہنچتا ہے۔ اس طرح اس نے ان (جانوروں) کو تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم اس ہدایت پر جو اس نے تم کو بخشی ہے اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اور (اے رسول) احسان کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو۔"

(الکوثر ۲/۱۰۸) فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۔ پس اپنے رب (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے لئے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔

تقویٰ
(پرہیزگاری)

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے تقویٰ سے متعلق سورۂ بقرہ کی پہلی آیت میں ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ فرمایا ہے (یعنی اس میں متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے) اور اسی سورۂ مبارکہ ۲۸۲/۲ میں وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ وَیُعَلِّمُکُمُ اللّٰہُ ؕ فرمایا ہے (یعنی تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو سکھائے گا یعنی تمہارا معلّم بن جائے گا) ذرا خیال تو فرمائیے جو احکم الحاکمین ہو، ارحم الراحمین ہو، رب العٰلمین ہو جب وہ ہمارا معلّم بن جائے تو "جیسا معلّم ویسی ہی تعلیم" ہوگی۔ یعنی وہ تو سب سے بہتر اور سب سے عمدہ تعلیم دیگا۔ کاش ہم اس کی قدر کریں۔ قرآن کریم میں بہت کثرت سے تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید آئی ہے اس سلسلہ میں چند آیاتِ مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

(البقرہ ۱تا۶/۲) الٓمّٓ ۚ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛ فِیْہِ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۔ اس کتاب میں کچھ شک نہیں کہ یہ متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے (اور متقی کون ہیں) جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، اور جو نماز قائم رکھتے ہیں، اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں، اور اس پر ایمان رکھتے جو تم پر نازل کیا گیا (یعنی قرآن) اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں۔ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ نیز البقرہ ۲۱-۶۳-۶۶-۱۰۳-۱۷۷-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۳-۱۸۹-۱۹۴-

(۱۹۷/۲) وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ؗ وَاتَّقُوْنِ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۔ اور زادِ راہ (سفرِ خرچ) ساتھ لے لیا کرو، پس بیشک بہترین زادِ راہ تو تقویٰ ہی ہے اور اے عقل والو مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ نیز ۲۰۳-۲۱۲-۲۲۴-۲۳۷-۲۴۱-۲۸۲/۲ ۔ نیز ۱۵-۲۸/۳

(آل عمران ۷۶/۳) بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۔ ہاں جس نے اپنے عہد کو وفا کیا اور تقویٰ اختیار کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ نیز ۱۰۲-۱۱۵-۱۲۰-۱۲۵-۱۳۳-۱۳۸-۱۷۲-۱۷۹-۱۹۸-۲۰۰ ۱۸۶/۳

(النساء ۱/۴) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ ۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ ۹-۷۷-۱۳۱/۴

(المائدہ ۲/۵) وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ، نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔ نیز ۲/۵-۷-۸-۱۱-۳۵-۴۶-۵۷-۸۸-۹۶-۱۰۰:۱۰۸-۱۱۲۔

نیز ۵۱-۶۹-۷۲-۱۵۵-۳۲/۶

(الاعراف ۲۶/۷) وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝ اور لباسِ تقویٰ تو سب سے بہتر ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ غور و تدبر کریں۔ نیز ۳۵-۱۲۸-۱۵۶-۱۷۱-۲۰۱-۶۳-۹۶-۱۷۱/۷ ۔ نیز ۱-۲۹-۳۴-۶۹/۸

(التوبہ ۴/۹) اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ متقی لوگوں سے محبت کرتا ہے۔

(۳۶/۹) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ، خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کے ساتھ ہے۔ نیز ۴۴-۱۰۸-۱۱۹-۱۲۴/۹

(ہود ۴۹/۱۱) فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پس صبر کرو بیشک عاقبت تو متقی لوگوں ہی کے لئے ہے۔ نیز ۷۸/۱۱ - ۵۷-۱۰۹/۱۲ - ۳۵/۱۳ - ۴۵-۴۹/۱۵ - ۲-۳۰-۳۱-۵۱-۱۲۸/۱۶

(المریم ۶۳/۱۹) تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ، یہی وہ جنت ہے جس کے وارث ہمارے متقی بندے ہوں گے۔ نیز ۷۲/۱۹

(۸۵/۱۹) يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝ جس دن ہم متقیوں کو رحمٰن (اللہ تعالیٰ) کے حضور میں بطور وفد جمع کریں گے۔ نیز ۹۷/۱۹

(طٰہٰ ۱۳۲/۲۰) وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ۝ اور عاقبت تو اہلِ تقویٰ ہی کے لئے ہے۔ ۲۸/۲۱ ، ۱، ۳۲/۲۲

(الحج ۳۷/۲۲) لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۝ اللہ تعالیٰ کے پاس نہ ان کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ ان کا خون اور لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچتا ہے۔ نیز ۱، ۵۲/۲۳ ، ۳۴-۵۲/۲۴ - ۱۵-۷۴/۲۵ -

(الشعراء ۹۰/۲۶) وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ نیز ۱۰۶-۱۲۴-۱۳۲-۱۵۰-۱۶۳-۱۷۹-۱۸۴/۲۶ ۔ ۸۳/۲۸ - ۱۶/۲۹ - ۳۱/۳۰ - ۳۳/۳۱ - ۱-۵۵/۳۳ -

(الاحزاب ۷۰/۳۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ۝ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صحیح صحیح بات کرو۔

(ص ۴۹/۳۸) هٰذَا ذِكْرٌ ۚ وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ لَحُسْنَ مَآبٍ ۙ یہ ایک نصیحت ہے اور بیشک
متقی لوگوں کے لئے عمدہ مقام ہے۔ نیز ۱-۱۶-۲۰-۳۳-۵۷-۶۱/۳۹

(الزمر ۷۳/۳۹) وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ
أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے رب سے
ڈرتے ہیں ان کو گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جائیں گے حتیٰ کہ جب وہ اس (جنت) کے پاس
پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو
تم لوگ پاکیزہ ہو، اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ ۶۷/۴۳ - ۵۱/۴۴ - ۱۹/۴۵ - ۱۵، ۳۶/۴۷ - ۲۶/۴۸ - ۱۰۹/۴۹

(الحجرات ۱۳/۴۹) إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں مکرم
وہی ہے جو متقی ہے۔ نیز ۳۱/۵۰ ، ۱۵/۵۱ ، ۱۷/۵۲ ، ۲۸/۵۷ ، ۹/۵۸ ، ۷/۵۹

(الحشر ۱۸/۵۹) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۖ وَاتَّقُوا
اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اے ایمان والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور ہر نفس پر لازم ہے کہ
وہ غور کرے کہ اس نے کل (قیامت) کے لئے کیا (نیک عمل) بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو،
بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے۔ نیز ۱۶/۶۴ ، ۱-۲-۴-۱۰-۱۱/۶۵ ، ۳۴/۶۸

(الحاقہ ۴۸/۶۹) وَإِنَّهُ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۝ اور یہ (قرآن) تو متقیوں کے لئے ایک نصیحت ہے ۳/۷۱

(المدثر ۵۶/۷۴) هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس سے ڈرنا
چاہئے اور اسی سے مغفرت کا خواستگار ہونا چاہئے۔ نیز ۱۱-۴۱/۷۷

(النبا ۳۱، ۳۲/۷۸) إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ بیشک (وہاں)
پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے، باغات اور انگور ہیں۔ نیز ۸/۹۱

(واللیل ۵/۹۲) فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ پس وہ شخص جس نے (فی سبیل اللہ) خرچ کیا
اور تقویٰ اختیار کیا۔ اور نیک بات کو سچ جانا، اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ ۱۷/۹۲

(الرحمان ۴۶/۵۵) وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝ اور جو اپنے رب کے حضور میں
کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔

بیت اللہ شریف زادہ اللہ شرفہا و تعظیما

(البقرہ ۱۲۵-۱۲۶/۲) وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ؕ وَعَهِدْنَاۤ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّاۤئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝ اور جب ہم نے بیت (خانۂ کعبہ) کو لوگوں کے لئے جمع ہونے اور امن حاصل کرنے کی جگہ مقرر کیا اور (حکم دیا) کہ جس مقام پر ابراہیم کھڑے ہوتے تھے اس کو نماز کی جگہ بنا لو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل سے عہد لیا کہ میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔"

(۱۲۶/۲) وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جب ابراہیمؑ نے کہا (دعا کی) اے رب اس شہر (مکہ) کو امن کی جگہ بنا اور اس کے رہنے والوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لائے ان کو کھانے کے لئے میوے والا رزق عطا فرما۔ اس (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا اور جس نے کفر (اختیار) کیا اس کو بھی تھوڑے دنوں کے لئے تمتع (فائدہ) دوں گا، پھر اس کو دوزخ کے عذاب کی طرف (جانے پر) مجبور کر دوں گا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔"

(۱۲۷/۲) وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اور جب ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ گھر (خانۂ کعبہ) کی بنیادیں اونچی کر رہے تھے (تو دعا کرتے تھے) اے ہمارے رب ہماری یہ (خدمت) قبول فرما بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

(آل عمران ۹۶/۳) اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک سب سے پہلا گھر (خانۂ کعبہ ہے) جو لوگوں (کی عبادت) کے لئے مقرر کیا گیا جو مکے میں ہے بہت مبارک اور تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہے۔" —— (۹۷/۳) فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ اس (خانۂ کعبہ) میں واضح نشانیاں ہیں جن میں سے ایک مقام ابراہیم ہے اور جو اس مکہ میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے۔ ۲۶/۲۲، ۵۷/۲۸، ۶۷/۲۹، ۷/۳۳، ۱/۹۰، ۳/۹۵، ۳/۱۰۶

تحویلِ قبلہ

(البقرہ ۱۱۵/۱) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ٥ اور اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے مشرق اور مغرب پس تم جس طرف بھی منہ کرو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے بیشک اللہ تعالیٰ بہت بڑی وسعت والا جاننے والا ہے"

(۱۴۴/۲) قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ٥ (اے رسول) بیشک ہم تمہارا چہرہ آسمان کی طرف اٹھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں پس ہم ضرور تم کو اسی قبلہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیں گے جو تمہارا پسندیدہ ہے پس اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں بھی تم ہو نماز پڑھنے کے وقت اپنا منہ اسی (خانۂ کعبہ) کی طرف کر لیا کرو"

(۱۴۹/۲) وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ٥ اور تم جہاں سے بھی نکلو اپنا منہ مسجد الحرام کی طرف (کر کے نماز پڑھا) کرو اور بیشک تمہارے رب کی طرف سے یہی حق ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے غافل نہیں ہے۔ اور نیز ۱۵۰/۲

حرمتِ مساجد يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ اے بنی آدم! اپنی ہر عبادت (نماز) کے وقت اپنے تئیں (خلوص سے) مزین کر لیا کرو" (۳۱/۷)

صفا و مروہ

(البقرہ ۱۵۸/۲) اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ٥ بیشک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو کوئی حج بیت اللہ کرے یا عمرہ کرے پس اس پر کچھ گناہ نہیں اگر وہ ان دونوں کے درمیان طواف کرے اور جس کسی نے خوش دلی سے کوئی نیک کام کیا تو بیشک اللہ تعالیٰ قدردان جاننے والا ہے"

وقوفِ عرفات (۱۹۸/۲) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ ٥ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو پس جب تم عرفات سے نکلو تو مشعر الحرام کے قریب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو اور ایسے ذکر کرو جس طرح تم کو ہدایت کی گئی ہے اگرچہ تم اس سے قبل گمراہوں میں سے تھے" نیز ۱۹۹ تا ۲۰۳/۲

جہاد[1]

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔

(البقرۃ ۱۵۴/۲) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہو جائیں اُن کو مُردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو اُن کی زندگی کا شعور نہیں۔ نیز ۱۹۱، ۱۹۳، ۲۱۶، ۲۴۴/۲ ، ۷۴، ۷۵، ۸۴، ۹۵/۴ ، ۱۴۲، ۱۵۷، ۱۶۹/۳

(۲۱۸/۲) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کرتے رہے وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ نیز ۱۴۳/۳ ۔

(الانفال ۱۷/۸) فَلَمْ تَقْتُلُوهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ ۚ وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۔ تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو قتل کیا، اور اے رسول تم نے وہ (کنکریاں) نہیں پھینکیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ نے پھینکیں تھیں تاکہ وہ مومنوں کا امتحان لے اور اپنی طرف احسان کرے، بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ نیز ۲۹، ۳۹/۸ ، ۴۵، ۶۵، ۶۶، ۷۲، ۷۴/۸ ، ۵، ۱۹، ۲۰، ۳۶، ۴۱، ۷۳، ۸۳، ۸۶، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۱۲۰، ۱۲۲/۹

(التوبۃ ۱۱۱/۹) إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے اُن کی جانوں اور اُن کے مالوں کو جنت کے عوض میں خرید لیا ہے، یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل کرتے ہیں اور قتل بھی ہوتے ہیں۔ یہ توریت اور انجیل اور قرآن میں (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) سچا وعدہ ہے اور

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو جہاد بالسیف ہوا اور جس میں آپؐ خود بنفسِ نفیس شریک ہوئے اس کو غزوہ کہتے ہیں اور جس میں آپؐ نے کسی صحابی کو سردار بنا کر بھیجا اس کو سریہ کہتے ہیں۔ غزوات کی تعداد ستائیس ۲۷ ہے جن میں صرف نو ۹ میں جنگ کی نوبت آئی اور سریہ کی تعداد تینتالیس ۴۳ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے زیادہ وعدہ وفائی کون کر سکتا ہے، پس تم اپنی اس بیع (سودے) پر خوشیاں مناؤ۔
اور یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔" نیز ۱۱/۱۶ ، ۶۹/۲۹ ، ۴/۴۷ ، ۸/۳۳

(الحجرات ۱۵/۴۹) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ "بیشک مومن تو وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور اپنے اموال اور جانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، ایسے ہی لوگ تو سچے مومن ہیں۔" نیز ۴/۹

(الصف ۱۰/۶۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰي تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ "اے ایمان والو کیا میں تمہارے لئے ایسی تجارت کی نشاندہی نہ کروں جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دلائے (وہ یہ کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرو، یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

(التحریم ۹/۶۶) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ "اے نبی کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرو اور ان پر سختی کرو، ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔"

جہاد کی تیاری

(انفال ۶۰/۸) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ "اور (جہاد کے لئے) تیاری کرو جس قدر تم کو استطاعت ہو، قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تاکہ ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں پر ہیبت بیٹھے اور ان کے علاوہ دوسروں کے دلوں پر بھی (ہیبت بیٹھے) جن کو تم نہیں جانتے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔"

جہاد میں ثابت قدم رہنا

(الانفال ۱۵/۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ "اے ایمان والو جب کفار سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان کی طرف سے پیٹھ نہ پھیرنا۔" نیز ۱۶/۸

(۴۵/۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اے ایمان والو! جب تمہاری مڈبھیڑ (کفار کے) کسی گروہ سے ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کی یاد کثرت سے کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔"

(سورۂ محمد ۷/۴۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو گے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔"

(الصف ۴/۶۱) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ بیشک اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر (اس طرح) لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہے۔"

فضائلِ شہداء

(البقرہ ۱۵۴/۲) وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ○ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل (شہید) ہوئے تم ان کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم کو اس (زندگی) کا شعور نہیں۔"

(آل عمران ۱۵۷/۳) وَ لَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ اگر تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت اس سے کہیں بڑھ کر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں

(۱۶۹) وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ○ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل (شہید) ہوئے تم ان کو ہرگز مُردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں (اور) اپنے رب کے پاس سے رزق پاتے ہیں۔" نیز ۱۷۱/۳

(۱۷۱/۳) یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل پا کر خوشیاں منا رہے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مالِ غنیمت

(انفال ۱/۸) قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ (اے رسول) کہدو کہ مالِ غنیمت اللہ تعالیٰ اور رسول کے لئے ہے۔

(۴۱/۸) وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ الخ اور تم یہ جان لو کہ جو کچھ مالِ غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لئے ہے اور اس کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اس چیز پر ایمان رکھتے ہو جو ہم نے اپنے بندے پر یومِ فرقان (یوم بدر) اور دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ کے دن نازل کی تھی اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔"

ہجرت

(البقرہ ۲۱۸/۲) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا وہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔" نیز ۱۹۵/۳ - ۹۷/۴

(النساء ۱۰۰/۴) وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِیْرًا وَّسَعَةً ؕ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۔ اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور بڑی وسعت پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کے لیے نکلے پھر (راستے میں) اس کو موت آجائے تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(الانفال ۷۴/۸) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور فی سبیل اللہ جہاد کیا اور جنہوں نے (مہاجرین کو) جگہ دی اور ان کی مدد کی، وہی لوگ حقیقی مومن ہیں اور ان کے لئے (اللہ تعالیٰ کے ہاں) مغفرت اور باعزت رزق ہے۔ نیز ۷۵/۸

(التوبہ ۲۰/۹) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور فی سبیل اللہ اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت بلند درجہ رکھتے ہیں اور وہی مراد پانے والے ہیں۔ نیز ۴۱، ۱۱۰/۱۶ ، ۹، ۳۹، ۴۰/۲۲

(الحج ۵۸/۲۲) وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الخ اور جن لوگوں نے فی سبیل اللہ ہجرت کی پھر قتل کئے گئے یا مر گئے، اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اچھا رزق عطا فرمائے گا اور بیشک اللہ تعالیٰ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ نیز ۸/۵۹ ، ۹/۶۰

آیت

احکام

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورۃ النساء ۵۸/۴) وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔"

(۱) آداب مجلس و ملاقات

(الانعام ۵۴/۶) وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ج

اور جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لے آئے تو تم کہو سلامٌ علیکم (تم پر سلام ہو) تمہارے رب نے (تمہارے لئے) اپنے اوپر رحمت واجب کر لی ہے۔" نیز ۶۹/۱۱، ۲۳/۱۴، ۴۶، ۵۴/۱۵، ۳۲/۱۶، ۴۷، ۶۲/۱۹، ۲۷، ۶۱/۲۴، ۷۵، ۶۳/۲۵، ۵۹/۲۷، ۵۵/۲۸،

(لقمان ۱۹/۳۱) وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ "اپنی آواز کو نرم (ہلکی) رکھو" نیز ۴۴، ۵۳/۳۳، ۵۸/۳۶، ۱۰۹، ۱۲۰، ۱۳۰/۳۷، ۷۳/۳۹، ۸۹/۴۳، ۲۵/۵۱، ۲۵، ۲۶، ۹۱/۵۶۔

(۱۱/۵۸) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۔ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! جب تم سے مجالس میں کشادگی کے لئے کہا جائے تو حلقہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کشادگی کر دے گا۔ اور جب تم سے کہا جائے کہ اُٹھ جاؤ تو اُٹھ جایا کرو۔ اور وہ جو تم میں سے ایمان والے ہیں اور جن کو علم عطا کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کر دیگا اور اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

(۲) آیات مبارکہ کو فروخت نہ کرو

(بقرہ ۴۱/۲) وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ ۔ "اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت نہ بیچو اور مجھ ہی سے ڈرو" (نیز مائدہ ۴۴/۵ ملاحظہ ہو)۔

(آل عمران ۳/۷۷) إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ "بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔"

(نحل ۱۶/۹۵) وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ "اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو، یقیناً جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

(۳) اتحاد

(آل عمران ۳/۱۰۳) وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۔ "اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی (ہدایت کی) رسی کو مضبوط پکڑے رہو اور متفرق نہ ہو۔"

(۳/۱۰۵) وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ "اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو متفرق ہو گئے اور انھوں نے واضح نشانیاں آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا ایسے ہی لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔"

(المومنون ۲۳/۵۲و۵۳) وَإِنَّ هَٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۝ فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۝ "اور بیشک یہ تمہاری امت ایک ہی امت (امتِ واحدہ) ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس مجھ ہی سے ڈرو، پھر (لوگوں نے) اپنے کام میں پھوٹ ڈال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے (اب) ہر گروہ اسی میں خوش ہے جو کچھ اس کے پاس ہے۔"

(الشوریٰ ۴۲/۱۴) وَمَا تَفَرَّقُوا إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَبِّكَ إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۚ "اور انھوں نے علم آجانے کے بعد آپس کی ضد سے تفرقہ ڈالا (یعنی فرقوں میں بٹ گئے) اور اگر ایک خاص مدت کے لئے تمہارے رب کا وعدہ نہ ہو چکا ہوتا تو ان کے درمیان کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔"

(۴) اترانا

(آل عمران ۳/۱۸۸) لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ ۝

وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ جو لوگ اپنے کاموں پر خوش ہوتے ہیں اور تعریف چاہتے ہیں اپنے
ان کاموں پر بھی جو انھوں نے نہیں کیے پس مت گمان کرو کہ وہ عذاب سے بچ جائیں گے،
اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

(القصص ۷۶/۲۸) اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ ہ جب اس
(قارون) کی قوم نے اس سے کہا کہ مت اِترا، بیشک اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

(لقمان ۱۸/۲۱) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ہ اور لوگوں (کو دکھانے) کے لئے اپنے گال (غرور سے) نہ پھلا اور زمین پر اکڑ کر نہ چل
بیشک اللہ تعالیٰ کسی دھوکہ باز شیخی خورے کو پسند نہیں کرتا۔"

(الحدید ۲۳/۲۷) لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ
كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ہ تاکہ جو کچھ تم سے ضائع ہو جائے (یا کھو جائے) تم اس کا افسوس نہ کرو اور
جو کچھ تم کو مل جائے اس پر نازاں نہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔"

(۵) احسان

وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَ
سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ہ (بقرہ ۵۸/۲) اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ
اور یہ کہتے ہوئے کہ بخش دے (ہمارے گناہ)۔ تو ہم تمہارے گناہ معاف کر دیں گے اور احسان کرنے والوں کو
اور زیادہ دیں گے۔ نیز ۸۳/۲، ۱۷۸،

(۱۹۵/۲) وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ
اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ہ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔
اور احسان کرو، بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔" نیز ۱۳/۵، ۹۳/۶،

(اعراف ۵۶/۷) وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا
اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ہ اور زمین (دنیا) میں اس کی اصلاح کے بعد فساد
نہ پھیلاؤ اور اس (اللہ تعالیٰ) کو خوف اور امید کے ساتھ پکارو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت
احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

(توبہ ۱۲۰/۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ہ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر
ضائع نہیں کرتا۔

(ہود ۱۱۴/۱۱) إِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۔ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کردیتی ہیں، یہ نصیحت ہے نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے۔

(یوسف ۲۲/۱۲) وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ۵۶/۱۲، ۹۰ نیز یہی جملہ ۸۴/۶، ۴۴/۷۷ میں بھی ہے۔ نیز ۲۲/۱۳، ۹۰/۱۶، ۵۶/۲۳، ۱۴/۲۸

(القصص ۷۷/۲۸) وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ ۔ اور (مستحقین پر) احسان کر جس طرح اللہ نے تم پر احسان کیا ہے۔

(العنکبوت ۶۹/۲۹) وَإِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ۳۰/۳۱، ۸۰، ۱۰۵، ۱۱۰، ۱۲۱، ۱۳۱/۳۷۔ ۲۳/۴۲۔ ۱۲/۴۶۔ ۳۱/۵۳

(رحمٰن ۶۰/۵۵) هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۔ کیا احسان کا بدلہ احسان کے علاوہ کچھ اور ہو سکتا ہے؟

۶) اختلاف کی مذمت

(آل عمران ۱۰۳/۳) وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ اور سب مل کر اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔

(۱۰۵/۳) وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَأُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو متفرق ہوگئے اور واضح نشانیاں آجانے کے بعد بھی انھوں نے اختلاف کیا اور ایسے ہی لوگوں کے لئے عذاب عظیم ہے۔ ۱۹/۳

(الانعام ۱۵۹/۶) إِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ۔ (اے رسول) بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور کئی فرقوں میں بٹ گئے، تم کو ان سے کوئی سروکار نہیں۔

(انبیا ۹۳/۲۱) وَتَقَطَّعُوْا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ۔ اور لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے کردیا۔

(مومنون ۵۳/۲۳) فَتَقَطَّعُوْا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبُرًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۔ پھر انھوں نے آپس میں اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا اور ہر فرقہ اسی میں خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ نیز روم ۳۲/۳۰

(شوریٰ ۱۳/۴۲) أَنْ أَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ۔ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ مت ڈالو۔

(۷) اخلاق

(البقرہ ۲۲۰/۲) وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ "اور اگر تم ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں"۔

(توبہ ۱۱/۹) فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِى الدِّيْنِ۔ پس اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

(بنی اسرائیل ۲۸/۱۷) وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا "اور اگر تم اپنے رب کی رحمت (فراخ دستی) کے انتظار میں جس کی تم کو امید ہو تو بھی تم ان سے نرمی کے ساتھ بات کرو"۔ (سورۂ طٰہٰ ۴۴/۲۰ میں بھی یہی کچھ ہے کہ تم فرعون سے نرمی سے بات کرنا۔

(مومنون ۹۶/۲۳) اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ۔ برائی کے جواب میں ایسی بات کہو جو بہت اچھی

(النور ۲۷/۲۴) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا۔ اے ایمان والو! اپنے گھروں کے علاوہ کسی دوسرے کے گھر میں اس وقت تک داخل نہ ہو جب تک کہ ان سے اجازت حاصل نہ ہو جائے اور ان کے گھر والوں کو سلام نہ کرلو۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں۔

(لقمان ۱۹/۳۱) وَاقْصِدْ فِىْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ۔ اپنی چال میں اعتدال پیدا کرو اور اپنی آواز میں نرمی اختیار کرو۔ بیشک سب سے بری

(حم سجدہ ۳۴/۴۱) وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ۔ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتی (سختی کا) جواب ایسے طریق سے دو جو بہت اچھا ہو (پھر تم دیکھو گے) کہ جس شخص سے تمہاری عداوت تھی وہ تمہارا جگری دوست بن جائیگا"۔

(القلم ۴/۶۸) وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ۔ اور بیشک تم اعلیٰ درجے کے اخلاق پر (فائز) ہو۔ ۱۰۹/۹۲

(۸) استہزاء (مذاق اڑانا)

(البقرہ ۲۳۱/۲) وَلَا تَتَّخِذُوْۤا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا مذاق نہ اڑاؤ"۔

(نساء ۱۴۰/۴) اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ۔ جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے انکار کیا جا رہا

اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔"

(مائدہ ۵۷/۵) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَكُمْ هُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ؕ اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے ان میں سے ایسے لوگوں کو جنھوں نے تمہارے دین کو کھیل اور تماشا سمجھ رکھا ہے ان کو اور کفار کو دوست نہ بناؤ۔ نیز ۶۸/۶

(توبہ ۶۴/۹) یَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ اَنْ تُنَزَّلَ عَلَیْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ مَّا تَحْذَرُوْنَ ۝ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ان کے خلاف ایسی کوئی سورت نہ نازل ہو جائے جو ان کے دلوں کی باتوں کو ظاہر کر دے، کہہ دو کہ تم ہنسی (مذاق) اڑاتے رہو، بیشک اللہ تعالیٰ ظاہر کر دے گا جس بات سے تم ڈرتے ہو۔ نیز ۱۰۶،۵۶/۱۸، ۱۰/۳۰، ۶/۳۱، ۸۳/۴۳، ۳۵،۹/۴۵

(الحجرات ۱۱/۴۹) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اے ایمان والو! تم میں سے کوئی قوم (گروہ) دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے شاید کہ وہ ان سے بہتر ہوں، اور نہ ہی عورتیں (دوسری) عورتوں کا مذاق اڑائیں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور نہ ہی آپس میں ایک دوسرے پر الزام لگاؤ اور نہ ہی ایک دوسرے کو بُرے القاب سے پکارو، ایمان لانے کے بعد بُرا نام رکھنا ہی گناہ ہے، اور جو ان حرکتوں سے توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہیں۔"

(۹) **اسراف** (فضول خرچی) وَ لَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا وَّ بِدَارًا اَنْ یَّكْبَرُوْا ؕ اور اسراف کرتے ہوئے جلدی جلدی نہ کھا جاؤ اس ڈر سے کہ وہ (یتیم) بڑے ہو جائیں گے (اور مال واپس دینا پڑ جائے گا)۔ (النساء ۶/۴)

(الانعام ۱۴۱/۶) وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ اور فضول خرچی نہ کرو، بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) فضول خرچ کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(بنی اسرائیل ۲۶/۱۷) وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ۝

اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اُن کا حق دیدو اور بُری طرح فضول خرچی نہ کرو۔ (۲۷) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ۝ بلاشبہ فضول خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے۔"

(الشعراء ۱۵۱/۱۹) وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ اور حد سے تجاوز کرنے والوں کا حکم نہ مانو۔

(المؤمن ۲۸/۴۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ اُس کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گذرنے والا بہت جھوٹا ہو۔

(۴۳/۴۰) وَاَنَّ الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝ اور بیشک حد سے گزرنے والے ہی جہنمی ہیں۔ نیز ۵/۴۳

(۱۰) افترا (بہتان)

(۹۴/۳) فَمَنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ پھر اس کے بعد جو لوگ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہی ظالم ہیں۔

(نساء ۵۰/۴) اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَي اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭوَكَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ۝ دیکھو یہ لوگ اللہ پر کیسے بہتان باندھتے ہیں اور یہ واضح گناہ ہی اُن کے لئے کافی (سزا کا مستحق) ہے"۔ ۱۱۲/۴۔

(الانعام ۲۱/۶) وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭاِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اور اس سے زیادہ ظالم کون جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ (افترا) باندھے یا اس کی نشانیوں کو جھٹلائے بیشک ظالم لوگ فلاح نہیں پائیں گے"۔ نیز ۳۷/۷، ۱۷/۱۰، ۱۵/۱۸، ۶۱/۲۰، ۶۸/۲۹، ۷/۶۱، ۵۶/۱۶

(۱۱) اکڑ کر چلنا

(۳۷/۱۷) وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۝ اور زمین پر اکڑ کر مت چل یقیناً تو اس کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ ہی تو پہاڑوں کی بلندی تک اونچا ہو سکے گا"۔ نیز ۶۳/۲۵،

(لقمان ۱۹/۳۱) وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ ۔ اور اپنی چال میں اعتدال (نرمی اختیار) کر"۔

(۱۲) امانت

(بقرہ ۲۸۳/۲) فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ۝ اگر کوئی تم میں سے ایک دوسرے کو امین بنا لے تو اس جس کو امین بنایا گیا ہے لازم ہے کہ اس کی امانت واپس کردے اور اپنے رب سے ڈرے"۔ نیز ۷۵/۳۔

(نساء ۵۸/۴) اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَھْلِھَا ۝ بیشک اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے مالکوں کے حوالے کردو"۔ نیز ۸/۲۳

(الانفال ۲۷/۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت نہ کرو، اور نہ ہی تم اپنی امانتوں میں جان بوجھ کر خیانت کرنا۔

(المؤمنون ۸/۲۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔ اور یہی عبارتِ امانت سورہ المعارج ۳۲/۷۰ میں بھی ہے۔

(الاحزاب ۷۲/۳۳) اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ بیشک ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے رکھا پس انھوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے، اور اس کو انسان نے اُٹھا لیا، بیشک وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔

قرآن کریم میں "امانت" کا لفظ چھ جگہ آیا ہے جس میں سے پانچ جگہ امانتوں کو ان کے مالکوں کی طرف لوٹا دینے کی تاکید فرمائی ہے، البتہ سورۃ الاحزاب ۷۲/۳۳ میں "امانت" کو ایک سِرّی انداز میں بیان فرمایا ہے۔ علماء مفسرین نے اپنی اپنی فہم و ادراک کے اعتبار سے اس کو بیان فرمایا ہے، کسی نے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ مراد لیا ہے اور کسی نے کلمہ توحید وغیرہ اور کسی نے "تقویٰ" مراد لیا ہے کیونکہ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ آیا ہے یعنی تم تقویٰ اختیار کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارا معلّم بن جائے۔

(۱۳) انصاف

(النساء ۵۸/۴) وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۝ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کرو۔ نیز ۱۰۵/۴

(۱۲۷/۴) وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ۝ اور یتیموں کے بارے میں تم انصاف پر قائم رہو۔

(المائدہ ۸/۵) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے لئے انصاف کے ساتھ گواہی دینے والا بن کر کھڑے ہو جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم عدل (انصاف) سے باز رہو۔ انصاف کرو کہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔ نیز ۴۹،۴۷،۴۲/۵

(اعراف ۲۹/۷) قُلْ اَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ ۡ کہو کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔

نیز ۴۷،۴/۱۰، ۹۰/۱۶، ۳۵/۱۷

(انبیاء ۴۷/۲۱) وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی میزانیں رکھیں گے پھر کسی نفس پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ نیز ۴۸/۲۴، ۱۸۲/۲۶،

(رحمٰن ۹/۵۵) وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ اور انصاف سے ٹھیک ٹھیک وزن کرو اور کم نہ تولو۔ نیز ۳۵/۵۷،

(۱۴۴) اولوالعزمی

(آل عمران ۱۵۹/۳) فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ (اے رسول) پس تم ان کو معاف کر دو اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ نیز ۱۸۶/۳۔

(لقمان ۱۷/۳۱) وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور جو مصیبت تم پر پڑے اس پر صبر کرنا، بیشک یہ بہت عزم وہمت کے کام ہیں۔

(شوریٰ ۴۳/۴۲) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اور جس نے صبر کیا اور معاف کر دیا تو بیشک یہ بہت عزم وہمت کا کام ہے۔

(احقاف ۳۵/۴۶) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ پس (اے رسول) صبر کرو جس طرح کہ اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے ہیں۔

(۱۴۵) ایفائے عہد

(بقرہ ۴۰/۲) وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں گا۔

(مائدہ ۱/۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ اے ایمان والو اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ ۷۶/۳

(انعام ۱۵۲/۶) وَبِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ۔ اور اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرو۔ نیز ۴، ۷، ۲۶/۹، ۲۰، ۲۵/۱۳

(النحل ۹۱/۱۶) وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ۔ اور جب تم اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہو تو اس کو پورا کرو، اور جب پکی قسمیں کھا لو تو ان کو مت توڑو جبکہ تم نے ان پر اللہ تعالیٰ کو ضامن بنا لیا ہو۔ نیز ۹۵/۱۶، ۳۴/۱۷، ۹/۲۳، ۱۵/۳۳

(فتح ۱۰/۴۸) وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اور جس نے اس عہد کو پورا کیا جو اس نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے تو عنقریب وہ اس کو اجر عظیم عطا کرے گا۔

(معارج ۳۲/۷۰) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا خیال (ورعایت) رکھتے ہیں۔

(۱۶۶) باپ دادا کی تقلید

(البقرہ ۱۷۰/۲) وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ ○ اور جب ان (کفارِ قریش) سے کہا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا تو کہتے ہیں کہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباء کچھ بھی عقل نہ رکھتے تھے اور نہ ہی ہدایت یافتہ تھے۔

(الاعراف ۲۸/۷) وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا ۗ قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ۖ اور جب بھی وہ لوگ کوئی بے حیائی کا کام کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی روش پر پایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہم کو اسی کا حکم دیا ہے، کہہ دو بیشک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ نیز ۲۰/۷، ۱۰۹/۱۱، ۵۳/۲۱، ۲۴/۲۳، ۷۴/۲۶، ۲۱/۳۱، ۴۳/۳۴، ۲۲، ۲۳/۴۳،

(۱۶۷) بخل

(آل عمران ۹۲/۳) لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ○ (اے مومنو!) تم ہرگز نیکی حاصل نہ کر سکو گے جب تک کہ تم اس شے میں سے خرچ نہ کرو جس کو تم عزیز رکھتے ہو۔

(۱۸۰/۳) وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو عطا کیا ہے وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ (بخل کرنا) ان کے لئے اچھا ہے بلکہ وہ ان کے لئے بُرا ہے کیونکہ جس مال میں وہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈال دیا جائے گا۔

(النساء ۳۷/۴) الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُونَ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۗ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ○ جو لوگ خود بھی بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کا حکم دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے ایسے کفرانِ نعمت والوں کے لئے ہم نے ذلت آمیز عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ۳۴، ۳۵/۹، ۲۹/۱۷، ۶۷/۲۵- ۲۴/۵۷، ۹/۵۹، ۸ تا ۱۱/۹۲،

(۱۸) بدگمانی

(یونس ۳۶/۱۰) وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ؕ "اور ان میں سے اکثر لوگ ظن وگمان ہی کی پیروی کرتے ہیں، یقیناً ظن تو حق سے ذرا بھی بے نیاز نہیں کرسکتا۔" نیز ۶۶/۱۰

(بنی اسرائیل ۳۶/۱۷) وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ "اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تم کو علم نہیں۔"

(الحجرات ۱۲/۴۹) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ۔ "اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے احتیاط کرو بلاشبہ بعض گمان گناہ ہیں، اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کی غیبت کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے، اس سے تم ضرور کراہت کروگے، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا نہایت مہربان ہے"

(النجم ۲۳/۵۳) اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ ۚ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۔ "وہ تو صرف ظن اور خواہشِ نفس ہی کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آچکی ہے۔" نیز ۲۸/۵۳

(۱۹) بُرے لوگوں کی اکثریت

(بقرہ ۱۰۹/۲) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ "اور اہلِ کتاب میں سے اکثر اپنے دلوں میں حسد رکھتے ہوئے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ایمان لانے کے بعد (اس سے) پھیر دیں۔"

(مائدہ ۵۹/۵) وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۔ "(اے اہلِ کتاب) اور بیشک تم میں اکثر فاسق ہیں۔" نیز ۶۲/۵

(۶۶/۵) وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۔ "اور کیا ہی برا عمل ہے جو ان میں سے اکثر کیا کرتے ہیں۔"

(۱۰۳/۵) وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۔ "اور ان میں اکثر بے عقل ہیں۔" نیز ۹۲/۱۰

(یوسف ۱۰۳/۱۲) وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۔ "اور اگرچہ تم کتنا ہی چاہو۔ لوگوں کی اکثریت ایمان نہ لائے گی۔" نیز ۱۰۶/۱۲

(حج ۱۸/۲۲) وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ۔ "اور بہت سے ایسے ہیں جن پر عذاب واجب ہو چکا ہے" نیز ۸/۳۶

(۲۰) **بُغض**

(آل عمران ۱۱۰، ۱۱۱/۳) مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ۔ لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۔ (ان میں سے بعض ایماندار ہیں اور اکثر ان میں فاسق ہیں۔ وہ تم کو ہرگز ضرر نہ پہنچا سکیں گے مگر تھوڑا۔

(۱۱۸/۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِھِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ اے ایمان والو! اپنوں کے علاوہ کسی (غیر) کو رازدار نہ بناؤ ان کا بغض ان کی زبان سے ظاہر ہے اور جو کچھ ان کے دلوں میں مخفی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے۔ نیز ۱۸۶/۳

(النساء ۱۰۱/۴) اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۔ بلاشبہ کافر تمہارے صریح دشمن ہیں ۵۹/۵

(الممتحنہ ۱/۶۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَاۗءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ اے ایمان والو! میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ، تم ان کی طرف دوستانہ پیغام بھیجتے ہو اور اُن کا یہ حال ہے کہ جو دینِ حق تمہارے پاس آیا ہے وہ اُس کے منکر ہیں۔ نیز ۴/۴ ۔

(۲۱) **بے گناہ پر تہمت لگانا** (بہتان)

(النساء ۱۱۲/۴) وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْۗئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْۗـــــًٔـا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ۔ اور جو شخص خطا یا گناہ تو خود کرے لیکن کسی بے گناہ پر اس کی تہمت لگا دے، تو بیشک اُس نے بہتان اور صریح گناہ اپنے اوپر رکھا

(النور ۲۳/۲۴) اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۠ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔ بیشک جو لوگ پاک دامن بے خبر ایمان والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لئے سخت ترین عذاب ہے۔ نیز ۱۲/۲۴، ۱۶، ۵۸/۳۳،

(۲۲) **تجارت**

(البقرہ ۱۹۸/۲) لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ (حج کے دنوں میں) اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو۔ ۲۷۵-۲۸۲/۲

(بنی اسرائیل ۱۲/۱۷) وَجَعَلْنَآ اٰيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ اور ہم نے دن کی نشانی کو روشن بنا دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل (روزی) تلاش کرو۔

(القصص ۷۳/۲۸) وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا

مِنْ فَضْلِہٖ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اور یہ اس کی رحمت میں سے ہے کہ اس (اللہ تعالیٰ) نے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم اس (کی رات) میں آرام کرسکو اور اس (کے دن) میں اس کا فضل (روزی) تلاش کرسکو، اور تاکہ تم شکرگزار رہو۔ نیز ۲۳/۳

(الجمعہ ۱۰/۶۲) فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ پس جب تم نماز (جمعہ) سے فارغ ہوجاؤ تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو اور اللہ تعالیٰ کا بکثرت ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ نیز ۱۱/۶۲

(۲۳) تکبّر

(النساء ۱۷۳/۴) وَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْتَنْکَفُوْا وَاسْتَکْبَرُوْا فَیُعَذِّبُھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ۝ اور جن لوگوں نے اس (اللہ تعالیٰ کی عبادت) کو عار جانا اور تکبر کیا پس وہ ان کو دردناک عذاب دیگا

(الاعراف ۳۶/۷) وَالَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْھَآ اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور جو لوگ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں اور ان پر اپنی بڑائی جتاتے ہیں وہی لوگ دوزخی ہیں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ نیز ۱۳۳/۷ نیز ۲۹/۱۶

(النحل ۲۳/۱۶) اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْتَکْبِرِیْنَ ۝ بیشک وہ (اللہ تعالیٰ) متکبروں کو پسند نہیں کرتا۔

(الفرقان ۲۱/۲۵) لَقَدِ اسْتَکْبَرُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا کَبِیْرًا ۝ بیشک جنہوں نے اپنے نفسوں میں تکبر کیا انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی۔ نیز ۳۵/۳۷

(المؤمن ۶۰/۴۰) اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۝ اور جو لوگ میری عبادت سے سرتابی (تکبر) کرتے ہیں وہ عنقریب ذلیل ہوکر جہنم میں داخل ہوں گے۔ ۲۰/۴۶

(۲۴) تواضع

(الحجر ۸۸/۱۵) وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور مومنوں کے لئے اپنے بازو بچھادو (تواضع سے پیش آؤ)۔

(الشعراء ۲۱۵/۲۶) وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور مومنوں میں سے جو تمہاری اتباع کریں اُن کے لئے اپنے بازو جھکادو۔

(۲۵) توکّل

(آل عمران ۱۲۲/۳) وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اور مومنوں کو اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

(۱۵۹/۳) فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝ پھر جب تم کسی کام کا

عزم کرلو تو اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، بیشک اللہ تعالیٰ توکل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔

(۱۷۳/۳) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے

(النساء ۸۱/۴) وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۔ اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو اور اللہ تعالیٰ ہی کارساز کافی ہے"۔ نیز ۱۷۱/۴

(المائدہ ۱۱/۵) وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اور ایمان والے اللہ تعالیٰ ہی پر توکل کیا کرتے ہیں"۔ نیز ۲۳/۵ ، ۸۹/۷ ،

(الانفال ۲/۸) وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں نیز ۴۹/۸ - ۶۱ و ۵۱ ، ۱۲۹/۹

(یونس ۸۴/۱۰) يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ۔ فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۔ (موسیٰ نے کہا) اے میری قوم! اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو تو اسی پر بھروسہ کرو، اگر تم واقعی مسلمانوں میں سے ہو، پس انھوں نے کہا کہ ہمارا توکل تو اللہ تعالیٰ پر ہی ہے"۔ نیز ۵۶-۸۸/۱۱

(ہود ۱۲۳/۱۱) فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ پس اسی کی عبادت کرو اور اسی پر بھروسہ رکھو"۔

(یوسف ۶۷/۱۲) اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ حکم تو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کا نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور توکل کرنے والوں کو اسی پر توکل کرنا چاہیئے"۔ نیز ۱۱-۳۰/۱۳ ، ۱۲/۱۴

(النحل ۴۲/۱۶) اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ جو لوگ صبر کرتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں"۔ ۹۹/۱۶ ، ۸۱/۲۰ - ۲۳/۲۴ - ۵۸/۲۵ ،

(الشعراء ۲۱۷/۲۶) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۔ اور غلبہ والے، نہایت رحم والے پر توکل کر ۷۹/۲۷ ، ۳/۳۳ ، ۴۸/۳۳

(الزمر ۳۸/۳۹) قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۔ کہدو کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے اور توکل کرنے والے تو اسی پر توکل کرتے ہیں ۔ ۵۹/۲۹ ۔

(الشوریٰ ۱۰/۴۲) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّيْ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۔ یہی میرا رب ہے اسی پر میں توکل کرتا ہوں اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔ نیز ۳۶/۴۲ ، ۱/۵۸ ، ۴/۶۰ ، ۱۳/۶۴ ،

(الطلاق ۳/۶۵) وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۔ اور جو بھی اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے پس وہ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے ۔ نیز ۲۹/۶۷ ۔

(۲۶) ثابت قدمی (استقلال)

(۲۵۰/۲ ، ۱۴۶/۳ ، ۶۶/۴ ، ۱۱/۸ ، ۴۵/۸) انفال يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ اے ایمان والو! جب تمہارا مقابلہ کسی (کفار کی) جماعت سے ہو جائے تو ثابت قدم رہو، اور اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ نیز ۲۷/۱۴ ،

(النحل ۹۴/۱۶) وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًاۢ بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا وَتَذُوْقُوا السُّوْٓءَ ۔ تم اپنے درمیان اپنی قسموں کو باہمی مکر و فریب کا حیلہ نہ بنالو پس (ایسا کرنے سے) تمہارے پاؤں ثابت قدمی کے باوجود اکھڑ جائیں گے اور تم برائی کا مزہ چکھو گے۔ نیز ۲۷/۱۴ ، ۱۵/۴۲

(۲۷) جادو

(بقرہ ۱۰۲/۲) وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۔ اور لیکن شیطانوں نے کفر اختیار کیا کہ لوگوں کو جادو کی اور اس کی تعلیم دیتے تھے جو ہاروت اور ماروت (دو فرشتوں) پر شہر بابل میں نازل ہوا، اور وہ دونوں (فرشتے) کسی کو بھی نہیں سکھاتے تھے جبتک یہ نہیں کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش ہیں پس تم کفر اختیار نہ کرو۔"

(یونس ۷۷/۱۰) وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۔ اور جادوگر فلاح نہیں پاتے۔" ۳۸ تا ۵۱/۲۶ ۔

(۲۸) جبر و اکراہ

(بقرہ ۲۵۶/۲) لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۔ دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں۔

(انعام ۶۶/۶) قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔ کہدو کہ میں تم پر داروغہ نہیں ہوں۔

(یونس ۴۱/۱۰) فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ ۔ پس تم کہدو میرے لئے میرا عمل اور تمہارے لئے تمہارا عمل

(۱۰۸/۱۰) فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ۔ پس جس نے ہدایت پائی اس نے اپنے نفس کے لئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا وہ اپنے ہی نفس کے خلاف گمراہ ہوا اور میں تم پر وکیل نہیں ہوں۔" نیز ۳۵/۱۶ ، ۵۴/۱۷

(النور ۵۴/۲۴) وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۔ اور رسول کے ذمہ تو واضح طور پر پیغام پہنچا دینا ہے۔" نیز ۶-۱۸/۲۹ ، ۴۸/۴۲ ،

(الغاشیہ ۲۱، ۲۲/۸۸) فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۔ پس (لوگوں کو) نصیحت کرو کہ تمہارا کام تو صرف نصیحت کرنا ہے اور تم ان پر داروغہ نہیں ہو۔

(۲۹) جھوٹ

(بقرہ ۱/۲) فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ○ اُن کے قلوب میں مرض ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کے مرض کو اور زیادہ کر دیا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بسبب اس جھوٹ کے جو وہ بولتے ہیں۔

(الحج ۳۰/۲۲) وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ○ اور جھوٹی باتوں سے اجتناب کرو۔ نیز ۲۲۶/۲۶

(الزمر ۳/۳۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ○ بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکر گذار ہو۔ نیز ۳۲، ۶۰/۳۹

(المومن ۲۸/۴۰) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ○ بیشک اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نہیں دیتا جو حد سے گذرا ہوا جھوٹا ہو۔ نیز ۲۷/۴۵،

(۳۰) چوری

(مائدہ ۳۸/۵) وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ○ اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت، اُن کے ہاتھ کاٹ ڈالو یہ اس کی جزا ہے جو ان دونوں نے کمایا (اور یہ) اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ ہے اور اللہ تعالیٰ طاقتور حکمت والا ہے

(۳۱) حرص و طمع

(طٰہٰ ۱۳۱/۲۰) وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ○ اور اس ساز و سامان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھو جو ہم نے دنیا کی زیب و زینت میں سے ان کے کچھ گروہوں کو دیا ہے تاکہ ہم اس سے ان کی آزمائش کریں، اور تمہارے رب کا رزق بہت بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔"

(زخرف ۳۳ تا ۳۵/۴۳) وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ○ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ○ وَزُخْرُفًا ۭ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمام انسان ایک ہی امت ہو جائیں گے تو ہم ان لوگوں کو جو رحمٰن کے منکر ہیں اُن کے گھروں کی چھتوں کو چاندی کی بنا دیتے اور سیڑھیاں بھی جن پر وہ چڑھتے ہیں، اور ان کے گھروں کے دروازے بھی اور تخت بھی جن پر وہ تکیہ لگاتے ہیں چاندی اور سونے کا (بنا دیتے)۔ مگر یہ سب کچھ دنیوی زندگی کی پونجی ہے اور آخرت تو تمہارے رب کے پاس متقی لوگوں کے لئے ہے۔ نیز ۹/۵۹، ۱۶/۴۴

(العادیات ۸تا۶/۱۰۰) اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۚ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ؕ بیشک انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور بیشک وہ خود بھی اس پر گواہ ہے۔ اور مال کی محبت میں بُری طرح مبتلا ہے۔"

(التکاثر ۱تا۲/۱۰۲) اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ تم کو (ایک دوسرے سے بڑھ کر) دنیا حاصل کرنے کی دُھن نے غفلت میں رکھا حتیٰ کہ تم لبِ گور تک پہنچ گئے۔

(الھمزہ ۱تا۴/۱۰۴) وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۚ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ۖ ہر عیب کرنے والے غیبت کرنے والے کے لئے خرابی ہے جو مال جمع کرتا اور اس کو گنتا رہتا ہے اور یہ گمان کرتا ہے کہ اس کا مال ہمیشہ اسی کے پاس رہے گا ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ (دوزخ) میں ڈالا جائے گا۔

(۳۲) حسد

(بقرہ ۱۰۹/۲) وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ اور اکثر اہلِ کتاب اپنے دلوں کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں۔

(النساء ۵۴/۴) اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ کیا وہ لوگوں سے اس (نعمت) پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کی ہے۔

(فلق ۵/۱۱۳) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے (میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں)۔"

(۳۳) حکمت

(البقرہ ۱۲۹/۲) (حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا) رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اے ہمارے رب! ان میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کر جو اُن پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے۔ بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔"

نیز ۱۵۱، ۲۵۱، ۲۶۹/۲، ۱۶۴/۳، ۱۱۳، ۵۴/۴، ۱۱۰/۵

(النحل ۱۲۵/۱۶) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے دعوت دو۔ نیز ۳۹/۱۷

(لقمان ۱۲/۳۱) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ، اور بیشک ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔

(الاحزاب ۳۴/۳۳) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا۔ اور ذکر کرو اللہ تعالیٰ کی ان آیتوں کا جو تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہیں اور حکمت کی باتوں کا، بیشک اللہ تعالیٰ باریک بیں خبردار ہے۔ نیز ۶۳/۴۳ و ۲/۶۱۔

(۳۴) خلوص

(الزمر ۲/۳۹) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ بیشک ہم نے تم پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی پس دین کو اسی (اللہ تعالیٰ) کے خلوصِ کامل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (۳/۳۹) اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ، آگاہ رہو کہ دینِ خالص (عبادت) تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔

(۱۱/۳۹) قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ، کہدو بیشک مجھے حکم کیا گیا ہے کہ دین کو خالص کر کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کروں۔ نیز ۱۴/۳۹۔

(المؤمن ۶۵/۴۰) هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وہ (اللہ تعالیٰ) زندہ ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں پس خلوصِ کامل کے ساتھ اسی کو پکارو۔ نیز ۵/۹۸۔

(۳۵) خیانت

(النساء ۱۰۵/۴) اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ، وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا۔ بیشک ہم نے تم پر حق کے ساتھ کتاب نازل کی تا کہ اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ تم کو سمجھا دے، اور خیانت کرنے والوں کی حمایت نہ کرنا۔ نیز ۱۰۷/۴۔

(الانفال ۲۷/۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ، اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ آپس میں امانتوں میں خیانت کرو۔ نیز ۵۸/۸۔

(الحج ۳۸/۲۲) اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ عَنِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ، بیشک اللہ تعالیٰ مومنوں کا دفاع کرتا ہے ۔۔۔ بیشک اللہ تعالیٰ کسی خیانت کرنے والے اور ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔

(۳۶) دعوتِ اسلام کا اجر

(البقرہ ۴۱/۲) وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۔ اور میری آیتوں کو تھوڑی قیمت پر نہ بیچو اور مجھ ہی سے ڈرو۔

(الانعام ۹۰/۶) قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰي لِلْعٰلَمِيْنَ ۔ (اے رسول) کہدو کہ میں تم سے اس (دعوتِ اسلام) کا اجر نہیں مانگتا یہ تو جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

(المومنون ۷۲/۲۳) اَمْ تَسْـَٔــلُهُمْ خَرْجًا فَخَــرَاجُ رَبِّكَ خَيْرٌ ڰ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ کیا تم ان سے اس (دعوتِ اسلام) کا کوئی معاوضہ مانگتے ہو، پس تمہارے رب کا معاوضہ بہت بہتر ہے اور وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ نیز ۵۷/۲۵ نیز ۴۷/۵۲ ،

(الشعراء ۱۲۷/۲۶) وَمَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰي رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اور میں تم سے اس (دعوتِ اسلام) کا کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر تو رب العٰلمین کے ذمہ ہے۔ نیز ۱۴۵/۲۶، ۱۶۴، ۱۸۰

(سبا ۴۷/۳۴) قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۔ کہدو کہ جو اجر میں نے تم سے مانگا ہے (یعنی اسلام قبول کرنا) وہ تو تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے (ورنہ) میرا اجر تو بس اللہ تعالیٰ ہی کے ذمہ ہے اور وہ ہر شے پر گواہ ہے۔ نیز ۲۱/۳۶

(ص ۸۶-۸۷/۳۸) قُلْ مَآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۔ (اے رسول) کہدو کہ میں اس (دعوتِ اسلام) کا تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ ہی تکلف (تصنع) کرنے والوں میں سے ہوں۔ یہ تو بس تمام جہان والوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔

(الشوریٰ ۲۳/۴۲) قُلْ لَّآ اَسْـَٔــلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى ۔ (اے رسول) کہدو کہ میں تم سے اس (دعوتِ اسلام) کا کچھ اجر نہیں مانگتا الّا یہ کہ قرابت کی محبت چاہتا ہوں۔

(۳۷) دعوتِ اسلام کی ترغیب و تاکید

(آل عمران ۱۰۴/۳) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۱۰/۳) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۔ (اے مسلمانو) تم بہترین امت ہو جو انسانوں (کی ہدایت) کے لئے نکالی

پیدا کی گئی ہے، تم نیک کاموں کا حکم دیتے ہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔ نیز ۱۱۴/۳

(المائدہ ۶۷/۵) یٰٓاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ ؕ اے رسول! اس کو (لوگوں تک) پہنچا دو جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے۔

(الانعام ۷۰/۶) وَذَکِّرْ بِہٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا کَسَبَتْ ؕ اور ان کو قرآن سے نصیحت کرو تاکہ کوئی نفس اپنے کئے ہوئے (بُرے اعمال) میں گرفتار نہ ہو جائے۔ نیز ۱۵۷، ۱۹۹/۷، ۵۱ ، ۴۲/۱۴،

(الحجر ۹۴/۱۵) فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ ؕ پس جو تم کو حکم کیا گیا ہے اس کو واضح بیان کر دو اور مشرکوں سے منہ پھیر لو۔

(النحل ۱۲۵/۱۶) اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ؕ اے رسول لوگوں کو اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت سے دعوت دو اور ان کے ساتھ بہترین انداز میں بحث و مباحثہ کرو۔ ۳۰/۱۹ ، ۶۷/۲۲،

(الشعراء ۲۱۴/۲۶) وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ؕ اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو متنبہ کر دو ۸۷/۲۸

(لقمان ۱۷/۳۱) یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَآ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ؕ اے میرے بیٹے! نماز قائم کر، اور نیک کاموں کا حکم دے اور بُرے کاموں سے منع کر، اور اس مصیبت پر صبر کر جو تجھ پر پڑے، بیشک یہ بہت حوصلے کے کاموں میں سے ہے۔ ۱۸/۴۰ ، ۱۵/۴۲ ، ۴۵/۵۰ ، ۵۵/۵۱ ، ۲۹/۵۲ ،

(المدثر ۲/۷۴) قُمْ فَاَنْذِرْ ؕ اٹھو اور (لوگوں کو) ڈراؤ۔ ۱۰۹/۸۷ ، ۲۱/۸۸،

(۳۸) ریا

(البقرہ ۲۶۴/۲) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اے ایمان والو! اپنے صدقات (و خیرات) کو احسان جتا کر اور اذیت پہنچا کر باطل نہ کرو جس طرح وہ شخص جو لوگوں کو دکھانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ ۱۸۸/۳

(النساء ۳۶/۴) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ؕ بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے شیخی خور کو دوست نہیں رکھتا۔ ۳۷/۴ ، ۴۷/۸،

(۳۹) زِنا

(بنی اسرائیل ۳۲/۱۷) وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ بیشک یہ بے حیائی کا کام ہے اور بُرا راستہ ہے۔

(النور ۲/۲۴) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۔ زناکار عورت اور زناکار مرد، اُن میں سے ہر ایک کو سَو کوڑے لگاؤ۔ نیز ۶۸/۲۵، ۲۵/۴۔

(۴۰) سائل

۱۷۷/۲، ۷/۱۲، ۱۹/۵۱ (المعارج ۲۴، ۲۵/۷۰) وَالَّذِيْنَ فِىْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور جن لوگوں کے اموال میں حصہ مقرر ہے سائل کا اور محروم (محتاج) کا۔

(الضحیٰ ۱۰/۹۳) وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور سائل کو مت جھڑکو۔

(۴۱) سچائی

(البقرہ ۱۷۷/۲) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ وہی لوگ اپنے ایمان میں سچے ہیں اور وہی متقی ہیں۔

(آل عمران ۱۷/۳) اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ۝ وہ صبر کرنے والے ہیں، اور سچے ہیں اور حکم بجالانے والے، اور خرچ کرنے والے اور علی الصبح گناہ بخشوانے والے ہیں۔

(المائدہ ۱۱۹/۵) قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دن سچوں کو ان کی سچائی کا نفع دینے والا ہے۔

(التوبہ ۱۱۹/۹) يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ نیز ۲/۱، ۴۱، ۵۴، ۵۶/۱۹، ۸۳، ۸۴/۲۶

(الاحزاب ۲۴/۳۳) لِّيَجْزِىَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ بِصِدْقِهِمْ ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ سچوں کو ان کے سچ کی جزا دے۔ نیز ۳۵/۳۳، ۳۳/۳۹۔

(محمد ۲۱/۴۷) فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۝ پس اگر وہ اللہ تعالیٰ کے سچے (وفادار) رہیں تو ان کے لئے بھلائی ہے۔

(۴۲) سختی کے بعد راحت

(البقرہ ۱۸۵/۲) يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
اللہ تعالیٰ تو تمہارے لئے آسانی کا ارادہ رکھتا ہے تنگی کا نہیں۔

(النساء ۲۸/۴) يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكُمْ ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارا بوجھ ہلکا کر دے۔"

(الطلاق ۷/۶۵) سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا ۔ عنقریب اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد فراخی پیدا کر دے گا۔"

(الم نشرح ۵،۶/۹۴) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۔ پس بیشک تنگی کے ساتھ فراخی ہے، یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔"

(۴۳) سود

(البقرہ ۲۷۵/۲) الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۔ جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت کے دن اپنی قبروں سے) اس طرح اٹھیں گے جس طرح شیطان نے کسی کو لپیٹ کر دیوانہ (حواس باختہ) کر دیا ہو، اس لئے کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت بھی تو (نفع کے لحاظ سے) سود ہی کی مانند ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

(۲۷۶/۲) يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ
اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر کافر گنہگار سے ناخوش ہے۔"

(۲۷۸/۲) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ
اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔"

(۲۷۹/۲) فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرو گے (باقی سود نہ چھوڑو گے) تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور اگر تم توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو تم کو اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے، نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر کوئی ظلم ہو۔

(آل عمران ۱۳۰/۳) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔ اے ایمان والو! دوگنا چوگنا بڑھا کر سود نہ کھاؤ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم

(۴۴) سونا چاندی

(التوبہ ۳۴، ۳۵/۹) وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ یَّوْمَ یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِکُمْ فَذُوْقُوْا مَا کُنْتُمْ تَکْنِزُوْنَ ہ اور جو لوگ سونے اور چاندی کو خزانہ (جمع) کرتے ہیں اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے پس ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔ جس دن وہ (سونا چاندی) جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں اور پہلو اور ران کی پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) کہ یہ ہے وہ چیز جس کو تم نے اپنے نفوس (کی تسکین) کے لئے جمع کیا تھا پس اب اس کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کیا تھا"۔

(الزخرف ۳۲/۴۳) وَرَحْمَتُ رَبِّکَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ہ "اور تمہارے رب کی رحمت اس (مال و متاع) سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں"۔ نیز ۸۸/۱۵ و ۳۴، ۳۵/۴۳

(التکاثر ۱، ۲/۱۰۲) اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ہ حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ہ تم کو (مال کی) کثرت کی حرص نے غفلت میں رکھا حتی کہ تم قبروں سے جا ملے"۔ نیز ۱ تا ۴/۱۰۴۔

(۴۵) شراب اور جوا

(البقرہ ۲۱۹/۲) یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَآ اِثْمٌ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُھُمَآ اَکْبَرُ مِنْ نَّفْعِھِمَا ؕ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق دریافت کرتے ہیں کہدو کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ نفع بھی ہے مگر ان کے نفع سے ان کا گناہ بہت زیادہ ہے"۔

(المائدہ ۹۰، ۹۱/۵) یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ہ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ۔ اے ایمان والو! بیشک شراب اور جوا اور بت اور پانسے (وغیرہ یہ سب) ناپاک شیطانی کام ہیں پس ان سے اجتناب کرو (بچتے رہو) تاکہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے میں (تم کو پھنسا کر) تمہارے درمیان عداوت اور نفرت ڈال دے"۔

(۴۶) شعر و شاعری

(الشعراء ۲۲۴/۲۶) وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۝ اور گمراہ لوگ شاعروں کی پیروی کرتے ہیں۔"

(یٰسین ۶۹/۳۶) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ؕ اور ہم نے اِن (رسول) کو شعر گوئی (شاعری) نہیں سکھائی اور نہ ہی وہ (شعر کہنا) ان کے شایانِ شان ہے۔

(صٰفٰت ۳۶/۳۷) وَيَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ۝ اور وہ (کافر) کہا کرتے تھے کہ کیا ہم ایک دیوانے شاعر کے کہنے سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں۔"

(الحاقہ ۴۰،۴۱،۴۲/۶۹) اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک یہ ایک رسولِ کریم کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے (مگر) تم کم ایمان لاتے ہو، اور نہ ہی یہ کسی کاہن کا قول ہے (مگر) تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو، یہ تو تمام جہانوں کے رب کی جانب سے نازل شدہ (کلام مجید) ہے۔"

(۴۷) شیریں کلامی

(البقرہ ۸۳/۲) وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ اور لوگوں سے خوش کلامی سے پیش آؤ۔ نیز ۲۶۳/۲

(النساء ۵/۴) وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝ اور ان سے نرم انداز میں کلام کرو۔

(بنی اسرائیل ۲۸/۱۷) فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ۝ پس تم ان سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرو۔

(۵۳/۱۷) وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۝ اور میرے بندوں سے کہدو کہ اس طرح بات کریں جو بہت احسن (اچھا انداز) ہو۔"

(طٰہٰ ۴۴/۲۰) فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ۝ پس تم دونوں (موسیٰ و ہارون) اس (فرعون) سے نرمی کے ساتھ بات کرنا۔ نیز ۹۶/۲۳۔

(حم السجدہ ۳۴/۴۱) وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ ۝ اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہو سکتیں (برائی کے جواب میں) ایسا رویہ اختیار کرو جو بہت اچھا ہو، ایسا کرنے سے امید ہے کہ جس کی تمہارے ساتھ دشمنی تھی وہ تمہارا جگری دوست بن جائے۔"

(۴۸) صراطِ مستقیم

(الفاتحہ ۵، ۶/۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ (اے اللہ) ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت فرما، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا۔ نیز ۱۴۲/۲

(البقرہ ۲۱۳/۲) وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

(آل عمران ۵۱/۳) إِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝ بیشک میرا رب اور تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے پس اسی کی عبادت کرو، یہی صراطِ مستقیم ہے نیز ۱۰۱/۳

(النساء ۶۸/۴) وَلَهَدَيْنَاهُمْ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۝ اور ہم ان کو صراطِ مستقیم کی ہدایت کر دیتے۔ نیز ۱۷۵/۴، ۱۶/۵۔

(الانعام ۳۹/۶) مَنْ يَشَإِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۖ وَمَنْ يَشَأْ يَجْعَلْهُ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم پر چلاتا ہے، نیز ۸۷، ۱۲۶، ۱۵۳، ۱۶۱/۶، ۱۶/۷، ۲۵/۱۰، ۵۶/۱۱، ۴۱/۱۵، ۷۶، ۱۲۱/۱۶، ۵۴/۲۲،

(المؤمنون ۷۳/۲۳) وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ اور بیشک تم ان کو صراطِ مستقیم کی طرف دعوت دیتے ہو۔ ۴۶/۲۴، ۶۱، ۴/۳۶، ۱۱۸/۳۷، ۵۲/۴۲، ۴۳/۴۳، ۲، ۲۰/۴۸، ۲۲/۶۷

(۴۹) عبرت

(الاعراف ۸۴/۷) وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا ۖ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ۝ اور ہم نے ان پر (قومِ لوط پر پتھروں کا) مینہ برسایا پس دیکھو کہ مجرموں کا کیسا انجام ہوا۔

(۸۶/۷) وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ۝ اور دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا کیسا (خراب) انجام ہوا۔ نیز ۱۰۳/۷، ۱۴/۲۷،

(القصص ۴۰/۲۸) فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ۝ پس دیکھو کہ ظالموں کا کیسا انجام ہوا۔

(الزخرف ۲۵/۴۳) فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ پس دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

(الحشر ۲/۵۹) فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝ پس اے صاحبانِ بصیرت عبرت حاصل کرو۔

(۵۰) عفو و درگزر

(البقرہ ۱۰۹/۲) فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ۔ "پس (اُن کو) معاف کردو اور درگزر کرو حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے۔"

(۲۳۷/۲) وَاَنْ تَعْفُوْا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَیْنَکُمْ۔ "اور اگر تم معاف کردو تو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور آپس میں حسنِ سلوک کو نہ بھولو۔"

(۲۶۳/۲) قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّمَغْفِرَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ صَدَقَۃٍ یَّتْبَعُھَآ اَذًی ط وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ۔ "خوش گفتاری اور درگزر کرنا اس صدقہ سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا رسانی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تحمل والا ہے۔"

(آلِ عمران ۱۵۹/۳) فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَھُمْ۔ "پس ان کو معاف کرو اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔"

(المائدہ ۱۳/۵) فَاعْفُ عَنْھُمْ وَاصْفَحْ ط اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔ "پس اُن کو معاف کرو اور اُن سے درگزر کرو، بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

(الاعراف ۱۹۹/۷) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰھِلِیْنَ۔ "(اے رسول) معاف کرنے کو اپنا شعار بناؤ اور نیک کام کا حکم کرتے رہو اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔"

(بنی اسرائیل ۵۳/۱۷) وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ ط "اور میرے بندوں سے کہدو کہ ایسی طرح بات کریں جو بہت اچھی ہو۔"

(النور ۲۲/۲۴) وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ ط "ان کو چاہیئے کہ معاف کردیں اور درگزر کریں کیا تم پسند نہیں کرتے کہ (اسی طرح) اللہ تعالیٰ (بھی) تم کو معاف کردے۔" نیز ۵/۱۴

(الشوریٰ ۴۳/۴۲) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ۔ "اور جس نے صبر کیا اور معاف کردیا تو بیشک یہ بہت ہمت و حوصلہ کا کام ہے۔"

(التغابن ۱۴/۶۴) یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِکُمْ وَاَوْلَادِکُمْ عَدُوًّا لَّکُمْ فَاحْذَرُوْھُمْ ج وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ "اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں پس ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔"

(۵۱) علم کی فضیلت

(البقرہ ۱۲۰/۲) وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔ اگر تم اس کے باوجود کہ تمہارے پاس علم آچکا ہے ان کی خواہشات کی پیروی کروگے تو تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کوئی سرپرست ہوگا اور نہ کوئی مددگار۔" نیز ۱۴۵/۲،

(آل عمران ۷/۳) وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ ۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے ان کی تاویل کوئی نہیں جانتا، اور وہ جن کو علم راسخ (حاصل) ہے۔

(اعراف ۵۲/۷) وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰي عِلْمٍ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۔ اور تحقیق ہم نے ان کے پاس کتاب پہنچادی ہے جس کی تفصیل ہم نے علم کی بنا پر بیان کردی جو مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔" نیز ۱۳/۷، ۲۸/۵۰۔

(العنکبوت ۴۳/۲۹) وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۔ اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں مگر ان کو سوائے اہلِ علم کے کوئی نہیں جانتا۔"

(فاطر ۲۸/۳۵) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علم والے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں بیشک اللہ تعالیٰ زبردست بخشنے والا ہے۔

(المجادلہ ۱۱/۵۸) وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۔ اور جن لوگوں کو علم دیا گیا ہے (اللہ تعالیٰ) ان کے درجات بلند کرے گا۔

(۵۲) غم و غصہ

(آل عمران ۱۳۴/۳) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاۗءِ وَالضَّرَّاۗءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۔ جو لوگ فراخ دستی اور تنگدستی میں (فی سبیل اللہ) خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں (کے قصور) معاف کردیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔" نیز ۱۵۳/۳،

(النمل ۷۰/۲۷) وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۔ اور (تم) ان کے لئے غمگین نہ ہو اور ان کی چالوں پر بھی تنگدل نہ ہو جو چال وہ چلتے ہیں۔" نیز ۷/۲۷، ۳۳/۲۹،

(الشوریٰ ۳۷/۴۲) وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰۗىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ۔ اور وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب ان کو (کسی پر) غصہ آجاتا ہے تو معاف کردیتے ہیں۔"

(۵۳) **فاسق** (بدکار) (المائدہ ۴۷/۵) وَمَنۡ لَّمۡ يَحۡكُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۤئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں پس یہی فاسقوں میں سے ہیں" ۴۹/۵،

(۵/۱۰۸) وَاللّٰهُ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِيۡنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"

(الاعراف ۱۰۲/۷) وَاِنۡ وَّجَدۡنَاۤ اَكۡثَرَهُمۡ لَفٰسِقِيۡنَ ۝ اور ہم نے ان میں اکثر لوگوں کو فاسق پایا

(التوبہ ۶۷/۹) اِنَّ الۡمُنٰفِقِيۡنَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۝ بے شک منافق لوگ فاسق ہیں۔

(السجدہ ۲۰/۳۲) وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فَسَقُوۡا فَمَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ ۝ اور وہ لوگ جو فاسق ہیں ان کا ٹھکانا آگ (دوزخ) ہے"۔

فاسقون ۴۷، ۴۹/۵، ۵۵، ۸۲/۲۴، ۹۹/۲، ۵۳، ۸۴/۸، ۸/۹، ۲۰، ۳۵/۴۶، ۱۹/۵۹۔

فاسقین ۲۶/۲، ۲۵، ۱۰۸/۵، ۱۰۲، ۱۴۴/۷، ۹۶/۹، ۴۳/۲۱، ۲۱/۲۷، ۳۲/۲۸، ۵۴/۴۳، ۴۶/۵۱۔

یفسقون ۵۹/۲، ۴۹/۶، ۱۶۳، ۱۶۵/۷، ۳۴/۲۹

(۵۴) **فرقہ بندی** (آل عمران ۱۰۵، ۱۰۶/۳) وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ تَفَرَّقُوۡا وَاخۡتَلَفُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَهُمُ الۡبَيِّنٰتُ ؕ وَاُولٰۤئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ۝ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ اَكَفَرۡتُمۡ بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ۝ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو متفرق ہو گئے اور واضح نشانیاں آجانے کے بعد بھی اختلاف کرنے لگے ایسے ہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے۔ جس دن بہت سے چہرے سفید ہوں گے اور بہت سے منہ سیاہ ہوں گے تو جن لوگوں کے منہ سیاہ ہوں گے (ان سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے؟ پس (اب) اس کفر کے بدلے عذاب چکھو" نیز ۶۵/۶،

(الانعام ۱۵۹/۶) اِنَّ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا لَّسۡتَ مِنۡهُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمۡرُهُمۡ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۝ بے شک جن لوگوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور فرقوں میں بٹ گئے تم کو ان سے کچھ سروکار نہیں ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے پھر جو کچھ کرتے رہے (اللہ تعالیٰ) ان کو بتا دے گا" نیز ۱۶۸/۷،

(التوبہ ۱۰۷/۹) وَالَّذِيۡنَ اتَّخَذُوۡا مَسۡجِدًا ضِرَارًا وَّكُفۡرًا وَّتَفۡرِيۡقًاۢ بَيۡنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ

وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰی ؕ وَاللّٰهُ یَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَکٰذِبُوْنَ ۝ اور جن لوگوں نے اس غرض سے مسجد بنائی کہ (مسلمانوں کو) ضرر پہنچائیں اور کفر پھیلائیں اور مومنوں میں تفرقہ ڈالیں، اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے پہلے جنگ کر چکے ہیں ان کے لئے گھات کی جگہ بنائیں قسمیں کھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو صرف بھلائی کا تھا، اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ وہ جھوٹے ہیں۔ نیز ۱۱۰/۷، ۹۴/۲۰،

(المومنون ۵۳/۲۳) فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ کُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ۝ پس انھوں نے آپس میں اپنے کام (دینی احکام) کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جو کچھ جس فرقے کے پاس ہے وہ اس سے خوش ہے۔ نیز ۴/۲۸، ۳۳/۳۰، ۱۹/۳۴، ۱۴/۴۲ ۔

(۵۵) فساد

(البقرہ ۱۱، ۱۲/۲) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ اور جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ، تو وہ کہتے ہیں کہ ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں، آگاہ ہو جاؤ بلاشبہ یہی فساد کرنے والے ہیں لیکن ان کو اس کا شعور نہیں۔ نیز ۳۰/۲،

(۶۰/۲) وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ ۶۵/۵

(۱۹۱/۲) وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ اور فتنہ (فساد) تو قتل سے بھی زیادہ سنگین (جرم) ہے ۲۱۷/۲، ۶۳/۳

(۵۶/۷) وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۝ اور زمین (دنیا) میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ (اعراف ۸۵/۷)

(یونس ۴۰/۱۰) وَرَبُّکَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِیْنَ ۝ اور تمہارا رب مفسدوں سے خوب واقف ہے ۸۰/۱۰، ۹۱

(ہود ۸۵/۱۱) وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ اور زمین میں فساد کرتے نہ پھرو۔ ۸۸/۱۶، ۱۵۲-۱۸۳/۲۶

(النمل ۱۴/۲۷) فَانْظُرْ کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ پس دیکھو کہ فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ نیز ۴۸/۲۷، ۷۷/۲۸، ۳۶/۲۹، ۱۲/۸۹،

(۵۶) فواحش بے حیائی

(الانعام ۱۵۱/۶) وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ اور (فحش) بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ اُن کے قریب بھی نہ جاؤ۔

(الاعراف ۳۳/۷) قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ

بِغَیۡرِ الۡحَقِّ۔ کہدو کہ میرے رب نے بے حیائی کی باتوں کو خواہ وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام قرار دیا ہے۔"

(النور ۱۹/۲۴) اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَھُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔ جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا۔"

(شوریٰ ۳۷/۴۲) وَالَّذِیۡنَ یَجۡتَنِبُوۡنَ کَبٰٓئِرَ الۡاِثۡمِ وَالۡفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوۡا ھُمۡ یَغۡفِرُوۡنَ اور جو لوگ بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔" ۳۲/۵۳

(۵۷) قتل اولاد

(الانعام ۱۵۱/۶) وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ۔ نَحۡنُ نَرۡزُقُکُمۡ وَاِیَّاھُمۡ اور تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تم کو بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔ یہی مضمون ۳۱/۱۷ میں بھی ہے مزید یہ بھی ہے "بیشک ان کا قتل کرنا خطأ کبیرا (بہت بڑی خطا) ہے۔" ۱۴۰/۶

(۵۸) قتل کرنا (النساء ۲۹/۴) وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ "اور اپنی نفسوں کو قتل نہ کرو۔"

بھول کے (۹۲/۴) وَمَا کَانَ لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ یَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِیۡرُ رَقَبَۃٍ مُّؤۡمِنَۃٍ وَّدِیَۃٌ مُّسَلَّمَۃٌ اِلٰۤی اَھۡلِہٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّصَّدَّقُوۡا

اور کسی مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کرے مگر یہ کہ بھولے سے (ایسا ہو جائے) اور جو کوئی کسی مومن کو (بھول کر) قتل کر دے تو وہ ایک مومن غلام کو آزاد کرے اور اس (مقتول) کے وارثوں کو خون بہا دے۔ ہاں اگر وہ معاف کر دیں (تو اور بات ہے) پس اگر وہ (مقتول تمہاری) دشمن قوم سے ہو مگر مومن ہو تو صرف ایک مومن غلام آزاد کرنا چاہئے۔ اور اگر وہ (مقتول) ایسی قوم سے ہو جس کے ساتھ تمہارا (صلح کا) معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا ادا کرو اور ایک مومن غلام (بھی) آزاد کرو۔ اور جس کو یہ میسر نہ ہو تو وہ ۲ ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ (کا کفارہ) ہے۔ اور اللہ تعالیٰ (سب کچھ) جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔" نیز ۱۵۱/۶

(۵۹) عمداً قتل کرنا

(النساء ۹۳/۴) وَمَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا ۝

اور جو کوئی کسی مومن کو عمداً (قصداً) قتل کر دے پس اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہوگی اور اس کے لئے بڑا سخت عذاب ہے۔"

(۶۰) قتلِ ناحق

(البقرہ ۶۱/۲) وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی گئی اور اللہ تعالیٰ کے غضب کے مستحق ہوئے اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات (نشانیوں) کا انکار کرتے تھے اور انبیا کو ناحق قتل کرتے تھے (نیز) اسلئے بھی کہ وہ نافرمان تھے اور حد سے تجاوز کیا کرتے تھے۔"

(آل عمران ۲۱/۳) اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّيَقْتُلُوْنَ الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور جو لوگ انصاف کا حکم دیتے ہیں ان کو بھی قتل کر دیتے ہیں، پس ان کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو"

(المائدہ ۳۲/۵) مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ۔ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کے لئے لکھدیا کہ جس کسی نے کسی نفس کو ناحق قتل کیا بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا ہو یا ملک میں فساد کرنے کے علاوہ تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا، اور جس نے کسی ایک نفس کو (مرنے سے) بچا لیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا لیا۔ نیز ۶۸/۲۵

(۶۱) قرضِ حسنہ

(البقرہ ۲۴۵/۲) مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ۔ کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے اور وہ (اللہ تعالیٰ) اس کو اس کے بدلے کئی گنا زیادہ کر دے گا۔ نیز ۲۸۲و۲۸۳/۲ - ۱۲/۵ - ۳۸/۴۲

(الحدید ۱۸/۵۷) اِنَّ الْمُصَّدِّقِيْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۔ بلاشبہ صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دیا ان کے لئے کئی گنا عزت و تکریم والا اجر ہے۔" نیز ۱۷/۶۴

(المزمل ۲۰/۷۳) وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۔ اور اللہ تعالیٰ کو قرض دو قرضِ حسنہ۔

(۶۲) قرض و رہن

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ (البقرہ ۲۸۰/۲) اور اگر وہ (قرض دار) تنگدست ہو تو اس کو فراخی تک مہلت دینی چاہئے اور اگر تم معاف کر دو تو تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ (۲۸۲/۲) وَلْيَكْتُبْ بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا الخ- اے ایمان والو جب تم آپس میں ایک میعادِ مقررہ کے لئے قرض کا معاملہ کرو تو اس کو لکھ لیا کرو اور چاہئے کہ تمہارے درمیان لکھنے والا انصاف سے لکھے، نیز لکھنے والا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو سکھایا ہے لکھنے سے انکار نہ کرے اور لکھ دے اور مضمون وہ بتائے جس پر حق ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور اس میں ذرا بھی کمی نہ کرے، پھر اگر وہ شخص جس پر قرض ہے کم عقل یا کمزور (ضعیف) ہو، یا وہ (صحیح مضمون) لکھوانے کے قابل نہیں تو اس کے ولی کو چاہئے کہ وہ انصاف کے ساتھ مضمون لکھوائے۔ اور اپنے مردوں میں سے ۲ دو مردوں کو گواہ بنا لیا کرو، پھر اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور ۲ دو عورتیں ایسی ہوں جن کو تم گواہ بنانا پسند کرو کیونکہ اگر ان میں سے ایک بھول جائے تو دوسری اس کو یاد دلادے اور جب گواہوں کو گواہی کے لئے بلایا جائے تو ان کو انکار نہیں کرنا چاہئے۔ اور قرض تھوڑا ہو یا بہت اس کے لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات انصاف سے زیادہ نزدیک ہے اور گواہی کے لئے بھی بہت صحیح ہے اور اس سے تم کو کسی طرح کا شک و شبہ بھی نہ ہوگا، ہاں اگر وہ سودا دست بدست ہو جو تم آپس میں لیتے دیتے ہو تو اس کو نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جب خرید و فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔ اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے، اور اگر تم ایسا کرو گے تو یہ

تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اللہ تعالیٰ تم کو سکھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر شے کا علم ہے۔"

(البقرہ ۲۸۳/۲) وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ ط "اور اگر تم سفر پر ہو اور لکھنے والا نہ مل سکے تو کوئی چیز رہن رکھ دو (اپنے قبضہ میں رکھ لو)۔"

(۶۳) قناعت

(النساء ۳۲/۴) وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ط "اور اس فضیلت کی تمنا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر دی ہے۔"

(التوبہ ۵۵/۹) فَلَا تُعْجِبْكَ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُم بِهَا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ أَنفُسُهُمْ وَهُمْ كَافِرُونَ ۝ "اور تم کو ان کے اموال اور اولاد کی (کثرت) تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ ان کو دنیا کی زندگی میں ان ہی (دونوں چیزوں) کے سبب عذاب میں گرفتار کرے اور ان کی جان حالتِ کفر میں نکلے۔"

(العٰدیٰت ۸/۱۰۰) وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ ۝ "اور وہ (انسان) مال کی شدید محبت میں مبتلا ہے۔"

(۶۴) قوت

(البقرہ ۲۴۷/۲) قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط "اس (نبی) نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس (طالوت) کو تمہارے مقابل منتخب کیا اور اس کو علم اور جسمانی طاقت (تم سے) زیادہ عطا فرمائی۔"

(الاعراف ۶۹/۷) وَاذْكُرُوا إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِن بَعْدِ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصْطَةً "اور یاد کرو جب اس (اللہ تعالیٰ) نے تم کو قومِ نوح کے بعد (ان کا) جانشین بنایا اور تم کو خلقت میں زیادہ تندرست و توانا بنایا۔"

(۶۵) کسب

(البقرہ ۷۹/۲) فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ "پس ان پر افسوس ہے اس لئے کہ (وہ بے اصل باتیں) اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں، اور افسوس ہے ان پر اسلئے کہ وہ اس چیز سے کماتے ہیں۔"

(التوبہ ۸۲/۹) فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ "پس چاہیئے کہ وہ تھوڑا ہنس لیں اور زیادہ روئیں اس کی جزا میں جو انھوں نے کمایا۔"

(الرعد ۴۲/۱۳) يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ ۗ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ "وہ (اللہ تعالیٰ) جانتا ہے جو کچھ ہر نفس کماتا ہے اور کفار عنقریب جان لیں گے کہ دارِ آخرت کس کے لئے ہے۔"

(ابراہیم ۵۱/۱۴) لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ تاکہ اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی جزا دے جو اس نے کمایا۔

(لقمان ۳۴/۳۱) وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا۔ نیز ۴۵/۳۵، ۶۵/۳۶، ۲۴/۳۹، ۱۷/۴۰، ۲۲/۴۲،

(۶۶) کوشش

(طٰہٰ ۱۵/۲۰) (یقیناً قیامت کی ساعت آنے والی ہے میں نے اس کو مخفی رکھا ہے) لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى. تاکہ ہر نفس اپنی سعی کے مطابق جزا پائے۔

(المومنون ۶۱/۲۳) اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ، یہی لوگ ہیں جو نیکیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی ان (نیکیوں میں) سبقت لے جانے والے ہیں۔

(النجم ۳۹/۵۳) وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ہ اور یہ کہ انسان کو صرف اس کی کوشش کے مطابق ہی ملے گا۔

(الدھر ۲۲/۷۶) اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ہ (کہا جائے گا) بیشک یہ تمہاری جزا ہے اور تمہاری کوشش قابلِ قدر ہے۔

(النزعات ۳۵/۷۹) يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ہ اس دن انسان اپنی سعی (کئے ہوئے کاموں) کو یاد کرے گا۔

(۶۷) لعنت

(البقرہ ۸۸/۲) وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ہ اور انہوں نے (یہودنے) کہا کہ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے (غلافوں میں محفوظ) ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کی، پس بہت کم لوگ ایمان لاتے ہیں نیز ۸۹-۱۶۱، ۱۵۹/۲

آل عمران ۶۱/۳ فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ۟ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ہ (اے رسول) جو کوئی تم سے اس (عیسیٰ) کے بارے میں حجت (جھگڑا) کرے بعد اس کے کہ علم تمہارے پاس آچکا ہے تو کہہ دو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفس کو اور تم اپنے نفسوں کو لے آئیں پھر ہم عاجزی کے ساتھ التجا کریں کہ جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو" نیز ۸۷/۳، ۹۳،۴۷،۴۶/۴

(النساء ۱۱۸/۴) لَعَنَهُ اللّٰهُ م وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ جس پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اس (شیطان) نے کہا کہ یقیناً میں تیرے بندوں میں سے ایک مقرر حصہ لے لوں گا (گمراہ کر دوں گا)

(المائدہ ۱۳/۵) فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ پس ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کو سنگدل بنا دیا۔ نیز ۶۰، ۶۴، ۷۸/۵

(الاعراف ۴۴/۷) فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ ۝ پس (قیامت کے دن) اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ نیز ۶۸/۹، ۱۸/۱۱

(ہود ۶۰/۱۱) وَاُتْبِعُوا فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اور اس دنیا میں بھی اور قیامت کے دن بھی لعنت نے ان کا پیچھا کیا۔ نیز ۹۹/۱۱، ۲۵/۱۳، ۳۵/۱۵، ۲۳، ۷/۲۴، ۴۲/۲۸

(احزاب ۵۷/۳۳) اِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے۔ ۶۱، ۶۸/۳۳، ۴۸/۳۸، ۵۲/۴۰

(سورہ محمد ۲۳/۴۷) اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ۝ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو بہرہ کر دیا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ ۶/۴۸

(۶۸) مجاہدۂ نفس

(الرعد ۲۸، ۲۹/۱۳) اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ط اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے قلوب اللہ تعالیٰ کے ذکر سے مطمئن ہوتے ہیں، خوب جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے دل اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ نیز ۲۹/۱۳،

(العنکبوت ۶۹/۲۹) وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور جن لوگوں نے ہمارے واسطے جہاد (کیا) (محنت کی) ہم ان کو اپنی راہیں سجھا دیں گے، اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(المزمل ۶/۷۳) اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيلًا ۝ بیشک رات کا اٹھنا نفس کو سخت پامال کرتا ہے اور ذکر کرنے کے لئے بہترین وقت ہے، نیز ۷، ۹/۷۳،

(الم نشرح ۷، ۸/۹۴) فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ پس جب تم فارغ ہو تو (عبادت میں) محنت کرو اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔

مال اور اولاد کا فتنہ

(انفال ۲۸/۸) وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ اور خوب جان لو کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑا اجر و ثواب ہے۔ نیز ۱۵/۶۴

(التوبہ ۵۵/۹) فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ ۭ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَتَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۔ پس تم کو ان کے اموال اور اولاد تعجب میں نہ ڈالیں، اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے سبب دنیا کی زندگی میں ان کو عذاب میں گرفتار کرے اور جب ان کی جان نکلے تو حالتِ کفر میں نکلے"۔

(الکہف ۴۶/۱۸) اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۔ مال اور بیٹے تو (صرف) دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تو تمہارے رب کے نزدیک بہترین بدلا ہے اور بہترین توقع ہے"۔

(الشعراء ۸۸، ۸۹/۲۶) يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۔ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۔ جس دن کہ مال اور اولاد کچھ بھی نفع نہیں پہنچا سکیں گے، سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آئے۔

(المنافقون ۹/۶۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۔ اے ایمان والو! تم کو تمہارے اموال اور تمہاری اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہ کردیں، اور جس کسی نے ایسا کیا وہی خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہے۔

(التغابن ۱۴، ۱۵/۶۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ اے ایمان والو! بیشک تمہاری بعض بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں پس ان سے بچتے رہو اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بیشک اللہ تعالیٰ بھی بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱۵/۶۴) اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تو بس ایک آزمائش ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا اجر ہے۔

(۶۹) میراث

(النساء ۱۱ تا ۱۳) یُوۡصِیۡکُمُ اللّٰہُ فِیۡۤ اَوۡلَادِکُمۡ ٭ لِلذَّکَرِ مِثۡلُ حَظِّ الۡاُنۡثَیَیۡنِ ۚ فَاِنۡ کُنَّ نِسَآءً فَوۡقَ اثۡنَتَیۡنِ فَلَہُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ ۚ وَ اِنۡ کَانَتۡ وَاحِدَۃً فَلَہَا النِّصۡفُ ؕ وَ لِاَبَوَیۡہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنۡ کَانَ لَہٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہٗ وَلَدٌ وَّ وَرِثَہٗۤ اَبَوٰہُ فَلِاُمِّہِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَہٗۤ اِخۡوَۃٌ فَلِاُمِّہِ السُّدُسُ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ اٰبَآؤُکُمۡ وَ اَبۡنَآؤُکُمۡ لَا تَدۡرُوۡنَ اَیُّہُمۡ اَقۡرَبُ لَکُمۡ نَفۡعًا ؕ فَرِیۡضَۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ۔ اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں ہدایت کرتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، پس اگر (وارث) دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی حصہ اس مال کا ہے جو (مرحوم ماں باپ) چھوڑ کر مر گیا اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو اس کے لئے نصف حصہ ہے۔ اور اگر (میت کے) ماں باپ ہوں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اس مال سے جو کہ (بیٹا) چھوڑ کر مر گیا ہو اور اس کے اولاد ہو۔ اور اگر (مرنے والے کے) کوئی اولاد نہ ہو صرف والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کے لئے ایک تہائی حصہ ہے (باقی باپ کا)۔ پس اگر اس (میت) کے کئی بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے (باقی باپ کا) یہ سب اس وقت ہے جبکہ متوفی نے وصیت کی ہو اس کو پورا کر دیا جائے اور (جو اس پر قرض ہو وہ ادا کر دیا جائے) تم کو نہیں معلوم کہ تمہارے باپ اور بیٹوں میں سے نفع پہنچانے میں تم سے زیادہ قریب کون ہے یہ حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے (مقررہ) فریضہ ہے، بیشک اللہ تعالیٰ بڑے علم والا حکمت والا ہے۔"

(۱۲) وَ لَکُمۡ نِصۡفُ مَا تَرَکَ اَزۡوَاجُکُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّہُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَہُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡنَ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصِیۡنَ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ وَ لَہُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ اِنۡ لَّمۡ یَکُنۡ لَّکُمۡ وَلَدٌ ۚ فَاِنۡ کَانَ لَکُمۡ وَلَدٌ فَلَہُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَکۡتُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ تُوۡصُوۡنَ بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ؕ وَ اِنۡ کَانَ رَجُلٌ یُّوۡرَثُ کَلٰلَۃً اَوِ امۡرَاَۃٌ وَّ لَہٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡہُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ کَانُوۡۤا اَکۡثَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَہُمۡ شُرَکَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنۡۢ بَعۡدِ وَصِیَّۃٍ یُّوۡصٰی بِہَاۤ اَوۡ دَیۡنٍ ۙ غَیۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَلِیۡمٌ ۔ اور تمہاری بیویاں جو کچھ چھوڑ کر (مر جائیں) اس میں سے تمہارا آدھا حصہ ہے اگر ان کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر ان کے اولاد ہو تو

تمہارے لئے اس میں سے جو چھوڑ کر مر گئی ہیں چوتھائی حصہ ہے (یہ تقسیم) اس وصیت کی تعمیل کے بعد ہے جو وہ کر گئی ہوں یا قرض کی ادائیگی کے بعد، اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ ہے اس میں سے جو تم چھوڑ کر مر جاؤ، اور اگر تمہارے اولاد ہے تو ان کو تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں حصہ ہے اس میں سے جو کچھ تم نے چھوڑا (بعد وصیت کے جو تم کر دو یا قرض کی ادائیگی کے بعد)۔ اور اگر وہ میت کہ جس کی میراث ہے باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا خواہ وہ میت مرد ہو یا عورت کلالہ ہو (یعنی اس کے نہ کوئی اولاد ہو اور نہ ہی والدین زندہ ہوں) اور اس میت کے ایک بھائی یا بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے، اور اگر (بھائی بہن) زیادہ ہوں تو سب اُس کی ایک تہائی میں شریک ہیں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کی ادائیگی کے بعد بشرطیکہ وصیت کرنے والے نے کسی کو نقصان نہ کیا ہو۔ یہ حکم ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا بُردبار ہے۔"

(۷۰) ناپ تول کی کمی

(الانعام ۱۵۲/۶) وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ج "اور انصاف کے ساتھ ناپ تول کو پورا کرو۔" نیز ۸۵/۷

(ہود ۸۴/۱۱) وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ۔ "اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔"

(۸۵/۱۱) وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ "(حضرت شعیبؑ نے کہا) اور اے قوم! ناپ اور ترازو کو انصاف کے ساتھ پورا رکھو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو۔" نیز ۳۵/۱۷، ۱۸۱،۱۸۲،۱۸۳/۲۶

(رحمٰن ۹،۸/۵۵) وَلَا تَطْغَوْا فِي الْمِيْزَانِ ۝ وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ ۝ "تاکہ تم ترازو میں حد سے تجاوز نہ کرو اور وزن انصاف کے ساتھ قائم رکھو اور تول میں کمی نہ کرو۔"

(مطففین ۱تا۳/۸۳) وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝ "خرابی ہے کم تولنے والوں کی، جب وہ لوگوں سے اپنے لئے لیں تو ناپ کر پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیں تو کم دیں۔"

(۷۱) نفاق و منافق

یعنی دو رنگا آدمی جو بظاہر مومن ہو لیکن حقیقت میں وہ کافر ہو۔ ایسے آدمی کی سزا سے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:-

(توبہ ۱۰۱/۹) سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ ۔ ہم ان کو دوبار عذاب دیں گے پھر وہ عذابِ عظیم کی طرف لوٹائے جائیں گے۔" قرآنِ کریم میں مندرجہ ذیل آیاتِ مبارکہ میں ان کا بیان ہے:-

۱: نَافَقُوا: ۱۶۷/۳ ، ۱۱/۵۹ - ۲: نِفَاق: ۷۷، ۹۷، ۱۰۱/۹

۳: مُنَافِقُون: ۴۹/۸ ، ۶۴، ۶۷، ۱۰۱/۹ ، ۱۲، ۶۰/۳۳ ، ۱۲/۵۷ ، ۱/۶۳

۴: مُنَافِقِين: ۶۱، ۸۸، ۱۳۸، ۱۴۰، ۱۴۲، ۱۴۵/۴ ، ۶۴، ۶۸، ۷۳/۹ ، ۱۱/۲۹

۱، ۲۴، ۴۸، ۷۳/۳۳ ، ۶/۴۸ ، ۱، ۷، ۸/۶۳ ، ۹/۶۶

۵: مُنَافِقَات: ۷۳/۳۳ ، ۶/۴۸ ، ۱۳/۵۷

(۲۷) نیکی کا حکم کرنا

(البقرہ ۱۷۷/۲) لَيْسَ الْبِرَّ أَن تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ۔ یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو، اور لیکن اصل نیکی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر، اور قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، اور کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لاؤ۔

(آل عمران ۹۲/۳) لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۔ تم نیکی (میں کمال) حاصل نہیں کرسکتے جب تک کہ تم اس میں سے خرچ نہ کرو جو تم کو محبوب ہے۔

(۱۰۴/۳) وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۔ اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو نیکی کی دعوت دے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے منع کرے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

(۱۱۰/۳) كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۔ تم سب امتوں سے بہتر ہو جو (عالم میں) بھیجی گئیں، تم نیکی کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے منع کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔" نیز ۱۱۴/۳،

(۱۹۸/۳) وَمَا عِندَ اللَّهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ ۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ نیکوکاروں کے لئے بہتر ہے۔

(مائدہ ۲/۵) وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرو

(الاعراف ۱۹۹/۷) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝ (اے رسول) معاف کرنے کو اپنا شعار بنا دو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جاؤ۔

(توبہ ۷۱/۹) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں وہ نیکی کا حکم کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔ نمبر ۱۱۲/۹

(ہود ۱۱۴/۱۱) اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ۝ بیشک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں، یہ اُن کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں۔ نمبر ۴۱/۲۲

(لقمان ۱۷/۳۱) يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ اے میرے بیٹے! نماز قائم کر اور نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کر اور اس مصیبت پر صبر کر جو تجھ پر پڑے، بیشک یہ بہت ہمت کے کاموں میں سے ہیں۔ ۳۴/۴۱

(الحجرات ۱۰/۴۹) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ بیشک مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرا دیا کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ نمبر ۵۵/۵۱

(التحریم ۶/۶۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا اے ایمان والو! اپنے نفسوں کو اور اپنے اہل وعیال کو (دوزخ کی) آگ سے بچاؤ۔

(۷۳) والدین کے ساتھ حسن سلوک

(البقرہ ۸۳/۲) وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ ۣ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان (نیک سلوک) کرنا۔ نمبر ۱۸۰ ۲۱۵/۲، ۳۶/۴، ۱۵۲/۶

(بنی اسرائیل ۲۳،۲۴/۱۷) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ اور تمہارے رب نے فیصلہ کر دیا کہ تم سوائے اس (اللہ تعالیٰ) کے

اور کسی کی عبادت نہ کرو، اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو، اگر وہ دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچ جائے تو ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑکو اور ان کے ساتھ ادب و احترام سے کلام کرو۔

(۲۴/۱۵) وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا ۝ اور ان دونوں کے سامنے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انھوں نے بچپن میں میری پرورش کی ہے۔

(العنکبوت ۸/۲۹) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۝ اور ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی وصیت کی۔ نیز ۱۴/۳۱، ۱۵/۴۶۔

(۴۷) وصیت

(البقرہ ۱۸۰/۲) كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے والدین کے لئے اور قرابت والوں کے لئے مناسب وصیت کرے یہ حق ہے پرہیزگاروں پر ۱۸۱-۱۸۲-۲۴۰-۲۴۱/۲

(المائدہ ۱۰۶/۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُم مُّصِيبَةُ الْمَوْتِ ۚ تَحْبِسُونَهُمَا مِن بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الْآثِمِينَ ۝ اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آموجود ہو تو وصیت کے لئے تم ہی میں سے دو صاحب عدل کو گواہ بنالو، یا اگر تم سفر کی حالت میں ہو اور وہاں موت کی مصیبت پیش آجائے تو غیر لوگوں ہی سے دو گواہ بنالو، پھر اگر تم کو شبہ ہو جائے تو دونوں (گواہوں) کو نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہیں کہ ہم اس وصیت کو کسی قیمت پر نہ بیچیں گے اگرچہ کوئی ہمارا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، اور یہ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے واسطے گواہی کو نہیں چھپائیں گے، (اگر ہم ایسا کریں) تو بیشک ہم سخت گنہگار ہوں گے۔ نیز ۱۰۷/۵۔

احکام النساء

حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے چار خاص عورتوں کا نام لے کر قابلِ عبرت تذکرہ فرمایا ہے ملاحظہ ہو:

(سورہ تحریم ۱۰ تا ۱۲/۶۶) (۱۰) ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۔ اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کی مثال بیان فرمائی ہے کہ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے گھروں میں تھیں مگر انھوں نے (اپنے شوہروں سے) خیانت کی تو وہ (نیک بندے) اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اُن کے کچھ بھی کام نہ آسکے اور ان سے کہا گیا کہ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ تم بھی داخل ہو جاؤ۔

(۱۱/۶۶) وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۔ اور (اسی طرح) اللہ تعالیٰ نے ایک مثال مومنوں کے لئے فرعون کی بیوی کی بیان فرمائی۔ جب اس نے کہا اے رب! میرے لئے اپنے پاس بہشت میں ایک گھر بنا دے اور مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھ کو ظالموں سے نجات دے۔"

(۱۲/۶۶) وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۔ اور (دوسری مثال) عمران کی بیٹی مریمؑ کی ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس میں اپنی روح سے پھونک ماردی اور اس نے اپنے رب کے کلمات کی اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزاروں میں سے تھی۔"

نکاح

(البقرہ ۲۲۱/۲) وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۔ اور مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں اور البتہ مومن لونڈی بہتر ہے مشرک عورت سے اگرچہ وہ تم کو اچھی معلوم ہو

اور (اسی طرح) مشرک مردوں سے نکاح نہ کرو جبتک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں اور مومن غلام بہتر ہے مشرک مرد سے اگرچہ وہ تم کو بہت پسند ہو۔ وہ مشرک تم کو آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنے حکم سے جنت اور مغفرت کی دعوت دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی آیات لوگوں کے لئے کھول کر بیان کرتا ہے شاید کہ وہ نصیحت پکڑیں۔"

(۲۲۸/۲) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ "اور عورتوں کے لئے بھی دستور کے مطابق ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ اُن پر مردوں کے ہیں، اور مردوں کو اُن پر ایک درجہ فضیلت ہے۔"

(النساء ۳/۴) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَلَّا تَعُولُوا ۝ "اور اگر تم کو یہ اندیشہ ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے معاملے میں انصاف نہ کرسکو تو اپنی پسند کی دو تین یا چار عورتوں سے نکاح کرلو، پس اگر تم کو اندیشہ ہو کہ تم (ان کے درمیان) انصاف نہ کرسکو گے تو صرف ایک (ہی سے نکاح کرو) یا (علاوہ ازیں) لونڈیاں، یہ بات ناانصافی سے بچنے کے قریب ترین ہے۔" نیز ۵/۵۔

(النور ۳۲/۲۴) وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ "اور تم میں سے جو (مرد و زن) مجرد ہوں ان کے نکاح کر دیا کرو اور اپنے نیک بخت غلاموں اور لونڈیوں کے بھی (نکاح کر دیا کرو) اگر وہ فقر و فاقہ کی حالت میں ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور بیشک اللہ تعالیٰ بہت بڑے علم والا ہے۔" نیز ۱۰/۶۰، ۱۱۔

جن عورتوں سے نکاح جائز نہیں

(النساء ۲۲/۴) وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ "اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے ہیں مگر جو ہو چکا (سو ہو چکا) بیشک یہ بڑی بے حیائی اور نہایت قابلِ نفرت بات ہے اور بُرا طریقہ ہے۔"

(۲۳/۴) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ

الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۔ حرام کی گئیں تم پر تمہاری

مائیں اور تمہاری بیٹیاں، تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی لڑکیاں اور بہن کی لڑکیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو اپنا دودھ پلایا ہو اور تمہاری دودھ شریک بہنیں، اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری گود میں پرورش پانے والی ان بیویوں کی پہلی بیٹیاں جن کے ساتھ تم صحبت کر چکے ہو، پس اگر تم نے ان کے ساتھ صحبت نہیں کی تو پھر تم پر کچھ گناہ نہیں، اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہارے صلب سے ہیں، اور یہ کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) جمع کرو مگر یہ کہ جو ہو چکا سو ہو چکا بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ نیز ۲۴ تا ۲۴ ج۱

طلاق

(۲۲۶ و ۲۲۷) لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِنْ فَآءُوْ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ ان لوگوں کے لئے جو اپنی عورتوں سے (تعلق نہ رکھنے کی) قسم کھا لیتے ہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر وہ رجوع کر لیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۲۲۷) وَإِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَإِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ اور اگر وہ طلاق کا عزم کر لیں تو بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔ نیز ۲۲۸ تا ۲۴۱

(الطلاق ۱) يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۚ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا ۔ اے نبی! جب تم (لوگ) عورتوں کو طلاق دو تو ان کو ان کی عدت کے دنوں (یعنی پاکی کے دنوں) میں دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، ان کو ان کے گھروں سے نہ نکالو، اور نہ ہی وہ (عورتیں) خود نکلیں۔

عدت

(البقرہ ۲۲۸) وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ

لِّهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا "اور مطلقہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں تو اُن کے لئیے حلال نہیں کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اس کو چھپائیں اور اس مدت میں اُن کے خاوند اُن کو لوٹا لینے کا زیادہ حق رکھتے ہیں اگر چاہیں سلوک سے رہنا۔"

رضاعت (البقرہ ۲۳۳) وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ "اور مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال دودھ پلائیں جو کوئی چاہے کہ دودھ کی مدت پوری کرے۔"

مہر (النساء ۴) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓــًٔا مَّرِيْٓــًٔا "اور عورتوں کو ان کے مہر بخوشی تحفۃً دیدو، پھر اگر وہ اپنی خوشی سے اس میں سے کچھ معاف کردیں تو اس کو بخوشی کھا سکتے ہو۔" نیز ۱/۶۰

حیض (البقرہ ۲۲۲) قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ "کہہ دو کہ وہ (حیض) ایک اذیت ہے، پس زمانہ حیض میں عورتوں سے دور رہو اور ان کے قریب مت جاؤ جبتک کہ وہ پاک نہ ہوجائیں، اور جب وہ پاک ہوجائیں تو ان کے پاس جاؤ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

پردہ (النور ۳۱) وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ

اَیۡمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡهَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِهِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِهِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰهِ جَمِیۡعًا اَیُّهَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۞ اور ایمان والی عورتوں سے کہدو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو اس میں سے ظاہر ہے، اور چاہئے کہ وہ اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زیبائش کو کسی پر ظاہر نہ کریں سوائے اپنے شوہروں کے، یا اپنے باپ کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے سوتیلے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے غلاموں کے یا اپنے ایسے تابع فرمان مردوں کے جو (عورتوں کی خواہش نہ رکھتے ہوں) یا ان بچوں کے جن کو جنسی شعور نہ ہو اور اپنے پاؤں اس انداز سے نہ ماریں کہ ان کی چھپی ہوئی زینت ظاہر ہو۔ اور اے ایمان والو سب اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

ظہار

(المجادلہ ۲/۵۸) اَلَّذِیۡنَ یُظٰهِرُوۡنَ مِنۡکُمۡ مِّنۡ نِّسَآئِهِمۡ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمۡ ؕ اِنۡ اُمَّهٰتُهُمۡ اِلَّا الّٰٓیۡٔ وَلَدۡنَهُمۡ ؕ وَاِنَّهُمۡ لَیَقُوۡلُوۡنَ مُنۡکَرًا مِّنَ الۡقَوۡلِ وَزُوۡرًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوۡرٌ ۞ اور تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو "ماں" کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ہو جاتیں: ان کی مائیں تو صرف وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنم دیا ہے اور بلاشبہ وہ تو ایک بیہودہ اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔"

آخرت

آخرت کا اجر و ثواب

(آل عمران ١٤٥/٣) وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِى الشّٰكِرِيْنَ ۝ اور جو کوئی ثوابِ آخرت کا طلب گار ہوگا اس کو وہاں ثواب عطا کریں گے اور عنقریب شکر کرنے والوں کو اچھی جزا دیں گے۔

(النساء ٧٧/٤) وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۝ اور جس نے تقویٰ اختیار کیا اس کے لئے آخرت (دنیا سے) کہیں بہتر ہے۔"

(الانعام ٣٢/٦) وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۝ اور آخرت کا گھران لوگوں کے لئے بہتر ہے جو متقی (پرہیزگار) ہیں"۔ اسی کے مثل ١٩٦/٧، ١٠٩/١٢ میں بھی ہے۔

(یوسف ٥٧/١٢) وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور ان لوگوں کے لئے آخرت کا ثواب بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیزگار رہے"۔ نیز ٣٠/١٦۔

(بنی اسرائیل ٢١/١٧) وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا ۝ اور آخرت درجات کے اعتبار سے بھی بہت بڑی ہے اور فضیلت کے اعتبار سے بھی (بڑی ہے)۔

(العنکبوت ٦٤/٢٩) وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِىَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور بیشک آخرت کا گھر ہی حقیقی زندگی ہے۔ اے کاش وہ جانتے۔

(المومن ٣٩/٤٠) وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِىَ دَارُ الْقَرَارِ ۝ اور بیشک آخرت ہی (ہمیشہ) رہنے کا گھر ہے۔"

(الزخرف ٣٥/٤٣) وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور آخرت (کا گھر تو) تمہارے رب کے پاس (صرف) متقی لوگوں کے لئے ہے۔"

(الاعلیٰ ١٧/٨٧) وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور آخرت ہی بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے

تخلیقِ کائنات

مَبْدَا وَمَعَادُ

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی شانِ کریمی ورحیمی ملاحظہ ہو کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے ہم کو قرآن کریم جیسی مقدس کتاب عطا فرمائی جس میں اُس نے کائنات کے جملہ حالات از اوّل تا آخر نہایت بسط وتفصیل سے بیان فرمائے چنانچہ تخلیق کائنات کے آغاز سے متعلق ارشاد ہے:۔

(الانبیاء ۳۰/۲۱) اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ط وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ہ "سب آسمان وزمین باہم ملے ہوئے تھے پس ہم نے ان کو جدا جدا کر دیا اور ہم نے تمام اشیاء کو پانی سے پیدا کیا۔" (دوسری جگہ ارشاد ہے:۔)

(نور ۴۵/۲۴) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ج "اور ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔"

(العنکبوت ۲۰/۲۹) فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ط
"پس غور کرو کہ اُس نے کس طرح خلقت کی ابتدا کی پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ پیدا کرے گا۔"

(البقرہ ۱۱۷/۲) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ہ "آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا وہی (اللہ تعالیٰ) ہے اور جب کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لئے کہہ دیتا ہے "ہو جا" پس وہ ہو جاتا ہے۔" نیز ۴۰/۱۶، ۸۲/۳۶،

(المائدہ ۱۷/۵) يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ہ "وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔" نیز ۶۸/۲۸، ۵۴/۳۰، ۱/۳۵، ۴۹/۴۲،

(یونس ۴/۱۰) اِنَّهٗ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ہ "بیشک پیدائش کی ابتدا بھی وہی کرتا ہے پھر وہی دوبارہ پیدا کرے گا۔" نیز ۳۴/۱۰، ۱۰۴/۲۱، ۶۴/۲۷، ۱۹/۲۰/۲۹، ۱۱/۲۷/۳۰،

(سجدہ ۷/۳۲) اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ "اُس نے جو چیز بھی بنائی بہت اچھی بنائی۔"

عرش و کرسی

(البقرہ ۲۵۵) وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۔ اس (اللہ تعالیٰ) کی کرسی آسمان وزمین سے (زیادہ) وسیع ہے۔

(اعراف ۵۴) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۔ بیشک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر وہ عرش پر جلوہ افروز ہوا ۔ نیز ۳/۱۰، ۲/۱۳، ۵۹/۲۵، ۴/۳۲، ۴/۵۷، ۷/۱۱ ۔

(التوبہ ۱۲۹/۹) وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔

(ہود ۷/۱۱) وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ ۔ اور اُس کا عرش پانی پر تھا۔

(طہٰ ۵/۲۰) اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۔ رحمٰن عرش پر جلوہ افروز ہوا نیز ۸۶-۱۱۶/۲۳

(الانبیاء ۲۲/۲۱) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۔ پس اللہ تعالیٰ جو عرش کا مالک ہے ان باتوں سے پاک ہے جو یہ بناتے ہیں ۔ نیز ۸۲/۴۳ ۔

(النمل ۲۶/۲۷) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۔ اللہ تعالیٰ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی عرش عظیم کا مالک ہے ۔ ۱۱۶/۲۳، ۷۵/۳۹، ۷/۴۰ ۔

(المومن ۱۵/۴۰) رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۔ بلند درجوں والے عرش کا مالک ۸۲/۴۳، ۱۷/۴۲، ۲۰/۸۱

(البروج ۱۵/۸۵) ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ۔ عالی شان عرش کا مالک ۔ عرش کا لفظ بائیس جگہ ۲۲

آسمان وزمین کی تخلیق

(البقرہ ۲۹/۲) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین میں سب کچھ پیدا کیا پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور ان کو (اوپر تلے) سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔

(۱۱۷/۲) بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وہی (اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔

(الانعام ۷۳/۶) وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۔ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو صحیح طور پر پیدا کیا۔ نیز ۹/۱۶، ۳/۱۴، ۸/۳۰، ۵/۳۹، ۲۲/۴۵، ۳۱/۴۶

(الاعراف ۵۴/۷) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا ۙ وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ ۗ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ ۗ تَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

بلاشبہ تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے آسمان و زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جلوہ افروز ہوا، وہ رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے پھر وہ (دن) اُس کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے اور سورج اور چاند اور ستارے بنائے جو اسی (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے تابع ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ پیدا کرنا اور حکم کرنا اسی کا کام ہے، اللہ رب العالمین بڑی برکت والا ہے" نیز ۳/۱، ۷/۱۱، ۳۰/۲۱، ۶۱۱۵۹/۲۵، ۸/۳۰، ۴/۳۲، ۳۸/۵۰، ۴/۵۷، ۱۲/۶۵

قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا ۚ ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ (حم سجدہ ۹/۲۱) کہدو، کیا تم اس سے انکار کرو گے جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا؟ اور اس کا ہمسر ٹھہراؤ گے، وہی تو تمام جہان کا رب ہے۔ (۱۰/۴۱) وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ مِن فَوْقِهَا وَبَارَكَ فِيهَا وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ سَوَاءً لِّلسَّائِلِينَ ۝ اور اس نے (زمین کے اوپر) پہاڑ بنا دیئے اور اس میں برکتیں رکھ دیں اور اس میں خوراک کا سامان چار دن میں مہیا کر دیا سوال کرنے والوں کے لئے یہ کافی ہے۔ (۱۱/۴۱) ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْأَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا أَوْ كَرْهًا قَالَتَا أَتَيْنَا طَائِعِينَ ۝ پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ ایک دُھواں سا تھا پس اس (اللہ تعالیٰ) نے اُس (آسمان) سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی سے آؤ یا ناخوشی سے، ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ (۱۲/۴۱) فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ وَأَوْحَىٰ فِي كُلِّ سَمَاءٍ أَمْرَهَا ۚ وَزَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَحِفْظًا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝

پس اس نے سات آسمان دو دن میں بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم وحی کیا اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں (ستاروں) سے مزین کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا۔ یہ زبردست جاننے والے کے (مقرر شدہ) اندازے ہیں۔ نیز ۱۲/۶۵، ۵/۶۷، ۱۲/۷۸

آسمان کی زینت

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۝ (الحجر ۱۶/۱۵) اور بیشک ہم نے آسمان میں بروج قائم کئے اور دیکھنے والوں کی نظر میں اُن کو زینت دی" (۱۷/۱۵) وَحَفِظْنَاهَا مِن كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ اور ہم نے ہر مردود شیطان سے

اُن کی حفاظت کی"۔ نیز ۲۹-۱۷-۱۶۴-۳-۱۸۵۔

(الفرقان ۶۱/۲۵) تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا۔ "بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بروج قائم کیے اور ان میں ایک چراغ (سورج) اور چمکتا ہوا چاند بنایا"۔ نیز ۸/۳

(صفت ۶/۳۷) اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ِ الْكَوَاكِبِ۔ بیشک "ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے زینت دی"۔ نیز ۶/۴۲۔ ۱/۴۱

(الذاریت ۴۷/۵۱) وَالسَّمَآءَ بَنَیْنٰهَا بِاَیْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ۔ "اور ہم نے آسمان کو (اپنے) ہاتھوں سے بنایا اور ہم ہی وسعت دینے والے ہیں"۔ ۱۰-۱۱/۵۵

(الملک ۵/۶۷) وَلَقَدْ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ۔ اور بیشک ہم نے دنیا کے آسمان کو چراغوں سے مزین کیا۔

(نوح ۱۵-۱۶/۷۱) اَلَمْ تَرَوْا كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا۔ "کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح تہ بتہ (ایک کے اوپر ایک) سات آسمان بنائے اور ان میں چاند کو ایک نور قرار دیا اور سورج کو چراغ ٹھہرایا"۔

زمین کی خصوصیات

(الحجر ۱۹ تا ۲۲/۱۵) وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ۔ "اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اس میں پہاڑ نصب کر دیئے اور اس میں ہر چیز اندازے کے مطابق پیدا کی"۔ (۲۰/۱۵) وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا مَعَایِشَ وَمَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ۔ "اور ہم نے اس (زمین) میں تمہارے واسطے سامانِ معیشت پیدا کیا اور ان کے لیے بھی جن کا رزق تمہارے ذمہ نہیں"۔ (۲۱/۱۵) وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآىِٕنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ۔ "اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے موجود ہیں ہم ان کو اندازے کے مطابق نازل کرتے ہیں"۔ (۲۲/۱۵) وَاَرْسَلْنَا الرِّیٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَیْنٰكُمُوْهُ وَمَاۤ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِیْنَ۔ "اور ہم نے ابر آلود ہواؤں کو بھیجا پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا (برسایا) پس اُس سے ہم نے تم کو سیراب کیا اور تمہارے پاس تو اس کا ذخیرہ نہ تھا"۔ نیز ۱۷/۷۱۔

تخلیقِ ملائکہ

اب ہم حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی ایسی مخلوقات کا تذکرہ کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت و عبادت کے لئے مخصوص کیا ہے ان میں سب سے پہلے ملائکہ کرام ہیں جو نورانی مخلوق ہے وہ نہ مرد ہیں نہ عورت ان کا کام صرف اطاعت و عبادت میں مشغول رہنا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف کاموں پر مامور ہیں اسی میں دن رات مشغول رہتے ہیں، نورانی مخلوق ہونے کی وجہ سے ہماری نظریں ان کو نہیں دیکھ سکتیں لیکن ان کے وجود پر ایمان رکھنا ہمارے فرائض میں سے ہے۔

(بقرہ ۲۸۵/۲) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ "رسول اس (کتاب) پر ایمان رکھتے ہیں جو اُن پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئی اور سب مومن بھی سب اللہ تعالیٰ پر اور اس کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں" (البقرہ ۲۸۵/۲)

(الحج ۷۵/۲۲) اَللّٰهُ يَصْطَفِىْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ "اللہ تعالیٰ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے رسول منتخب کر لیتا ہے"

(فاطر ۱/۳۵) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِى الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ "تمام تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے اور جس نے دو دو، اور تین تین اور چار چار پروں (بازو) والے فرشتوں کو پیغام رساں بنایا ہے اور پیدائش میں جس طرح چاہے زیادتی کرتا ہے۔

قرآنِ کریم کی تیئس (۲۳) سورتوں میں تقریباً پچاسی (۸۵) جگہ ملائکہ کا نام آیا ہے جتفصیل ملاحظہ ہو:۔

البقرہ ۲ آیت ۳۰-۳۱-۳۴-۹۸-۱۰۲-۱۶۱-۱۷۷-۲۱۰-۲۴۸-۲۸۸- آلِ عمران ۳ ۱۸-۳۹-۴۲-۴۵-۸۰-۸۷-۱۲۴-۱۲۵- النساء ۴ ۹۷-۱۳۶-۱۶۶-۱۷۲- انعام ۶ ۸-۹-۵۰-۹۳-۱۱۱-۱۵۸- ۱۱-۲۰/۷ . ۹-۱۲-۵۰/۸ - ۱۲-۳۱/۱۱ - ۳۱/۱۲ - ۱۳-۲۳/۱۳ - ۷-۸-۲۸-۳۰-۵۷-۶۱/۱۵ - ۲-۲۸-۳۲-۳۳-۴۹/۱۶ . ۴۰-۶۱-۹۲-۹۵/۱۷ - ۵۰/۱۸ - ۱۱۶/۲۰ - ۱۰۳/۲۱ - ۷۵/۲۲ - ۲۴/۲۳ - ۷-۲۱-۲۲-۲۵/۲۵ - ۱۱/۳۲ - ۳۴-۵۶/۳۳ - ۱/۳۵ - ۱۵۰/۳۷ - ۷۱-۷۳/۳۸ - ۷۵/۳۹ - ۱۴-۳۰/۴۱ - ۵/۴۲ - ۱۹-۵۳-۶۰/۴۳ - ۳۷/۴۷ - ۳۱/۵۱ - ۲۶-۲۷/۵۳ - ۲-۶/۶۶ - ۱۷/۶۹ - ۴/۷۰ - ۳۱/۷۴ - ۳۸/۷۸ - ۲۲/۸۹ - ۴/۹۷ -

نیز حضرت جبرئیل کا نام تین جگہ ۹۷-۹۸/۲ اور ۴/۶۶ میں آیا ہے، اور "روح القدس" ۳/۲ ۲۵۳ میں "روح الامین" ۱۹۳/۲۶ میں، اور "روح" ۴/۹۷ میں ہے — اور "میکائیل" کا نام صرف ۹۸/۲ میں ہے — اور "ملک الموت" (عزرائیل) ۱۱/۳۲ میں آیا ہے۔

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد و ثنا اور ذکر و تسبیح کرنا ہی اُن کی غذا ہے۔

تخلیقِ جن

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں کے بعد جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا اُن میں ایک عرصے تک نیک جنات ہوتے رہے چنانچہ ابلیس کو کثرتِ عبادت کے سبب بڑا مرتبہ حاصل ہوا اور فرشتوں کے ساتھ شامل رہا، لیکن حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے اور حکم عدولی کی بنا پر ملعون قرار دیدیا گیا، اُن میں مؤمن بہت کم اور کافر بہت زیادہ ہیں، آگ کے شعلہ سے پیدائش کی وجہ سے وہ بھی ہماری نظروں سے اوجھل (پوشیدہ) ہیں۔

قرآن کریم میں مندرجہ ذیل مقامات پر اُن کا نام اکتیس ۳۱ جگہ آیا ہے - (لفظِ جن)

۱۰۰-۱۱۲-۱۲۸-۱۳۰/۶، ۳۸-۱۷۹/۷، ۱۱۹/۱۱، ۲۷/۱۵، ۸۸/۱۷، ۵۰/۱۸، ۳۹-۱۷/۲۷، ۱۳/۳۲، ۱۲-۱۴/۳۴، ۱۵۸/۳۷، ۲۵-۲۹/۴۱، ۱۸-۱۹/۴۶، ۵۶/۵۱، ۱۵-۳۳/۵۵، ۳۹-۵۶-۷۴/۵۵، ۱-۵-۶/۷۲، ۶/۱۱۴

اور "ابلیس" کا نام گیارہ جگہ آیا ہے:- ۳۴/۲، ۱۱/۷، ۳۱-۳۲/۱۵، ۶۱/۱۷، ۵۰/۱۸، ۱۱۶/۲۰، ۹۵/۲۶، ۲۰/۳۴، ۷۴-۷۵/۳۸۔

(الحجر ۲۷/۱۵) وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ اور جنات کو ہم نے اس (انسان) سے قبل آگ کے شعلے سے پیدا کیا۔

(الاحقاف ۲۹ تا ۳۱/۴۶) وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا ۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ اور جب ہم تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت کو لائے کہ وہ قرآن سُنیں، پس جب وہ اس کو سُننے کے لئے حاضر ہوئے تو (آپس میں) کہنے لگے خاموش رہو۔ پھر جب وہ (تلاوت) ختم ہوچکی تو وہ اپنی قوم کی طرف (اُن کو) متنبہ کرنے کے لئے لوٹ گئے۔" (۳۰/۴۶) قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ يَهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ کہنے لگے اے ہماری قوم بلاشبہ ہم نے ایک ایسی کتاب سُنی ہے جو

موسیٰؑ کے بعد نازل ہوئی اور جو کچھ اس سے پہلے (کتابیں نازل ہوئی) ہیں اُن کی تصدیق کرتی ہے اور حق اور راہِ راست کی طرف رہبری کرتی ہے۔" (۳۱/۴۶) یٰقَوْمَنَآ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰہِ وَ اٰمِنُوْا بِہٖ یَغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ ذُنُوْبِکُمْ وَیُجِرْکُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ؁ "اے ہماری قوم اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی بات قبول کرو اور اس پر ایمان لے آؤ تو وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو دردناک عذاب سے بچا لے گا۔"

(الذاریات ۵۶/۵۱) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ؁ "اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اسی لئے پیدا کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔"

(الرحمٰن ۱۵/۵۵) وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ؁ اور جنوں کو آگ کے تیز شعلے سے پیدا کیا۔

تخلیقِ اِنس

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرشتوں اور جنات کے بعد انسان کو پیدا کیا اور اس کو اپنے فضل وکرم سے سب سے بلند درجہ عطا کیا اور اس کو "انس، انسان اور اناس" کے الفاظ سے تقریباً اسّی جگہ اور "بشر" کے لفظ سے بھی ذکر کیا ہے۔ "انس، انسان اور اناس سے متعلق تفصیل ملاحظہ ہو:-

۶۰/۲، ۲۸/۴، ۱۱۲،۱۲۸،۱۳۰/۶، ۳۸،۸۲،۱۶۰،۱۷۱/۷، ۱۲/۱۰، ۹/۱۱، ۵/۱۲، ۲۴/۱۴، ۲۶/۱۵، ۴/۱۶، ۱۱،۱۲،۵۳،۶۷،۷۱،۸۲،۸۸،۱۰۰/۱۷، ۵۴/۱۸، ۶۶،۶۷/۱۹، ۲۷/۲۱، ۱۶/۲۲، ۱۲/۲۳، ۲۹،۴۹/۲۵، ۱۷،۵۶/۲۷، ۸/۲۹، ۱۱/۳۱، ۷/۳۲، ۷۲/۳۳، ۸،۱۹/۳۹، ۲۵،۲۹،۴۹،۵۱/۴۱، ۴۸/۴۲، ۱۵/۴۳، ۱۵،۱۸/۴۶، ۱۶/۵۰، ۵۶/۵۱، ۲۴،۲۹/۵۳، ۳،۱۱،۲۲،۳۱،۵۶،۷۱/۵۵، ۱۶/۵۹، ۱۹/۷۰، ۵،۶/۷۲، ۳،۵،۱۰،۱۳،۱۴،۳۶/۷۵، ۱،۲/۷۶، ۳۵/۷۹، ۱۷،۲۴/۸۰، ۶/۸۲، ۶/۸۴، ۵/۸۶، ۱۵،۲۳/۸۹، ۴/۹۰، ۴/۹۵، ۲،۵،۶/۹۶، ۳/۹۹، ۶/۱۰۰، ۲/۱۰۳، ۱،۲،۳،۵،۶/۱۱۴ وغیرہ۔

"بشر" سے متعلق تفصیل ملاحظہ ہو:- ۳۷،۷۹/۳، ۱۸/۵، ۹۱/۶، ۲۷/۱۱، ۳۱/۱۲، ۱۱/۱۴، ۲۸،۳۳/۱۵، ۱۰۳/۱۶، ۹۳،۵۴/۱۷، ۱۱۰/۱۸، ۱۷،۲۰،۲۶/۱۹، ۳/۲۱، ۲۴،۳۳،۳۴،۴۷/۲۳، ۵۴/۲۵، ۱۵۴،۱۸۶/۲۶، ۲۰/۳۰، ۱۵/۳۶، ۷۱/۳۸، ۶/۴۱، ۵۱/۴۲، ۲۴/۵۴، ۶/۶۴، ۲۵،۲۹،۳۱،۳۶/۷۴ وغیرہ

(النساء ۱/۴) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّ خَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً؁ "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو نفسِ واحدہ (حضرت آدم) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا (حوا کو) پیدا کیا (پھر)

ان دونوں سے بکثرت مرد اور عورتیں (پیدا کر کے) پھیلا دیئے"۔ نیز ۲۱/۳۰ ، ۹۸/۶

(الانعام ۲/۶) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ. وہی (اللہ تعالیٰ) تو ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا

(الاعراف ۱۸۹/۷) هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ ۝ وہ (اللہ تعالیٰ) ہی تو ہے جس نے تم کو نفسِ واحد (حضرت آدمؑ) سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا (حواؑ کو) بنایا تاکہ اس سے راحت و سکون حاصل کرے، پھر جب اس نے اس کو ڈھانپ لیا تو اس سے ہلکا سا حمل ہو گیا پھر وہ اس کو لئے ہوئے چلتی پھرتی رہی پس جب وہ زیادہ بوجھل ہو گئی تو دونوں نے اللہ تعالیٰ اپنے رب سے دعا کی کہ اگر تو ہم کو صالح (بچہ) عطا کرے تو ہم تیرے شکر گزار ہوں گے"۔

(الحجر ۲۶/۱۵) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ اور بیشک ہم نے انسان کو کھنکھناتی سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

(النحل ۴/۱۶) خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ ۝ اس (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو نطفہ (نجس شے) سے پیدا کیا پھر بھی جھگڑالو بن گیا"۔ نیز ۳۷/۱۸

(طٰہٰ ۵۵/۲۰) مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ ۝ اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تم کو واپس لوٹائیں گے اور اسی میں سے تم کو دوبارہ نکالیں گے

(الحج ۵/۲۲) يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَإِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن تُرَابٍ ثُمَّ مِن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ وَنُقِرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَشَاءُ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ وَمِنكُم مَّن يُتَوَفَّىٰ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۝ اے لوگو! اگر تم دوبارہ اٹھائے جانے کے متعلق شک میں ہو تو (غور کرو) بلاشبہ ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے سے، پھر گوشت کی بوٹی سے جو صورت والی بھی ہوتی ہے اور ناقص بھی، تاکہ تم پر اپنی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور ہم جس (نطفہ) کو چاہتے ہیں ایک معینہ مدت تک رحموں میں ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تم کو بچے کی صورت میں نکالتے ہیں

پھر تم بلوغت کو پہنچتے ہو اور تم میں سے ایسے بھی ہیں جو (جوانی میں) وفات پا جاتے ہیں، اور ایسے بھی ہیں جو ناکارہ عمر (بڑھاپے) کی طرف لوٹائے جاتے ہیں یعنی بہت کچھ جاننے کے بعد بھی کچھ نہیں جانتے۔" اسی کے مثل ۳۰/۵۴ میں بھی ہے۔

(المومنون ۲۳/۱۲ تا ۱۴) وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ بیشک ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا (۲۳/۱۳) ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ پھر ہم نے اس کو ایک قطرہ منی بنا کر مضبوط جگہ (محفوظ جگہ رحم) میں رکھا۔" (۲۳/۱۴) ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ پھر ہم نے نطفے کو لوتھڑا بنایا، پھر لوتھڑے کی بوٹی بنائی، پھر بوٹی میں ہڈیاں بنائیں پھر ہڈیوں پر گوشت پوست چڑھایا پھر اس کو ایک نئی صورت (ہیئتِ انسانی) میں پیدا کیا۔ پس اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

(الفرقان ۲۵/۵۴) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۝ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ وہی (ذات پاک) ہے جس نے بشر کو پانی سے پیدا کیا پھر اس کو خاندان اور سسرال والا بنایا اور تمہارا رب ہر شے پر قادر ہے۔"

(السجدہ ۳۲/۶ تا ۹) ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ وہی (خالق کائنات) پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا طاقتور نہایت رحم والا ہے۔" (۳۲/۷) الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ۝ (وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے) جس نے ہر شے کو نہایت احسن (بہترین) انداز پر پیدا کیا، اور انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی پھر اس کی نسل (اولاد) حقیر پانی (منی) سے کی پھر اس کو ٹھیک ٹھاک کیا پھر اس میں اپنی روح سے پھونک ماری، اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے مگر تم بہت ہی کم شکر کرتے ہو۔" نیز ۳۲/۱۱ تا ۳۶/۷۷

(المومن ۴۰/۶۷) هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ وہی (اللہ تعالیٰ) ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر نطفہ بنا کر لوتھڑا بنایا پھر تم کو بچہ بنا کر نکالا پھر تم بلوغت کو پہنچتے ہو، پھر بوڑھے

ہو جاتے ہو، اور کوئی تم میں سے پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اپنی مدت (وقتِ مقررہ) تک پہنچ جاتا ہے (یہ اس لئے ہے) شاید کہ تم عقل سے کام لو۔"

(الرحمٰن ۱۴/۵۵) خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ اس (اللہ تعالیٰ) نے انسان کو ٹھیکرے کی مانند کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا۔ نیز ۲/۶، ۱۸/۸۰۔

(الطارق ۵ تا ۷/۸۶) فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ پس انسان کو غور کرنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ (۶/۸۶) خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۝ وہ اچھلتے ہوئے پانی سے (قطرہ منی سے) پیدا ہوا ہے۔" (۷/۸۶) يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ جو پشت اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔"

(التین ۴/۹۵) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ بیشک ہم نے انسان کو بہترین انداز میں پیدا کیا۔" نیز ۲/۹۶۔

تخلیق دابہ

(النور ۴۵/۲۴) وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ۚ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۚ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ اور اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا، پھر بعض ان میں ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں، اللہ تعالیٰ جیسا چاہتا ہے پیدا کرتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔"

روح

قرآن کریم میں "روح" سے متعلق کئی آیاتِ مبارکہ ہیں۔ سورہ نسا ۱۷۱/۴ ۔ حجر ۲۹/۱۵

(بنی اسرائیل ۸۵/۱۷) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ۭ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور (لوگ) تم سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں کہہ دو کہ روح میرے رب کے امر (حکم) میں سے ہے اور تم کو بہت کم علم دیا گیا ہے۔" ۱۷/۱۹، ۹۱/۲۱

(المومن ۱۵/۴۰) رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ وہی ہے بلند درجوں والے عرش کا مالک، اتارتا ہے اپنے حکم سے روح (راز کی بات) اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے تاکہ ڈرائے ملاقات کے دن سے۔" نیز ۲۳/۵۸

موت

(آل عمران ۱۴۵) وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُؤَجَّلًا ۔ اور کوئی نفس اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں مر سکتا جو کہ ایک لکھی ہوئی مقررہ مدت ہے۔"

(۱۵۴) قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ کہدو، بیشک تمام کام اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔

(۱۸۵) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ۳۵/۲۱، ۵۷/۲۹

(نساء ۷۸) أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ ۔

(اے جہاد سے ڈرنے والو) تم جہاں کہیں بھی ہوگے موت تم کو آپکڑے گی اگرچہ تم کتنے ہی مضبوط قلعوں میں کیوں نہ ہو۔"

(اعراف ۳۴) وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ ۔ اور ہر اُمت کے لئے ایک وقت مقرر ہے جب وہ وقت آجاتا ہے تو اس میں ایک ساعت کی نہ تاخیر ہو سکتی ہے نہ تقدیم۔ نیز ۴۹/۱۰، ۵/۱۵، ۶۱/۱۶، ۳۵/۲۱

(المؤمنون ۴۳) مَا تَسْبِقُ مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ۔ کوئی بھی اُمت نہ اپنی معینہ مدت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے ہٹ سکتی ہے۔" ۱۵/۲۳

(لقمان ۳۴) وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۔ اور کوئی نفس نہیں جانتا کہ وہ کس (خطۂ) زمین میں مرے گا بیشک اللہ تعالیٰ ہی جاننے والا (اور) خبردار ہے۔ ۴۵/۳۵

(ق ۱۹) وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ۔ اور موت کی غشی حق کے ساتھ آپہنچی، یہی تو ہے جس سے تم بھاگتے تھے۔"

(الرحمٰن ۲۶) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَيَبْقَى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۔ اس (روئے زمین) پر جو بھی ہے وہ فنا ہونے والا ہے مگر تمہارے رب صاحب عزت و جلال کا چہرہ (اور) باقی رہنے والا ہے۔" نیز ۶۰/۵۶، ۸۳، ۸/۶۲، ۱۱/۶۳

(نوح ۴) إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۔ بیشک جب اللہ تعالیٰ کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو اس کو ملتوی نہیں کیا جا سکتا اے کاش تم جانتے۔

(القیامہ ۲۶) كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۔ ہرگز نہیں جب سانس گلے میں آپہنچے گا۔"

(۲۷) وَقِيْلَ مَنْ سكتہ رَاقٍ ۝ اور کہا جائے گا کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے (تاکہ یہ صحیاب ہو جائے)

(۲۸) وَظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ اور وہ (مرنے والا) گمان کرے گا کہ جدائی کا وقت آپہنچا ہے۔

(۲۹) وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝ اور ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔

(۳۰) اِلٰی رَبِّكَ يَوْمَئِذِنِ الْمَسَاقُ ۝ (تو کہا جائے گا کہ) آج کا دن تیرے رب کے حضور میں روانگی کا ہے۔

قبر

(التوبہ ۸۴/۹) وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ان میں سے (جہاد میں نہ جانے والوں میں سے) جب کوئی ایک مرجائے تو نہ اُن پر نماز پڑھو اور نہ اُن کی قبر پر کھڑے ہو۔ بیشک انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور فاسق ہی مر گئے۔

(الحج ۷/۲۲) وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے ہوؤں کو ضرور اٹھائے گا۔

(فاطر ۲۲/۳۵) اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے سنوا دیتا ہے اور قبروں میں پڑے ہوؤں کو تم نہیں سنا سکتے۔

(الممتحنہ ۱۳/۶۰) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝ اے ایمان والو! ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا یقیناً وہ آخرت سے مایوس ہو چکے ہیں جس طرح کفار اصحابِ قبور سے (مایوس ہیں)۔

(انفطار ۴، ۵/۸۲) وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبریں پلیٹ کر دی جائیں گی۔ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ تو ہر نفس جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اور جو پیچھے چھوڑ آیا ہے۔

(العادیٰت ۹، ۱۰/۱۰۰) اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝ کیا وہ نہیں جانتا کہ جو کچھ قبروں میں ہے جب وہ نکال کر باہر پھینکا جائے گا۔ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝ اور جو کچھ سینوں میں ہے وہ ظاہر کر دیا جائیگا

دنیا اور اہلِ دنیا کی حقیقت

(آل عمران ۱۴) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۔ لوگوں کی (نظر میں) خواہشات کی محبت زینت دی گئی ہے (مثلاً عورتوں کی، بیٹوں کی اور سونے چاندی کے خزانے اور نشان کئے ہوئے (پلے ہوئے) گھوڑے اور چوپائے اور کھیتوں کی (محبت، مگر) یہ سب دنیا ہی کی زندگی کے سامان ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پاس بہت اچھا ٹھکانا ہے۔"

(۱۸۵) وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۔ اور دنیا کی زندگی تو دھوکے فریب کا سامان ہے۔"

(النساء ۷۷) قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۔ (اے رسول) کہدو کہ دنیا کا فائدہ بہت تھوڑا ہے اور متقی (پرہیزگار) کے لئے آخرت بہت بہتر ہے۔"

(الانعام ۳۲) وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ ۭ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۔ اور دنیا کی زندگی سوائے کھیل تماشے کے اور کچھ نہیں، البتہ آخرت کا گھر بہت اچھا ہے اُن کے لئے جو پرہیزگار ہیں، کیا تم کو عقل نہیں۔" نیز ۶/۷، ۱۰/۲۳،

(یونس ۲۴) اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَآ ۙ اَتٰىهَآ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ۭ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ بیشک دنیا کی زندگی کی مثال تو بس پانی کی سی ہے جس کو ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی (نباتات) مخلوط ہوگئی جس کو انسان اور جانور کھاتے ہیں حتیٰ کہ زمین سبزے سے خوشنما اور آراستہ ہوگئی اور اس کے اہل (زمیندار) نے گمان کیا کہ وہ

اس کے اوپر پوری قدرت (دسترس) رکھتے ہیں، ناگہاں رات کو یا دن میں ہمارا حکم (عذاب) آپہنچا پس ہم نے اس کو کاٹ کر ایسا کر ڈالا گویا کہ کل وہاں کچھ تھا ہی نہیں، اسی طرح ہم اپنی آیتوں کو ان لوگوں کے لئے تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو غور و فکر کرنے والے ہیں"۔ ۱۵ و ۱۲/۱۱

(الرعد ۲۶/۱۳) اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے رزق میں فراخی کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، اور لوگ تو دنیا کی زندگی پر خوش ہو رہے ہیں اور (حالانکہ) آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کی حیثیت ہی کیا ہے صرف تھوڑا فائدہ اٹھانا ہے" نیز ۷، ۸/۱۸ - ۴۵، ۴۶ - ۱۰۳ القصص ۶۰، ۶۱ - ۷۹ تا ۸۱/۲۸ - ۶۴/۲۹

(لقمان ۳۳/۳۱) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِىْ وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ ؗ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ شَيْــًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٙ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، اور اس دن سے (ڈرو) جس دن کوئی باپ اپنے بیٹے کے (کچھ) کام نہ آسکے گا اور نہ ہی کوئی بیٹا باپ کے ذرا بھی کام آئے گا۔ بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ حق (سچا) ہے، پس تم کو دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈال دے اور نہ ہی دھوکہ دینے والا (نفس و شیطان) تم کو اللہ تعالیٰ کے متعلق دھوکے میں ڈالے۔ نیز ۳۹/۴۰

(الشوریٰ ۳۶/۴۲) فَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَىْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۔ (اے لوگو!) جو کچھ (مال و متاع) تم کو دیا گیا ہے وہ دنیا کی زندگی کی پونجی ہے، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے وہ بہتر ہے اور باقی رہنے والا ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے اور اپنے رب پر توکل (بھروسہ) کرتے ہیں"۔ نیز آیت ۲۰، ۳۳ تا ۳۵/۴۳

(الحدید ۲۰/۵۷) اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِى الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔ خوب جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل، تماشا اور ظاہری زینت و آرائش ہے اور تمہارا آپس میں فخر کرنا اور مال و اولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب و خواہش ہے"۔ نیز ۱۱/۶۲، ۹/۶۳، ۱۴، ۱۶/۷۴، ۲۰، ۲۱/۷۵، ۲۷/۷۶، ۳۷ تا ۳۹/۷۹ پس جس کسی نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو (آخرت) پر ترجیح دی پس بیشک اس کا ٹھکانا جہنم ہے"۔ نیز ۱۴ و ۱۶/۸۷

قیامت

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی جسقدر بھی حمد وثنا کی جائے کم ہے کہ اس نے کائناتِ عالم کے
مبدا ومعاد کو اس خوبی اور بہترین انداز میں بیان فرمایا کہ سبحان اللہ۔ چنانچہ
قیامت سے قبل اور اس کے بعد کے ہولناک واقعات کو بیان فرما کر اس کے ساتھ ہی ساتھ
جنت کی بشارتیں اور عیش وعشرت کے سامان بھی واضح فرما دیئے تاکہ نیک لوگ اپنی
نیکیوں کو مزید حُسن وخوبی سے ادا کریں، اور گنہگاروں پر ہیبت قائم ہو۔
سب سے پہلے قیامت کے چھبیس ۲۶ ناموں کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جاتی ہے

(۱) یَوْمِ الْاٰخِرِ، ۸/۲، ۳۰، ۱۲۰، تقریباً گیارہ جگہ —— (۲) یَوْمُ الْاٰزِفَةِ ۱۸/۲۴ —— (۳) یَوْمُ اُجِّلَتْ ۱۲/۷۷
(۴) یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۲۶/۱۱ —— (۵) یَوْمُ الْبَعْثِ ۵۶/۳۰ —(۶) یَوْمُ التَّغَابُنِ ۹/۶۴ — (۷) یَوْمَ التَّلَاقِ ۱۵/۴۰
(۸) یَوْمَ التَّنَادِ ۳۲/۴۰ — (۹) یَوْمَ الْجَمْعِ ۷/۴۲ — (۱۰) یَوْمَ الْحِسَابِ ۲۶/۳۸ — (۱۱) یَوْمَ الْحَسْرَةِ ۳۹/۱۹
(۱۲) یَوْمَ الْخُرُوْجِ ۴۲/۵۰ — (۱۳) یَوْمُ الْخُلُوْدِ ۳۴/۵۰ — (۱۴) اَلسَّاعَةُ ۳۱-۴۰/۶ — (۱۵) الصَّاخَّةُ ۳۳/۸۰
(۱۶) طَامَّةُ الْکُبْرٰی ۳۴/۷۹ — (۱۷) یَوْمٌ عَسِرٌ ۸/۵۴ — (۱۸) یَوْمٌ عَسِیْرٌ ۹/۷۴ — (۱۹) یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۱۵/۶، ۱۰
(۲۰) غَاشِیَةِ ۱/۸۸ — (۲۱) یَوْمُ الْفَصْلِ ۳۸/۷۷ — یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۸۵-۱۱۳/۲ تقریباً ستر جگہ —
(۲۳) یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۳/۱۱ — (۲۴) وَاقِعَةُ ۱/۵۶ — (۲۵) وَعِیْدِ ۱۴/۵۰ — (۲۶) یَوْمُ الدِّیْنِ ۴/۱

علاماتِ قیامت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام (النساء ۱۵۹/۴) وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا۔ اور کوئی شخص اہلِ کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اس (عیسیٰ) کی موت سے پہلے اُس پر ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن اُن پر گواہ ہوگا۔"

(مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اپنی تفسیر میں اس آیت کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ موجود ہیں آسمان پر۔ جب دجال پیدا ہوگا تب اس جہان میں تشریف لا کر اُسے قتل کریں گے۔ اور

یہود اور نصاریٰ اُن پر ایمان لائیں گے کہ بیشک عیسیٰ زندہ ہیں مرے نہ تھے، اور قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے حالات و اعمال کو ظاہر کریں گے کہ یہود نے میری تکذیب کی اور نصاریٰ نے مجھ کو خدا کا بیٹا کہا"۔ (احقر مرتب احادیث شریفہ کی روشنی میں عرض کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت مصطفوی کے تابع ہوں گے اور یہود و نصاریٰ بھی آپ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں گے اس طرح دنیا میں اسلام کے علاوہ اور کوئی مذہب نہ رہے گا لیکن آپ کے انتقال کے بعد رفتہ رفتہ گروہ در گروہ ہو کر پھر بے دینی پھیل جائے گی اور قیامت کے بقیہ آثار نمایاں ہو کر قیامت برپا ہو جائے گی")۔

یاجوج و ماجوج (انبیاء ۹۶/۲۱) حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ہ حتیٰ کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر اونچی گھاٹی سے نکل پڑیں گے"۔ نیز ۹۴/۱۸

دابۃ الارض (النمل ۸۲/۲۷) وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ہ اور جب اُن لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لئے زمین میں سے ایک زمین کا جانور نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کیونکہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے"۔

دھواں (الدخان ۱۰، ۱۱/۴۴) فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ہ پس اس دن کا انتظار کرو جبکہ آسمان سے واضح (طور پر) دھواں نکلے جو لوگوں پر چھا جائے یہ دردناک عذاب ہوگا"۔

شق القمر (القمر ۱/۵۴) اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ہ ساعت (قیامت) قریب آگئی اور چاند شق (پھٹ) ہو گیا"۔

(بنی اسرائیل ۵۸/۱۷) وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ہ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ہ اور کوئی بستی ایسی نہیں جس کو ہم قیامت کے دن سے پہلے ہلاک کرنے والے یا اس کو سخت عذاب دینے والے نہ ہوں، یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے"۔

قیامت کی ہولناکیاں

قیامت کی ہولناکیاں پڑھنے کے بعد ہم کو غور و فکر کرنا چاہئے کہ یہ واقعات ہم کو بھی پیش آنے ہیں اور ان سے ہرگز مفر نہیں، لہٰذا ان کو آسان کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم شریعت مطہرہ کے پابند ہو کر سچے اور پکے مسلمان بن جائیں۔

(البقرہ ۴۸/۲) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور ڈرو اس دن سے جب کوئی نفس کسی نفس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ ہی کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ ہی کسی سے کسی طرح کا بدلہ لیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی۔" نیز ۱۲۳/۲ و ۲۱/۲۔

(آل عمران ۱۰۶/۳) يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ۔ جس دن بعض چہرے سفید (نورانی) ہوں گے اور بعض چہرے کالے ہوں گے۔" نیز ۱۲/۶ و ۲۸/۷۔

(ہود ۱۰۵ تا ۱۰۷/۱۱) يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ○ جب وہ دن آئے گا تو کوئی متنفس (اللہ تعالیٰ کے) حکم کے بغیر کلام نہیں کر سکے گا، پس ان میں بعض بدبخت ہوں گے اور بعض نیک بخت، پھر جو بدبخت ہوں گے وہ آگ میں داخل ہوں گے اسی میں ان کو چیخنا چلانا ہو گا۔"

(ابراہیم ۴۳/۱۴) مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ○ اپنے سر اوپر اٹھائے ہوئے دوڑتے آئیں گے ان کی نظریں اپنی طرف بھی نہ دیکھ سکیں گی اور ان کے دل (دہشت کی وجہ سے) ہوا ہو رہے ہوں گے۔" نیز ۷۷/۱۶ و ۴۷/۱۸۔

(انبیاء ۱۰۴/۲۱) يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ۚ كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ جس دن ہم آسمان کو لکھے ہوئے اوراق کی طرح لپیٹ دیں گے جس طرح ہم نے تخلیق کی ابتدا کی تھی اسی طرح اس کو دہرائیں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے جس کو ہم پورا کرنے والے ہیں۔"

(الحج ۱/۲۲) يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ يَوْمَ

تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی (ہولناک) شے ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے (اس دن خوف کی وجہ سے) یہ حال ہوگا کہ ہر دودھ پلانے والی (عورت) اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل گرا دے گی، اور تم لوگوں کو نشے کی حالت میں دیکھو گے حالانکہ وہ نشے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

(الفرقان ۲۵/۲۵ و ۲۶) وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ۭ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ اور جس دن آسمان بادلوں سے پھٹ جائے گا اور فرشتے (جوق در جوق) نازل کئے جائیں گے۔ اس دن حقیقی سلطنت رحمان کی ہوگی اور وہ دن کافروں کے لئے بہت سخت ہوگا۔" نیز ۵۰/۱۹ تا ۲۱۔

(القمر ۵۴/۶ تا ۸) يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۝ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۝ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ۝ جس دن بلانے والا ان کو ایک نہایت ناگوار شے کی طرف بلائے گا، تو وہ نظریں جھکائے ہوئے اپنی قبروں سے نکلیں گے گویا کہ وہ منتشر ٹڈیاں ہیں۔ وہ تیز دوڑتے ہوئے بلانے والے کی طرف جاتے ہوں گے اس دن کافر کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا ہی کٹھن ہے۔" نیز ۵۴/۴۶۔

(المعارج ۷۰/۸ تا ۱۰) يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۝ جس دن کہ آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا اور پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی مانند ہو جائیں گے اور کوئی جگری دوست اپنے جگری دوست کو نہ پوچھے گا۔" نیز ۷۳/۱۴، ۷۴/۸ تا ۱۰، ۷۵/۶ تا ۱۲، ۲۰/۱۰۵ تا ۱۱۲۔

(المرسلات ۷۷/۷ تا ۱۰) اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ۝ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ بیشک جس (قیامت کے) دن کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے وہ واقع ہو کر رہے گا، پھر جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا اور جب پہاڑ دھنک دیئے جائیں

(انفطار ۸۲/۱ تا ۵) اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ وَاِذَا الْبِحَارُ

فُجِّرَتْ ۝ وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ ۝ جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا، اور جب تارے بکھیر دیئے جائیں گے اور جب سمندر پھاڑ دیئے جائیں گے، اور قبریں تلپٹ کر دی جائیں گی، اور ہر نفس جان لے گا جو کچھ اس نے آگے بھیجا ہے اور جو کچھ وہ پیچھے چھوڑ آیا ہے۔" نیز القارعہ ۱تا۱۱/۱۰۱، نیز ۸۷/۲۷، ۶۸/۳۹، ۵۱/۳۶، ۲۰/۵۰۔

(الکہف ۹۹/۱۸) وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝ اور اس دن ہم ان کو چھوڑ دیں گے اور وہ ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جائیں گے اور صور پھونکا جائے گا پھر ہم اُن سب کو جمع کریں گے۔" نیز ۱۰۲/۲۰، ۱۰۱/۲۳

نفخ صور

(الحاقہ ۱۳ و ۱۴/۶۹) فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ پس جب صور میں یکبار گی پھونک ماری جائے گی اور زمین کو اور پہاڑوں کو اُٹھا کر ایک ہی ضرب میں ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔ ۱۸/۷۸

دوبارہ نفخ صور

(الزمر ۶۸/۳۹) وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝ اور (جب پہلی بار) صور پھونکا جائے گا پھر جو بھی آسمانوں اور زمین میں ہے بیہوش ہو کر گر جائے گا سوائے اس کے جس کو اللہ تعالیٰ ہی (بچانا) چاہے، پھر دوبارہ (صور) پھونکا جائے گا تو وہ کھڑے ہو کر (انجام پر) غور کرنے لگیں گے۔"

اللہ تعالیٰ کی حکومت

(الانعام ۷۳/۶) وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ۭ جس دن صور پھونکا جائے گا (اس دن) اسی (اللہ تعالیٰ) کی حکومت ہو گی۔"

(المؤمن ۱۶/۴۰) يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۥ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۭ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۭ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ۝ جس دن لوگ (اپنی قبروں سے) نکل کھڑے ہوں گے ان کی کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہ ہو گی (سوال کیا جائے گا کہ) آج کس کی حکومت ہے؟ (جواب ملے گا، اللہ تعالیٰ اکیلے غالب کی۔"

(التوبہ ۱۱۶/۹) اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۭ

وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی حکومت ہے وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور اس کے علاوہ تمہارا سرپرست و مددگار کوئی نہیں۔

سورۃ واقعہ کی اہمیت

حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا ہم پر کس قدر احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے سورۃ واقعہ میں قیامت کی ہولناکیوں کے ساتھ ساتھ جنت کی بشارت اور وہاں کے عیش و عشرت کے سازوسامان، نیز دوزخ کے حالات وکیفیات کو بھی واضح طور سے بیان کردیا تاکہ نیک لوگ اپنے اعمال مزید اخلاص سے ادا کرنے کی کوشش کریں اور گنہگاروں پر حجت قائم ہو۔

سورۃ واقعہ (سورہ ۵۶) میں آیات مقدسہ ۱ تا ۹ قیامت سے متعلق ہیں، اور ۱۰ تا ۲۶ مقربون سے متعلق، ۲۷ تا ۴۰ اصحاب الیمین سے متعلق، اور ۴۱ تا ۵۶ اصحاب الشمال سے متعلق ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:۔

قیامت (۱) إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ جب واقع ہونے والی (قیامت) واقع ہوجائے۔ (۲) لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝ اس کے واقع ہونے میں قطعاً جھوٹ نہیں۔ (۳) خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝ وہ تہ وبالا کرنے والی (آفت) ہوگی۔ (۴) إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝ جبکہ زمین (یکبارگی) ہلادی جائے گی۔ (۵) وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کردیئے جائیں گے۔ (۶) فَكَانَتْ هَبَاءً مُّنبَثًّا ۝ پھر وہ پراگندہ غبار بن جائیں گے۔ (۷) وَكُنتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ۝ اور تم تین گروہ بن جاؤ گے۔ (۸) فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ ۝ پس اصحاب میمنہ اور کیا خوب ہیں داہنی طرف والے۔ (۹) وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ ۝ اور اصحاب المشئمہ (بائیں طرف والے) کی (بدحالی کا) کیا پوچھنا۔

سابقون المقربون

(١٠/٥٦) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۝ اور سابقون (کیا خوب ہیں) سبقت لے جانے والے۔" (١١) اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ وہی تو مقربین (بارگاہِ الٰہی) ہیں۔" (١٢) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ نعمتوں والی جنت میں ہوں گے۔" (١٣) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ پہلے لوگوں میں سے بہت ہوں گے۔" (١٤) وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ اور آخر کے لوگوں میں سے قلیل (تھوڑے) ہوں گے۔" (١٥) عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مرصع تختوں پر (بیٹھے) ہوں گے (١٦) مُّتَّكِـِٕيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے ہوئے۔" (١٧) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ ہمیشہ زندہ رہنے والے لڑکے ان کے گرد پھرتے ہوں گے (١٨) بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ آبخورے اور آفتابے اور شفاف چشموں کے لبریز (شراب کے) گلاس لئے ہوئے۔" (١٩) لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝ اُن (کے پینے) سے نہ سر چکرائے اور نہ ہی مدہوشی طاری ہو۔" (٢٠) وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝ اور پھل جن کو وہ پسند کریں گے۔" (٢١) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور پرندوں کا گوشت جو اُن کو مرغوب ہوگا۔" (٢٢) وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝ اور (ان کے لئے) بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔" (٢٣) كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ چھپے ہوئے (غلاف میں پوشیدہ) موتیوں کی مانند (٢٤) جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (یہ) اُن اعمال کی جزا ہے جو (وہ دنیا میں) کرتے رہے (٢٥) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝ وہاں نہ کوئی لغو بات سنیں گے اور نہ گناہ کی بات۔" (٢٦) اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ سوائے سلام وسلامتی کی بات کے۔"

اصحاب الیمین

(٢٧/٥٦) وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ اور اصحاب الیمین (داہنی طرف والے) کیا خوب ہیں داہنی طرف والے۔" (٢٨) فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وہ بے کانٹوں والی بیریوں (کے سایے) میں۔" (٢٩) وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ اور تہ بتہ کیلوں میں" (٣٠) وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ اور پھیلے ہوئے (طویل) سایے میں۔" (٣١) وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ اور بہتے ہوئے پانی میں۔" (٣٢) وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ اور بہت سے میووں میں ہوں گے۔" (٣٣) لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ جو نہ کبھی ختم ہونے والے اور نہ ممنوع ہوں گے۔" (٣٤) وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اور اونچی نشستگاہوں پر ہوں گے۔" (٣٥) اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ بیشک

ہم نے اُن (عورتوں) کو جدید خلقت میں پیدا کیا ہے۔" (۳۶) فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ہ پھر ہم نے ان کو کنواریاں بنایا۔" (۳۷) عُرُبًا اَتْرَابًا ہ (اپنے شوہروں سے محبت کرنے والی ہم عمر۔" (۳۸) لِاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ہ (یہ) اصحاب الیمین کے لئے ہیں۔" (۳۹) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ہ جو بکثرت پہلے لوگوں میں سے ہوں گے۔" (۴۰) وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ہ اور بکثرت پچھلوں میں سے۔"

اصحابُ الشمال

(۴۱/۵۶) وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ہ اور اصحاب الشمال (بائیں طرف والے) بائیں طرف والوں (کی بدنصیبی) کا کیا پوچھنا۔" (۴۲) فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ ہ تند و تیز گرم ہواؤں اور کھولتے ہوئے (سخت گرم) پانی میں" (۴۳) وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ ہ اور دھوئیں کے سائے میں ہوں گے۔" (۴۴) لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ ہ جو نہ تو ٹھنڈا ہوگا اور نہ ہی فرحت بخش۔" (۴۵) اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ہ بیشک اس سے قبل وہ لوگ خوشحال تھے۔" (۴۶) وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ہ اور گناہِ کبیرہ پر اصرار کیا کرتے تھے۔" (۴۷) وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۙ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ہ اور کہا کرتے تھے کہ کیا جب ہم مر کر خاک ہو جائیں گے اور ہڈیاں رہ جائیں گی تو کیا ہم پھر زندہ کئے جائیں گے۔" (۴۸) اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ہ کیا ہمارے باپ دادا بھی (زندہ کئے جائیں گے)۔ (۴۹) قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ہ کہدو، بیشک پہلے بھی اور پچھلے بھی۔" (۵۰) لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ہ سب ایک دن مقررہ وقت پر جمع کئے جائیں گے۔ (۵۱) ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ہ پھر بیشک تم اے گمراہ لوگو جھٹلانے والو۔" (۵۲) لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ہ یقیناً تم زقوم کے درخت کھانے والے ہو۔" (۵۳) فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ہ پھر اسی سے پیٹ بھرنے والے ہوگے۔ (۵۴) فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ہ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے۔" (۵۵) فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ہ پھر تمہارا وہ پینا ایسا ہوگا جیسا تشنہ لب اونٹ کا (پانی) پینا۔" (۵۶) هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ہ حساب کے دن اُن کی یہی مہمانی ہوگی۔"

(جب لکھتے لکھتے یہاں تک پہنچا تو قدرتی طور پر سورۂ واقعہ سے متعلق چند رموز و نکات ذہن میں آگئے جو حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کی معرفت میں مزید اظہار و اضافہ کا باعث ہیں، مثلاً مذکورہ بالا مضمون سورۂ واقعہ کی چھپن (۵۶) آیاتِ مبارکہ پر مشتمل ہے اور

حسنِ اتفاق سے مذکورہ سورہ کا نمبر بھی چھپن (۵۶) ہی ہے، اور حضرتِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے جس طرح یہ مضمون شروع سورہ میں دیا ہے اسی طرح اس کی اہمیت کے پیشِ نظر مختصر طور پر سورۃ ہذا کے آخر میں ۸۸ تا ۹۵ آیات میں بھی دیدیا ہے ۔ اور جس طرح مضمون ہذا کے بعد چند نصیحتوں کے ساتھ ساتھ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ فرمایا ہے اسی طرح اس آیتِ مبارکہ کو مختصر مضمون کے بعد دے کر سورۃ کو ختم کر دیا ۔ ملاحظہ ہو :-

مقربین (سورۃ واقعہ ۸۸/۵۶) فَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ۝ پس اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہوا" (۸۹/۵۶) فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ تو اس کے لئے راحت و خوشبو اور نعمتوں والی جنت ہے"

اصحاب الیمین (۹۰) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ اور اگر وہ اصحاب یمین (داہنی طرف والوں) میں سے ہوا" (۹۱) فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۝ (تو کہا جائے گا کہ تجھ کو اصحاب یمین کا سلام پہنچے"

اصحاب الشمال (۹۲) وَأَمَّا إِن كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ۝ اور اگر وہ جھٹلانے والے گمراہ لوگوں میں سے ہوا" (۹۳) تو اس کی تواضع کھولتے ہوئے گرم پانی سے ہوگی" فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ (۹۴) وَتَصْلِيَةُ جَحِيمٍ ۝ اور (اس کو) جہنم میں جلائے جانے سے ہوگی" (۹۵) إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ۝ بلاشبہ یہ (بات بالکل) یقین کے قابل اور حق ہے"

(۹۶) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ۝ پس اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح کرتے رہو۔

مقربین سے متعلق سورۃ المطففین نمبر ۸۳ آیت نمبر ۱۸ تا ۲۸ کا ترجمہ ملاحظہ ہو: "بلاشبہ نیک لوگوں کا اعمالنامہ علیین میں ہوگا ۔ اور تم کو کیا معلوم کہ علیین کیا ہے ۔ وہ ایک لکھا ہوا دفتر ہے ۔ جس پر مقربین (بارگاہِ الٰہی) شاہد ہیں ۔ بیشک نیک لوگ نعمتوں میں ہوں گے تختوں پر بیٹھے ہوئے نظارے کریں گے ۔ تم ان کے چہروں کی تروتازگی سے نعمتوں کا اثر معلوم کرلو گے، اُن کو سربمہر خالص شراب پلائی جائے گی جس کی مُہر مُشک کی ہوگی ۔ پس رغبت کرنے والوں کو چاہیے کہ اس سے (مزید) رغبت کریں ۔ اور اس میں تسنیم (کے پانی) کی آمیزش ہوگی ۔ وہ ایک چشمہ ہے جس میں سے مقربین (بارگاہِ الٰہی) پیئیں گے"

جنّت

جنّت کے نام

(۱) جنت (بقرہ ۲۵/۲) بکثرت آیا ہے — (۲) جنت الخلد (۱۵/۲۵) چھ جگہ
(۳) جنات عدن (توبہ ۷۲/۹) تقریباً چودہ جگہ — (۴) جنت الفردوس ۱۰۷/۱۸ و ۱۱/۲۳ —
(۵) جنت الماوٰی (۴۱/۷۹) — (۶) جنات النعیم (۶۵/۵) تقریباً سترہ جگہ —
(۷) دار الحیوان (۶۴/۲۹) — (۸) دار السلام (۹۴/۴) بکثرت آیا ہے — (۹) دار القرار (۳۹/۴۰)
(۱۰) دار المقامہ (۹۷/۳) — (۱۱) مقام امین (۵۱/۴۴) — (۱۲) مقعد صدق (۵۵/۵۴)۔

جنّت کی وسعت

(آل عمران ۱۳۳/۳) وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ۔
اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنّت کی طرف جس کی وسعت آسمانوں اور زمین جیسی ہے جو متقیوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔"

(الحدید ۲۱/۵۷) سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف دوڑو اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین کی وسعت کی مانند ہے جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔"

(الدھر ۲۰/۷۶) وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۔ اور تم جدھر بھی نظر دوڑاؤ گے نعمات اور عظیم سلطنت دیکھو گے۔

جنّت میں لغو باتیں نہ ہونگی

(المریم ۶۲/۱۹) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا ۭ وہ وہاں سوائے سلام (سلامتی) کے کوئی لغو بات نہ سنیں گے۔"

(الواقعہ ۲۵/۵۶) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۔ وہ اس میں نہ کوئی لغو (بات) اور نہ ہی گناہ کی بات سنیں گے۔"

(النبا ۳۵/۷۸) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۔ وہ اس میں نہ کوئی بیہودہ بات اور نہ جھوٹا سنیں گے۔

(الغاشیۃ ۱۱/۸۸) لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ "اس (جنت) میں وہ لغویات نہ سُنیں گے۔" ۶۳/۱۹

جنت میں سلام ہی سلام

(جنتیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام)

(یٰس ۵۸/۳۶) سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ ۝ "(ان جنتیوں کیلئے) مربِّ رحیم کی جانب سے سلام کہا جائے گا۔"

(فرشتوں کا سلام) (الرعد ۲۳، ۲۴/۱۳) وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ ۝ سَلَامٌ عَلَيْكُم بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ "اور ان پر ہر دروازے سے فرشتے داخل ہوں گے۔ (یہ کہتے ہوئے کہ تم پر سلام ہو کیونکہ تم نے (دنیا میں) صبر کیا تھا، پس آخرت کا گھر تو کیا ہی عمدہ ہے۔"

(الزمر ۷۳/۳۹) وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۝ "اور وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں جوق در جوق جنت کی طرف بھیجے جائیں گے حتیٰ کہ جب وہ اس (جنت) کے پاس آئیں گے اور اس کے دروازے کھولے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام ہو تم خوش حال ہوئے، پس اس میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔"

(اعراف والوں کا سلام) (۴۶/۷ الاعراف) وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ وَنَادَوْا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَن سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ "اور کچھ لوگ اعراف پر ہوں گے جو ہر ایک کو ان کی علامت سے پہچان لیں گے اور وہ اصحابِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ وہ اس میں ابھی داخل نہیں ہوتے ہوں گے لیکن اس کے متمنی ہوں گے۔"

(آپس میں سلام) — (یونس ۱۰/۱۰) دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۝ "وہاں (جنت میں) ان کی صدا ہوگی کہ اے ہمارے اللہ تو پاک ہے اور اس میں ان کی دعا سلام ہوگی۔" نیز ۲۳/۱۴ - ۶۲/۱۹

(الفرقان ۷۵/۲۵) أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَسَلَامًا ۝ "یہی تو ہیں جن کو صبر کرنے کے بدلے (جنت کے) بالاخانے دیئے جائیں گے اور وہاں ان کو سلامتی کی دعائیں پہنچائی جائیں گی"

(الاحزاب ۴۴/۳۳) "جس دن وہ اس سے ملیں گے تو ان کی دعا "سلام" ہوگی۔" نیز ۲۶/۵۶

جنت کا عیش و آرام

(توبہ ۲/۹ ع ۷) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ "اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور دائمی جنتوں میں نہایت عمدہ مکانات ہوں گے۔" نیز ۱۲/۶۱

(الفرقان ۲۵/۵ ع ۷) اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ؕ "وہی تو ہیں جن کو ان کے صبر کرنے کی وجہ سے جنت کے بالاخانے عطا کئے جائیں گے اور وہاں ان کو ہدیہ تہنیت اور سلام پیش کیا جائے گا۔"

(العنکبوت ۲۹/۵۸) وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے بیشک ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کا کیا ہی عمدہ اجر ہے۔" نیز ۳۷/۳۴

(الزمر ۳۹/۲ ع ۲) لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ ۙ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ "لیکن جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بالاخانے ہیں جن کے اوپر اور بالاخانے ہیں ان کے نیچے نہریں جاری ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، (اور) اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔" نیز ۴۷/۱۵، ۴۴/۴۷

(الصّٰفّٰت ۴۳ تا ۴۵/۳۷) فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ "نعمت والے باغوں میں" عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ "وہ تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔" يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ "ان پر بہتے ہوئے چشموں کے گلاسوں کے دور چلیں گے۔" نیز ۵۰/۳۸، ۲۳/۳۹

(یٰس ۳۶/۵۶) هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ "وہ اور ان کی بیویاں سایوں میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔"

(الطور ۲۰/۵۲) مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ ۚ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ "وہ صف بستہ تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے اور ہم ان کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے بیاہ دیں گے۔"

جنت میں حوریں

(صفت ۴۸، ۴۹ / ۳۷) وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ ۝ اور ان کے پاس نیچی نظر رکھنے والی بڑی بڑی آنکھوں والی (حوریں) ہوں گی۔ نیز ۵۲ / ۳۸،

(الدخان ۵۴ / ۴۴) وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ اور ہم ان (جنتیوں) کی شادی بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے کر دیں گے۔ نیز ۲۰ / ۵۲۔

(الرحمٰن ۵۶، ۵۸ / ۵۵) فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۝ ان (جنتوں) میں نیچی نظر رکھنے والی (حوریں) ہوں گی جن کو اس سے قبل نہ کسی انسان نے چھوا ہوگا نہ کسی جن نے۔ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ گویا وہ (حوریں) یاقوت و مرجان ہیں۔ نیز ۷۲، ۷۰، ۷۲ / ۵۵، ۲۲، ۲۳ / ۵۶

(الواقعہ ۳۶ تا ۳۹ / ۵۶) اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ بیشک ہم نے ان (حوروں) کو جدید خلقت میں پیدا کیا فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ پھر ان کو کنواریاں بنایا۔ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ ہم عمر نوجوان بنایا۔

جنت میں نہریں

۲۵ / ۲، ۱۳ / ۳، ۱۳ / ۴، ۸۵ / ۵، ۷۲ / ۹، ۳۱ / ۱۸، ۷۶ / ۲۰، ۱۴ / ۲۲، ۱۲ / ۴۷، ۵ / ۴۸، ۱۲ / ۵۷، ۲۲ / ۵۸، ۱۲ / ۶۱، ۹ / ۶۴، ۱۱ / ۶۵، ۸ / ۶۶ غرض بکثرت آیاتِ مبارکہ ہیں اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (بیشک ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں) تقریباً پچیس جگہ۔

(یونس ۹ / ۱۰) تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ نعمت کے باغوں میں ان کی (قیام گاہ کے) نیچے نہریں جاری ہوں گی۔

(الرعد ۳۵ / ۱۳) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۝ اس جنت کی مثال جس کا متقیوں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

(النحل ۳۱ / ۱۶) جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ جو بھی خواہش کریں گے وہ ان کے لئے وہاں موجود ہوگا، اللہ تعالیٰ متقیوں کو اسی طرح جزا دیتا ہے۔

(الکہف ۳۱ / ۱۸) اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے دائمی جنتیں ہوں گی

(اور) ان کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں سونے کے کنگنوں سے ان کی آرائش کی جائے گی اور وہ باریک ریشم و اطلس کے سبز کپڑے پہنے اونچی مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (وہ) کیا ہی عمدہ صلہ اور کیا ہی عمدہ آرام گاہ ہے" نیز ۲/۲۹

(العنکبوت ۵۸/۲۹) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا ۚ نِعْمَ أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ○ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے یقیناً ہم ان کو جنت کے بالاخانوں میں آباد کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کیا ہی عمدہ اجر ہے (نیک) عمل کرنے والوں کا" ۱۵/۴۷، ۳۴، ۳۵/۵۰

(القمر ۵۴/۵۴، ۵۵) إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنّٰتٍ وَنَهَرٍ ○ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ○ بیشک متقی لوگ باغوں اور نہروں میں، سچی عزت کی جگہ میں، (سب سے) بڑے بادشاہ کے قریب (ہوں گے)۔

(البینہ ۸،۷/۹۸) إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ○ جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ۚ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے وہ لوگ بہترینِ خلائق ہیں، ان کی جزا ان کے رب کے پاس ہمیشگی والے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے (یہ جزا) اس کی ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے" نیز ۲۳،۲۲/۶۵

جنتیوں کا لباس

(الحج ۲۳/۲۲) يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا ۖ وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ○ اور وہاں سونے کے کنگنوں اور موتیوں کے ساتھ آراستہ کئے جائیں گے اور اس (جنت) میں ان کا لباس ریشمی ہوگا۔ نیز ۳۳/۳۵

(الدخان ۵۳/۴۴) يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَقٰبِلِينَ ○ وہ (جنت میں) ریشم اور کمخواب کا باریک لباس پہنے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے"

(الدھر ۱۲/۷۶) وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ○ اور صبر کرنے کے بدلے میں ان کو جنت اور ریشمی لباس ملے گا"

(الدھر ۲۱/۷۶) عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اور ان کا لباس سبز ریشم اور اطلس کا ہوگا اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب ان کو پاکیزہ مشروب پلائے گا۔

برتن

(الزخرف ۷۱/۴۳) يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور ان کے گرد سونے کی طشتریاں اور گلاسوں کا دور چلے گا اور ان میں وہ کچھ ہوگا جس کی وہ خواہش کریں گے اور جس سے آنکھیں لطف اندوز ہونگی

(الدھر ۱۵-۱۶/۷۶) وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ اور ان کے گرد چاندی کے ظروف اور شیشے کے گلاسوں کا دور چلے گا، یہ شیشے بھی چاندی کے بنے ہوتے ہوں جن کو انھوں نے مناسب انداز میں بھرا ہوگا۔

(الغاشیہ ۱۴/۸۸) وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ اور گلاس چنے ہوئے رکھے ہوں گے۔

غلمان

(الطور ۲۴/۵۲) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ۝ اور ان کے گرد ایسے لڑکے پھر رہے ہوں گے گویا وہ چھپے ہوئے موتی ہیں۔

(الواقعہ ۱۷-۱۸/۵۶) يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝ ان کے گرد ہمیشہ (زندہ) رہنے والے لڑکے گشت کرتے ہوں گے، صاف وشفاف چشموں سے لبریز (مشروب) گلاس و آفتابے لئے ہوں گے۔

(۲۱/۵۶) وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝ اور پرندوں کا گوشت جو ان کو مرغوب ہوگا (وہ بھی لئے ہوں گے)۔

(الدھر ۱۹/۷۶) وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ اور ان کے گرد ہمیشہ (زندہ) رہنے والے لڑکے طواف کرتے ہوں گے۔

رضائے الٰہی

(التوبہ ۷۲/۹) وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۚ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۚ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں سے جنت کا وعدہ کیا ہے جس کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور (ان کے لئے) دائمی جنتوں میں بہت عمدہ مکان ہوں گے اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے جو بہت بڑی کامیابی ہے۔ نیز ۱۵/۳، ۱۱۹/۵،

۹۹/۹، ۵۸/۸، ۲۲/۵۸

دیدارِ الٰہی جلّ شانہٗ

(القیٰمۃ ۲۲، ۲۳) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ اس دن کچھ چہرے ہشاش وبشاش ہوں گے اور وہ اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (دیدار میں محو ہوں گے)

اعراف

"قرآنِ کریم کی ایک بڑی سورہ کا نام بھی "اعراف" ہے، نیز جنت اور دوزخ کے درمیان "اعراف" ایک مقام ہے جہاں سے جنت اور دوزخ دونوں کو دیکھا جاسکے گا۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

(الاعراف ۴۶) وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰىهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۣ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ يَطْمَعُوْنَ اور ان دونوں (جنت اور دوزخ) کے درمیان (اعراف نامی) ایک دیوار ہوگی اور کچھ لوگ اعراف پر ہوں گے جو ہر ایک کو اُن کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور وہ اصحابِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ تم پر سلام ہو۔ یہ لوگ (ابھی جنت میں) داخل نہیں ہوئے ہوں گے مگر وہ اس کی توقع رکھتے ہوں گے۔" ——— (۴۷) وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور جب ان کی نگاہیں اہلِ دوزخ کی طرف جائیں گی تو عرض کریں گے "اے ہمارے رب ہم کو ان ظالموں کے ساتھ (شامل) نہ کیجیو۔"

(۵۰) وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۚ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور اہلِ دوزخ اہلِ جنت کو پکار کر کہیں گے کہ ہم پر بھی تھوڑا سا پانی اور وہ رزق جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے (اس میں سے) کچھ ہمیں بھی دیدو۔ وہ کہیں گے بیشک اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر حرام کردی ہیں۔"

جہنم

جہنم کی ہولناکیاں

(البقرہ ۲۰۶/۲) جَهَنَّمُ (دوزخ) تقریباً اسی جگہ۔

(الہمزہ ۴و۵/۱۰۴) حُطَمَة (دوزخ) دو جگہ

(النساء ۱۰و۵۵/۴) سَعِيرٌ تقریباً ۱۶ سولہ جگہ ـــ بِئْسَ الْقَرَارُ (۲۹/۱۴، ۶۰/۳۸) برا ٹھکانا۔

(البقرہ ۱۲۶/۲) بِئْسَ الْمَصِيرُ تقریباً دس جگہ ـــ (البقرہ ۲۰۶/۲) بِئْسَ الْمِهَادُ۔ تقریباً دس جگہ

(التوبہ ۸۱/۹) قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا، کہدو کہ دوزخ کی آگ بہت زیادہ گرم ہے۔

(بنی اسرائیل ۹۷/۱۷) مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيرًا ۝ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے جب بھی وہ بجھنے لگے گی ہم اس کو اور زیادہ بھڑکا دیں گے۔"

(ابراہیم ۴۹و۵۰/۱۴) وَتَرَى الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ ۝ سَرَابِيلُهُم مِّن قَطِرَانٍ وَتَغْشَىٰ وُجُوهَهُمُ النَّارُ ۝ اور اس دن تم مجرموں کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے دیکھو گے ان کا لباس گندھک کا ہوگا اور ان کے چہروں کو آگ نے ڈھانک لیا ہوگا۔

(المریم ۸۶/۱۹) وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ اور ہم مجرموں کو جہنم کی طرف اس طرح لے جائیں گے جس طرح پیاسے جانور کو پانی کی طرف ہانکتے ہیں۔" نیز ۷۴/۲۰،

(الفرقان ۱۲/۲۵) إِذَا رَأَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا ۝ جب وہ (دوزخ) ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے۔ ۶۶/۲۵

(الزخرف ۷۴و۷۵/۴۳) إِنَّ الْمُجْرِمِينَ فِي عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ۝ لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝ بیشک مجرم ہمیشہ عذاب جہنم میں رہیں گے، ان کے عذاب میں کبھی کمی نہ ہوگی وہ اس میں مایوس ہوں گے۔ نیز ۴۶تا۴۸/۵۴، ۷و۸/۶۷۔

(المرسلات ۳۲، ۳۳/۷۷) إِنَّهَا تَرْمِي بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ كَأَنَّهُ جِمَالَتٌ صُفْرٌ ۝ بیشک وہ (دوزخ) محل کے مانند آگ کے شعلے پھینکتی ہوگی گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔" نیز ۶تا۹/۱۰۴۔

دوزخ کے سات دروازے

(الحجر ۴۳ و ۴۴/۱۵) وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ٥ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ۗ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ٥

اور بیشک ان سب (گمراہوں) کا مقام موعود جہنم ہے۔ جس کے سات دروازے ہیں۔ ان میں سے ہر دروازے کے لئے (گنہگاروں کی) ٹولیاں ہیں"۔

انیس ۱۹ فرشتے

(المدثر ۳۰ و ۳۱/۷۴) عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ٥ وَمَا جَعَلْنَا اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً اس پر انیس ۱۹ (فرشتے مقرر) ہیں۔ اور وہ (داروغہ) فرشتے ہی بنائے ہیں۔

دیگر احوال

(دوزخ پر ہر ایک کا گذر) ـــ (المریم ۷۰ تا ۷۲/۱۹) ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى بِهَا صِلِيًّا ٥ پھر یقیناً ہم ان کو خوب جانتے ہیں جو (جہنم میں) جلائے جانے کے مستحق ہیں۔ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ٥ اور تم میں سے ہر ایک اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے، یہ تمہارے رب کا حتمی فیصلہ ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِيْنَ اتَّقَوْا پھر جن لوگوں نے تقویٰ اختیار کیا ان کو ہم نجات دیں گے"۔

(لیکن نیک لوگ دوزخ سے دور رہیں گے) ـــ (الانبیاء ۱۰۱ و ۱۰۲/۲۱) اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ٥ بیشک جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے نیکی کا وعدہ ہو چکا ہے وہ اس (جہنم) سے دور رہیں گے"۔ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ فِىْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ٥ (یہاں تک کہ) وہ اس کی آہٹ بھی نہ سن سکیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جو ان کا پسندیدہ ہوگا"۔

دوزخیوں کی غذا

(الکہف ۲۹/۱۸) اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا ۚ وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ ۚ بِئْسَ الشَّرَابُ ۚ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا ٥ بیشک ہم نے ظالموں کے لئے آگ تیار کر رکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی مانگیں گے تو ان کو پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پلایا جائے گا جو ان کے منہ کو جلا دے گا وہ کتنی بری پینے کی چیز ہوگی اور کیا ہی برا ٹھکانا ہوگا۔

(الصّٰفّٰت ۶۲ تا ۶۷/۳۷) اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ٥ کیا یہ بہتر مہمان نوازی ہے یا شجرۂ زقوم۔ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ٥ بیشک ہم نے اس (شجر زقوم) کو ظالموں کے لئے

آزمائش قرار دیا ہے۔" (۶۴/۳۷) اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ه بیشک وہ ایک ایسا درخت ہے جو دوزخ کی جڑ میں سے نکلتا ہے۔" (۶۵/۳۷) طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ "اس درخت کے شگوفے شیطانوں کے سروں کی مانند ہیں۔" (۶۶/۳۷) فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ه پس وہ ضرور اس میں سے کھائیں گے اور اسی سے پیٹ بھریں گے۔"

(۶۷/۳۷) ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ه پھر ان کے لئے اس (کھانے) پر کھولتا ہوا گرم پانی ہوگا۔"

(۶۸/۳۷) ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ه پھر اس کے بعد جہنم کی طرف ان کی واپسی ہوگی۔"

(الدخان ۴۳ تا ۴۶/۴۴) اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ه بیشک زقوم کا درخت۔" طَعَامُ الْاَثِيْمِ ه گنہگاروں کی غذا ہوگی۔" (۴۵/۴۴) كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ه (جو) پگھلے ہوئے تانبے کی مانند پیٹوں میں کھلبلی مچادے گا۔" كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ه جیسے گرم پانی کا کھولنا۔" (۴۷/۴۴) خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ه (کہا جائے گا) اس کو پکڑو اور جہنم کے درمیان گھسیٹو۔" ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ه پھر اس کے سر پر کھولتے ہوئے پانی کا عذاب ڈالو۔" نیز ۱۵/۴۷ تا ۱۶/۴۷۔

انسانی اعضا کی خود اُس کے خلاف گواہی

(حم السجدہ ۱۹ تا ۲۴/۴۱) وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ه

"اور جس دن اللہ تعالیٰ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ترتیب وار کھڑے کئے جائیں گے۔"

(۲۰/۴۱) حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ه حتیٰ کہ جب وہ وہاں آجائیں گے تو اُن کے خلاف ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کی جلدیں (کھالیں) ان کے اعمال کی گواہی دیں گی جو وہ کرتے تھے۔" وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۭ قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ه اور وہ اپنی جلدوں سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گی کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے (قوتِ) گویائی عطا فرمائی ہے جس نے کہ ہر شے کو گویائی بخشی ہے اور اسی نے تم کو پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور (اب) تم اسی کی طرف لوٹائے گئے ہو۔"

(۲۴/۴۱) فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ه پس وہ (اب) صبر کریں (یا نہ کریں) تو بھی ان کا ٹھکانا آگ ہی ہوگا، اور اگر وہ کسی رضا جوئی کے

خواستگار ہوں گے تو بھی ان کی درخواست قبول نہ ہو گی"۔

نیز سورۂ یٰسین کی آیاتِ مقدسہ بھی ملاحظہ ہوں :۔ (۲۳/۳۶) هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِىْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ یہ وہی جہنم ہے جس سے تم کو ڈرایا جاتا تھا"۔ (۲۴/۳۶) اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ۝ آج اس میں چلے جاؤ بوجہ اس انکار کے جو تم کیا کرتے تھے"۔ (۲۵/۳۶) اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور اُن کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور اُن کے پاؤں گواہی دیں گے اس کی جو کچھ وہ کیا کرتے تھے"۔ نیز ۷/۱۰۱،

مزید حالات

(النساء ۵۶/۴) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ بیشک جن لوگوں نے ہماری نشانیوں کا انکار کیا ہم جلد ان کو آگ میں داخل کریں گے، جب ان کی کھالیں گل جائیں گی تو ہم اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں، بیشک اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے"۔ نیز ۱۰۴/۲۳، ۱۵/۴۷، ۳۶/۶۹،

(المزمل ۱۲ تا ۱۴/۷۳) اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۝ بیشک ہمارے پاس بیڑیاں اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے"۔ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے"۔ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝ اس دن زمین اور پہاڑ لرزنے لگیں گے اور پہاڑ ریت کے تودے ہو جائیں گے۔ نیز ۲۶/۸۸ "۔

(الزخرف ۷۷/۴۳) وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ اور وہ (دوزخی پکاریں گے، اے مالک (داروغۂ جہنم کا نام) تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کر دے تو اچھا ہے وہ کہیں گے کہ تحقیق تم کو اسی طرح رہنا ہو گا"۔

قیامت کے دن گواہی

(النساء ۴۱/۴) فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ہ پس (اس دن) کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہی دینے والے کو بلائیں گے اور تم کو ان پر گواہ بنا کر لائیں گے۔

(النحل ۸۴/۱۶) وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ہ اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گواہ (رسول) کھڑا کریں گے پھر انکار کرنے والوں کو (صفائی کی) اجازت نہ دی جائے گی اور نہ ان کے عذر قبول کیے جائیں گے۔ ۸۹/۱۶

(الحج ۷۸/۲۲) وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ج اور اس (قرآن) میں بھی (تمہارا نام "مسلم" رکھا ہے) تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم رسول پر گواہ ہو۔"

(القصص ۷۵/۲۸) وَنَزَعْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا فَقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ہ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکالیں گے پھر ہم کہیں گے کہ اپنی دلیل لاؤ۔ پس وہ جان لیں گے کہ بیشک حق اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ وہ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے سب ان سے غائب ہو جائیں گی۔" نیز ۱۵/۲۳

شفاعت

(البقرہ ۲۵۵/۲) مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط کون ہے جو اس کے حضور میں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کر سکے۔ نیز ۳/۱۰، ۸۷/۱۹۔

(طٰہٰ ۱۰۹/۲۰) يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ہ اس دن کوئی سفارش کچھ فائدہ نہ دے گی سوائے اس کے جس کو رحمٰن (اللہ تعالیٰ ہی) اجازت دے اور اس کی بات کو پسند فرمائے۔"

(انبیاء ۲۸/۲۱) يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ ہ وہ (اللہ تعالیٰ ہی) جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے (ہو چکا) ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہوگا اور سفارش نہیں کر سکتے مگر اس کے لئے جس سے وہ راضی ہو، اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں۔"

(سبا ۲۳/۳۴) وَلَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ عِندَهُ إِلَّا لِمَنْ أَذِنَ لَهُ ۚ حَتَّىٰ إِذَا فُزِّعَ عَن قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ۖ قَالُوا الْحَقَّ ۖ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ہ اور اس (اللہ تعالیٰ) کے ہاں

(کسی کے لیے) سفارش نفع بخش نہ ہو گی سوائے اس کے کہ جس کو وہ خود (سفارش کی) اجازت دے ، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے (فرشتوں کا) خوف دور کر دیا جائے گا تو وہ پوچھیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہیں گے کہ حق بات فرمائی اور وہ عالی شان سب سے بڑا ہے۔

(الزمر ۴۴/۳۹) قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (اے رسول) کہہ دو تمام شفاعت تو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے، اسی کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

(الزخرف ۸۶/۴۳) وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اور یہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ پکارتے ہیں وہ سفارش کرنے کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتے یہ اختیار تو بس اسی کو ہے جو سچی گواہی دے اور وہ بھی پاس کہ جانتے ہوں"۔

(النجم ۲۶/۵۳) وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِى السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۝ اور آسمانوں میں بہت سے فرشتے ایسے بھی ہیں کہ جن کی سفارش ذرا بھی کام نہ آئے گی مگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ ہی جس کو چاہے اجازت دیدے اور پسند کرے"۔

(النبأ ۳۸/۷۸) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ؕ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ۝ جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے تو کوئی کلام نہ کر سکے گا مگر جس کو رحمٰن (اللہ تعالیٰ) ہی اجازت دے اور وہ بات بھی درست کہے"۔

مقامِ محمود

(بنی اسرائیل ۷۹/۱۷) وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ (اے رسول) اور رات کے کچھ حصہ میں جاگ کر تہجد ادا کیا کرو یہ تمہارے لیے نفل ہے امید ہے کہ تمہارا رب تم کو مقام محمود پر فائز کر دے"۔

(اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بھی نماز تہجد کا اہتمام رکھے اور نہایت خشوع و خضوع سے اس کو ادا کرتا رہے تو امید ہے کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ اس کو بھی کوئی خاص درجہ عطا فرمائے۔ سبحان اللہ۔

میزان

(الانبیاء ۴۷/۲۱) وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ؕ وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۔ اور قیامت کے دن ہم انصاف کی میزانیں (ترازو) رکھیں گے پس کسی نفس پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور اگرچہ کوئی (عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے، اور ہم حساب کرنے کے لئے کافی ہیں۔" نیز ۸/۷-۹

(المؤمنون ۱۰۲/۲۳) فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ پس جس کی میزانیں وزنی ہوں گی وہی فلاح پانے والے ہوں گے۔" نیز ۱۰۳/۲۳، ۱۷/۴۲

(القارعہ ۶و۷/۱۰۱) فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۔ پس جس کی میزانیں بھاری ہوں گی وہ بہت عیش میں ہوگا۔" نیز ۷/۱۰۱

حساب

(البقرہ ۲۰۲/۲) وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۔ اور اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔" نیز ۱۹/۳، ۱۹۹

(الانبیاء ۱/۲۱) اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۔ لوگوں کا حساب قریب سے قریب تر آگیا ہے اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔" (۱۱۷/۲۳)۔

(الطلاق ۸/۶۵) وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ۔ اور کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں) جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی پس ہم نے بھی ان کا سخت حساب لیا اور ان کو بری قسم کا عذاب دیا۔

(النبا ۳۵، ۳۶/۷۸) لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۔ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۔ وہ اس (جنت) میں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ۔ (یہ) تمہارے رب کی طرف سے بدلہ ہے حساب کا۔

(انشقاق ۷و۸/۸۴) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۔ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيْرًا ۔ پس جس کا نامہ (اعمال) اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا پس اس سے حساب بآسانی لیا جائے گا۔"

(الغاشیہ ۲۳ تا ۲۶/۸۸) اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ۔ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۔ البتہ جس نے (تم سے) روگردانی کی اور (اللہ تعالیٰ کی آیتوں سے) انکار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو بڑا عذاب دیگا۔ ۲۵/۸۸، ۲۶ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۔ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۔ بیشک ان کو ہماری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پھر بلاشبہ ان کا حساب لینا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے۔"

(البقرہ ۲۸۴/۲) وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ ۔ اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے خواہ تم ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تمہارا محاسبہ کرے گا۔"

(الرعد ۴۰/۱۳) فَاِنَّمَا عَلَیْکَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ ۔ بس تمہارے ذمہ تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے۔"

(الانبیاء ۴۷/۲۱) وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ۔ اور ہم حساب کرنے کے لئے کافی ہیں۔

(النجم ۴۰/۵۳) وَاَنَّ سَعْیَہٗ سَوْفَ یُرٰی ۔ اور یہ کہ اس کی کوشش اس کو دکھانی ضرور ہے۔"

(التکاثر ۸/۱۰۲) ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۔ پھر (ہم) اس دن تم سے (اپنی) نعمتوں کے بارے میں سوال کریں گے۔

روزِ محشر

(البقرہ ۲۰۳/۲) وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جان لو کہ تم سب اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(آل عمران ۱۵۸/۳) وَلَئِنْ مُّتُّمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَاِلَی اللّٰہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ اور اگر تم مر جاؤ یا قتل کئے جاؤ بہر حال تم اللہ تعالیٰ ہی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

(المائدہ ۹۶/۵) وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ اور اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے

(الانعام ۳۸/۶) ثُمَّ اِلٰی رَبِّہِمْ یُحْشَرُوْنَ ۔ پھر وہ سب اپنے رب کی طرف اکٹھے کئے جائیں گے۔

(۷۲/۶) وَاَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاتَّقُوْہُ وَہُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ ۔ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس (اللہ تعالیٰ) سے ڈرو اور تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔ نیز ۲۴/۸

(یونس ۴۵/۱۰) وَیَوْمَ یَحْشُرُہُمْ کَاَنْ لَّمْ یَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَۃً مِّنَ النَّہَارِ یَتَعَارَفُوْنَ بَیْنَہُمْ ۔ اور جس دن وہ (اللہ تعالیٰ) ان کو اکٹھا کرے گا تو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا وہ ایک گھڑی دن سے زیادہ دنیا میں نہیں رہے، آپس میں پہچانتے ہوں گے۔

(الکہف ۴۷/۱۸) وَحَشَرْنٰہُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْہُمْ اَحَدًا ۔ اور ان سب کو ہم اکٹھا کریں گے، تو ہم ان میں سے کسی (ایک) کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

(الحشر ۴۴/۵۰) ذٰلِکَ حَشْرٌ عَلَیْنَا یَسِیْرٌ ۔ یہ اکٹھا کرنا ہم پر آسان ہے

کتابتِ اعمال

(النساء ۸۱/۴) وَاللّٰہُ یَکْتُبُ مَا یُبَیِّتُوْنَ ۝ اور اللہ تعالیٰ لکھ لیتا ہے جو وہ (مشورے) کرتے ہیں۔

(التوبۃ ۱۲۱/۹) وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَۃً صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ اور وہ کم و بیش جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں اور جو وادی بھی وہ طے کرتے ہیں یہ سب اُن کے نام (اعمالِ صالحہ میں) لکھ لیا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ان کو اُن کے اعمال کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔"

(یونس ۲۱/۱۰) اِنَّ رُسُلَنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ ۝ بلاشبہ جو تم کرتے ہو ہمارے فرستادہ (فرشتے) اس کو لکھ لیتے ہیں۔"

(بنی اسرائیل ۱۳/۱۷، ۱۴) وَکُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورتِ کتاب) اس کے گلے کا ہار بنا دیا، قیامت کے دن وہ نامۂ اعمال نکال کر اُس کے سامنے رکھ دیں گے وہ اس کو اپنے سامنے کھلا ہوا پائے گا۔ اِقْرَاْ کِتٰبَکَ ۭ کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا ۝ (کہا جائے گا) یہ اپنا نامۂ اعمال پڑھ لے، آج اپنا حساب لینے کے لئے تو خود ہی کافی ہے۔"

(۷۱/۱۷) یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓئِکَ یَقْرَءُوْنَ کِتٰبَهُمْ وَلَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا ۝ جس دن ہم سب لوگوں کو مع ان کے پیشواؤں کے بلائیں گے تو جس کا اعمال نامہ اُن کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ اپنے اعمال نامہ کو (خوش ہو کر) پڑھنے لگیں گے اور اُن پر دھاگے برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔" ۹۴/۲۱، ۱۹/۶۹ تا ۲۴-

(الکہف ۴۹/۱۸) وَوُضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرَی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْکِتٰبِ لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَۃً وَّلَا کَبِیْرَۃً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا یَظْلِمُ رَبُّکَ اَحَدًا ۝ اور (قیامت کے دن) کتاب رکھی جائے گی تو تم گنہگاروں کو دیکھو گے کہ جو اس میں لکھا ہوگا اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی، یہ کیسی کتاب ہے جو نہ کسی چھوٹی بات کو چھوڑتی ہے اور نہ کسی بڑی بات کو، سب لکھ رکھا ہے

اور جو کچھ انھوں نے کیا تھا وہ اس کو حاضر پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔"

(المریم ۷۹/۱۹) كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا يَقُولُ وَنَمُدُّ لَهُ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ہرگز نہیں، جو کچھ وہ کہتا ہے ہم اس کو لکھ لیتے ہیں اور اس کے حق میں عذاب بڑھاتے جاتے ہیں۔"

(الزمر ۶۹/۳۹) وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِيءَ بِالنَّبِيِّينَ وَالشُّهَدَاءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور (قیامت کے دن) زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب کھول کر رکھ دی جائے گی اور انبیاء اور شہداء (گواہ) حاضر کئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔"

(الزخرف ۸۰/۴۳) أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ بَلَى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ کیا وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ان کی پوشیدہ باتوں اور سرگوشیوں کو نہیں سنتے۔ ہاں (سنتے ہیں) اور ہمارے رسول (بھیجے ہوئے فرشتے) ان کی باتوں کو لکھ لیتے ہیں۔" نیز ۲۸، ۲۹/۴۵

(القمر ۵۲، ۵۳/۵۴) وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ اور لوگ جو کچھ کر چکے ہیں وہ اعمال ناموں میں موجود ہے اور ہر چھوٹا بڑا کام سب کچھ لکھا ہوا ہے۔"

(المجادلہ ۶/۵۸) يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ جب اللہ تعالیٰ ان کو زندہ کر کے اٹھائے گا پھر جیسے عمل وہ کرتے تھے وہ ان کو بتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو سب کام یاد ہیں اور وہ ان کاموں کو بھول گئے ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر شے سے واقف ہے۔" نیز ۲۹/۷۸ - ۲۵، ۲۶/۶۹، ۲۹/۷۸، ۱۰-۱۱/۸۲،

(انشقاق ۷ تا ۱۲/۸۴) فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ پھر جس کا اعمال نامہ اس کے داہنے ہاتھ میں دیا گیا (۸/۸۴) فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا پس اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ (۹/۸۴) وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا وہ اپنے اہل خانہ کی جانب خوش خوش پلٹے گا (۱۰/۸۴) وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ اور جس کسی کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ پیچھے سے دیا جائے گا۔ (۱۱/۸۴) فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا پس وہ موت کو پکارے گا۔ (۱۲/۸۴) وَيَصْلَى سَعِيرًا اور وہ جہنم واصل ہوگا۔"

تمت بالخیر

حضرت مولانا سید زوار حسین شاہ صاحبؒ کی جملہ تالیفات

عمدۃ السلوک: تصوف پر بہترین اور جامع تالیف، سائز متوسط، صفحات ۳۶۸۔ ہر دو حصہ یکجا مجلد

عمدۃ الفقہ: فقہ پر بہترین تالیف۔ کتاب الایمان و کتاب الطہارۃ۔ بڑا سائز

" " کتاب الصلوٰۃ۔ بڑا سائز

" " کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم۔ بڑا سائز

" " کتاب الحج۔ بڑا سائز۔ صفحات ۷۳۶۔

زبدۃ الفقہ: خلاصہ عمدۃ الفقہ۔ عوام کیلئے بہترین کتاب۔ کتاب الایمان و کتاب الطہارۃ۔ سائز متوسط صفحات ۱۲۸

" " کتاب الصلوٰۃ۔ متوسط سائز۔ صفحات ۲۵۶۔

" " کتاب الزکوٰۃ و کتاب الصوم، صفحات ۱۲۸۔

" " کتاب الحج

حضرت مجدد الف ثانیؒ: حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زندگی کے ہر گوشہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے صفحات ۸۳۲

انوارِ معصومیہ: حضرت خواجہ محمد معصومؒ کی جامع سوانح اور حضرت مجددؒ کی اولاد در اولاد کے حالات۔

حیاتِ سعیدیہ: حضرت خواجہ محمد سعید قریشیؒ احمد پوری کی سوانح حیات۔ صفحات ۲۵۶۔

طریقۂ حج اور دعائیں: حج اور زیارات کی جامع دعائیں اور طریقۂ حج۔ صفحات ۳۲۰

گلدستۂ مناجات: عربی فارسی اور اردو منظوم مناجات کا مجموعہ۔ صفحات ۳۲

حضرت شاہ صاحب موصوف کے ترجمے

مبدأ و معاد: حضرت مجدد الف ثانیؒ کا مشہور رسالہ فارسی مع اردو ترجمہ۔ صفحات ۲۲۴

معارفِ لدنیہ " " " " " " ۱۹۲

مکتوباتِ معصومیہ: حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے مکتوبات کا اردو ترجمہ، دفتر اول، صفحات ۴۴۸

" " " دفتر دوم صفحات ۲۸۸

" " " دفتر سوم، صفحات ۳۳۶

ادارۂ مجددیہ، ایچ ۳/۵، ناظم آباد ۳، کراچی